

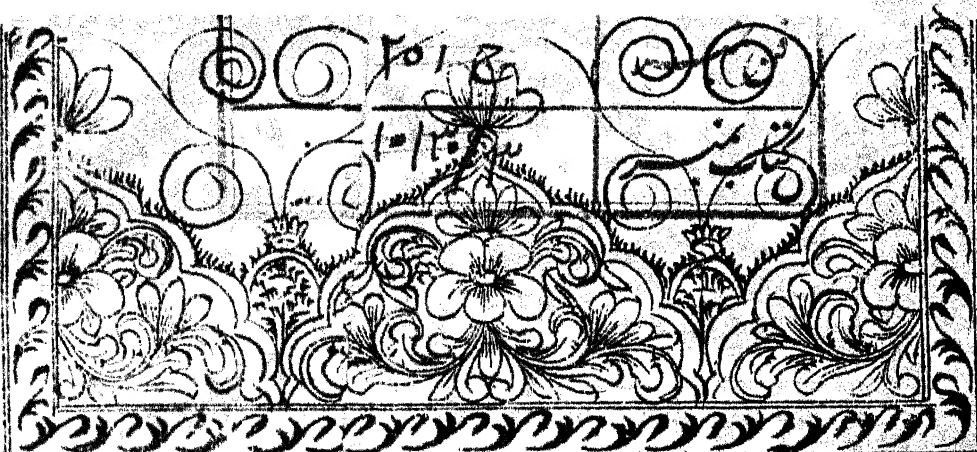
بمعون صنایع عظیمین و مکاتیب فضل خلق نیرین

رواق مبرع اوسیلہ نو و بکا ذخیرہ شیون و شین جامع مصائب ابی عبداللہ



از کلام بلاغت قدام سلطان الذاکرین ملاذالشیاعین

مطبع مشرقی کشتورکین طبعین انجمن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>۵۵</p> <p>ایک بار کہ بنی عورت کا چوکم جہاں جو بیسی بیسی تھی وہاں اللہ بندوں پر نیک نیتوں کا عالم صالح کو نافرمانی کو کہتے تھے نہ انجام</p>	<p>۵۴</p> <p>پیشین کی بخشش کے سر کا غم ہو عالم میں دعا کے دو گنا کا غم ہو خاک کی سرکاسے غم کا غم ہو یہ کہ بیٹھ جیسا کہ آرا کا غم ہو</p>	<p>۵۳</p> <p>ایک نیک بندہ جو تمام کا جہان میں لو کہ جو دنیا میں آگم کا جہان میں چو غم غم کا عالم کا جہان میں سدا ان کا آرا جو غم کا جہان میں</p>
<p>۵۶</p> <p>بستج شکر سر حد رہیہ علم ہو اب کی اس حد سے کہ چون نہ غم ہو</p>	<p>۵۲</p> <p>سایہ انہیں روز و رات کے حلق کے ولی کا ہرگز میں کوئی غم ہے علی اسے علی کا</p>	<p>۵۱</p> <p>اسباب خوشی دل سے فراموش ہو گئیں مردم صفت کہ یہ پوش سے میرا</p>
<p>۵۷</p> <p>سایہ میں اس کے جہاں کا عالم بریک کرتا ہو طاعت الودان خالق نے اسی ماورین عالم کا سلطان تافیق و کرم شرف اپنی سلطان</p>	<p>۵۰</p> <p>خود غفلت کی بجائے غفلت کا عالم گھر خالق کی جہاں میں نہ کا عالم نہ فصل جو بدیہی صائب نہ میں ہرگز میں جو جہاں میں نہ</p>	<p>۴۹</p> <p>عالم کو وہاں شکر کا عالم میں جو جہاں میں نہ کا عالم میں جو جہاں میں نہ کا عالم میں جو جہاں میں نہ کا عالم</p>
<p>۴۸</p> <p>تھا ہم نہ طلق دل نا پاک عدو میں آلود کیا صحیفہ ناطق کو ہو میں</p>	<p>۴۷</p> <p>جو بہت شکر کفر شکر قلعہ شکن ہو اُس شیر آبی کا کھلا اور رسن ہو</p>	<p>۴۶</p> <p>دل میں صفت جہاں میں نہ کا عالم قد طہیق اخوان کی میں آگم میں</p>

۵۵
۵۴
۵۳
۵۲
۵۱
۵۰
۴۹
۴۸
۴۷
۴۶

<p>۱۱۱ بیابان کے پہاڑوں میں شرف پہلے پہاڑ پر تیرتے تھے جن کی کے ندین آج آغوش مبارک میں جھوٹے اٹھایا مہراج کی عرش سے تیرتے ہو پہاڑ</p>	<p>۱۱۲ جاس کی لٹی کی فضیلت کے چھپرے صبیان بن کر سرے خان اکبر ہاتھوں جو دیکھے دیکھے چمکے کوثر سامع ہندو کا دیکھنے نہ دوسروں کی</p>	<p>۱۱۳ کیڑا کیڑا کوئی نہ لکھتے تھے اسے اکثر اک دوسرے غارتوں میں ہم دونوں بار ہر خلق میں بین بیسے لیے جیو صفد جھلے پیر سے جید پیر و ماس</p>
<p>۱۱۴ تو قیرواوت بھی ملی گھر میں جہاں اسکے مہلا کو شادات بھی ملی گھڑوں خدا کے</p>	<p>۱۱۵ کچھ تو خوشی بختن پاک کے دل ہوں ہاتھوں کے بھی سب جرم سر دست بھل ہوں</p>	<p>۱۱۶ چھارہ نہیں گریبان جو دہ دامن جہاں ہو پھر جسم ہی بیکار جو سرق سے جہاں ہو</p>
<p>۱۱۷ آج کل فرات سے پانی تلخ و تھار باغوں میں ہیں جو سب خلق کے شجا اوسن کے کرتے ہوں دران پندہ دنیا خیر کو بچانے ایک دامن ہوں تیار</p>	<p>۱۱۸ وہ سابق الاسلام جو اقوم سلمان فلک میں تھے جو وہ نہیں قابل تیران گمراہ و سہا بودین کیک پندہ تیران اور ایک طرف جید کرار کا بیان</p>	<p>۱۱۹ درویش غلامت میں پان پندہ اللہ جن باہر عیسائی میں نضار پندہ گرو گزشتہ بن بیاض و کمال اس لائے سیالوں سے جید کے شجائیں ہونڈا</p>
<p>۱۲۰ پھر دیکھو تو باقی نہ سیا ہی نہ تسلیم ہو شہ بھی نہ جید کے فضائل کا رقم ہو</p>	<p>۱۲۱ غالب ہوا ایمان شہ عرش نشین پر پلہ وہ فلک پر ہو تو پلہ زمین پر</p>	<p>۱۲۲ باقی رہے پھر فخر عرب کو نہ مجسم کو بیجا میں تبرک کی طرح خاک قدم کو</p>
<p>۱۲۳ لیکن کوئی آدم کے اگر علم کا تب آیت کا صبر و رضا قوج کا تقوا چھٹی کی رنگی شرف بیت توستا شہنشاہ کیان کا ادھارت عینا</p>	<p>۱۲۴ آگاہ ہوا گاہ ہوا گاہ ہوا گاہ جنس سے بنی ہو اسے بننے کا اللہ ابدی عیسیٰ ابن مریم ابی طالب دیکھا چھوٹے ہندو پوچھا ہے اس کی بیجا</p>	<p>۱۲۵ کسی کو نہیں شیخ گزشتہ میں جید یہ کسی کو اپنے تعلیم گردن پہاڑ کی کھنڈ کی کھنڈ اس جید میں خلق کو جس نے کیا تعلیم</p>
<p>۱۲۶ اسف کے جمال و ادب جاہ کو دیکھیں وہ ایک نظر رو سے یہ اللہ کو دیکھیں</p>	<p>۱۲۷ وہ اہل جنان ہو جسے آداب ہو اسکا میں علم کا ہوں شہ علی باب ہو اسکا</p>	<p>۱۲۸ اور محرم اسرار کیا شیر مند اکو کو جزو کا خوار کیا شیر مند اکو</p>

<p>۱۵</p> <p>میر جگر محمد کا پتھر نہ بنایا نیا پتھر نہ بنایا نہ بنایا جس دست علی خاں کے مہر بنایا نیلے آئینہ گلشن کے مہر بنایا</p>	<p>۱۶</p> <p>سائل ہوا کہ شخص کی جنگ بیکار پیش کیجئے دیکھو یا جاتیں خبر دست دی دین تو راجی سکھ میں جہر حیرت ہوئی انکو تو بولے نہ خضر</p>	<p>۱۷</p> <p>خزان چوین زنداں کی تاجا کام فاغنہ میں بھی تھا کھنڈا سے دھجی کام بغات میں جب صبح کے پانی دیا نام شہادت گوہر میں ہوا لگا لگا کر نام</p>
<p>۱۸</p> <p>اتھاٹھے تخت بیت کو امیر و جہان سے سج لگا کس کج کوئی کستا تھان سے</p>	<p>۱۹</p> <p>دشن کی برائی میں بھی ہم کدین کرتے جو مانگے سوال اٹکا سخی روئین کرتے</p>	<p>۲۰</p> <p>کھایا بھی کچھ اُٹھیں سے تو سائل کو کھلا کر خانے سے بھی پوریے پر سو رہے اگر</p>
<p>۲۱</p> <p>عوا کی خاوت سے بھی غلبہ ہو گا سلجند رمل خاصر رہا اند آدھو کی شہنشاہ کا غور کا ہوا خواہ پوچھا تھا کافرا کو وہ شہنشاہ</p>	<p>۲۲</p> <p>عابد کوئی آیا نہ خلق میں زہار کرتے تھے وضو تو زنا تھا زہار اس خوف سے کرتے تھے ادا سچہ خدار میتا تھا کالان فاطمہ کو لگا ہار</p>	<p>۲۳</p> <p>کس شخص گیا وہ تو بڑی حیدر دیکھا کہ میں صوف تھا قاضی خیر رہے ہیں کئی بارہا ان شک اسرار قوت سے خیر تو تھے بنی ان کو پیر</p>
<p>۲۴</p> <p>جاری ہی رہا فیض سدا گھر سے علی کے سائل بھی خالی نہ پھر اد سے علی کے</p>	<p>۲۵</p> <p>راؤن کو نہ راحت سے کبھی ہوتے تھے مولا رود کے نہ جات میں قش ہوتے تھے مولا</p>	<p>۲۶</p> <p>اندا بھ میں فقر کے چھوڑے نہیں جاتے یخت و گھر سے ہیں کہ توڑے یہیں جاتے</p>
<p>۲۷</p> <p>راؤن کے گھر میں بن سکے پناہ سائل کو بھی کھلائے سوا کا</p>	<p>۲۸</p> <p>کسی ایک بنی پناہ میں صوفی کا گھر بیگانہ تھا قاضی سے کسی نیک صورت نماز آپ ہو سکے تھے پیر مداد سے لکھنے چاہتے تھے بنی پیر</p>	<p>۲۹</p> <p>دیکھ کر کہنا تھے زانیہ کو کس سناج میں خبر نہ تھی بن سب ایک چھانچا کیا ہوئی وہ تو بڑی حیدر فرانسیس کے جان و دل صاحب</p>
<p>۳۰</p> <p>اونی سی خاوت تھی یاس عقدہ کشا کی اوٹھوں کی قطار آپ سائل کو عطا کی</p>	<p>۳۱</p> <p>یہ محو عبادت وہ شہ عقدہ کشا تھا مولا کو خبر بھی نہ تھی کچھ کہ یہ کیا تھا</p>	<p>۳۲</p> <p>ٹوٹی ہو کر جب سے چھٹا سا تھ تھی کا خلاق کا وہ تھا زور یہ زور و علی کا</p>

اس صفحہ پر شاعر
ابن ابی عمیر
کی شہادتیں
میں لکھی ہیں
جو ان کے
موت کے وقت
تھیں

<p>۱۰۰ تھا کہ ہم روزی جانے شریفان ہو جسکے غلاموں کے لئے نعمت الوان کیا یہ تھا کیا تھا ان فرسے قربان اپنی بیعت کا دھول کیا سالان</p>	<p>۱۰۱ وہ خست کسین تھا قاضی بنی ہجر پیوند پیوندی تھے حسین سراسر اور قاضی علی تھی طرح کی چادر گر چاہے اڑن تو روان راہ</p>	<p>۱۰۲ طالع دم اب ہونو فصلی شہر حسد اب ہوتے ہیں دن تو ہم قیام و جوار رستے کا کسین غلاموں کی صدا ہوا کے غداروں میں اک شہر حسد اب</p>
<p>۱۰۳ سب نعمتیں جسکے لیے قرین حقین فلک سے وہ تان جوین بھوک میں کھاتے تھے جسکے</p>	<p>۱۰۴ حسرت میں میسر نہ اُسے چادر و طہتی وہ بھی کبھی سر پہتی کسی رو زگر و طہتی</p>	<p>۱۰۵ سر پہنے کے دام و کا پر ساد و پٹی کو مارا ہو بغین دوزوں میں ظالم نے غلی کو</p>
<p>۱۰۶ سبوتا انت غنی نہیں سے غبت بنایا کچھون بہت کرتے تھے شفقت غنے اپنے غم میں کسکے آزار جنت نہیں کا بھی دلائے کسی غنی اذیت</p>	<p>۱۰۷ وہ تھا کہ جسکے یہ فضائل ہن زور آج بوس تھے کس ظالم بے پر قاضی محبوب میں دوزخ تھے سید مری سہ پند پر جلائے شہر حسد اب</p>	<p>۱۰۸ طالع ابھی سے غرت اوقس پہلانی وہ ظالم کی میر بین تک آرائی مہون نے غنی نہ ترین شہر حسد اب غل پر کیا شہر حسد سے کھائی</p>
<p>۱۰۹ بھوکوں کو طعام اپنا کھلا دیتے تھے حضرت محتاجوں کو پہلو میں بٹھا لیتے تھے حضرت</p>	<p>۱۱۰ کا پٹی جو زمین زلزلہ میں اکٹھی مسجد عراب کو لرزہ ہوا غرقا کٹی مسجد</p>	<p>۱۱۱ زخمی کیا بازو کو رسول دوسرا کے ہٹا ہوا غازی کا لہو گھر میں خدا کے</p>
<p>۱۱۲ اعلیٰ سے سکا کسٹے ان کی درازت جان گل و گلوتہ ہوا چرخ کی بات میان لکھی ہوا دوزخ جملے عذابات آپ نے تھے آسوت حلال کسکے لے</p>	<p>۱۱۳ اکابر باجعت کی زمین ہو گئیں بیم سب کسٹے بارے سارے نصف ماتم قذیرین و شقیین علی ہو گئیں کسدم قاضی بن اک دیو چار آب کا عالم</p>	<p>۱۱۴ کسٹے تھی اور کسک دمی تبہ و دم زخمی ہوا سب سے دن وہ سردار و عالم بدین کی بنا تھی سے جی کی تھی کسدم سرسکا جان اور کمان غرت و ظلم</p>
<p>۱۱۵ فرماتے تھے حمان کی درازت روا ہو شرمندہ نہ تو کہ علی عیضہ راہی</p>	<p>۱۱۶ زخمی جو دمی شہ لولاک ہوا تھا اس صدمے سے ممبر کا جگر چاک ہوا تھا</p>	<p>۱۱۷ سر پہنے زخمی ہوا سر تلج تھا را اٹھتا ہوا زمانے سے امام آج تھا را</p>

۱۰۰
 طالع دم
 اب ہونو فصلی شہر حسد اب
 ہوتے ہیں دن تو ہم قیام و جوار
 رستے کا کسین غلاموں کی صدا
 ہوا کے غداروں میں اک شہر حسد اب

<p>۱۱۱۱</p> <p>فاتل نہ لگا اچھے سے سیدنا کا تکلم آ کر آن شت میں لگا دینا پڑا پہن جانے ترون سے سدا پتوں ناز مستحق غفلتوں سے تیری کجی نہ کیا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>تو کسے لگے پیر سے طے باوان خلط نہیں پیر سے کہ روئے عباسی دلداد سجودین جو دے نہ لے آن شت پیر کیا کہ شت پیر میں نہ پیر نہ نہیں خیر</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>جسے جو جسے دیکھ کر صفحہ شرفا علت کو بے غین ڈاوا ہوا پایا لغاف کے انھوں سے کہا خاک خدایا پھر چکا کے مجھ سے تین صلے غیش آیا</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>کٹوا کے گلاتیغ سے مقتل میں مر گیا میں شہرین تو ظلم کے جنگل میں مر گیا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>رونے لگے پیٹ شہ والا سے پٹ کر شعیر تو عرش ہو گئے بابا سے پٹ کر</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>اک شہر تھا منہ ٹھونے دھوئے تھے تارقا حضرت کو سنبھالے ہم روئے تھے تازی</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>سپاس سے ہو گئے ہو گیا بیکار ہو گئے تپس کوئی تپس ہو جا پاٹھنے سے آخر سے ان کے تپس علاؤ کے تعین قبر میں یاد دیا پیر</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>پوش آیا تو چلائے کہ دیا خدایا بن کاں تو تھے باب کا بھی اٹھا پایا اعدائے ہمیں عین کے نزدیک زرایا کس شخص نے بابا نہیں زعم کیا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>فریاد کو شہو کے مددگار کو مارا دنیائے دنی کے لچھوئے کو مارا دنیائے دنی کے تپس کے پرتا کو مارا رازدون میں شاہ ابرا کو مارا</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>سایہ بھی نہ تیرے حق صد چاک پہ ہوگا اٹا شازا ہے غسل و کفن خاک پہ ہوگا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>بیٹوں سے سخن صبر کے فراتے تھے حضرت فاتل کا گرام نہ بتلاتے تھے حضرت</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>زرت میں رسول عربی شہدے ہیں ہر ہو بن بابکے بطن میں تپے ہوتے ہیں ہر ہو</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>تپتے ہیں جی انکے لگے نیکو بیچ نام دوڑا لگے ٹھونے سے لگے پیر نام دیکھیں جی بلان میں جی کو نام ناوس سے دیکھیں جی لگے نیکو بیچ نام</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>لکھنے کے کچھ جی جانی سے لگا کر نہیں دے سے میرا جی جو میرا لہ نہیں دے سے میرا جی جو میرا لہ نہیں دے سے میرا جی جو میرا لہ</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>لکھنے کے کچھ جی جانی سے لگا کر نہیں دے سے میرا جی جو میرا لہ نہیں دے سے میرا جی جو میرا لہ نہیں دے سے میرا جی جو میرا لہ</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>راحت سے تھے قبر میں سونا نہ لگا بھی کو تری لاش پہ رونا نہ لگا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>ہو گزری تھی مجھے معلوم ہر بیستا تو مجھے سوا سیکس مظلوم ہر بیستا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>وزندوں سے دیکھا عام کو سروں سے ہر کے زرد مرزوں سے آئے مگردوں سے</p>

<p>۳۳۵</p> <p>دور درگشت میں بہنیں علم اور خون نہ خانہ فرسنگ سے کلم نہ کہ جو ہر جاں چھوڑی تیرے سہ پہر میں شب کی تو برباد ہوا نام</p>	<p>۳۳۶</p> <p>دو کسے یہ روئے جو گئے غفلت خواب کی تب سچا کون سے اچھی دوست خوش نہ گئے کما بین کاغذ انہم دو بیوگان میں کس کی زینت کیون</p>	<p>۳۳۷</p> <p>دو دیوین لڑائی دونوں بھاتی سے لگا کر اب گھر میں ہیں لہجہ کا نہ ہے یہ اٹھا کر کشم کشم بلکتی تھی موی بھاتی تھی زمین روئی ہیں تابوت چلی آئی تھی زمین</p>
<p>۳۳۸</p> <p>بے لطف آیا بے پروا دل شیب کشت کے سب روئے گئے یاد و دنیا جیدت بیان کرتے تھے باد بے پروا غصت جو بات کی ہی بے پروا</p>	<p>۳۳۹</p> <p>بے گھر میں غم سید بجاہ کا غل تھا تاؤن کا گلیچ کونین آہ کا غل تھا بلا سے زمین مگر شمشاد کا غل تھا انہاک پہ جو برس اندک کا غل تھا</p>	<p>۳۴۰</p> <p>اک شور ہو ماتم کا بپا گھر میں بنی کے بیٹے لیے جاتے ہیں جنازے کو گلی کے چلائی تھیں بیان باگڑیہ زاری باشیر خود آپ کی غلوں کے داری</p>
<p>۳۴۱</p> <p>دوست کے گھر میں تو بے پروا کلا بے لطف ہم میں سر پہ تھے تھے فریاد جو بچی کے بیکل رکھائے</p>	<p>۳۴۲</p> <p>دشمن میں نہ غم ظلم سے ٹوٹ گیا شکر دو بھائی ہیں ان کو بھی نہ چھوڑ گیا شکر</p>	<p>۳۴۳</p> <p>فرمانے تھے پٹا دکھا جاتی سے دہی کو پیار و مری آغوش میں دولاش علی کو</p>

<p>۱۴۴۵ اور دوسے محبوب خیریت کو کیا کیا غل تھا کہ ہوشے شہرِ خفا کا کچھ پوچھ لپٹے ہوئے زینت سے بیچا نہ تھے تو آپ کو پانچ لکھ مان آپ کو دینا</p>	<p>۱۴۴۶ کبھی تھے آج میں نہ آں میں آج نہ آیا رائیگی ہی تیرے گھر جا کے کرین کیا کتنے تھے چلنے کے یکے لگے بیچیا دو دسے جو برسوں نہ ٹھیکہ نہ حال</p>	<p>۱۴۴۷ ایک دن لڑتے ابرار جو دیکھا سیر کئے تھے پتھر پتھر لاش پتھر آؤں میں تو محض غلام کا لاشا تھامے تھے یہاں شہرِ مرقوم یہاں</p>
<p>۱۴۴۸ اندوہ و غم دور دوسے تم چھٹ گئے بابا فریاد ہر پردیس میں اہم لگ گئے بابا</p>	<p>۱۴۴۹ ہمنو کی بھی ہفت میں نغہ نوز و گے بھائی پر یوں میں تھا ہمیں کیا چھوڑ دے گے بھائی</p>	<p>۱۴۵۰ چلائی تھیں اب کی تباہی مرے گھر ہر جو نہ لگا کوئی مرے بچوں کے سر</p>
<p>۱۴۵۱ بیکے چلنے کا بسرِ خاطر کسہا نبوت کو طورا و نجف کی ہوئی چھوڑا اکیس عاجز و بیکس کا تانا لکھ جا بجا روئے گئے اس کو خیر نہ بجا</p>	<p>۱۴۵۲ بابا سے جا ہونے کا کیا بکونین غم انہم سے چھوڑے یہ کچھ کم نہیں غم جیو میں جو غرضی خلقت دو عالم تیرے جو زبیریت کے ہوں میں آج باہم</p>	<p>۱۴۵۳ چلائے پوز کر نہ زیادہ جو کیا تو سرِ باب کا اس خلق سے بجا ہم کیسے مظلوم میں دشمن کو زیادہ بہا کیسے میں نبیوں میں پانچ</p>
<p>۱۴۵۴ وہاں ہر جگہ رشتہ و دل ریش کو دیکھا مالان طپان خاک پر دوش کو دیکھا</p>	<p>۱۴۵۵ پاؤں گے نہ ہم جان اگر کھو دے گے بھائی اک روز اسی طرح ہمیں دے گے بھائی</p>	<p>۱۴۵۶ بیزار میں جھینے سے بلا لیجیے ہکو چھاتی سے اسی طرح گالیجیے ہکو</p>
<p>۱۴۵۷ کبھی تھے کہ غرضت ہر تیرے کو دیکھا گر دیکھا اب با جسم کی پوچھ شکوہ بن پوچھ پوچھ خاک جی صحت سائیندین کچھ سہا جہا یہ افکار</p>	<p>۱۴۵۸ جاگا صلا زبیریت عید کے یہاں بابا سے توب تا بقیات جو بھائی انوار سے شہرِ شہر کو کچھ کچھ بھائی ماشتق جو زبیریت میں کیوں می جانی</p>	<p>۱۴۵۹ جا بھڑا رشتہ ہے باغات تیرے جا بھڑا رشتہ ہے کوئی نہ تیرے جہم وہاں تھامے تھے کوئی نہ تیرے جہم وہاں تھامے تھے کوئی نہ تیرے</p>
<p>۱۴۶۰ سب و بدن ضعف سے تباہ توں میں سڑکی طرح تن کی گرین تباہ توں میں</p>	<p>۱۴۶۱ ای لال جو گھر میں نہ تھے بائیں گز رہیں روتی ہوئی تربت پہ چلی آئیں گز رہیں</p>	<p>۱۴۶۲ اب کون ہو کے یہ گھر جائے بھائی دہے وہیں تم میں مر جائے بھائی</p>

<p>۵۱۰</p> <p>خود نیابت سے بود صاحب کار خدا تعالیٰ تو بن جو طاقت رفتار اک صنف کی تعداد سیرا جو نمودار اور دوز سے فاج کی بھی ہر غصہ ہو چکا</p>	<p>۵۱۱</p> <p>سکین خراج ہوں و یکیش منظر رکھتا ہوں کوئی لادہ ہمدرد دنیا دار سرسہ چہرہ سبب شفیق اور نہ مارد وزیر کوئی دھنچکا نہ بہ اور</p>	<p>۵۱۲</p> <p>ما تھوں کو ارا بھی اٹھایا نہیں جاتا جیتکت کھلائے کوئی کھایا نہیں جاتا</p>
<p>۵۱۳</p> <p>چین پامرے واسطہ کو دیتا تھا وہی جب آہ میں کرتا تھا تو رد دیتا تھا وہی</p>	<p>۵۱۴</p> <p>بیت پہ مری کوئی نہ دو گیا جہان میں مجھسا کوئی محتاج نہ دو گیا جہان میں</p>	<p>۵۱۵</p> <p>ما تھوں کو ارا بھی اٹھایا نہیں جاتا جیتکت کھلائے کوئی کھایا نہیں جاتا</p>
<p>۵۱۶</p> <p>چین پامرے واسطہ کو دیتا تھا وہی جب آہ میں کرتا تھا تو رد دیتا تھا وہی</p>	<p>۵۱۷</p> <p>بیت پہ مری کوئی نہ دو گیا جہان میں مجھسا کوئی محتاج نہ دو گیا جہان میں</p>	<p>۵۱۸</p> <p>ما تھوں کو ارا بھی اٹھایا نہیں جاتا جیتکت کھلائے کوئی کھایا نہیں جاتا</p>
<p>۵۱۹</p> <p>چین پامرے واسطہ کو دیتا تھا وہی جب آہ میں کرتا تھا تو رد دیتا تھا وہی</p>	<p>۵۲۰</p> <p>بیت پہ مری کوئی نہ دو گیا جہان میں مجھسا کوئی محتاج نہ دو گیا جہان میں</p>	<p>۵۲۱</p> <p>ما تھوں کو ارا بھی اٹھایا نہیں جاتا جیتکت کھلائے کوئی کھایا نہیں جاتا</p>

<p>۱۷۷ اہل بیاض کا کون کس طرح سے پاک اندھا ہونے پر کون کس طرح سے جان بیاض کس طرح سے آنسو نہ ہوا دہلے دینے کو کون کس طرح سے لگاؤں</p>	<p>۱۷۸ تیر تھی خنایاں کی داد سے تیر ہر تھیں عجز تھا ہر بات میں تیر نیچ زبان پہ تھی کبھی کبھی کبھی سننا تھا وہ قرآن کے ہر لفظ کی تیر</p>	<p>۱۷۹ کچھ تھیں آج تک نگاہ نے مارا شیر سے سو گیا جب سے تیر پار وہ تیر خبر کو زرا سننے سے سدھارا دنیا میں اباب کوئی تیر نہ ہارا</p>
<p>۱۸۰ جانتے تھے کچھ تھے نہ فرما گئے ہو گھر کا بھی پتا بھگوت نہ لگائے ہو جوت شاکر تھا محبوب خدا کی افلاک سے آتی تھی صداصل عطا کی</p>	<p>۱۸۱ جوت شاکر تھا محبوب خدا کی افلاک سے آتی تھی صداصل عطا کی جوت شاکر تھا محبوب خدا کی افلاک سے آتی تھی صداصل عطا کی</p>	<p>۱۸۲ پھاڑے میں گریبان بگاڑ کے پھر میں بابا کو ابھی فر میں ہم دھر کے پھر میں پھاڑے میں گریبان بگاڑ کے پھر میں بابا کو ابھی فر میں ہم دھر کے پھر میں</p>
<p>۱۸۳ شہزاد کی فریاد کو درخشاں وہ کون کس طرح سے معلوم ہو گیا اسے لکھ کر پوچھا تھا نام کس کا وہ اتنا خام سے بے بے بے بے</p>	<p>۱۸۴ جوت شاکر تھا محبوب خدا کی افلاک سے آتی تھی صداصل عطا کی جوت شاکر تھا محبوب خدا کی افلاک سے آتی تھی صداصل عطا کی</p>	<p>۱۸۵ درویش چپ ٹھیل گیا پیا خاک مدد سے لوگوں کو گیا پیٹنے میں بس کی طرح خاک پڑا وہ دل کا جاتا تھا صد سے تیرا تیرا</p>
<p>۱۸۶ بیکس ہوں غریب غریب ہوں کم نام ہوں کس طرح سے ہوں بیکس ہوں غریب غریب ہوں کم نام ہوں کس طرح سے ہوں</p>	<p>۱۸۷ پاس آؤ کہ جوت مری جان پاتی ہوئے واسطہ سے دوست کی بو آتی ہوئے پاس آؤ کہ جوت مری جان پاتی ہوئے واسطہ سے دوست کی بو آتی ہوئے</p>	<p>۱۸۸ نام اپنا بتا یا نہ مجھے مر گئے آقا اس عاجز و بیکس سے بیکس کر گئے آقا نام اپنا بتا یا نہ مجھے مر گئے آقا اس عاجز و بیکس سے بیکس کر گئے آقا</p>
<p>۱۸۹ بیکس ہوں غریب غریب ہوں کم نام ہوں کس طرح سے ہوں بیکس ہوں غریب غریب ہوں کم نام ہوں کس طرح سے ہوں</p>	<p>۱۹۰ درویش نے جوت کی ادنیٰ تھی نہ بھائی کا نہ دوست کے کچھ تھی بیکس ہوں غریب غریب ہوں کم نام ہوں کس طرح سے ہوں</p>	<p>۱۹۱ کو نہ تھا آپ کے احوال سے آگاہ آقا میں گنگا ہوں بیکس بیکس خدمت میں آئے تھے تو اس نے نہ بیکس تیرا نہ تھا تیرا نہ تھا تیرا نہ تھا</p>
<p>۱۹۲ اُسے کہا وہ اللہ صبح الفضا تھا کچھ ذکر زبان پر نہ بیکس ذکر خدا تھا اُسے کہا وہ اللہ صبح الفضا تھا کچھ ذکر زبان پر نہ بیکس ذکر خدا تھا</p>	<p>۱۹۳ سب خلق کے حجاج تھے اور عہدہ کش تھے خدمت جوتی کرتے تھے وہ شیر خدا تھے سب خلق کے حجاج تھے اور عہدہ کش تھے خدمت جوتی کرتے تھے وہ شیر خدا تھے</p>	<p>۱۹۴ اب کون مرزا نو پور سر لیو گیا سولا اب کون اپنا کس کی خبر لیو سے گا سولا اب کون مرزا نو پور سر لیو گیا سولا اب کون اپنا کس کی خبر لیو سے گا سولا</p>

<p>۱۱۱</p> <p>کھانا پیالہ بات کسے جیونیکے بیجا یا مین تیکے نہ کہو بھرا شفقت سے لپٹ کر یہی جھکوا حسان زانو گا جو تو کھانیکو کھائے</p>	<p>۱۱۲</p> <p>دہ کتا خانہ کینچی شفقت کروانے مخت کو کروانے دیکھت کو کروانے آرام کو مدون کو محبت کو کروانے پائیں شہر حال کی خرابیت کو کروانے</p>	<p>۱۱۳</p> <p>میں تجھ پر اس سے پہلے پاؤں دلا شفقت سے کھلا دیا مجھ کو نوا کیون سر پہ پادار ملن خان ڈالے پائیں غور اچھا کو کیسے کے واسے</p>
<p>۱۱۴</p> <p>او بھائی گدہ جانی ہو عسرت بھی بشر پر دور و زسے تھا فاقے پہ فاقہ مرے گھر پر</p>	<p>۱۱۵</p> <p>احسان بھو لینے مجھ کے وہی کے جیسے کامرے لطف گیا ساتھ علی کے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>اس میر کو اب زیست گوارا نہیں آقا میر تو کوئی اور سہارا نہیں آقا</p>
<p>۱۱۷</p> <p>تو درویشی بھی کی چا کر گھر نہیں پایا پولچ بھی میر سے نہیں کچھ کھانیکو کھایا میں نہیں شرم کے اسے نہیں پایا تو آج آیا سیرو میں پہلے بیٹھ گیا</p>	<p>۱۱۸</p> <p>پھونکنا گنت سے مینا میں ہو گیا یاد غش میں تھا ادب کیسا تھا خان ار پچھلے خوشی کیلئے شفقت سے آبا تو سہوئے ملائے قضاے خوش ار</p>	<p>۱۱۹</p> <p>ایکے وہ درویش چھینے چو گھر پائیں کے پیسے لگے مدون بڑا میں میر کو اب میر کو اب راضی نہیں دو غم تری ہم روز بھوکو لگے آرا</p>
<p>۱۲۰</p> <p>کرتے ہیں خوشی اہل ولا اہل ولا کی لکھائے مری خاطر سے قم تھکوا خدا کی</p>	<p>۱۲۱</p> <p>پڑھتے تھے قصا صحت جو نا تمام کے مر کو گہ داسے تھے پاؤں کو اوڑ گا گھر کو</p>	<p>۱۲۲</p> <p>تو یہ نہ سمجھ دل میں کہ نہ ہوڑ گئے ہیں خادم مری خدمت کو یہ دو چھوڑ گئے ہیں</p>
<p>۱۲۳</p> <p>پینکے گا پینے وہ ماخوذ گیس ہاروئے کو قش ہوئے لگے شہر کو پیر درویش نے کی پاؤں تو سر کے نیچو پیر میر غار زینے قبری پر کسی زبیر</p>	<p>۱۲۴</p> <p>میں نے کہا موت کہاں ہو گھٹا پہ رشت خزانک چکل یہ شب تار آرام کر اک خط مر سے بار بار فریاد کر کہ میں رہا تو ہوں بیدار</p>	<p>۱۲۵</p> <p>زبان سے بگڑا غم نہانی سے خطر گھر پہنچا بچپن میں ہم بان سے مٹا والا ان میں بچا کے بچاؤ میں زار تو کھا تو پیلے ہمیں جو کچھ ہو میر</p>
<p>۱۲۶</p> <p>مولا مراد دیا سے سفر کر گیا ہی میں جسکے سبب جیتا تھا وہ مر گیا ہی</p>	<p>۱۲۷</p> <p>راحت سے جہان کی مجھے کچھ کام نہیں ہو بیمیں ہو تو مجھ کو بھی آرام نہیں ہو</p>	<p>۱۲۸</p> <p>بابا کا جو عاشق کچھ معلوم کر دینگی غصاوری نری زینت و کشتوم کر دینگی</p>

<p>۴۴</p> <p>غل کوں اٹکو دیا دون سنے اکبار اور نہ بچا کی فاطمہ کے پیاروں نے تیار کاڑا اسے پائین خزانہ ابرار جو یادہ کہاں کے ہے طالع بیدار</p>	<p>۴۵</p> <p>پیشہ عازت پر ارادہ جگر افکار بچا کے جسے بے پردہ کے کئی بار نہ سو سنا کہ کے پکارا بیلار وینا سے اٹھالے بچا باریز و غفار</p>	<p>۴۶</p> <p>بان بھر اٹھانا نہیں اور سیر سے فرادو بچا کے بچے قریب سید کی بچا دو پیشہ کہ صراست ہو بنا دو سنا خاک بن کے بچے نیت جو دکھا دو</p>
<p>مونس علی کے میں مجھ کی آہیں ہی خردوس برین افت جندہ کا غرہ ہی</p>	<p>مقبول ہوئی عرض سفر گیا درویش تو نیند بھر رکھ دیا وہ مر گیا درویش</p>	<p>رہنا بچے اب خلق میں منظور نہیں ہو سنا ہوں کہ صحرے نجف و زین ہو</p>
<p>۴۷</p> <p>راہی انوس کش عین خاموش ہوئی راحت شہین کی خاموش ہوئی نہا جین سوگ بین جوانی کے نہیں وہی بچہ خلیفہ سے بچا ہوئی</p>	<p>۴۸</p> <p>دوست گئے اس وقت وہ نذرانہ عالم آئی وہ صفا بھروسہ سے اسدم پیارا اس اپنا بچ کو بیت چاہنے سے ہم نہر کو بین بین کر دوا دل پر ہم</p>	<p>۴۹</p> <p>عزیز نہ جو کے ڈاسون کو بن آبا کے لئے خاک سے دون نے اٹھایا رہا بچہ لاکر بچا ہو گیا بچا بچہ بچہ بین بچا کو چھپایا لے فاتح پڑھ قبرستانہ ہی ہو مل لے کہ غوار اسد اللہ ہی ہو</p>

<p>۴۳</p> <p>خبر خدا کہ خاک در دربارش میرسد کورنگ جوہر آفتاب مخ جانتین رسالت آب ہون بانی جوہر زبان کرد کا بیاب</p>	<p>۴۴</p> <p>کبری عالم تر مکان آتش کلمین پیر عالم تر مکان آتش کلمین ایمان پاد قلدق آفتاب بن دوران کی اس کے بجائے جان کلمین</p>	<p>۴۵</p> <p>دست سے اندر دقتی بجے اینچا حق سے پادریات سولہ سے سوزا پشت پناہی سے شان کار سدا زیبا چو کاران خاک پر گردن چنار</p>
<p>۴۶</p> <p>لب پر ہر پانچ وقت خدا کے دل کی رح شل نماز قرض ہو مجھ پر علی کی مدح</p>	<p>۴۷</p> <p>بغض میں بندوبست کلمات وارض ہو طاعت علی کی حاضر و غائب پر فرض ہو</p>	<p>۴۸</p> <p>سہا و صی صاحب میراج مل گیا راج رسول کا بجے دراج مل گیا</p>
<p>۴۹</p> <p>نام خدا نام پر شمع سر سدا تسبیح جو کہ طور بخانی خیا سدا تسبیح جو کہ طور بخانی خیا سدا تسبیح جو کہ طور بخانی خیا سدا</p>	<p>۵۰</p> <p>اقتدر سے کچھ دولت خدا بقدر قدر سے شاپار و کبوتر کا شمار برسج سے کسے بن جائیگی ابدار خبر خدا نام لیا ہو گیا اینچا</p>	<p>۵۱</p> <p>لکھنا بیان پناہ سناہ حق پرہ حامی تیرے جسے و جیون کے سرہ منقاس منقاس طہر آستان شکوہ نصیر غم سے طور جل پناہ کوہ</p>
<p>۵۲</p> <p>کری کے ساتھ وقت عرش دین بھی ہو نام علی پوش تو ملی لگین بھی ہو</p>	<p>۵۳</p> <p>سکھ میں زمرہ نوین برابر علی علی ولین خدا ہوا زبان پر علی علی</p>	<p>۵۴</p> <p>حاصل کمال اچ سر دست ہو گیا رفت سے اکی عرش برین ہو گیا</p>
<p>۵۴</p> <p>ازاد و غم میں اعلیٰ نام جو نام کف ازاد نام جو نام جو نام درد لاکہ جو نام جو نام جو نام غلم جو نام جو نام جو نام</p>	<p>۵۵</p> <p>کون سے جو کہ صفا پر نام درج ایک در سے ایسے نام گردن چکاوی سے ارب سے نام مولا بضع وہ دیک علی نام</p>	<p>۵۶</p> <p>روحی فو ایک شہ دین کب زان تو اس جان میں فرستیاں ہو گیا بجھتا دین کلمت خدا تو جان جو پارساں سے ممکن بھی جان</p>
<p>۵۷</p> <p>تائیر کی پوسفت کسان سے پوچھے اس نام کے تیرو سیلان سے پوچھے</p>	<p>۵۸</p> <p>اس شان سے نہ آتے تھوولی بھی ہو گیا قرآن تیری صورت زہا کے نور پو</p>	<p>۵۹</p> <p>برستا ہوا ایک حال خزانہ میں ہو گیا مصرف ہون عبادت پروردگار میں</p>

۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹

<p>۱۰۰ و اینست چوئی کو کوزاری بس دانه کی جگہ کو پانی جو کوہ پر سکوندم پر لکھ کے یہ بولادہ منظور مصدقہ کا جو کہ خوف و خجیل</p>	<p>۱۰۱ کی عرض اتھوڑ گئے پر ہجرا از باب رسول خدا فرزدگار خادم چوئی فضل کرم کا امیدوار قبول ہو اگر نوز سے خواجہ</p>	<p>۱۰۲ بوسے پیکر کے تھننا حاضر عام سے رزق میں سے بت خانی انام اس خاص میں نہیں چھوڑ کا تھا طاہر نے اگر تو تم کیلئے وقت نام</p>
<p>راحت سے اس پہاڑ میں روز شب رہا جو کاجی انا کہی تشنہ لب رہا</p>	<p>ماہ خدا ہو خاطر نادار کیجیے روزہ فقیر خانے پہ افطار کیجیے</p>	<p>کیونکہ یہ امر خیر نہ اسکے ولی سے ہو محکم نہیں کہ وعدہ خلافی علی سے ہو</p>
<p>۱۰۳ جگا ہو انو نام حضرت سکندر کا نہیں ہیں میں کہ ہوا سیر سقا پایا ہوا اور کس جبریل اتا کی زمین میں نے اپنے قابل چو بولا</p>	<p>۱۰۴ نیا بھڑی نے یہاں صبد سردار نہی خوشی قبول ہوا بوزندہ سردار بیل ہوئی دست موت سے کوئی دور نزدیک نام نہ علی آئے کا حضور</p>	<p>۱۰۵ انصت ہو ادھ شخص میں شجے کا تیا پوچھا نہیں ان تو میں شرب بوزاب کی دست بے عرض یہ اسے صبد چاہا سکی جال آج کو کہ دعوت جناب</p>
<p>دوم بھریں مطمئن دل تیا ہو گیا گرمی طغش کی چھوگی سیراب ہو گیا</p>	<p>وہ مطمئن اب اسمن تر تو کی جانیں مومن کو تو دعوت مومن سوا نہیں</p>	<p>حسرت ہو کہ آج درد عا کھلے بند کے گھر میں روزہ بھلا کھلے</p>
<p>۱۰۶ آدن علی دی خاقان سے ام عبد خدین جو تھے سجدہ بجا تمام نقصہ صوم سے جی آپ کہ وہ خطا صبا چو کہ ایک شخص لے اگر کیا سلام</p>	<p>۱۰۷ بیکٹھنا دنا گیا و نواں پھر کلی شخص نہ رکھ سجدہ بجا تمام بسلامت پائند جو کر سے جی کی عرض کیا ناہ جو بولا</p>	<p>۱۰۸ خضر سے نہ کیا لیتا شیر کی بیان تو تھی جو تھو دیا و دستان نارنج کئی دیگوار اسمن کسان چو کہ میں نہ ہو جو تھے جالی جان</p>
<p>صحاب میں تھا احماد گردن سریر سے بچا ادب سے پاس جناب امیر سے</p>	<p>سب پر حیاں ہو بندہ نوازی امام کی مولا قبول آج ہو دعوت غلام کی</p>	<p>اوقات دینی کی ہوس نلی سے دور حاضرین ہم کہ دست کی خاطر ضرور</p>

<p>۱۵۱ اقرار کر چکے جو امام ملک و قار کنا ہو چلا وہ میں اس لطف نثار چاہیں شخص آئے اسی طرح لباد دعوت قبول کرنے کے لئے ہمارے</p>	<p>۱۵۲ خانہ اوسے ناز سے جینا لکھ فرمایا آج کو بیٹے زندہ ہمارے گھر کچھ غم کر کے نہ بننا دجور وہ کے ساتھ انکو جی اچھ حکم</p>	<p>۱۵۳ موتھ جیکے پھٹتا ہے وہاں اس شخص سے بغیر اس نے کیا کیا دلت عجب ملی اور کمال ان کو توجہ جان خانی نے شب کو گئے گھر میں بیان</p>
<p>۱۵۴ اتنوں کے یہاں تھے عجب اردات تھی لیکن علی کے آگے یہ ادنیٰ ہی بات تھی</p>	<p>۱۵۵ ہاگ جاہو سے رسول ام بھی امام بھی اظہار کر کے نوش کیا کچھ طعام بھی</p>	<p>۱۵۶ نشا کمال عزم و شرف اس جناب سے چکا دیے نصیب مرے آفتاب سے</p>
<p>۱۵۷ دعہ ہر کے کے کچھ انکے جب امام سینچنے پگھلے ہوئے حضرت امام تھا وہ اشتیاق میں ہر اک کا حکام جلدی ہو دن تمام کہ آئین شہزاد</p>	<p>۱۵۸ بوقت اہل شریعت خانہ سے امام رضت عجب تھی سے وہ جب ہوئی تعلیم تین لکھ میں بھی تھیں اچھے حکام راز ہی تھی گا وہ ناز دن کا امام</p>	<p>۱۵۹ چرت سے کچھ کو دیکھ کے دلا دیکھنا دیکھا ہو خواب کیا جوئے کرا ہو حکام شب کو تو یہاں تھے مے سے سو زام والے نے میرے ساتھ مائل کیا حکام</p>
<p>۱۶۰ وقت غروب کی نظر سے دژ نہ تھی وعدے میں ہر قدر کسی کو خبر نہ تھی</p>	<p>۱۶۱ حاضر رہے عبادت رب و دودین گدزی وہ شب قیام نمود و نمودین</p>	<p>۱۶۲ وقت سے مرتبہ یہ سر دست پائے میں دست خدا کے ہاتھ تو میں نے دھلائے میں</p>
<p>۱۶۳ ناکہ آفتاب نشان ہوا انسان کشان سلیم نے سرب کی انشان سجدہ کی گھنٹے جل سے شہنشان کرنے کے عبادت سب و دین</p>	<p>۱۶۴ آپا کو جب دولت پر آفتاب نکلے حرم اس سے رسول ملک جناب اصحاب تھے جو ہر سہلی میں بار بار دیا بین وہ سب تھے حاضر نصیب بار</p>	<p>۱۶۵ بولیہ تیرے جواب اسکا دین میں کیا فتح نہیں تھی کا شیخ میں مصطفیٰ موان تھے میں فقیہ کے شب کو جھوٹا چھپ چھپ اس سے جیسے جو بولے</p>
<p>۱۶۶ استادہ مقدسی جو سب مقدس کے ساتھ حیدر نے بھی لارہی مصطفیٰ کے ساتھ</p>	<p>۱۶۷ پروانہ تھے وہ لوگ نبی دین کی شمع تھے سب میران حیدر صفہ رہی جمع تھے</p>	<p>۱۶۸ حسرت ہو کر تو کھو نہ دلت تواب کی تم بھی ضیافت آج کرو پوزاب کی</p>

<p>۱۲۷ حاجابین زلیخا کی جیب یاد دہان سلطان نیا تو میرے پاس چاہیں شخص کئے یہ دیکھ لے کر روزہ علی کے کھولا اور کھولے</p>	<p>۱۲۸ ہر شخص کو باوجود دعویٰ کو قتل افکار میں شریک سے کھلے زام ارشا شاہ کو کمر سے پاس نکھام سیکھ کر اس اختلاف میں جو ملین غلام</p>	<p>۱۲۹ ہنگامہ آئے عرش سے جبریل ناورد کی عرض مصطفیٰ سے کہ اے سیدنا بوسلام حق سے زیارتی ہو کر کیون رضی کے کیا ہیں جو جنت غور</p>
<p>۱۳۰ محبت میں آئیں بھی ہر اک کی چومی ہوئی اسکی صداقتی لگی صدا سے بڑھی ہوئی</p>	<p>۱۳۱ غلام کو قید فکر سے آزاد کیجیے جو اس میں رلا ہو اسے ارشاد کیجیے</p>	<p>۱۳۲ کل وقت شام بیان تھا کہ رپہ تو اب کا جلوہ تھا عرش پاک پہ اس آفتاب کا</p>
<p>۱۳۳ فرار مصطفیٰ کے کمر پر گدوب ہو جائیں گے علی کے چہرے میں کیون کہ وہ کہہ چلا تو کل ماں بچے جگہ کر کے راز فتن</p>	<p>۱۳۴ فرار یانہ بے نیانے کہ اے مصطفیٰ علی پیردن سے علی کا ہوتا آفاق میں ہو غور عجز رضی آن زمین وہ چاہے تو جانے ہوا</p>	<p>۱۳۵ عے علی کے شیعہ بنی فتنہ مکمل ہوئی جو غفلت کی سالی جان مال کہہ دیجو کہ تم کہتے ہو تین ہاں تارسات کو شیعہ بنیو الجا</p>
<p>۱۳۶ کی دعوت اس کی کی رسالت ماسی افکار میرے ساتھ کیا ہو ترا سنے</p>	<p>۱۳۷ کسی ایسے پر عید نہ عرفی اس سے دوہو نور خدا کے نور کا ہر جا طلوع رہی</p>	<p>۱۳۸ محبت رہی ہر گشت پر ہر شرت میں خوردن کے ساتھ کھلا ہو روزہ ہشت میں</p>
<p>۱۳۹ خدا کے پیغمبر بوسے سوا کے کہ اکہ نبین ملنے کی جا کے شخص نبی سے پوچھا ہوا چہرے کا یہ تمام پر اور فتنہ زیا</p>	<p>۱۴۰ چو شریعت ہو تو قرین اس میں اس شے کے باب میں شیعہ کیجیے ہو یا جو آفتاب دھواں سطو چپ ہو گیا کچھ بن نظر تار ہو سب کچھ</p>	<p>۱۴۱ یعنی الامین جنت خدا کا دیار جو گل ہوا خلق سے سید الامام ہنر کا ہون سے کھی پیر نام فرار نام جہنم کو تعجب کا خاک نام</p>
<p>۱۴۲ ہر وقت اپنے ہر سے ملے لافا کے سلح ایک وقت میں ملین جا کے</p>	<p>۱۴۳ ہر خدوہ کہیں کا کہیں گمان پہی جو دیکھتا ہو کہتا ہو میرے مکان پہی</p>	<p>۱۴۴ اوسنے سامعہ پر امام ہدا کا تھا مکان این رسول کا تھا دان خدا کا تھا</p>

<p>ع ۱۰۰</p> <p>باز ز زنده دار بود سلطان خان عالم موقوف خدا نرس پیر آئے مہم کام شب زندہ داہن تھے افراتان عالم بیوی کا آؤ جو کج تھے تھے کج کام</p>	<p>ع ۱۰۱</p> <p>اور آج بھی کہا کہ یہاں بختیاریا خدا پرستی نہ کرنا سکودیا جواب تیرے نشان کے کلب شاہ فلک تاب موس گر کو خدا زرد مسکے پٹا تاب</p>	<p>ع ۱۰۲</p> <p>طعن تھا کی شہنشاہی اور سرور سینہ خاشاک گردن نازک زربوری نقار ایک دلی بہشتستان اجوی بگین بان پر حشرستان اجوی</p>
<p>ع ۱۰۳</p> <p>خالی بھی تھی نے نہ پھر افسیر کو کھایا بھی کچھ تو دے کے یتیم و اسیر کو</p>	<p>ع ۱۰۴</p> <p>مکن نہیں کہ اس کے صلہ اسکو کم طین اک لک درم کے اجر میں سو سو درم طین</p>	<p>ع ۱۰۵</p> <p>قفس بھی حسن صوت میں گرو کا تھا گویا کہ ہمسفر وہ روح القدس کا تھا</p>
<p>ع ۱۰۶</p> <p>اک دن خواب ختم سل سرد حبار سجد میں کیجئے اوج کی ناز ناگاہ اک فقیر نے اگر بصد نیاز دست سوال پیش بیان کیا دراز</p>	<p>ع ۱۰۷</p> <p>اٹھتے یہ بات سن کے علی شاہ اکبر سلطان دین امیر عرب سرور اکبر سرس لطف سے فقیر کو دس سو دیے درم سپاس نے شاد ہو کے لیے بوسہ قدم</p>	<p>ع ۱۰۸</p> <p>عقاسے دوزگا جو دیکھا دہ جانور پھر کا یہ دل کہ پاس کے شاہ کو در فرما ایسا ظرافت نگ و فوش ہیر بختے ہیں جب کوئی نے جواہر کیا ہیر</p>
<p>ع ۱۰۹</p> <p>ہوا فقیر ہون پہ شرف ہون دین سے دلو ایسے ہزار درم حاضرین سے</p>	<p>ع ۱۱۰</p> <p>غل تھا سوال رد نہ کیا دستگیر نے تاج شرف فقیر کو بخشا امیر نے</p>	<p>ع ۱۱۱</p> <p>کیونکر کون کساکن دنیا سے رشت ہی بیشک یہ مرغ ظاہر باغ بہشت ہی</p>
<p>ع ۱۱۲</p> <p>نوروز گیا ہوں تین یا سلا پیر قید کی تھی زکے خوش دے ہر کیونکر چھین کر قانون کی کو ہوں پیر خدا کا بیوا ہوں نہ کچھ مال ہو نہ پیر</p>	<p>ع ۱۱۳</p> <p>راہی ہوا دہان و ہاں بعد سو اکلنے کی طرف متوجہ ہوئے حضور دیکھا عجیب رخ بجا یوں کا دان طور پٹھا تھا اک درخت کی ڈالی پر حق نور</p>	<p>ع ۱۱۴</p> <p>پہنچا پیر شہنشاہ افست جو کمال سلطان حسن ویکویدہ آگیا خیال اتھارے لگے شیخ بجا یوں و بیحال سرا تا دہون ناظر ہر کے دھول کمال</p>
<p>ع ۱۱۵</p> <p>غم سے شہنا فقیر کو آزاد کیجیے صدہ حسن حسین کا امداد کیجیے</p>	<p>ع ۱۱۶</p> <p>زرین وہ پاؤں مہر ہی جن پر شارقھا پنجن سے تابہ فرق جواہر نگار تھا</p>	<p>ع ۱۱۷</p> <p>پر بیان خدا میں بسیل بندہ شکاری ظاہر ہی یہ کہ قدرت پرورد گاہی</p>

ع ۱۰۰

قفس بھی حسن صوت میں گرو کا تھا
گویا کہ ہمسفر وہ روح القدس کا تھا

جلدی بڑھاکے دست مبارک کو یکبار
اک پاؤں اسکا تمام لیا نہ تے اتوار
کھینچا شہر سے اپنی طرف گویا چنبدار
پڑے کے پر بھی ہوئی جنبش نہ نہیں

زور دیا ہی جو سرست ہو بیان
چلائے ڈر کے طائر سدرہ کرا لالان
عقاسے منہ کی بھی کراکشت پر بیان
سب سے ہوا وقت سے لادیں کشتان

بیٹھا جو کسی پشت پر کون کا امیر
سج جلا بواپ وہ طائر سبانت تر
اسواری بدل تو ساری تھی جنبہ
گو یا بڑی پختہ رسول فلک سہر

بیٹھا ہاشگفتہ و خوشحال اسی طرح
لیٹے بے بدن سے پروبال اسی طرح

قدرت وہ ہی بڑھاؤں جو ہاتھ اس کا ہے
کھینچے آئے نسر طائر بھی آسمان سے

کھولے تھا وہ پرند جو با احتیاط پر
کتے تھے جن روان پر سیلیان بسا طر

تجا کے دونوں پاؤں کتا تھوڑا حرام
بٹ بٹ کے زور کرنے لگے شاہ کو بد
بازو وہ توڑا لاکھا خبر کا جسے در
لیکن شاہ اپنی جگہ سے وہ جانور

جوت کا ہو تمام کی ہو چسپا
اک طائر ضعیف کرب زور پر چسپا
وقت میں مجھے جن دیکھ بھی نہیں ہوا
یک وقت خدا میں کسی کو ہو غل کیا

اتحاد وہ منہ چنڈ زدن میں بوا بند
گردن کی میر کرت لگے شاہ اجنب
گلے کوہ سے بزرگ ستارے ہزار چنڈ
خوشنودہ کہ بزرگوں چنڈ میں کہ بند

دیکھا جو زور طائر قدسی مشال کو
حیرت ہوئی کمالی شہر ذی کمال کو

مجھپھر ہر ایک راز نہان آشکار ہو
بیشک کچھ اس میں مصلحت کرو گار ہو

دکھلا رہے تھے بچ فلک اپنی شان کو
دور قمر وہ تھا کہ چھپاے ہسان کو

کہنے لگے یہ دل سے شفا شاہ شہین
وقت میں آن مجھے زیادہ کوئی نہیں
تو میرے گاہ سے کہ کوہ تہین
بہشت سے اٹھ دوں بھی بلقون

پرفرب زور کر چکے جب شاہ مجرور
پر توں کو درخت سے اٹھا وہ جانور
اونچا ہوا بصورت عقاسے تیز بہ
چھپے نہ پاؤں دست پیدال سے اگر

تھکنے لگے بٹنے سے راستہ آسمان
مانند زبان نظر آئی تھی اک نشان
تسلیم خوان ملک تھے فلک پر بعد زبان
سننے تھے صافا کی صدا شاہ آں جان

تھک رہی پیادہ مانگتے ہیں ضرب و زور سے
طاووس چرخ کم ہر مے آگے مور سے

پرواز کر کے عرش سٹلا کو لے لیا
طائر نے جھک کے پشت پر ہولا کو لے لیا

گردن قریب فرق ہمایون تھا اس طرح
سر پر نی کے ابر کا سایہ تھا جس طرح

<p>۱۷۷ اک سو بیست و دو کافورین گلشن نشان چنگی دیدی تورانی عارفین خوشبوده چو چرخ سحرین و چو چرخ دهر گنج جگر و صفین گنجین چرخین</p>	<p>۱۷۸ بولاده شخص کیچک روسا و تورات کیا تازه وارد آپ باین یو کاخ جاب پیترین یو سرور و نبین انتخاب روشن یو جکالاج خوش خلق و نواب</p>	<p>۱۷۹ رتیب یو کیسین که در یو سیمین چرخ علم و کمال فضل میں جکالانین غیر سراج انضیای یو نظامین یو فقیر رتیبای یو دق میں سوسال گشتگیر</p>
<p>۱۷۸ پائین دهر گمر تو یاد نه اپنے مکان کرین جنت کی بلبلین بھی زمین آشیان کرین</p>	<p>۱۷۹ آرام کی جگہ یو فضا کا مقام یو جالبسا اس مکان مبارک کا نام یو</p>	<p>۱۸۰ عابد یو حق پرست یو شیب زندہ دار یو مقبول کردگار یو طاعت گذار یو</p>
<p>۱۷۹ یارنگ دیکھو تیرے شاہ لافشا باگاہ سانسے نظر آ یا یہ اجسرا اک مست خان کے لوگ دران نیازی را نورانی صورتیں اکین تو لبوس باصفا</p>	<p>۱۸۰ اس شہر کے بازار میں دروازہ دروازا یو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو صحن میں کھتا یو این کا پرک مکان دیکھا نہ الیہ شہر پر ہم کہاں کہاں</p>	<p>۱۸۱ یو ایک برس گشتی نکل کدہ از بند کتا یو این کی سچیل میں غلابند اس دھو خوش بیان یو دھو خوش بیان میں شیک آگ سانسے یو ن کے نطق بند</p>
<p>۱۸۰ یوں بانسا طہروں سے پیدا یو راہ میں جاستے ہیں جیسے ہستے ہو عید گاہ میں</p>	<p>۱۸۱ آب و ہوا بھی معتدل و دلپذیر یو ساکن ہیں ہوا ب کہ یہ جنت نظیر یو</p>	<p>۱۸۲ کیا دخل یو جو بحث کوئی دو بدو کرے عالم بھی منفعیل ہوا اگر گفت گو کرے</p>
<p>۱۸۱ جتن کو دوران سے وہ اجالت علم خود بھی اسی طعن شو جو ہے نام اک دھوش لقا سے یہ شو کر کیا کلام میں نابھو یوں جھکوتا اس بلکہ نام</p>	<p>۱۸۲ شمشیر میں یار کے صبح حبشین خوش و خوش طریقہ و خوش و خوش حق میں حق پرست حق آئن و حق کرین سب خدا میں حق و دفا کوئی نہیں</p>	<p>۱۸۳ سن یو جیسے خداوندان میں جان خفا و خفا کر تے ہیں سب جگہ شادمان ہوتا یو جرات سچا کا جب بیان اصل اک کو ہونی یو کہ میں تانہ جان</p>
<p>۱۸۲ گراہ یہ گردہ یو یا با مسریق یو کیا دین و مذہب انکا یو اور کیا طریق یو</p>	<p>۱۸۳ راض ہوں کس طرح کسی فعل فوج پر قائم میں سب یہ دین جناب سچ پر</p>	<p>۱۸۴ راہ میں تاکے ہر ٹل نیک زشت کی دہتا ہی ہم جہون کو بشارت ہشت کی</p>

<p>۳۷۷</p> <p>پیشے کے پیشے کے اہل ہونے دن رات کا خیرو اور نیک شے باجی جو اس کی طرح ہے پوچھے کے دونوں میں کسی لاکھ میں کو</p>	<p>۳۷۸</p> <p>انجیل سے سب کا پورا خوشنویان نیک پور غلات جو باکل کی بی بیان شہر گو کہ بری آسپ رانان پوری و شاہ اس میں عور داس جان</p>	<p>۳۷۹</p> <p>پیشے شادمان ہوسے شادمان چوسے ازگی ہوئی ناند گل جان دل میں کیا کہ شکر خدا و دانش جان ہر ملک میں بھی ملک ہائے پیشہ جان</p>
<p>۳۸۰</p> <p>شادان ہر ایک طفل جوان و سن یو آج اک سال جسکے شوق میں گذار دین یو آج</p>	<p>۳۸۱</p> <p>دورخ نہ تھا بہشت نہ تھا اور ملک نہ تھے پیدا وہ جب ہوا کہ یہ ساتون ملک نہ تھے</p>	<p>۳۸۲</p> <p>باتین یہ ہو چکین تو بڑھا را گیر بھی پچھے چلے اسی کے جناب امیر بھی</p>
<p>۳۸۳</p> <p>جین چکے علی ولی سب یہ اجا بوسے عیان ہر حضرت عیسیٰ کا تبا وقت بیان آ رہا بار بار پاسا خوبی کے نقص جی نہ ہوئے بار بار</p>	<p>۳۸۴</p> <p>انکے جی کا نام سارک ہر ایک مجزنا امام زمان خرا صیب جواب دقا را دوا لغرم قرض نورضا چرخ رہ دین مصطفیٰ</p>	<p>۳۸۵</p> <p>پونچا قریب سچو جامع جو وہ امام دیکھا کہ شیار بوا بود خاص امام رفت کی کر کشش کی قیامت کا از امام خالی ہو گئی جب کوئی ایسا نہیں تمام</p>
<p>۳۸۶</p> <p>دکرا و صرسلون کا بھی پایا ہو و عظمین احمد کا نام بھی کسی آیا ہو و عظمین</p>	<p>۳۸۷</p> <p>ہمراہ یون رہیگا سدا اس جناب کے جیسے شعل نور ہو ساتھ آفتاب کے</p>	<p>۳۸۸</p> <p>وہ رہ کے سکے درنگران سب ہجوم ہو ہر سمت آمد آمد رہا سب کی دھوم ہو</p>
<p>۳۸۹</p> <p>انے کا کلام کلا رب دلا کلام را سب کے لئے ہے کہ نہ نایام اگر خبر یہ دیتا ہو وہ آسان تمام پوچھا ہر رسول یہ مرقبہ کلام</p>	<p>۳۹۰</p> <p>پیشہ کی نوبت قیام ہے ہر یک بنظر مہمان خدیو ایک ہو اور دوا وزیر آست کا وہ شمع خدیون کا دیکھ کر وہ رنگ آفتاب ہر رنگ بنظر</p>	<p>۳۹۱</p> <p>مجمع کو حق سجد جامع بن اعدا کیا دینا ہوا دوسرے نظر سے اعدا یونانی و عجمین میں شیعہ ہیں اگر خانے سے شانہ و دل و حق ہو اسے</p>
<p>۳۹۲</p> <p>مکذیب کیا کرے کوئی امر صریح کی سب مندرج کتاب میں ہی یہ سچ کی</p>	<p>۳۹۳</p> <p>ایسا بضر وہ کہ ملائکہ پہ فوق ہو ہم کو بھی اس ملی کی زیارت کا شوق ہو</p>	<p>۳۹۴</p> <p>صغط سے تن یو امن میں بد کا نہ نیک کا زنا و دھرا ہو ایک کے زانو پہ ایک کا</p>

۳۷۷

پیشے شادمان ہوسے شادمان

<p>۵۱۸ کچھ جوتا پیر پڑھتی کا ایک حال جیت پڑی ہر اک کو تعجب و اکمال بعضیہ ہاتھ چوڑے بولے بصلال انسانی طارین اور ایک خصال</p>	<p>۵۱۹ ہر چہ چاہتا تھا کچھ غصے ہو بیان تھا واقعہ عجیب کہ کھلتی تھی زبان خفت کا اور کثرت و مرہم تھا بیان میں ہر دم اچھا تھا وہ خدا کا زبان</p>	<p>۵۲۰ اگر تیرے بیچے کے شاہ لافا ہنگامہ سامنے نظر آیا وہ پاس خشت سیاہ جسم میں اور وہ کیجا نہیں ایک ہاتھ میں اور ایک میں عصا</p>
<p>وہ نطق وہ بیان فصاحت نشان نہیں کیا وہ ہر چہ آج زبان درفشان نہیں</p>	<p>۵۲۱ دیجا تھا کبھی صفت گنگ بول کے تکلتا تھا ہر طرف کبھی منہ کھول کھول کے</p>	<p>۵۲۲ آگاہ سب جہان کے نشیب و فراز سے یسے کی سچڑھی ہوئی ایشی و راز سے</p>
<p>۵۲۳ شاق کیا ل سے بہن بے بیقرار وہ دن آج تک بے بدل تھا بیقرار شہر و سرکہ کھوت سے بے خبر و انتظار ایک کھولے میں اب کو خوشی تو آگوار</p>	<p>۵۲۴ شان اس کے سنہ کی طرف کھینچے کب ایک کھینچے تھا کہ بولیکا شہر کب قابو بنو زبان تھی سننے میں کباب سب در و جھٹا ملن کا صاحب</p>	<p>۵۲۵ تھے بیکر و خوشی تو خواہ وہ بیچار آہستہ راہ چلتا تھا وہ در و بیچار ہو چا قریب تر ہو گا لوگ بیقرار تو وہی کھینچے کے قدوں میں چوڑا</p>
<p>۵۲۶ تکلیں میں اہل بزم کے دل شاد کیجیے ہر سچ منہ سے کچھ ارشاد کیجیے</p>	<p>۵۲۷ جلس پہ کہ نظر تو کبھی آسمان پر تھی تکلم خدا سے تو خوشی زبان پر تھی</p>	<p>۵۲۸ پہلے تو اٹھ کھڑے ہوئے تعظیم کے لیے پھر رہا بے جھک کے تسلیم کے لیے</p>
<p>۵۲۹ راہ سب کو چال مانگ ہو گمان بولادہ کچھ گھنٹہ طفل بن زبان مکھنچے کلام شہر کے یہ تعالیاں رخصت علم و فضل میں آن بھائی</p>	<p>۵۳۰ چہ وہ غار و در و غار سے ایک پوچھا بھلی گری سے تو کیا کچھ جواب ایسا کیا بھی کہ نہیں بولنے کی تاب شیر سفید تھا کہ دیکھی جی کتاب</p>	<p>۵۳۱ بچپن میں کچھ بڑے بڑے کلام میں ہر در و دریا بصد آہستہ نام خاموشی کے بیچے کے سامعین نام کھول کی کتاب اور تو آادہ کلام</p>
<p>۵۳۲ میں کیا ہوں بلکہ خلق میں بہتر نہیں کوئی اُسکا سرور شول کے ہمسر نہیں کوئی</p>	<p>۵۳۳ حیران تھے سب کہ وہ غلط ہو مطلق نہ بند ہو آخر یہ کھل گیا کہ زبان اُس کی بند ہو</p>	<p>۵۳۴ چند دل میں دولہ و عطا و پند تھا عجب امام دین سے مگر نطق بند تھا</p>

۵۲۵
راہ سب کو چال مانگ ہو گمان

۵۳۲

<p>۱۹۱</p> <p>جسے میری پناہ میں آکر رہا دیکھو کہ وہ نورانی ہو گیا گلیں دیکھنے لگے مردمِ اصرار بیچ میں کسی کو نہ ثابت ہو سکا</p>	<p>۱۹۲</p> <p>ایک آنکھ کی نظر نہ رہے تھی گویا وہ بصدقہ اشدتِ ربانہ میرے پیر کے بصدقہ شوقِ برہا میرے چہرے کی طرف سے خوش ما</p>	<p>۱۹۳</p> <p>دو دن چنانچہ تیرا جلوہ ایسا زبان کو کہیں کہیں سیرا قساری گائیات سے اعلا سری پہ تو خوش تری جا رہا</p>
<p>تب افن لے کے راسب عالی مقام اک شخص اٹھ کھڑا ہوا اُس از دام سے</p>	<p>ہو لا ولی خدا کا ہو عالی جناب ہو لاریب تو وہی رسالتِ مآب ہو</p>	<p>رستہ تری مدد سے میاں نے پائے ہیں تو وہ ہو جسے سیکڑوں درد سے ہلائے ہیں</p>
<p>۱۹۴</p> <p>پھر پوچھتے دیکھتے تھے یہی صدا اور یہ بگڑیدہ درگاہ کب بیا تھکاتے تھے اس کی وجہ تو ترا خدا تھے تھے جہان میں یہ وہی کیا تھا</p>	<p>۱۹۵</p> <p>تیرے تیرا نام جو تو شیوا ہو تو ہو مقدری تمام جہان مقدر ہو تو دستِ خدا ہو ابنِ عم صفا ہو تو والی ہو اعلیٰ ولی ایک ہی ہو تو</p>	<p>۱۹۶</p> <p>تو عرش کبریا کا جو سرور اعلیٰ درخشاں تیرا جو تری معراج اعلیٰ شاہِ گدا ابنِ سب سے تھا اعلیٰ تجھ سے تھا مگر نہ ہو راج اعلیٰ</p>
<p>روشن کیا ہو گھر تو در فیض باز کر جلوہ دکھا کے رخ کا ہمیں سرفراز کر</p>	<p>نورِ شیں نبی ہو تو اکس قبولِ ثاب ہو جلوہ ہو جسکا عرش پہ وہ آفتاب ہو</p>	<p>مکن ہو دوسرا کوئی تجھ سے حال ہو تیری بھی ذات مثل خدا ہے مثال ہو</p>
<p>۱۹۷</p> <p>اور انج نہ تیرا کبریا کے نور کر شیں آفتابِ نشانِ سب انبیا کیسے کہ اپنی جگہ سے اٹھے حضور کوئی نہ کیا ہو وہ اباق بن ملو</p>	<p>۱۹۸</p> <p>تو خدا زاد خالق کبریا کی اعلیٰ تصور تیری عرش کا زیور اعلیٰ علمِ حق کے شمع کا تو درجہ اعلیٰ حق خدا کے گھر میں ترا کھڑی اعلیٰ</p>	<p>۱۹۹</p> <p>کسیوں سے ایک کیا نہ تھے اعلیٰ تھا کہ ایک کیا تو نہ تھے اعلیٰ غم کے درد ناک کیا تو نہ تھے اعلیٰ حب کا سبب پاک کیا تو نہ تھے اعلیٰ</p>
<p>نور خدا کا نور جو ہر سمت چھا گیا عینا یوں کہ صورتِ موسیٰ عیش گیا</p>	<p>حق ہی کیا جو تجھ پر پیدا ہوا نہیں تو کہ وہ ہو جہان کوئی پیدا ہوا نہیں</p>	<p>مقبول کر دگا رہو اکام جو کب اک ضرب نے تری حق و باطل کو دکھایا</p>

مشرقیہ پرنس
 کوہِ ہونہ کی
 شاعر مولانا
 دارت شہزادہ

<p>منہ جلد کے کوکج ہوا تو منہ ب ہاتھ لگائی یہ دولت جاوید طلب مستحق بن نام رسولوں کے دین ب دین محمدی سے شرف ہون ب</p>	<p>منہ دیکھا تھا فقیر نے مصحف چل سیرت سے پر تھا ہویدا تمام حال اسم کیا جو چوہہ پر نور نیل روشن مثال بدرجہ سبھی حال</p>	<p>منہ خاکہ جانشین بنی تو جیہ علی حق پر اصرار کر تو راز و بر علی ساتون پشت بین تری خوشبو بر علی تو دل کبریا کی تر از و بر علی</p>
<p>ابہر بلا امام ملا پیشوا ملا مدت سے سچو تھی مگر اب خدا ملا</p>	<p>نور خدا ہین غیرت ماہ نیرین ثابت ہو کہ آپ جناب امیر ہین</p>	<p>چوہہ تری نظریں سبک وہ ذلیل ہو پلے پہ جگے تو ہو وہ پلہ نقیل ہو</p>
<p>منہ پوئی شرف ہو تو رسولان سابق پاہل کو اجل سے کیا آدق کون یہ وہ برکت ہے جسکی صلہ شرف اس سے کتاب دین جگہ کا ہون</p>	<p>منہ علا غلام زادہ کی اب بڑی التجا خطہ پر حسین حضور یہ میر جی آپ کا سب کو شوق پوری دین مصطفی جو برکت ابراہیم سے لائے جیہ</p>	<p>منہ اسحق کتاب شیخ کا متن بنین ہو غیر ازہ بند ز شرف علم البقین ہو عالمین سب بتعلیم روح الامین ہو باسین گواہ ہو امام مبین ہو</p>
<p>استاد جبریل و ناطق امام ہو اس کا کلام وحی خدا لا کلام ہو</p>	<p>ہم کو اصول فرع سے آگاہ کیے احکام دین شرع سے آگاہ کیے</p>	<p>مخل علوم میرے کرم سے ہرے ہو اوصاف میں سے ہین محیفہ صرے ہو</p>
<p>منہ سے کہا کیے نہ میں کمال ہو ہو دینا جگہ دی دل جان میں قبول عش ربین سے جوت میں کا ہو منزل میر جہ جگہ ہو اودان ببول</p>	<p>منہ میں یوں کہ دیکھ کے پیر کیا کلام دار و پادشہ شخص ہو جی خلق کلام انوار مرقع دین ترش چشم پہچہ پون کی فصل ہو خادمی کا ہو مقام</p>	<p>منہ اگر قدم کی ہو بے راسب سے افتاد حق کا شور ہو گیا معبد میں چو بوسے پر سکر اسے ضلالتا نہ کیو واقف ہو کسج سے نام تو</p>
<p>اس ایک ہند کی خبر جابج کھلی خطبے میں اب کھلے کہ کتاب ہند کھلی</p>	<p>رنگ خزان بدل گیا آئی ہمارا شکر گلزار دین میں اب ہوئی روضہ ہزار شکر</p>	<p>کی عرض اسے کیوں نہیں باتوں جناب کو چھپاتے ہیں خلق میں سب آفتاب کو</p>

منہ
عقل جیہ سب ازہ
کھفت جبریل سے
آپ استاد دین

<p>۵۱۱۱</p> <p>من بعد از دست رسول فلک و فلک باطن من درین فضا است بچشم احاطه نمودن مناسبت با حق باید چنان در زمین آنرا کیست</p>	<p>۵۱۱۲</p> <p>خانی خست خلق کیا نور صفا بهر چه بود که کیا اس نور صفا ایک صلا درین سے جب نفس کیا بیجا ہوتے نام جی اور در صفا</p>	<p>۵۱۱۳</p> <p>جو شرف و قرب و آرض تمام حکیمین آزان و برین و آبر و تواب و سحر حکیمین بیشک ہی برض کی شفا میرے حکیمین خانی نے کی بقا و فنا میرے حکیمین</p>
<p>۵۱۱۴</p> <p>انسان چنگا کر سب دیکر ذات گنوں گنوں میں رہے ہو کیا مال و دولت و دنیا و آخرت جو من مصلحت و حال و شرف</p>	<p>۵۱۱۵</p> <p>سب کا افغا جی آجانی جی ہون دست خدا کی ہون کی بار باری ہون غائبان کی خوشی کی شہرستان جی ہون ہاں سے شرف کی ہون تو آج جی ہون</p>	<p>۵۱۱۶</p> <p>بھڑا میری ہر سے خورشید کو بال افست سے میری ہر کو حال تو ان غلہ میری دلا سے پن خوش حال آٹھون پشت میری موت سے پن حال</p>
<p>۵۱۱۷</p> <p>نوبت جوانی ذکر است کی کیا فرمایا میں نام ہون میں شاہ و افکار ہاں سے اہلک ہو و سب اختیار جو شرف و عزت ہی قرآن سے آشکار</p>	<p>۵۱۱۸</p> <p>اوم پیر جان کہ شہر میری کیا میری دلا سے خضر کو کر عزت جیان آج میں جن تھیں بیان خوش صفا نور و شرف میں تھیں کہ شرف جی بجا</p>	<p>۵۱۱۹</p> <p>جامل ہو شرف کی دامت کہ جب جو سر کر کے تھیں حق نے نہ بد شرف دریا ہو سے گواہ ہو گیا ہو سے جو صاحب کف نے جو کما سب کو شرف</p>
<p>مختار خلق و شرف یوم القیام ہون سر کا کہ بر سر یا کامدار الہام ہون</p>	<p>رہن کلیم پر ہو کہ نور الہ ہون بیٹے گواہ ہون کہ فلک یا گاہ ہون</p>	<p>ابر عطا سے حق مجھے جانا صاحب نے میرے شرف میدان کیے آفتاب نے</p>

۱۲۱
بیکسہ ہر سب سے بھرتی شام و شبنم
مختی غلام کی اداست ہو فرض میں
بہار کے ہوا میں نہ دران سبک
سب سے خوب جاویدت نہ کی جیہ

۱۲۲
خاتم ہر سب سے ناز سے بجا چوہ
غزل نام کرنے لگے لوگ مال دہر
لا تاخا کوئی اسل و زور کوئی نہ
نخنوں کے ڈھیر میں گھر دہر

۱۲۳
ہوئے پیر کے اسے شہنشاہ نامدار
ہر مال میں رفیق و یار و یار
بخشا ہو چکا ہو سب سے خدا نے بجا اختیار
غیر از بجا کسی نہ بین ہو وہ شکار

۱۲۴
عالم تمام اس کی مصیبت پہ روئیکا
وہ کر بلا میں تشنہ دہن فوج ہوئیکا
زین العباد و باقیہ و شرف و شام
بیکر کا حکم و فرمان شہنشاہ و نام
بہار کے پیر و پستی و سب سے حکم
اور اسے بعد پر حسن و حکم

۱۲۵
ہر چہ ہزار و چہ ہزار شاد و مصطفیٰ
شہبشت کیسے سے سائل نادار کو مصطفیٰ
نوسو ہزار کے بدلے کیے آپ نے بجا
باقی جوڑ تھا آپ نظر بجا کی خوا

۱۲۶
ابرو ہو اکو م کب و خندہ کی گردن
پا ہون تو غروب و شروق کو اکو م میں ہو کر دن
ہو جاوید آج کا ای شہنشاہ
شکستہ نہ پیش پیش کے پیر بجا
کی مصطفیٰ کے ساتھ ناز و شادی
بان و شادی ناز و شادی کے پیر بجا

۱۲۷
یکسان ہر اک کو اوج امامت حصول ہی
تا شہر و دور قائم آل رسول ہی
سب سے بجا و شرف و شام
چوہ کے ہی نے ہر شے سے نصرت
جیب بجا و سب سے نصرت و شرف
سب کا شرف و شامی از سب کا حکم

۱۲۸
کیا مال و زر سامنے مٹی کی نگاہ میں
اکو م میں سب لگا دیا خالق کی راہ میں
صفت جو کچھ پیر کے شہبشت نام
راہب نے ہاتھ جوڑ کے تب یہ کیا نام
دودن تو اس دیا وین حق کر حق نام
سائن تاسر کا مہیا کر کے خدام

۱۲۹
دوری وطن کی وقت غصیل نہ کوئی
اب عصر کی نماز دہر میں ہوئی
حق نے دیا ہو چکا وہ ہو چکا نام
ہر شے کے پیر کے سامنے ہیں حق نام
فراس کے یہ دودن و شرف و شام
ملکہ کیا سواری پانی باقی نام

۱۳۰
رتب ہر ایک سا ہر دور کے کوئل گیا
کچے کا اسی مسجد بجا کوئل گیا
وہ تامل نہ سامنے کوئی غیب و شام ہی
یہ ب تو اس مقام سے ہر سون کی راہ ہی

۱۳۱
اڑتے ہی سب کے ہر مل وہ طائر آگیا
وہ میں ملی گوشت کے دہرے میں آگیا
وہ تامل نہ سامنے کوئی غیب و شام ہی
یہ ب تو اس مقام سے ہر سون کی راہ ہی

۱۳۲
اڑتے ہی سب کے ہر مل وہ طائر آگیا
وہ میں ملی گوشت کے دہرے میں آگیا
وہ تامل نہ سامنے کوئی غیب و شام ہی
یہ ب تو اس مقام سے ہر سون کی راہ ہی

۱۳۳
راوی بجا کب سواری

<p>۱۳۱۱ اگر کسی کی پشت سے شاہنشاہ عرب عازم قدم گرے یہ بولا بصدا ب لایا جاوہ پہلے جو تھا حکم ذات رب سے چلیخا بازو دن کی غارت بجایا</p>	<p>۱۳۱۲ بجائے خیال شاہجہاں برد و غم دوستے رسول پاک و امام غلام سجدا کے پھر علی ولی نے پیغمبر خیریت کیا لاک کو شہ شہقت ہو</p>	<p>۱۳۱۳ اس شب کو کوئی شہنشاہی خواب صدر تھا چکر کبیر کی دل کو اضطراب تو بھین خام آں دلا لاک کی بھین کرب مرد و فتنے عبادت فانی بن جو رباب</p>
<p>۱۳۱۴ حاضر طور تحفہ بصدا متیا زہون زہرا کے لال شاہ ہون بن سرفراز ہون</p>	<p>۱۳۱۵ رکھ کر بصدا حضور جبین آستان پر پہونچا زمین سے اڑ کے ملک آسان پر</p>	<p>۱۳۱۶ پہیم زبان پر ذکر نیرا سے وود تھا تسبیح حق دعا حق رکوع و سجود تھا</p>
<p>۱۳۱۷ دیار بن رسول کے آئے جو قضا چو سے بندے قدم پاک مصطفیٰ پھر گز پھر کے شہر شہر کے کیا جو اندکات بین قدموں کے ہون</p>	<p>۱۳۱۸ اب رہنمائی کثرات کا ذکر ہو دنیا کے بوجہ گناہ ملت کا ذکر ہو ناموس مصطفیٰ کی مصیبت کا ذکر ہو بالاختصار کچھ نہ رہا کا ذکر ہو</p>	<p>۱۳۱۹ شب خوشے امام کو تجریا کر دگا زاری تھی دبیدم تو شاجات بار بار جا جا کے گھر کے صحن میں با چشم شکار کہ تھے آسان پر نظر شاہ و دیو جاو</p>
<p>۱۳۲۰ نہاد ہون با و نایون تھیدت شعار ہون کچھ دیکھ جو آپ پر ہو تو پہلے شام ہون</p>	<p>۱۳۲۱ وہ شب نہ جبین بھین تھار و تول کو وہ شب جو مع حشر حق آل رسول کو</p>	<p>۱۳۲۲ سکتے تھے جلداب کہیں نہ کا ہو لور کا کیا شوق تھا حضور رب غفور کا</p>
<p>۱۳۲۳ بین ہون لگے غریب درگا در دگا بین سیرت عکس شہنشاہ چل دگا انجام سچ سچ کے رتبا ہون رازدار غیبت نہ تھے آپ پہ وہ سب بی شک</p>	<p>۱۳۲۴ ایسے بین پریشان کی صورت تھی دوران بین دوران کی صورت تھی روئے کی پیشانی خان کی صورت تھی فراق کم کن مکان کی صورت تھی</p>	<p>۱۳۲۵ خیرت سے حق کی تھی صورت تھی کیسیلہ اضطراب و درد و راز تھی پہنچا پہنچا انین شب گزری آواز تھی سمنے سے کیا سوز بھین ہو گا دم تھی</p>
<p>۱۳۲۶ ہم کیا ملا لاکہ عالی معیت ہم نے دیکھا تھا اسے قتل کا حاضر غلام نے</p>	<p>۱۳۲۷ جسکا ہو ذکر یہ وہی آفت کی رات ہو ہم کر دے آج قیامت کی رات ہو</p>	<p>۱۳۲۸ نشو ویش ہو کلال شہ ذی کمال کو کیا کوئی نوح آئی ہو جنگ مہدال کو</p>

<p>۱۳۱ اگر کوئی ان شک جھگے کہتے تھے تو لاکھوں مسکے رہے درپیش باجا انسان سے نین چن کے بھی جگہ میں گردن کشون کو پست کی کیا کیا</p>	<p>۱۳۲ بعد وضو چلے سوئے سجده ام آقا رنگ پونے تھے غائب قدم قدم بیون کو سنا تھاتے جو کیجا چشم نم میں نے نصین خدا کو پیچ کی دیتی</p>	<p>۱۳۳ مجدوح تا جبین سر شکر کشا ہوا رنگین اوستے روستے شکر لاقا ہوا گھڑین خدا کے شکر قیامت با ہوا خدا کے جبریل بڑا حارثا ہوا</p>
<p>۱۳۴ پتھر پتھر ہٹا قدم نہ کبھی اس فقیر کا پر آج سامنا ہو خدا سے قدر کا</p>	<p>۱۳۵ محبور گھر میں روستے ہوئے جب پسر کے مسجد میں جلد بادشہ بکرو برے گئے</p>	<p>۱۳۶ نالان ہو غم سے روح رسالت پناہ کی تصویر خون میں بھر گئی شیر الہ کی</p>
<p>۱۳۷ بی بی اہل بیت پر دم خوف و بیم دشت سے کا تیا ہو جگر دل زخم جناہ و دان و صا حبش غلیم خدا بدہ بخشے کہ غفور و رحیم</p>	<p>۱۳۸ دل میں سے ہمیں ہوشا و فلک تاب قدیل گل تھی لوگ تھے اکثر سالن قبا آواز اعلیٰ کی دینے ہوئے شتاب نہیں خدا کا کھڑے ہوئے عربین خبا</p>	<p>۱۳۹ والدہ نہ سہم ہوا گرن کہیں دین والدہ بڑا شہ ہوئی اب اونی زمین والدہ آن کجائی شمع وہ یقین والدہ قتل ہو گیا سوا دیوین</p>
<p>۱۴۰ جائے دہی یہ حال جو نقش فنا بنے دربارین پہنچ کے خدا جانے کیا بنے</p>	<p>۱۴۱ مہر سے بھی حرم سے بھی نصرت ملی تھی وہ آخری نماز خدا کے ولی کی تھی</p>	<p>۱۴۲ ظالم نے کچھ نہ روح نبی کا ادب کیا ابن عم رسول کو مارا غضب کیا</p>
<p>۱۴۳ خوشنہ بار بار جوی گئی خبر سبلیت روستے گئے سر کو پیکر ناگہ آسمان پر نمایاں ہوئی سینے پر جلد عقدہ کشائے کسی</p>	<p>۱۴۴ سور سے تمام کچھ جہنم شہ ہوا بعد رکوع سجدہ اولین سر کھا آٹھے تو یان کہیں میں ہو تھابی وفا تین کسی شہ سے سر پی و صبتا</p>	<p>۱۴۵ جو کھڑا اس صدارت سے وہاں کھڑا ہر دل کا سینے میں گشتے جگہ ہوا گریاں ہوا کوئی تو کوئی نوہ گر ہوا غل تھا قتل آئے خبر ابشر ہوا</p>
<p>۱۴۶ خون ہو گا اب علی کا یہ چمک تفتق نے کی تجدید بیان وضو کی امام حق نے کی</p>	<p>۱۴۷ مارالین نے حضور عالم پناہ کو ملت ملی نعو سوئے سجدے کی شاہ کو</p>	<p>۱۴۸ مولا کے دو ستار بعد در در و تھے کچھ بے گھر و کزن و دور و تھے</p>

<p>۱۲۵</p> <p>عالم کی زندگی پر جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۲۶</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۲۷</p> <p>پیشہ پیشہ کی زندگی پر جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>
<p>۱۲۸</p> <p>روایت ہے کہ خلدین جو وقت جاؤنگا محبوب کبریا کو یہ صورت دکھاؤنگا</p>	<p>۱۲۹</p> <p>جاری رہے ہر نکتہ پر ہر نکتہ ہے اور ان قاتل کی بھی رہے ہر نکتہ پر ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۳۰</p> <p>روایت ہے کہ خلدین کی شہر مشرقین کو دیکھا کہ شہر یاس حسن اور حسین کو</p>
<p>۱۳۱</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۳۲</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۳۳</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>
<p>۱۳۴</p> <p>آکھوں سے خون پکنا تھا اس باجاری شکین بندے ہوئی تھیں ملات شہر کی</p>	<p>۱۳۵</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۳۶</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>
<p>۱۳۷</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۳۸</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۳۹</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>
<p>۱۴۰</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۴۱</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>	<p>۱۴۲</p> <p>ہر نکتہ کا ہر نکتہ جو ہر نکتہ ہے اور ان جنگ جھگڑا کے سر میں پر جو ہر نکتہ ہے اور ان تجارت و آواز جو کہ نکتہ ہے اور ان سے کے کان میں جو ہر نکتہ ہے اور ان</p>

<p>۱۵۱۱ باغون کے سرخ جام سے بولے ہاں ہم قیدی وہ ہو چکا ہو بخار کھانے اور اکلادو جوان سگزر جائیں جب ہم اک غریب سے سوانہ لگانا ہے ہم</p>	<p>۱۵۱۲ وہ دن عجیب کی شبیں گزریاں ہم ہر دم کرتے رہے صدمے سے تاباں ہم پانی پازار نہ کیا پوشش کچھ طعام غیب کے بعد پھر کیا چھوٹے لائے ہم</p>	<p>۱۵۱۳ تو کیا اب علی کا زانے سے ہو سکر پاس آئیں بھیاں مری اور کچھ پیر پھر کچھ گوروں سے لگے جب جھنگر کچھ کچھ کوگل سے لگا یا پیشتر</p>
<p>۱۵۱۴ ہو وصل میں نہ فرق اسی میں بھلائی ہو اُسے بھی جھکوا یک ہی ضربت لگائی ہو</p>	<p>۱۵۱۵ فرمایا پیسے کچھ کہ چستہ ولی کا ہو باقی اُسے بلاؤ جو قتل علی کا ہو</p>	<p>۱۵۱۶ موڑا جہان سے ٹخہ شہِ دل دل سوا سنے پچھلے پھر کو کوچ کیا روزہ دار سنے</p>
<p>۱۵۱۷ بیوش صدمے سے دلایکے جھب بیٹا اٹھ کے لپکے لاشِ شہِ عرب اچانک جس شے سے تھکے سادب قتل خاکدانِ غارِ جنت پر چھٹکے اب</p>	<p>۱۵۱۸ کیوں ماضی میں نہ لیا فتنی ہو قاتل پہلے چھم نہ ہو جس کی کیا کوڑا لائے روز قیامت جو منتہا ہو جانے سے جتنے دہن کا سلاو لہا</p>	<p>۱۵۱۹ بیت پیگند و تفسیر علی کا نام آتشِ خا خا زارہ شاو فلک تمام یہ ہے کہ آئینِ خاکِ بسیریاں تمام اک شور و غما کہ واسطہ ملاقات دارا ام</p>
<p>۱۵۲۰ پیادہ بندہ ہی تھی شاہ کے فرق و دو نیم لاشہ تھا نہ پوشِ جہان کا گلیم میں</p>	<p>۱۵۲۱ زاری کوئی سنے نہ شہِ مشرقین کی منہ سے زبانِ نکل پڑے باہر سنیں ملی</p>	<p>۱۵۲۲ سرنگے پیشے تھے زن و مرد و اسلحہ ماتم تھا مصطفیٰ کے جنازے چہ طرح</p>
<p>۱۵۲۳ آج کو گزرتا لاشہ سوار میں جہان شوخانِ زمین سے کیا آہ بیان سر پہ کر کے گین بھیاں بیان سر آہیں کچھ نیل سے بیا بیان</p>	<p>۱۵۲۴ بیٹھ کر کھینچنے لگا تین انجان چہو خانم زرد ہوا اب گیبِ دلم بہت ہی کچھ شبِ تھی شبِ تیرم عزیزش تھے گاہ پوشِ تین تھے تیرم</p>	<p>۱۵۲۵ توش خوش لبکہ تین طاقت بیان حصار و دستِ بین ابعلا و دھقان کہیں بنی بندل و تہ قابو تین زبان خوشی کے سرخ لایو سو روز زبان</p>
<p>۱۵۲۶ خونِ زخمِ سر کا رخ کے لیے غارہ ہو گیا آٹان کا داغ آج ہمیں تازہ ہو گیا</p>	<p>۱۵۲۷ فرات سے زمین پہ لکھ رہے جیسے زمین جنت سے مصطفیٰ سے لیے کو آتے زمین</p>	<p>۱۵۲۸ غلین ہین و نین ہمیں شاد کیے گلزار گلشن کو کھجور آباد کیے</p>

<p>۴۰ دو بایں پتھا شو کہ تو خوش حال یہی پتہ چلی تھی میں نے ہی چھپایاں گر داب سے غائب تھا کہ جو حلقہ نام دل غم سے جا بون کعبہ کے لئے ہے</p>	<p>۴۱ چالیس کی جو بیدری پیاسی ثبوت تھا کہ تہی ہوتا ہے تپ ہی پوچھا غیل ہمتے مسکن ہی لٹ جا گیا اب غارتہ مجیب ہی</p>	<p>۴۲ کھڑے ہوئے شب سے خوشید تو بے ہوش تھی غیل سے زور تھی تو بے ہوش تھی غیل سے زور تھی لگا لگا پتھر لے لگا لگا پتھر</p>
<p>۴۳ بجلی سی چمکتی ہوئی لہریں نہ بیان تھیں تین تین تھیں کہ دریا کی طرح بہہ روان تھیں</p>	<p>۴۴ جنگل سے صدائے شہ خیر شکن آئی پیوٹو سے خاتمہ پختن آئی</p>	<p>۴۵ گردون پہ ترزل تھا زمین خاک لبر تھی صبح شب ماسو قیامت کی سحر تھی</p>
<p>۴۶ کھلی قریب کی کوئی تھا غم تھارا نئے دم آئی بھی اسے غم بیدار بہا بی سندس کے عزیزوں میں تھارا موفان کی کہ کیا کہ جان ہوتا ہوا بیدار</p>	<p>۴۷ تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۴۸ جمیت ماں تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>۴۹ آبا دگر اس طرح سے ڈوبے نہ کسی کا آیا ہوتا ہی میں جازاں فی کا</p>	<p>۵۰ ماہم میں سلیمان دو عالم کے عزیز تھے سچے تھے کہیں گھر تھے کہیں آگین تھے</p>	<p>۵۱ صد سے بی جان کی جانوں پر ہی تھی بیلون میں سرانڈیپ تلک سینہ زنی تھی</p>
<p>۵۲ کشتن میں تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۵۳ چلنے سے تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۵۴ تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>۵۵ ششاد چمن ششاد رو و گیکھر تھے لاس کے کیجے میں کئی داغ پڑے تھے</p>	<p>۵۶ ہوتے ہیں ستم احمد زہرا و علی پر فاقہ ہو غم شہرال حرم لم زلی پر</p>	<p>۵۷ گردون تھی گرد خیام شہ دین کے آہوں کا دھواں تھا سینے سے دین کے</p>

<p>۱۰۰</p> <p>کس کی وجہ سے وہ پشانی میں ہر چہ چن چن عزت میں کاشون پر پیر کیہ فغان کرتی ہیں یونان جان سے سوئی فاطمہ کی</p>	<p>۱۰۱</p> <p>میر ازاد چلاتی تھی بادشاہ خوار دانش وادب سے پونجا پیر سحر کار شیطان نے کیا فتنہ خوابیدہ کو بیدار کوتلہ ہوا انداز</p>	<p>۱۰۲</p> <p>پوچھا تم آئے کہ ہر فوج کا کیا رنگ خون نے کہا سب میں چون مستحق جنگ ہر کج نبی فاطمہ کے قتل کا آئینہ پوچھا کبھی کہ میں میں خون سے رنگ</p>
<p>۱۰۳</p> <p>ماتم میں محمد کا گریبان چھٹکا تو ارون سے زہر کا ہر زلغ چھٹکا</p>	<p>۱۰۴</p> <p>ہتیار ستم کرنے سے جہم زبون پر باندھا کہ خنس کو سادات کے خون پر</p>	<p>۱۰۵</p> <p>سادات کوئی آن میں تیغوں کے تلے میں کٹ جائیگے جلدی کہ بہتر تو گلے میں</p>
<p>۱۰۶</p> <p>چلاتی تھی زہر آج بابت کی عورت یہ زنیب شہید کی فرقت کی عورت خاتون قیامت یہ قیامت کی عورت گور سے بچنے کی شہادت کی عورت</p>	<p>۱۰۷</p> <p>خجستہ برآمد ہوا وہ عالم گمراہ لبجہ بوسلای کے پسے تل ہوا گاہ پشاور میں اموران صفہ جنگاہ نزدیک ہوا لب آدم ابن اسحاق</p>	<p>۱۰۸</p> <p>عالم خدا کا کہ تیار بہشت شہر ہی پر سے ہے میدان بیج توں سے تلے ہر فوجی علم کے خجستہ چھوٹا کلاں سے تلے تلے تلے تلے</p>
<p>۱۰۹</p> <p>اب فوج پیر ہو گیا مان ہاتھ ملیکی ٹوٹے ہوئے پہلو پہ پھری آج چلی گئی</p>	<p>۱۱۰</p> <p>ملواروں سے گھائیں تھیں ہا ہوا ٹھکین شہروں کے مقابل تھیں ہا ہوا ٹھکین</p>	<p>۱۱۱</p> <p>بجلی ہی چلنے لگی تیغوں کے دموں سے میدان میں گھسا چھائی کالے طلوع سے</p>
<p>۱۱۲</p> <p>سختی ہی کٹنے سے تھکے تھکے تھکے پیلے بھی اب کبھی ہوں واسے قدر ابن جگر کی جا بکین کاٹے کہیں ہر یہ زنیب آرام کر گیا مراد</p>	<p>۱۱۳</p> <p>آپ نے تسلیم فرم فرم کے سالار خون و دھن اب اس آتش سحر کار آتشیں بن جان لعین فوج غدار صفوں و جہنم و کشت و خونخوار</p>	<p>۱۱۴</p> <p>چاقوش صدارت کے فوج کو اکبار بان غازی پشاشا ہوا ہر دم پر کار بابیت و مملکت سے دھپا کے غرور دوروں سے ہو پیا غلبہ حیدر کار</p>
<p>۱۱۵</p> <p>پہن آریگا کیونکر سے انور زمین کو پالون سے یہ مان بجا رگی مقل کی زمین</p>	<p>۱۱۶</p> <p>میر نے جتاوئے شقی ازلی تھے سب مستند تل حسین ابن علی تھے</p>	<p>۱۱۷</p> <p>یہ اب محمد کے نواسے کو نہ ہو چکے اب نہ کا پانی کسی پہاڑ سے کو نہ ہو چکے</p>

<p>۱۹۱ میں ایک لڑکے کو دیکھ کر دیکھ کر ماریا جی کو دیکھ کر دیکھ کر نیز علی اکبر کے کچھ بچے ہیں درآن تیرے بچے ہیں کچھ بچے ہیں</p>	<p>۱۹۲ بہنیں کئی لڑکیاں ہیں جی جی جان تجائے تو سنے کو کچھ سے بچاؤں نہج کے لئے طعن ہو گرون نہ لادوں سراخوں پر کھڑے دریا میں لادوں</p>	<p>۱۹۳ عالم سے دعا کرتے تھے لڑکھاٹھے آقا سے میں پہلے پہلے لڑکھاٹھے روئے ہیں زہرا کا پیر لاشوں پر کیا عاشق صادق تھے غار انکس فدا تھے</p>
<p>۱۹۴ ان کا کام کا دن آج بھر و سامین گل کا لوہہ سے عوض غزوہ صفین و جل کا میں تو جی آئندہ غزوی سادات بانی خود خلافت تھے شہنشاہ فوجی قات میں عوض یہ خالق سے کہ تو فاضی چکا اس بڑے محتاج کی عزت تو ہر ساد</p>	<p>۱۹۵ دوڑی باور و جی تھے اصحاب دلاور یاد آئیں جنھیں کچھ سکھائے اباور نورانی وہ چہرے کے خیل ہو سداور پیشانیان متاب نشان بھوک تھے</p>	<p>۱۹۶ عزیزین عزیزان کئی تھے قاتل یہاں تھا دارا کو بھائی قاتل عزیزین لب آتے ہو کور سے کئی خشتان تھے ہم میں کاساں ہولے</p>
<p>۱۹۷ آج اپنے کرم سے مری عاجت کو رو کر ما تم میں عزیزوں کے کچھ مبر عطا کر سر دینے پہ باہم کمرین کتے تھے غازی آپس میں گلے ملتے تھے اور ہستے تھے عازی</p>	<p>۱۹۸ ماتے سون پر مری جی جی جی نکال نہج چاہتے اور خط یہ گور در نکال مقبول خدا عاشق سبب ہر لڑکے عالمی سبب دلاور افا صا حبیل دلاور</p>	<p>۱۹۹ جو بھائی تھے بنے ہیں عالمین اور خاتمہ کس پائے ہیں بنے ہیں عالمین کتے ہیں علی علی پائے ہیں عالمین سبب ہر لڑکے اور خاتمہ کس پائے ہیں عالمین</p>
<p>۲۰۰ جنگوں کے کائنات سے دیدار میں گلے ہم تن سے جو گلے تو تری یاد میں گلے روشن قدم ہندی ہادی سے زمین ہو دوس ہو زمین جو دیسے تو خردن نہ زمین ہو</p>	<p>۲۰۱ شہر کے عاشق بھی پیالے ہیں ہالے وہ چاند ہمارا یہی تالے ہیں ہمارے شہر کے عاشق بھی پیالے ہیں ہالے وہ چاند ہمارا یہی تالے ہیں ہمارے</p>	<p>۲۰۲ شہر کے عاشق بھی پیالے ہیں ہالے وہ چاند ہمارا یہی تالے ہیں ہمارے شہر کے عاشق بھی پیالے ہیں ہالے وہ چاند ہمارا یہی تالے ہیں ہمارے</p>

عربی
فارسی
پنجابی
ہندی
گجراتی
کشمیری
سنسکرت
پرانی
ہندی
گجراتی
کشمیری
سنسکرت
پرانی

۵۴
دانشِ برون و فاضلِ برون
باز و برون و عالمِ برون
خادمِ برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۵۵
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۵۶
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۵۷
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۵۸
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۵۹
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۶۰
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۶۱
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۶۲
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۶۳
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۶۴
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

۶۵
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون
باز و برون و برونِ برون

<p>۴۳۳</p> <p>بیان میں صحت از ایض جسم و ہفت روز خود اپنی بندگی پر زمین کرنے لگی باز در ازافہ زردی کو زخموں نے کیا باز میں سے آئی وہ بے جنگ کی آواز</p>	<p>۴۳۴</p> <p>حضرت کی العینوں نے کوئی بات نہائی خاموشی جہاں سے برآمد کا جانی کھینچے ہرستہ تین کو طبع ظلم کے اپنی کھڑے جو بیجا زور و کبر پربانی</p>	<p>۴۳۵</p> <p>تھر کے تیرے تیرے لگا کر دیکھائیں نماں کو تو تو شخص تیرا وقت پیش اٹھنے پر تیری ہر عجیب کس کہ پیش انجام کا اپنے قسط اس دم پر پیش</p>
<p>۴۳۶</p> <p>گھوڑوں کو پر جانے لے شتاق قضا کے تکبیر کے فرسے شکوہ میں خدا کے تھر زرد ہوا خوف سے خورشید کی بیہوش تھر آنے لے عضو بدن بید کی صورت</p>	<p>۴۳۷</p> <p>تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار پلو میں ہوا ک شخص تھا کی گئے کھانا ایسا بھی غصہ بھی کیا نہیں زار</p>	<p>۴۳۸</p> <p>ڈرتا نہیں زرد ہوا اگر لاکھ جو ان کا ای خوف مجھے روح رسول و جہان کا تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار</p>
<p>۴۳۹</p> <p>جنت کیسے آپ بڑے سبقت پیر زور باکد و صباں ہوا و قوم گم کیون چھپان والی میں کیوں کھینچیں کیون نہ کیا آب کھلتا نہیں پیر</p>	<p>۴۴۰</p> <p>مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار</p>	<p>۴۴۱</p> <p>جنت کیسے آپ بڑے سبقت پیر زور باکد و صباں ہوا و قوم گم کیون چھپان والی میں کیوں کھینچیں کیون نہ کیا آب کھلتا نہیں پیر</p>
<p>۴۴۲</p> <p>جو ہم اسد اللہ کا پیارا ہو تو کھدو وہاں کو کسی قوم نے مارا ہو تو کھدو مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے</p>	<p>۴۴۳</p> <p>تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے</p>	<p>۴۴۴</p> <p>جنت کیسے آپ بڑے سبقت پیر زور باکد و صباں ہوا و قوم گم کیون چھپان والی میں کیوں کھینچیں کیون نہ کیا آب کھلتا نہیں پیر</p>
<p>۴۴۵</p> <p>تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے</p>	<p>۴۴۶</p> <p>تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے</p>	<p>۴۴۷</p> <p>تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے</p>
<p>۴۴۸</p> <p>کتاب ہوں جو کچھ میں یہ شد ہو کہ نہیں ہو محبوب اتمی مرا جسم ہو کہ نہیں ہو تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار</p>	<p>۴۴۹</p> <p>تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے</p>	<p>۴۵۰</p> <p>تھیں چلنے لگا سطن دل زار کانہ سے گزرنے لگی ہاتھ نہار مردی ترس ہر پہ نظر آئی ہر کہے کیا ڈر گیا تو جنگ شجاعان عرب سے</p>

<p>۱۷۵ سینے کی حق لار والی بیجا آیا خاک رو کوٹ بجا طمہ کی راہ پہننے ہی بابا پورا صدمہ بجا منہ پٹ لیا انھوں اور پیٹنے سے لگا</p>	<p>۱۷۶ نخل کا سیدہ بدلی ابن دل کی بس نخل کی آواصل میں نبی علی کی وہ شمع کی چمکانے سے سبب علی کی چراغ کو کھل دے شمع کی آواز کی</p>	<p>۱۷۷ دیکھ نہیں کہے تو کہہ بھی زاد سفر کی دوران حسین آتش فتنہ کی سپر اس راہ میں اگر تیرا وارسل میں شکر تو سید خاں تو دل میں حق اور سرور کی آواز کی</p>
<p>۱۷۸ دیکھ بیکس کی حمایت ہو طریقہ شرف کا یہ فوج ہو شیطان کی وہ لشکر ہو خدا کا</p>	<p>۱۷۹ دیکھ دھڑل اُسکا نہ فردوس کے گلزار میں ہوگا وہ چمکے دوزخ کی طرح نار میں ہوگا</p>	<p>۱۸۰ دیکھ اگر کہا میرا ہوئی روح جی کی تو نے پہر فاطمہ سے بے ادبی کی</p>
<p>۱۸۱ دیکھ کیون تو نے کبوتری تھی کاٹا بیجا پوچھتوں سے کہ کیناں تھیں فتنہ آفت سے نکل جانے کی میری کوئی راہ جا باندہ کے اغاب طوطا ابن پند</p>	<p>۱۸۲ دیکھ ابن کدو جی جب پوچھتے ہیں حال مغنی ہو اچھی سمجھتے ہیں حال پوچھا دیکھ پندہ فانی کوئی احوال ابن کام جو آدمی تو اکٹ تو تھا حال</p>	<p>۱۸۳ دیکھ کیا تیرا زمینی سے نہیں آگاہ دلیندی تیری اور خدایت اند مادی جان فلک دین سے بیجا جوراء پرانی نہیں کا فر بودہ گزرا</p>
<p>۱۸۴ دیکھ اس فتح میں مجھ حق و باطل نہ ٹھیک بے عقدہ کشا عقدہ مشکل نہ ٹھیک</p>	<p>۱۸۵ دیکھ ہو حتم و عالم کا شرف ال عبا پر بندہ ابن یا ایسے کہ ہیں حق اپنے خدا پر</p>	<p>۱۸۶ دیکھ یہ چشم خدا گوین خدا و ست خدا میں قرآن نہ اسے نہ قرآن کے بس لہیں</p>
<p>۱۸۷ دیکھ کیون اب جو اذات تیرا دل خراب جو چاہتے ہیں وہیں اکبر کا رعب کیا تیرے گنہگار کی بخشش سے لکھ تو باندہ سے اٹھ کر وہ عقدہ کشا ہیں</p>	<p>۱۸۸ دیکھ کام آئے نہ دوست نوزاد نہ غلام تیرے کی نہائی میں ہوئے دغا پیش نہ پورا تھکے کی نہ پورا زار کس نہیں ہو اکھن کوں جا بجا پور</p>	<p>۱۸۹ دیکھ یہ بند کلت ہیں ہیں تیرا دوست منہاں کرم کلمہ حق شمس بابت باکس جی دوزخ کے بھی قاضیت میرا حق اور سب بندہ این کی بوقت</p>
<p>۱۹۰ دیکھ اک را ز دنیا تو اٹھو قد پامروں سے بہشتی گئی آدم کی بھلائی سب سے</p>	<p>۱۹۱ دیکھ وہ بھائی کا محروم جو یہ راہ پھٹکی محترت کی طر دلت دین آج لٹکی</p>	<p>۱۹۲ دیکھ والہ کہ جو انکی بہت میں مر گیا محرم ہو تو خالق نہ خدا اپنے کرا گیا</p>

لہ ایک بھی لڑائی ہو سکتی

کے

<p>۵۵۵</p> <p>جس روز سے زمین پر کھڑی بنانا روستے پہنچی مدد علی گئی بڑا زیاد سید پناہ فرج مناسب نہیں پیدا ہوا کسی دوا احمدت کی اولاد</p>	<p>۵۵۶</p> <p>بولتا ہر سودا کہ ہاں کر ہی تیرا پاسوں کے لئے آج میں آنکھیں بند حاکم کی نقدیہ کہ لاد کے غصے سے موتے کہ کچھ فاطمہ کے لال کی لہجہ</p>	<p>۵۵۷</p> <p>کرتا جو طغیان کی شہر کی تقریب حاکم کو ردن پہنچا اخبار میں مکتوب موتے کہ لالہ شوق سے اظالم ہے کیا ذکر مرے انھیں اور اس پیچہ</p>
<p>۵۵۸</p> <p>ہمراہی گمراہ ہیں کیا غرض شرف ہو ہو اُسکی طرف تو کہ خدا جسکی طرف ہو</p>	<p>۵۵۹</p> <p>اچھا نہیں فروز نید اللہ سے لڑنا پہلے مجھے کر قتل تو پھر شاہ سے لڑنا</p>	<p>۵۶۰</p> <p>حق یونہی کہ ہاں شہر ذیشان کی طرف ہوں ایمان ہو مے ساتھ میں ایمان کی طرف ہوں</p>
<p>۵۶۱</p> <p>حضرت کی غلامی ہو خدا درم رہا پناہ کا رستہ بڑا قریب کی گمراہ ساگب جو بین دنیا سمجھتے ہیں گندگ پہلے جہنم جلد ہو گا بڑا آندہ</p>	<p>۵۶۲</p> <p>میں ہاتھ اٹھانے نہیں دیتے کسی کو پتہ نہیں ہے کسی کا ہر داسا کہ کوئی اور بگ گردش افلاک میں تے جا بجا پیدا انجام بھی چاہیے انسان کو غور</p>	<p>۵۶۳</p> <p>کیا فوج ہو تو شہر سے نہیں دیتا جس دل میں ہو گیا وہ بھی سے نہیں دیتا جور است شہر کی کبھی سے نہیں دیتا میں غمخوار کسی سے نہیں دیتا</p>
<p>۵۶۴</p> <p>کیا لکھ جو کوئی آپ فلک سیر کو دے شر کی نہیں طاقت جو کبھی خیر کو دے</p>	<p>۵۶۵</p> <p>بجلی مگر ہے بچہ کہیں خون خدا کر کیا ہاتھ ترے آریگا بیکس کو ستار</p>	<p>۵۶۶</p> <p>سادات کا بندہ ہوں تو دمجے کیا ہو پشتی پر علی ہیں تو عایت پر خدا ہو</p>
<p>۵۶۷</p> <p>بڑا رہی تھا کہ پوئی برون کی بھلا حضرت کی سپرے عیادت عمار عکبر اسے عیادت کی عیادت پوچھا تو کیا قصہ ہو مجھ کو عیادت</p>	<p>۵۶۸</p> <p>جنگ جلا کے وہ لڑا تھے اپنی جنگ کیا کام جو چاہتوں کرتے ہیں ان کے کام آج میں تو پتہ ہے کوئی کاوندان نام کاوندان سادات تو نہیں تھے نام</p>	<p>۵۶۹</p> <p>اگر کسے مجھ کو کوئی ذی فوج نہیں سدا کہ تو تیرے دیرے جہاد میں ہیں کیا ساتھ کہ تو تیرے ہم راہ میں شخص جابجا تجھ پر ازیر کوئی نہیں</p>
<p>۵۷۰</p> <p>بلوہ کی یہ کون سبط رسول دوسرا ہو پیر کا پیری کیا مگر شیر خدا ہو</p>	<p>۵۷۱</p> <p>اگر سے نام پر اسے رحمت کر مومن میں بندہ دنیا ہوں مجھ زار سے مومن</p>	<p>۵۷۲</p> <p>اب قرب حسین آٹھ پیر سیر ہے ازیر ہے بے خلد میں مگر کیر ہے</p>

درت پر ہوش کی اور کئی اور اسطرح کے سبب نام نہاد مریدوں کے لئے لکھا گیا ہے

<p>۵۴۷ آواز دی خضر جہان سید اکبر طوبی لک اگر خضر تو بنی خضر ہاں راہ پر آیا ہو چنگیز خضر میں نے مقصد کردہ ہیں سید</p>	<p>۵۴۸ چلا پھر جانے نہ پائے خیر دار پھر آئے سیکاروں زوگات اکبر اس سے بھی چاند نکالہ خوش طوار میں نے آگے ادا کے ہر گن گیار</p>	<p>۵۴۹ ہر طرح شکست آج اچھین دیلے گل جا اے یہ صد انام علی لیکے نکل جا شیر کا رے مرایا در نکل آیا ظلمات کو طو کر کے سکندر نکل آیا</p>
<p>۵۵۰ بھائی مجھے لینے کو ہم آئے ہیں دم سے جلدی اور ہر پہلے بنگلیر ہو ہم سے صدمت ترس اوصاف شکر و خور و خوار</p>	<p>۵۵۱ خون نہاں لیکے با مین بیجاری آواز سے جان نکالنے کے قلابی پیشا خجے دم آبا غیبی ہوا داری اعلیٰ ترسے تے کوکب از غباری</p>	<p>۵۵۲ نغمہ کیا غازی نے کیا جھک جھک گھوڑے کو جھپڑا تو بیل گئی دم زکنا خازدہ پوٹو گئی کوئی وہ دلاور بجلی تھی کہ شکستے تپ کی ہوئی دم</p>
<p>۵۵۳ فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>	<p>۵۵۴ اعدائی صفین چیر کے صفدر نکل آیا موجیں تو دواں رہ گئیں گوہر نکل آیا فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>	<p>۵۵۵ عل تھا کہ بہادر سپہ شام سے نکلا وہ اوج سادت کا تہادام سے نکلا فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>
<p>۵۵۶ دینا بین تجھ میں ہوتی ہیں ہولم کے غم غم غم غم غم غم غم غم فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>	<p>۵۵۷ دریائے شقاوت تلاطم سے ہولم سگر داب بنا طغیانی سے ہولم فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>	<p>۵۵۸ بڑا کوئی تو سب سے بڑا کوئی شیر کچھ بڑے کے انھوں سے کچھ بڑے فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>
<p>۵۵۹ مظلوم سافر کو شہر یوں سے پالے بیان سے قربان رہے تیروں سے پالے فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>	<p>۵۶۰ تھا شور کہ دوزخ سے مٹتی کو نکلا شیر نے ڈوبی ہوئی کشتی کو نکلا فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>	<p>۵۶۱ نامید خدا سے وہ دلاور نکل آیا کائنات سے اچھے پہلے نکل آیا فردوس مبارک چشم و جاہ مبارک ہر ای فردنید اللہ مبارک</p>

<p>۴۷۷</p> <p>فرمانے لگے تب مجھ سے ابرار نور ہو کر اب نار سے کیا بھگا ہوگا آتش تو تھے سائے سے ہو جا بجلی آؤ تو تری قبول ہوئی اویسے شکار</p>	<p>۴۷۸</p> <p>خود سچا بھی را خون کو چھپا بیگانے ہم دیر سے شائق ہیں دردت ہمار تجربے ہوسے کیا تم سے جس سوار سروان کو بھگا لئے جو عیش فرماتے</p>	<p>۴۷۹</p> <p>بس میرے کئی مادت کا خطاب اس روز سے کھانا پیسی جو بھگایا بان ساقون تاش سے پانی نہیں پایا اب کیا بھی ہیں شواہد امراجا</p>
<p>۴۸۰</p> <p>زمہ ہر انے علی گئے شہ لولاک نے بخشا ایک ایک گتہ پنجتن پاک نے بخشا</p>	<p>۴۸۱</p> <p>کیئے سے کدورت سے بری سینہ ہو پیرا بھائی تری جانب سے ل آئینہ ہو پیرا</p>	<p>۴۸۲</p> <p>بے جرم و خطا فل کی تدبیر ہوئی ہو پتے سے سرب کونسی تقصیر ہوئی ہو</p>
<p>۴۸۳</p> <p>فرمانے لگا کہ جو عطا میں تھے زبان موجود ہو پختہ خطا کا رہ چہاں ای وقت حق سے کرم کا نہیں پایاں اسید کر اب یہ کہنے نصیب دیدان</p>	<p>۴۸۴</p> <p>میں کو جب بے غلٹس غازی نے پایا انڈیو اور صفوہ کست ہو آیا فرزند بادشاہ نے چھانی سے گلایا کھوئے جو بندے اقا کو خیر نہ پایا</p>	<p>۴۸۵</p> <p>دانا ہوا ہوا سے آزادہ نکو کار خادم کے واسے کیسے بک سکتا بہشت پتھون کوڑے جاتل نگار طاری غیبت کو لڑتا خاتون نار</p>
<p>۴۸۶</p> <p>مرنے کو روانہ ہوئے قتل مجھے کیئے اس چھوٹے سے لشکر کا ہر اہل مجھے کیئے</p>	<p>۴۸۷</p> <p>اب دام نہادت سے رہائی ہوئی آقا کیا جلد مری عقدہ کشائی ہوئی آقا</p>	<p>۴۸۸</p> <p>کوٹا تھا مادت کا فلک جان حیرن پر حضرت کی طر دیکھ کے جھگٹا تھا زمین پر</p>
<p>۴۸۹</p> <p>چپنے کے کا وقت تری کہ نہ گویا دم سے ابھی اس نظر کہ جان بکا کی عرض کہ سولا نہیں اب صبر کا بار عزیز مجھے کرتی ہیں لانے کا شمار</p>	<p>۴۹۰</p> <p>مگر وہ کو بادی کے تصدق سے ملے تا دم ہون شان بیان ہون گلا ہون شا وہ باگ پکڑنے کی خطا نہیں شد تا بعد خاک کے چا جانے پڑا</p>	<p>۴۹۱</p> <p>ترا خا جی قاسم آکر بے اشار شہزادے کے نہ ہوین بندہ ہون کھا خادم کی سفارش کرد آخستہ دار موجب ہون بھگبوین گویا بکا بار</p>
<p>۴۹۲</p> <p>پانی پہ نہ محبت ہو نہ کھانسی خوشی ہو اتو مجھے خود دوس کے جانے کی خوشی ہو</p>	<p>۴۹۳</p> <p>تقصیر ہوئی را جو اباب نہ چھینکی جب باگ نہ چھوئی تھی رکاب نہ چھینکی</p>	<p>۴۹۴</p> <p>ادرا کو کہ سید و بجاہ کا صدر سہ بکشا کو کہ سر سے ہر دم ہوا نہ کا صدر سہ</p>

<p>۱۰۱ فرمانے لگے سید نبی انکس بار اک دانہ یا نازہ مجھے نہ سنا کر محرمت کما سیر سبارک چھپا کر چراغِ اچھا قد مون کے لئے چھپا کر</p>	<p>۱۰۲ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>	<p>۱۰۳ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>
<p>انداز غلامی پس مردن نہ چھڑکا ان ہاتھوں سے نامرگیدہ دانش چھڑکا</p>	<p>گو آج نہیں کچھ شہ زبیاہ کے گھر میں کتنی کسی شوکی نہیں اندکے گھر میں</p>	<p>ہر صفت میں یہ غل تھا کہ عجب تو حسین یولا کوئی محرم کوئی یولا کہ نہیں</p>
<p>۱۰۴ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>	<p>۱۰۵ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>	<p>۱۰۶ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>
<p>حضرت نے تو کوہن کی دولت مجھے بخشی تھوڑی یہ عنایت ہو کہ جنت مجھے بخشی</p>	<p>کی آپ توجہ جو رسول مدنی نے نفس کا طبق بھید بابت غنی نے</p>	<p>تھو مجھے ملازم شد و لاس ملاہون قطرہ تھا سواب تیر کے دیا سے ملاہون</p>
<p>۱۰۷ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>	<p>۱۰۸ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>	<p>۱۰۹ تھو بے نین بھئی بنیا کو اسلب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب تھو تو نکا دن ابھی جو بنیاد اب سوزِ بین آجائے اگر ہو طلب اب</p>
<p>پر دلیں میں ایسی نہ مصیبت ہو کسی پر خاتمہ ہو گئی روز سے ناموس ہو گئی پر</p>	<p>زہرا ہو خوشی شاد رسول مدنی ہو ساتھ آپ کفر دوس میں فائدہ نکلی ہو</p>	<p>یان ہو گا تو ہم دولت دنیا مجھے دینگے جو پانی کو مصلح ہیں وہ کیا تجھ دینگے</p>

<p>۴۹۷ چہلے بیابا فرس اور پنج گالی دعاوں کی بیابان میں چھٹی چھٹی بجلی سی چلنے جو گلی پنج گالی دورن تو بھار دھوکا فالکبے خالی</p>	<p>۴۹۸ ایذا ہو کر راحت ہو فراغت ہو کونہ ابن ہو چین ہو پیاس کی شربت قافا ان ایتھوں کو کر شامہ اس کے علاقہ منٹار دہی اور دہی صاحب ہی آقا</p>	<p>۴۹۹ نقشے کا خوشنک کہ کوشش پیچ بنام وہ ظالم ہو جو بکون چیکر اکو کر مغلین میں وہ صاحب توفیر انعام ہو پاکہ فی سلسلہ کی جاگیر</p>
<p>انداز جو ہو برق کے گرنے کا وہ سب تھا ملوارہ تھی خالق اکبر کا غضب تھا</p>	<p>وہ مالک سرکار خداے دو جہان ہیں دنیا ہو کہ عقبی وہی یاں ہیں ہی وان ہیں</p>	<p>تو عقل سے خالی ہو جو یہ تجسری ہو ایمان کی دولت سے دامن میں بھری ہو</p>
<p>۴۹۹ جس ق پنج آئی وہ گردن جدا خاقان جو ایک سر سے نو سرن جدا سینہ سے چار آغیز چوٹن سے جدا توپن سے جدا اس وہ نوں سے جدا</p>	<p>۵۰۰ دی ہو تجھے آقا نے یہ دولت کہ غنی ہوں آوارہ جان دادنی وصف یعنی ہوں غواہل رحمان رسول دینی ہوں نور دست شایعین کو توں پی جی ہوں</p>	<p>۵۰۱ کیس کیوں ہوں شجاعت کا ہو سورا انعام مجھے کوئی یہ عقل سے ہوا تیرے کیرنگی میری جن درکات ہو جہیں مغلین میں رہ گیا مرا اند کو</p>
<p>دوسکے مجھے تھی موج وہ گویا گلے تلے کیا بچنے کہ کرنی ہوئی بجلی کے تلے تلے</p>	<p>ہر حال میں جلوہ حق و باطل کا جدا ہو شیطان تری گردن پہ مے سر بخدا ہو</p>	<p>دو لاکھ میں ایسی نہ کسی اور نے کدی حرے فقط اک بندہ بیس کی مدد کی</p>
<p>۵۰۲ میں ان کے کاندازان کا کھوج کارا زمین جو خود ازار سے پیہ تعلقان کہیں کیا کہیں سلسلہ پیہ سور اکبر میں تھی پو شہر کبر پیہ</p>	<p>۵۰۳ جو سب ہو پیر ہی تکی تری شری میں ہوں دینی ہوں ہر کوئی کو شری میں ہوں شری دوسرے میں شری میں سب ہوں اسوا دہی کو شری</p>	<p>۵۰۴ جہاز گردان توبہ نہ بجا ہے بنا جہاز ناخدا کا رستہ بجا ہے بنا نصر اہم و سایہ نہ بجا ہے بنا جس کیوں اس طرح کا آقا ہے بنا</p>
<p>میں کا بیٹا تھا خون سے تھرتھ لائے اللہ رستے تو نزل کہ لڑ جاتے تھے لائے</p>	<p>حاکم ہمدان تری فوج کا ڈر ہو طوفان کا نہ خطرہ ہو نہ کچھ موج کا ڈر ہو</p>	<p>اکڑے ہر فوج شہنامی سے لکھوں دھڑلے میں ہی ڈالیں تو غلامی نہ لکھوں</p>

<p>۱۰۷ جس نون پودہ ابی بحر فخر آئی پیارے سرور کے توبے میں در آئی غوطہ چو گلابا تو قرب کر آئی وہ دُوب گلابا خون میں اور یہ پھر آئی</p>	<p>۱۰۸ پھر نہیں کھنچا تو دھوپ سے نکل آئی پانی ہوئی بجلی کی تار سے نکل آئی دور کی سینے کو تو شپ سے نکل آئی دینے کو چلی پیلو سے اپنے نکل آئی</p>	<p>۱۰۹ زندہ کوئی کشت نہ کر چھوڑا نابت کوئی کشت کوئی نہ کر چھوڑا پنچے سے اہل کے کوئی بے پروا چھوڑا پنچے کے کمان چھوٹ گئی نہ چھوڑا</p>
<p>نکلی تو سرکار کا لہو چاٹ کے نکلی چار آئینہ دودم دزدہ کاٹ کے نکلی</p>	<p>جیتا کسی دشمن کو دم جنگ نہ چھوڑا چو رنگ کا غازی نے کوئی رنگ چھوڑا</p>	<p>پہنان چھ گونشون میں جو تھے لیس غابر سوفار بھی خنداں تھے عینوں کی خطا پر</p>
<p>۱۱۰ گھوڑے لڑائی میں لڑتی تھی مال کا دھن میں طراوت میں پال پال آکر بھی بان اٹھائی ان کی شان خسے میں ہر آنکھ میں کھلے خون سے مال</p>	<p>۱۱۱ کوئی تھی نہ کبھی تو نہ مغرور کبھی تھرسا رہا آہن چو جبر کبھی گھوڑے تو دھن باندھ دیکھ کر سکھو نہ نہ اپنے چوسا دیکھ کر</p>	<p>۱۱۲ ہزار گونشون کے نیشان میں چھوڑا اک دم میں کیا نہیں سب کو چھوڑا میسر تو جس غامی نہیں کس کو بچا لٹا آگیا بڑا دم کوئی نہ بچا</p>
<p>لیکھ نہ ہوا اسکو وہ آتش ہم تن تھا ہر آستین جو تھا شیر تو سر ہن میں تھا</p>	<p>وہ سیل فخر و غرور نہ رکتی چار آئینہ کیا سب سکندر پہ نہ رکتی</p>	<p>تہا وہ رسالہ نہ تہ تیغ دودم تھا تیرون کو بھی دیکھا تو ہر اک بند قلم تھا</p>
<p>۱۱۳ یاد دیا اس میں از اب جیو خوار خود جنگ کو کھلا پیر سوار بے فتنے ہا گیا اس کی پیر چلے گی ہر دست سے تلو اور چار</p>	<p>۱۱۴ گر تہ تہ سے یوں خاک پیر لگا جھپٹ گرائی تو خزان اب لگا کھینچے تھے ہر اس گردن دیکر سینے میں تھیں کے اور چل لگا</p>	<p>۱۱۵ ہر قول چو صفت چو جتنی تھی وہ شہر اک برتن پانچ ہن میں تھی وہ شہر گر ادھ پانچ پانچ تھی وہ شہر پہل ہی ہر اک کچھ تھی وہ شہر</p>
<p>۱۱۶ اند رسالہ کہ نہ ہوتا تھا وہ غازی اک شیر سارست چھٹا تھا وہ غازی</p>	<p>۱۱۷ جو چھپاں سیدی تھیں وہ دم لگا کر تھیں شاخیں بھی کمانیں بھی قلم ہوئے گری تھیں</p>	<p>۱۱۸ جانیں نہیں بچے کی بڑھ جان کے گئے تھے اس جتن کے لہے کو عدواں کے گئے تھے</p>

<p>۱۰۱۱</p> <p>آہستہ آہستہ در سے نزدیک منزل خدا جلی تھی شہر شیریں در بار خزل خدا نظارہ کشتہ در پے جان ہر نفس خدا پیشانی اہرامش پیش پیش پل خدا</p>	<p>۱۰۱۲</p> <p>دل دل کو ادھر کیے چلا تھا چلا وان مل جل خضر فوج میں تھے گلا گلا نکھر سے بڑھ بڑھ کھپکھپاتے گئی گویا نوش ہوا نامہ ابن اسیرانہ</p>	<p>۱۰۱۳</p> <p>کیس آوہ نام کا بین سامان جنگی خیمے میں غزاداری ہوا کورد جنگی بن جو کہ لے چاک گریبان کورد جنگی گرفتار سے بے بالون کو پریشان کورد جنگی</p>
<p>۱۰۱۴</p> <p>مکاروں نے دکھلائے چلن جیلہ گری کے توار سے زخمی کیا گھوڑے کو جرمی کے</p>	<p>۱۰۱۵</p> <p>سنان کی خبر لین کوئی کدے شہر دین سے کشتا ہر ضیافت میں گلا خگر کین سے</p>	<p>۱۰۱۶</p> <p>یون روڈ ملی میں آپکے شیدائی کے غم میں بسطرہ کر روتی رہی من بھائی کے غم میں</p>
<p>۱۰۱۷</p> <p>ملاسے جو بین خاک پر کرنے لگا دیوار توار سے کد پر چڑھ کر فساد سیدان میں یادہ نظر آجودہ غدار گھبراہٹ سے یا کمر کو پاس شہر بار</p>	<p>۱۰۱۸</p> <p>اس شہر کے ہر اصداد کی باری باقعدہ کشا ہو دم عقدہ کشائی اب بڑی ہو خادم کے سر تن میں جان شہر چاکر کشتین آوارہ جان</p>	<p>۱۰۱۹</p> <p>خانوں نیابت چاکر اکسے لال سین سے سنان کیلے کیلوتی ہونل آوہ اس گھوڑوں عدو کشتہ میں پال بے سار تیر تپا کو میں بوجھ خوش قابل</p>
<p>۱۰۲۰</p> <p>لاکھوں میں وہ پیدل ہر بہادر کی خبر لو ہر مشکل رسول عوی حر کی خبر لو</p>	<p>۱۰۲۱</p> <p>کھیراد کہ سلطان احم پاس کھڑے ہیں حیدر کی صدا آئی کہ ہم پاس کھڑے ہیں</p>	<p>۱۰۲۲</p> <p>محبوب الہی سو سے جگہ گئے ہیں لاشے کے پھانے کو بد اللہ گئے ہیں</p>
<p>۱۰۲۳</p> <p>ہرقتان ہر اس پلے اور جزا جگہ میں یکو سے رہا اور جزا ہر وقت وہاں کے دیوان کو جزا نہیں تھے دیکھنے کو کھینچو جزا</p>	<p>۱۰۲۴</p> <p>ہر وقت قتل سے قتل شہرستان ہر کام کہتے تھے کہ ہر دے سنان بڑی بڑی سے چلائے لگی زینت بان ار گیا حراس کی کھینچتے ہیں بان</p>	<p>۱۰۲۵</p> <p>دانش گاہ سے بولا سپر سیکر بان کاٹ کے لاجدار خور و خادار لاشے کے قریب آج جگا و خادار کشتا خاہر اس کے قریب کے بان</p>
<p>۱۰۲۶</p> <p>کو غیر ہو حسان امکا د کچھ کجور بیٹ تم آپ کو کاب اسکی پوچھو بیٹ</p>	<p>۱۰۲۷</p> <p>وان چہرے کے میت دھلے آئے بھائی لاش اسکی در خیمہ پوئے آئے بھائی</p>	<p>۱۰۲۸</p> <p>امرا کو دان حر کی ہوا خواہ کھڑے ہیں کھینچے ہوئے تلوار بد اللہ کھڑے ہیں</p>

<p>۱۱۱۱ لکھا کہ وہ دل دغا کر سب کچھ بھلا غور از نو پڑے ہیں ہر کھڑکے پر اس بلوچین نے ہر این اور اس بلوچین پر دوائے ہیں چھوڑے لاش کے کچلے</p>	<p>۱۱۱۱ لکھو چن اور دوا جو بخش غلامی سہاڑوں پر کھڑکھا زینت امانی آئی چھوڑ کی صدا کو مرنے والی آئی چھوڑ کی صدا کو مرنے والی</p>	<p>۱۱۱۱ لکھا کہ وہ دل دغا کر سب کچھ بھلا غور از نو پڑے ہیں ہر کھڑکے پر اس بلوچین نے ہر این اور اس بلوچین پر دوائے ہیں چھوڑے لاش کے کچلے</p>
<p>۱۱۱۱ مشکل میں کوئی پوچھنے والا بھی نہوگا اندھیر قویہ ہو کہ اُجالا بھی نہوگا</p>	<p>۱۱۱۱ رب تجھے خوشی شاہِ عرب تجھے پائی شمعِ جوارحی ہو تو بے چین راضی</p>	<p>۱۱۱۱ کوئین کے مختار و مددگار کھڑے ہیں اب بچتین پاک غرادر کھڑے ہیں</p>
<p>۱۱۱۱ خوش حال کا دریا نہر گیس ہوا بیکار ہر عقوبتِ خدا پر خود ہوا بیکار کہ ہر قابلِ شہر سیرابی مٹی کا مرنے کی ضرورت ہے</p>	<p>۱۱۱۱ زمانے کے خستہ پلٹ کر شہرِ بار اگر تاجِ حق یا دین یا روافدار اب شہرِ شک ہو گا زمانے میں دنیا بظلم و جور جیسا کہ کی اور جیسا کہ گوار</p>	<p>۱۱۱۱ لکھو چن ناظمِ خاک پہنچے شہرِ بیکار دم توڑنا تھا کہ زمین بود و دوا تن سو ہوا چاہا خاںِ آہ کے ہوا لب پہنچا یا نہر خدا تھا بھی بیکار</p>
<p>۱۱۱۱ بیدست کو اس ست درازی کی سزا سید کو ستایا اسے دوزخ میں جلا د</p>	<p>۱۱۱۱ ہر جارتی الفت کے بیان دینے بھائی جو روئینے مجھ کو وہ تجھے روئینے بھائی</p>	<p>۱۱۱۱ کھڑے تھامہ اک غصہ قبا خون میں تھی شمعِ جوارحی تو روئے تھے لے کچھ نہ جہر تھی</p>
<p>۱۱۱۱ لازم نہیں اندک کی حرکت بھی پاس کو جب کوئی نہایت ہو تو کیا پاس اور جو جی نہیں شہادت ہو تو کیا پاس</p>	<p>۱۱۱۱ خوش نکھار لوگوں کی شہادت ہو تو کیا پاس وہ نہیں نہیں پاس جو قابلِ بازار عصیان کے سوا پاس نہیں چھوڑنا عاری ہو جہنم کہ ازنا ہون</p>	<p>۱۱۱۱ سو لکھ لیا زانو بہت بیکار بیکار عبادت نہ باز کو پھر یہ سنایا اور جس جہر کی دیکھ تو کیا تر بیکار وہ کھول کے اکون کو تو کیا بیکار</p>
<p>۱۱۱۱ اور اس کے سوا میری جہت ہو تو کیا پاس وہ نہیں ہو خود جیسا خرید اور جیسا پاس</p>	<p>۱۱۱۱ دم تن سے کوئی نہ مرنے کو ہوا بیکار دم طر کا ہو کہ اب نہیں کیا ہو بیکار</p>	<p>۱۱۱۱ کیا لطف و عنایات ہو صدمے شہرِ دین مین خاک پہ ہون سرورِ عروش برین</p>

لکھو چن آرا مانی
 ہوتے آپ کو نام
 برے

<p>۱۲۱۱</p> <p>چو چو پ کے سبب بجا تو بکے اندر جنّت کے درختوں سے بو آئی گئی نذر ترتیب میں یہ آرام لگیا کہ برادر تو بچو لگیا آسودگی دامن مادر</p>	<p>۱۲۱۲</p> <p>اے ہم ننگے جہان ہونگے مثنوی سے بہار روشن کر کہ میں چاند کے ہم ارادت پیار سے جو ہیں این تغذ کو بھی لایا گیا جیب پر تھے مانی دگر غصہ میں لایا</p>	<p>۱۲۱۳</p> <p>بھوکے تو ہیں این لہو خدا کی بھر دور سے آئے نہیں کے لیے ہے جو چین کو تو درست کہ چھو لکھو مجھے نہیں ہم غیر آواز علی آئی کہ ہو غارتہ کیم</p>
<p>۱۲۱۴</p> <p>ہو گا عوصن شمع دہان نور سرھانے پہلو میں ملک ہو سینگے اور جو سرھانے</p>	<p>۱۲۱۵</p> <p>جو شیعہ کہ دنیا میں گھنگارہ مینگے ہم اپنے نوابوں میں شریک لگو کرینگے</p>	<p>۱۲۱۶</p> <p>جب تجھ کو بکھر میں جگا سینگے کد میں وہاں نہ گھبرا کہ ہم آسینگے کد میں</p>
<p>۱۲۱۷</p> <p>کیونکہ میں غم آزا ہو تو کسے غم دار عصیان میں زیادہ سے باریست غدار خیر کے سبب کچھ نظر میں نہ ہوا ہرگز نہیں شکل میں ہی ہو سیکو کار</p>	<p>۱۲۱۸</p> <p>پریشانی کے لیے تو ہیں آسینگے کرب کد کچھ عیانی کہ ہو اندر مار ب سہم اقبلہ پر اسے جانتے ہیں ب نیز آں کو تالی پائی مال پر کھجک ب</p>	<p>۱۲۱۹</p> <p>تو دیکھو مرنے والا دے نے جو پایا قد مون پودہ آقا کے دیوار غشایا منہ ہوئے نگشت شہادت کو اٹھایا منہ ہوئے لگائیں نہ اسد کا جایا</p>
<p>۱۲۲۰</p> <p>کی تو بہ گتہ غصہ ہوے پاک چلا ہو پاک آیا تھا اور پاک سے خاک چلا ہو</p>	<p>۱۲۲۱</p> <p>است ہوں محمد کی وہ سرور ہو ہمارا مختار ہو مارک ہو پیغمبر ہو ہمارا</p>	<p>۱۲۲۲</p> <p>جنت کے گلستان کا سفر ہوا غاری سورہ منور انتم کہ آخر ہوا غازی</p>
<p>۱۲۲۳</p> <p>بارگاہ زمالی و اندوہ و مصیبت وامانگی کی کسی دست و نوبت بہر ان دھڑا دند و ہول قیامت سب میں کہ کچھ ہیں کوئی جان</p>	<p>۱۲۲۴</p> <p>بھوکے است میں شمع ہو گا نذر سہم کہ علی ہو مرادی مراد میر احمد کا بننا فصل وحی عام میر بعد تھے رام و دجوان حضرت میر</p>	<p>۱۲۲۵</p> <p>اش علی و غیب ہلائے شمع ابدا چلائے کہ تو میں ہو آخر وفادار سپاہیوں نے بال پریشان کیے ایک بہن چھپا ہو کر شمشیر کے بیکار</p>
<p>۱۲۲۶</p> <p>لوہین کے مالک میں مدکار اہم ہیں آزار میں ہم غریب میں ہم ترع میں ہم ہیں</p>	<p>۱۲۲۷</p> <p>جب ہو چین کہ ہادی سوم کون ولی ہو کنا کہ وہ مظلوم حسین ابن علی ہو</p>	<p>۱۲۲۸</p> <p>سرچٹ گئے مٹی اسدا بعد کی رونی بھائی آئے کہ کہ کہ میں شاہ کی رونی</p>

<p>۱۳۱۱ ساداتِ مین بہ پانی عیبِ طبع کی نیت مجر کے لیے روزِ آغا اگر بندہ آزاد بیابانِ نجی اور ملی کا بونٹو نہ تھا نہرا تے ہوس در پہ گئے حضرت شیخو</p>	<p>۱۳۱۲ قطرہ نہ روا آج لاشے پہ اڑھائی گھبرا کر شہید پیر نے آواز نہ تائی خجستہ بیکو نہ بین صدمتے ہو جانی برچی نہیں اگر نہ ملے جگر پہ اچھی کھائی</p>	<p>۱۳۱۳ مونس یہ وقت ہو کہ ہو شہرِ شہر کھینچی ہو ہر اک نبدین تصویر دیکھتے ہیں تاحال کسی سلک میں ہو اس نظم کا عقد زبا کو خوب</p>
<p>سر پٹے پچھنے کئی گرو و نکل آئے گہوارے میں اصغر کے بھائی نہ لکھ آئے</p>	<p>یادِ بختِ پاک ہم روتے ہیں درِ نیت تم دو دو ہیں لاشِ ہم شہیدین درِ نیت</p>	<p>گرو تونوں سے نہ ترا بھرو دین تو یہ کم ہو ان اس تری محنت کا صلہ قہر ام ہو</p>
<p>۱۳۱۴ قطرہ سے پڑا نہ گئی نیتِ بچہ یادِ اس کی اور کو نہ ختم ہو خواہ تو لاشِ چھان کے اڑھائی سے بچا پیون کی سر ملنے کو غلام کے جا کر</p>	<p>۱۳۱۵ یہ ہم آج صدا آئی درِ نیت سے تیرا اس لاش کے سوا توئی ہون گئی بیا غلام گیا خلق سے غلام کا جان کب جس کے لپکھو کہ چھپو کہ چھان</p>	<p>۱۳۱۶ مونس دلا آئیں منظورِ نیت آج کلین جو لور دین تو کچھ دور نہیں تار سے بھی این نور شہیدی ہو یا بھی ہو جنگل میں شہید ہو نہ مٹی این وہ نور نہیں</p>
<p>پھر تون کرنا نہ کرینے جو ہم اسکا ہوا دات مین سلمان کے بھرا ہر غم کا</p>	<p>یاور ہو دو کار ہو دہند ہو جسر سب دو مجھے پڑسا کہ بیخود ہو جسر</p>	<p>جنگل میں شہید ہو نہ مٹی این وہ نور نہیں</p>

<p>۷۷</p> <p>دل بلیں تھیں بلیں نہ کھینچیں چاروں طرف تھا بلوہ غور زینتین تھیں بلوہ بن قائم و اکبر زینتین انکے ادھر تھے دھڑلے کے دھڑلے</p>	<p>۷۸</p> <p>دہ غور کی صفائی نہ آنتا ب آب تھا جو بیک لطافت سے تھا جاب رنگ ستارہ محو تھا ہر اک جاب تھا ہر شے مثل آئینہ جو تھی زیب</p>	<p>۷۹</p> <p>جلیان پہر کا زین شان گھلا پھول شفق در جین آسان گھلا جو نہکے چلے تھے کے باب جاب گھلا نوج حسین تین بلوہ زین شان گھلا</p>
<p>۸۰</p> <p>تھا عامل علم بھی وغا پر تلا ہو ا چہرہ تھا سرخ سبز چہرہ اگلا ہوا</p>	<p>۸۱</p> <p>ہر سوچ کی چمک پہ مقام درود تھا نورنی کا سُن سبب کی ضرورے نوود تھا</p>	<p>۸۲</p> <p>صفت کہتے تھے حسین کے پیارے زین دورے تھے آسان پر ستارے زمین پر</p>
<p>۸۳</p> <p>وہاں اس علم کا وہ وقت آتا ب داسن نہ تھا کہ کیم کی رست کا تھا جاب ہوتا تھا بیکے غیظ شامی غیظین ب سکھ لیا بلیں لیتا تھا بچے کی آنتا ب</p>	<p>۸۴</p> <p>چلی تھی شربت جین چن خلد کی شہر جہرنی تھی جھوٹی ہوئی چاروں کیم یہاں طہ کے گل جو تھا صبر و عظیم دل بلیوں کے صورت نہ تھا کیم</p>	<p>۸۵</p> <p>آمد آفتاب کی اور وہ سر کا نور کا نور ہو گیا تھا فاک پر نور کا نور بالا تھا نخل طور سے ہر شہر کا نور چلیا تھا چاند کی طرح شربت در کا نور</p>
<p>۸۶</p> <p>چوب اسکل بلی تھی ستون آسان کا لوہی سے بڑھ گیا تھا ہر انسان کا</p>	<p>۸۷</p> <p>ہر چن ب کی لٹہ دہائی کا شور تھا لٹے کے پورے فرقہ خوانی کا شور تھا</p>	<p>۸۸</p> <p>چون کے لٹے جو ج سے لٹے دھڑلے گویا لگوں نے عطرین چہرے دھڑلے تھے</p>
<p>۸۹</p> <p>تھیں بلیں کے دیکھا تھا جاب زینتین اک آفتاب تھا جو تھے زینتین کتنی تھی ناست دہ زمین ملک بلی پہر بیا بلیں کوئی نہ تھا جاب بلی</p>	<p>۹۰</p> <p>وہ نورج اور گلہ رستہ جے بجیل نباشت بلیں جب ہو جلی اک بک خاں پست دلا در سخی ولی تھی بلیں پاس سے سخی بلی</p>	<p>۹۱</p> <p>لٹان کر لیا کی وہ بلیاں دہ بار سرخان غور شوا کا چنکا وہ بار بار کو تو وہ بلیوں کی وہ طاقس بلی لٹے بلیوں کے نہ بلیاں</p>
<p>۹۲</p> <p>تو آج خاک ہو گیا میں چاند ہو گئی تیری ستارہ وار قبا ماند ہو گئی</p>	<p>۹۳</p> <p>لب شہر باغ و ہر سے جلنے کو آتے تھے وہ چول کر بلا کے بسانے کو آتے تھے</p>	<p>۹۴</p> <p>کوٹے تھے وہر بک درہی کو ہر مارین ہر مین غزال جو تھے ضیم کھارین</p>

نورنی کا شہرین شہریت صورت سے ہو رہا

ان آئینوں کے نہیں سے میں نا ہو گئی

<p>۱۰۰</p> <p>کمرن سنانا نہ جوتے تھے سونو شکر جی تھے چھپے تھے کیسی بادیوں جسے تھے کہ کیا خانے آہن میں</p>	<p>۱۰۱</p> <p>اس عشق نون کی شائش تھی کیلئے تھے آہن کا نون چھپا کر چلو نہیں ہو سیکے تھے توفیق اگر سب گرد چھپنے میں لگتے تھے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>پھر خراج کی تہوں کی بارش خنگ چلے زمین شاہ و خاکیکے ہر جگ کہ آں در آں شام کی توفیق اسیوں ہو گیا دم بھریں لالہ</p>
<p>سارے جوان تو شکر کے بودار کے ساتھ تھے پہنچے علی اکبر کے ساتھ تھے</p>	<p>آفتاب میں تیرہیں غصہ کر دگا رہیں شیر خاکی تھ کے سب درخشاویں</p>	<p>لاشے تھے سب کے آل پیہر کے سامنے بچو لا تھا بارش خیمہ اطر کے سامنے</p>
<p>۱۰۳</p> <p>کشتہ آفتاب کے آئینے بار بار جو کچھ حضور کا ہم سب بیان تیار بدست آہن کیا رنگ بھلا تیار شکر جا بجا چھپتے تھے نیچوں وار</p>	<p>۱۰۴</p> <p>چھوٹے ہیں سب میں تیری شکر کیلئے کہ کیا حال در غب غور ہو کیلئے کہتے ہیں سب چھوٹی ہی تیروں کو لگا چھپتے ہیں تیری آہن میں صفتیں اگر</p>	<p>۱۰۵</p> <p>سب زوال کیلئے تھے تیرے تہ پہ پہ غل غل تھیم کرتے تھے تیرے تہ پہ پہ بیوہ سکال غل غل تھیں تیرے تہ پہ پہ ویشیہ اور فوج چینی تیرے تہ پہ پہ</p>
<p>کب دیکھے حضور سے آؤں و غلط کیا خوش نصیب ہر جسے پہلے رخصت</p>	<p>محب نہ ہو نہ ہو تیرے سر تو تو خیر کا در میں ہی تو کو سنے کا در تو تیر</p>	<p>تیرے میں ہا سے ہا کی اک دم ٹر گئی روتے تھے سب کے رات کی بچی اچڑ گئی</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کتنے تھے شکر کی شکر کیلئے عبادت تیرے تھے بوجھ کیلئے کہتے ہیں کہ تیرے تھے فوج کیلئے سبھی تھے کا اعلان کے روبرو</p>	<p>۱۰۷</p> <p>آہن کیلئے تھے شاہ آہن کا آہن کیلئے تھے شاہ آہن کا کہتے ہیں کہ تیرے تھے شاہ آہن کا کہتے ہیں کہ تیرے تھے شاہ آہن کا</p>	<p>۱۰۸</p> <p>اس سب سب کے تھے شاہ آہن کا بات تھے تیرے تھے شاہ آہن کا عبادت تیرے تھے شاہ آہن کا کہتے ہیں کہ تیرے تھے شاہ آہن کا</p>
<p>کرتے تھے عرصہ کہ جری ہیں لیریں کیا ذکر انکے غم کا شہر دکان شہر دکان</p>	<p>گھر سے گھر کے یہ سب از جنہیں اسکی جہز تھی کہ اہل کے پسند میں</p>	<p>پانچویں تیروں کا ارادہ کیے تھے شہر کی ہر سب کا حق میں تھیں بے چارے</p>

<p>۴۵</p> <p>جسے کسی کا داغ اٹھایا نہ جا سکا بہل ابنِ تم سے پہلے چھایا نہ جا سکا ہر گھون سے خون جگر کا بہایا نہ جا سکا الاشامی کا لینے کو چھایا نہ جا سکا</p>	<p>۴۶</p> <p>نور علیؑ جو حضرت عیسیٰؑ کے لائق نام میرا ہے عجب جانِ حسن نے یہ کلام نہیچہ کہ ہم سے پہلے جو قائم تھا نام سوچا ہی نہ تھا ہاں نہ پھر خواہرام</p>	<p>۴۷</p> <p>جہاں چاہتے تھے کہ جانیں کون آکر تھوڑے سے غم کی کھانے کو قائم ہے کہ سب سے کہیں بزرگی کو پیش ہے کے لال ماموں کے لئے غم کو</p>
<p>حضرت کی کسی بابت میں کچھ نہ کہہ سکتے تھے وہ ان شوقِ جنگ تھا اور ہر افسوس پکے تھے</p>	<p>جو حکم ہو بجا اسے لائیں تو خوب ہو ہم اسے پہلے مرنے کو جانیں تو خوب ہو</p>	
<p>۴۸</p> <p>پہلے کے ندوے کے ریکے کے دونوں لال رکھا سون کو چھلکے کے قدم پر بھیل کی عرضِ ثبوت کے کہ با نثارِ خورشید وہ بچہ فرما سے حربین کو الیال</p>	<p>۴۹</p> <p>پہلو پہ کھینچے وہ گلِ باغِ برب رو کر تو نہالِ حسن سے کیا خطاب تو اذنِ جنگ نہ گاہیں ابھی خطاب آج بچہ نہایت دیدار کا خطاب</p>	<p>۵۰</p> <p>سرت دیکھتے تھے عین شادِ شادِ خطاب فوجِ اسیرِ شامِ زہری فدا خطاب آکر سے بڑھکے ابنِ حسنِ کھایا میرا ہے کی صلح تو مہمنے جانا</p>
<p>مرنے کا نام تھم سے جو حضرت کا لینگ ہم بچوں سے اپنے گلے کاٹ ڈالینگ</p>	<p>وہ دن ہو ارج روئے تھے حسن کو واسط بہتیا یہ خانہ زاد ہیں کس دن کی واسط</p>	<p>حضرت کی شاہِ بین کے گذارش ضرور ہو ہاں بھائی جان آج سفارش ضرور ہو</p>
<p>۵۱</p> <p>غیر دم و فاضل کر گیا ابھی اگر ہم آگے ہونے لگے ابھی با شاہِ جبر نہیں اگر چاہیں تو ہو جا سکتے ہیں حیات دیکھ کے پہلے ہی چھلکے ہیں</p>	<p>۵۲</p> <p>پہلے رائے کے تو یہ شبِ شہر انھوں کو جو جہاں سے ہو چھلکے ہیں کہیں ماموں جان ابھی پہلے چھلکے ہیں اب کہیں جہاں سے ہو چھلکے ہیں</p>	<p>۵۳</p> <p>یاد دہی اور کو دست پر کمان کچھ نہ ہو جہاں سے ہو چھلکے ہیں زادہم پر شاہِ انم کے ہو چھلکے ہیں نہیں کی کسی عین کو چھلکے ہیں</p>
<p>بہتر وہ ہو جو رحمنی سبطِ رسول ہو وہ دونوں طرح غلاموں کا مطلب ہو</p>	<p>شہ نے کہا قلعہ ہو دلِ نامراد کو یہ قصد ہو کہ اسبِ بین جا میں ہمارا کو</p>	<p>کوئی پڑھیکا اور جو تلو اور قتل کے بہتر وہ مندو کھانیکا مارو سے کھل کے</p>

۱۲۱
صحت سدا شہد بجا و انیم
ساتھ آگے لے کر تیرے لیے
وکیلان و ان کے درویش
ان کے صفت پہنچے ہو اگر وہ ہیں

۱۲۲
بولی یہ رو کے خواہر سلطان جود
اب دھیان آبلے کے مسئلہ کے لیے
لا شہد لائے تھے ہیں گدڑی جود
کیا کہہ تھے صبح کے تیرا کو

۱۲۳
جو اپنے لیے بھائی کے سر کی خیم
اب سر جی ملک کے تیرے چوہے کا جیم
کٹ کٹ گئی ہوں رشتے میں چوہے کا جیم
میں تھے پاؤں و ڈوبی جاتی تھی جیم

۱۲۴
صد مہر ہوا آٹھ اٹھوں کے لیے حسین
رومال رکھے آٹھوں پر ہونے کے حسین

۱۲۵
حضرت کے ساتھ اب بھی آتے تو خوب تھا
اکبر کے بعد مرنے کو جاتے تو خوب تھا

۱۲۶
لشکر تمام ہو چکا سب میرے بھائی کا
ہو قوت گر رہے تو مرا کیا لڑائی کا

۱۲۷
ہاں کیلٹ جوں محمد ننگی نذر
بھیک پیر کر چکا کیا زینب اب اس
بھائی کے بھائی نے کیا تیرے لیے
وہاں تھا جوں چوہے میں تیرے لیے

۱۲۸
جیسے باز کرنے پر آٹھ بابا
بھوکوں سے رہ گئے پیچھے چلے گیا
گواہ تو ہو سکتے تھے قاتل کو دریا
مسلحہ کے درون ہو کر کوئی نہ دیا

۱۲۹
ہاموں کو کیا غرض جو وہ دن کا نذر
کچھ آکا نام ہو کہ تھرا برا بھلا
یالا آوہ تو درگاہ شفقت سے بار بار
لوگوں کے جوتے کر کے تھے ہونگے مار

۱۳۰
کیا جانیں وہ کہ دیر کا یاں کیا سب ہوا
رضعت میں اور بیچ پڑا لو غضب ہوا

۱۳۱
رضعت نہ پائی عذر نہ یہ نکاسے ہیں
رکتے ہیں وہ بھلا کوئی جو مرنے واسے ہیں

۱۳۲
لو اب میں صاف کہتی ہوں غصے کو تھام
کر بار تم گرس تھے قدم پر امام کے

۱۳۳
پلکے ان کے آپس میں دونوں سر کا
دعا کے کا پلکے کے پلکے کے کیا
ہم گئے ہیں دیر سے یہ ان کی دعا
نہیں نہیں مگر شہد اب نہ بھلا

۱۳۴
تیری موت نہ تھی شجاعوں کی دعا
مازن پیل جانے میں تھے ہونے کا
وقت کا انجی پلکے تمام آدوں کو دیا
مردن کی آواز کا نصف کو تھی دعا

۱۳۵
کل کیلٹ شہد اب نہ تھے غصے سے
رہتے تو ان بیماریاں نہ تھیں کو کچھ
جیسے تھے انھوں کو پورا بھلا
بہن ہوا دیتے تیرے پلکے کا بھلا

۱۳۶
ہو جو خاموں سے کد رخصت ہیں
اتان خدا گواہ ہو ہم بے قصور ہیں

۱۳۷
کس شہر کی بہن ہوں ہو کس جری کی ہوں
مجھے کوئی نہ تھے کہ میں بی علی کی ہوں

۱۳۸
گھڑے چلے چکے دلاسا دیا انھیں
دل کیلٹ کہتے سے لپٹا لیا انھیں

<p>۴۳۰ راضی ہوں کہ کاغذ پیمانہ شمار سچ کو تمھارا آئین بھلا کیا جو اختیار کیجیو دلائے دینی ہوں میں کل کارزار</p>	<p>۴۳۱ میں سے میں کہوں بیچنے کے کلین اس عسکری شہیدوں میں میں نے جین بھجواؤ تمھیں کہ نہ پیچھے کو زار دین اگر میرے بولنے میں اجازت نہ کی تو نہ دین</p>	<p>۴۳۲ ہاں وادی تم بھی اذن وغیرہ اڑے رہو ماموں کے گے ہاتھوں کو جوڑا کھڑے رہو</p>
<p>۴۳۳ پامال کر کے لاش کو لوٹینے کھر مرا ہنگام عصر دیکھو گی نیزے پہ سر مرا</p>	<p>۴۳۴ بیٹوں کے دماغ سبوتاہی کو قبول ہیں یہ جعفر و علی کے گستان کے چول ہیں</p>	<p>۴۳۵ ہفت گشتان کی قتل کردہ زندان بہ جا کر کھڑے ہوئے غیب شاہ دین بہ پڑیا جو سسکے زینت کے کھٹکے زینے پہنچ پائی دھبے جھکنا</p>
<p>۴۳۶ مالان اور تہنیت علی تھی ایک شہ لٹاؤ گئے گئے سے ادھر جا بھانجنا آخر کہہ کا جاؤ بھرا گئے کہ زینہ چھپاؤ گئے جہاں روٹ گئے جو مری آؤ</p>	<p>۴۳۷ ہر کسی کے تہنیت غلطیہ کیا کلام اگر کہہ کا رہنے والوں میں جو بڑے بھیم قویان کے نقش قدم پر میرا لایق شہزادہ مرزا نے سلامت نہیں لایا</p>	<p>۴۳۸ چہرے کا رنگ حق تھا کیجیے پہاڑ تھے ساسیہ کی طرح بھانجے بھی ساتھ ساتھ تھے</p>
<p>۴۳۹ زینت بکارتین گئے کو غلبت و فدا مجھ سے کو رو عاتین صحنے پہ لٹاؤ کہیں انہو سفر فرماؤ نہ سے تم میں شہ کیجیو نہ کسی کہتے ہو سیران میں کاراؤ</p>	<p>۴۴۰ اب مجھے یہ رضا نہیں یا شاہ کہہ جا میں چاہتی ہوں چلنے کی میں جی کلکا ستر زینت و اسپ چلی کوئی خبر میں بھلا صدقہ اتاری ہوں کہ نہ دے دین</p>	<p>۴۴۱ زینت علی انہو پہ نظیر شاد دین نیکیم کہہ کے سوسے قدم تک با بچین غم نہ کیا میں سے کہہ اور زینت زین ماموں کو بھولے جانے میں کیجیو زین</p>
<p>۴۴۲ بوسے ہر کرم کا افضال چاہیے شہ کی وہ ماحضور کا اقبال چاہیے</p>	<p>۴۴۳ یہ کیا ہیں بھکا ہر جگہ ناگوار ہو جان آپس کی بچے تو میں بھی شاد ہو</p>	<p>۴۴۴ وہ قول گھر میں دن کی اجازت کیواسطے چلا رہے ہیں دیوے رخصت کیواسطے</p>

<p>۵۳</p> <p>دیکھ کر حسین نے کپڑے نہانے لائے وقت طلب بلال میں غصت پر خنک پوسے پسیر کہ جانتے ہیں لو امان جان تو نہا دی آج مرنے کی دعا ہوئی تو</p>	<p>۵۴</p> <p>اوتھت فاطمہ آخین بیدان پنج بجا شہون کر کر بلا کے نیاں بن بجا مکڑے گلے گچ گچ شہیدان پنج بجا لو ورتن گلوں کو روضہ خزان پنج بجا</p>	<p>۵۵</p> <p>گلے ہمارے مامون کے سر پرست وارو سُرمہ لگا دو آنکھ میں زلفین سنوارو کو تر کے جام رکھتے ہیں بیاسون کیواسطے زہر آٹھ رہی ہیں تو اسون کیواسطے</p>
<p>۵۶</p> <p>چلائی مان خدا کے واسے کیا تھیں پیادہ علی کی حفظ و امان میں دیا تھیں سایہ سرون پر شباب ابیکا عمرین قلب ساسا فوج کش ابیکا کچھ نہون شیر و قوچ و تبر کا واری ازاد کھا بیوا کے نہ بکا</p>	<p>۵۷</p> <p>سن سکے علی کی صدارت سے ہم ہر نہنگے دوان بھونکے وہ دینم جب آخری سلام کو مان کر چکے ہم بس غمرا کے گرنے لگی وہ اب ہم</p>	<p>۵۸</p> <p>پوشاک اٹھ کے مان پنجالی جلال دار کپڑے چائے رکھ کے بائیں پسندید سر بھی لائی جب پہلے گلزار امان خزان کو کپڑے کی لب پہا</p>
<p>۵۹</p> <p>گھیرے ہیں صبح سے یہ تھارے امام کو رکھ لیجو پنجون کے تنے فوج شام کو جھکی پیش چو اونوں کے سائے جا ناخال تبر کیا اونوں کے سائے کر کچھ خود کی زبانوں کے سائے سینوں کو تانے دیو شاہوں کے سائے</p>	<p>۶۰</p> <p>کاپے جو پاؤں شے کا پروا پکڑ لیا اچھا سدھارو مکے کلیا پکڑ لیا شیش کے الٹ شیش بچ کین چلا چھکے دھابن پھٹے شاہوین چلا جلاری غنی مان کہ سر سے نازین چلا دولہا بٹے سے خلدین چلا</p>	<p>۶۱</p> <p>قسمت میں تھانہ بیاہ کے سہرون کو دیکھنا خیر سے اب کئے تھے چہرون کو دیکھنا سرخدین چھکے شیش بچ آہلی اکھون کا نازیدہ گیا اکھون خالکی فروا سنون ابن دونوں کے بیکلی آئی صدارت سے شیر آہ کی</p>
<p>۶۲</p> <p>مژدہ عودیں مرگ کا دیتے کو آسے ہیں آؤ تو اسوم تھیں پسیر کو آسے ہیں وہا سپاہیوں سے دلیروں کا ٹکڑی وہا لین نہروں کا کہ شیروں کا ٹکڑی</p>	<p>۶۳</p> <p>مژدہ عودیں مرگ کا دیتے کو آسے ہیں آؤ تو اسوم تھیں پسیر کو آسے ہیں وہا سپاہیوں سے دلیروں کا ٹکڑی وہا لین نہروں کا کہ شیروں کا ٹکڑی</p>	<p>۶۴</p> <p>مژدہ عودیں مرگ کا دیتے کو آسے ہیں آؤ تو اسوم تھیں پسیر کو آسے ہیں وہا سپاہیوں سے دلیروں کا ٹکڑی وہا لین نہروں کا کہ شیروں کا ٹکڑی</p>

زبور سلطان محمد سے دروہین چلا

<p>۵۵۵</p> <p>کیونکہ کشن کو مان امر دلا دلا اعلا سے چھین لیخوشان امر دلا دلا چینے چھوڑ دیتے ہوا مان امر دلا دلا جانوں پہ کھیل جائیو مان امر دلا دلا</p>	<p>۵۵۶</p> <p>دردن سے ابن ساقی کڈ کر تشراب دیا کو دنیا بھی مناسب نہیں آراب دردن نے بھکے آنکھوں میں کیاری آن سچنی ہو بلے صبر پر غصہ</p>	<p>۵۵۷</p> <p>کھلا ہون پہ چہ عین جوی کا شبن گریجا نظر سے شہنشاہی کا شبن کیا جو کا حال بیان کیاری کا شبن آن سچ ہو دو چنگل جھری کا شبن</p>
<p>۵۵۸</p> <p>پیری تھیں میں جان ہو گویو اس مہن تم تر کے دیکھ لو کہ میں پرے کے پائون میں نے دیکھا ہے کہ میں پرے کے پائون</p>	<p>۵۵۹</p> <p>روستے میں شہ کی تشہ دہانی کیو اسطے کیا آبرو گنو اسٹیک پانی کیو اسطے روستے میں شہ کی تشہ دہانی کیو اسطے کیا آبرو گنو اسٹیک پانی کیو اسطے</p>	<p>۵۶۰</p> <p>بہل سے پوچھ لو نہ جیگا کسی کنگ نہ مہرا کی ہو جو اس گل تر میں ٹانگ بہل سے پوچھ لو نہ جیگا کسی کنگ نہ مہرا کی ہو جو اس گل تر میں ٹانگ</p>
<p>۵۶۱</p> <p>تم تو لاد روں کے دلاد ہو غازیہ معدنہ شہریت تیرے دلاد ہو غازیہ ایسے لڑو کہ خون سے زمین تو غازیہ جلدی کی طرح یہ تم سر ہو غازیہ</p>	<p>۵۶۲</p> <p>یہ بات کہنے دن کو وہ غازی کران ہو شہر اسے بادشاہ غازی کران ہو پہنچے نہ ہو کہ پہ باز می ادان ہو خون نہ بہت میں تازی ادان ہو</p>	<p>۵۶۳</p> <p>کونک دین سے سو کوئی تاشی ہزار لیکن قدم آئے جھکے سنیار کہانہ ہر سہل کہ ہو تو ادا دراز کاسے جیکے گلشن کو توین ہزار</p>
<p>۵۶۴</p> <p>ماروا نہیں عروج خدا کے ولی کہیں وہ بھی تو جانیں کچھ کہ نواسے علی کہیں ماروا نہیں عروج خدا کے ولی کہیں وہ بھی تو جانیں کچھ کہ نواسے علی کہیں</p>	<p>۵۶۵</p> <p>روصین توں آل نبی کی جدا ہو میں دو چاند سیکے سانسے پریان ہوا ہو میں روصین توں آل نبی کی جدا ہو میں دو چاند سیکے سانسے پریان ہوا ہو میں</p>	<p>۵۶۶</p> <p>صدتے ہوں بار بار یہ جودن کو شوق میں گردن میں غم لوی کی غلامی کے طوق میں صدتے ہوں بار بار یہ جودن کو شوق میں گردن میں غم لوی کی غلامی کے طوق میں</p>
<p>۵۶۷</p> <p>کیا بات کہتی ہوں کہ کہنے خیال سیدان سے غم بہت کچھ راحال سگر چکی سے غم بہت کچھ راحال سگر چکی سے غم بہت کچھ راحال</p>	<p>۵۶۸</p> <p>چند شبن میں دہ ہم تھا جدا موت کی کچھ میرا کچھ پوشت پا جدا پزدل جدا کہ تھا تو سچ راجہ جدا کھو دو دن ہوشوں کا سہرا جدا جدا</p>	<p>۵۶۹</p> <p>فرمان تاباری کیسے شکلا شاہد سے کچھ جیسا سنا رہا تھا دع آئینہ بھان سے شہ شاکلا اسی اسطر صلب سے شبن شاکلا</p>
<p>۵۷۰</p> <p>دیکھو پازانی میں ہوش و حواس کو تم باو کچھ حلی ہمز کی پیاس کو دیکھو پازانی میں ہوش و حواس کو تم باو کچھ حلی ہمز کی پیاس کو</p>	<p>۵۷۱</p> <p>وہ آسمان شہ میں یہ کیوان خلیہ میں مطلع ہوں دوسرور کہ دو آفتاب میں وہ آسمان شہ میں یہ کیوان خلیہ میں مطلع ہوں دوسرور کہ دو آفتاب میں</p>	<p>۵۷۲</p> <p>اسکا مواد اُس سے بھی بڑا کلام دیکھو دبار شبن کی یہ صبح و شام اسکا مواد اُس سے بھی بڑا کلام دیکھو دبار شبن کی یہ صبح و شام</p>

۵۶۱
خفنگان مین کی افشا اسی سے ہو
دل کو سوسودن کو احتیاسی سے ہو
دنیا میں نوا اسی سے ہو ظلمت اسی کو
و ابلین و اخی بھی عبارت اسی ہو

۵۶۲
ایما کو اردون کا صفت کا زار سے
اند کی بنیاد و زوال فقار سے
پیدا ہو صاف چشم جلال شہار سے
چلنے کا زبر سر نہ دنیا بلہ دار سے

۵۶۳
گزرت تو گھر کو نور کا سینہ خفا کا گھر
رست کا باب فیض کا عود عطا کا گھر
سعدن خفا کا مہر کا مطلع زفا کا گھر
سینہ پر دل کا گھر دل روشن خدا کا گھر

۵۶۴
سوسے ہیں کو شکاف ندون کو ندرات کو
ظلمت میں ہونڈہ لیتے ہیں آنجیات کو

۵۶۵
کیونہ سر کشی ہمیں پیما جان کے
چار آئینے کو توڑینگے تیراں کمان کے

۵۶۶
یہ دبیر بہان میں جلا کب کسی کا ہو
زہرہ حسین کا ہو کلیر علی کا ہو

۵۶۷
اند سے چین کا شادہ کی آب تباب
متر از آب کوئی جلالت سے آفتاب
ہر چند در دراز بھی موسم شباب
میرا ہے کہ شیر کا نہ ہر تہذیب

۵۶۸
شکر کے جو کسین کچھ کلام
جانی سے کھلی یہ جھجھے بین غلام
سنگ کی کسی جلی یہ جھجھے بین غلام
کیونہ تو سب کو ہر خدا ان کا نظام
نیز کر کے گا کہ کسی جو ہر کا کام

۵۶۹
کچھ دل کو فوج جان نہیں دلت گنگر
آئے ہیں کس شکوہ سے اندھ لے کر
تاب قدم ہو ہر یک سے بد بصر
نہیں بل فیض وفاقان کا نام

۵۷۰
شاران روم و روس سے ہو دعویٰ تریج کا
عالم ہو خود سر پہ محمد کے تاج کا

۵۷۱
تیسرا بجلیان جو رابر چلتی تھیں
مونی تو کیا ستارونی تھیں جھپکتی تھیں

۵۷۲
و کاک ہں ٹھہر یہ ادب کا مقام ہو
ان چوم سے قدم کہ سراپا تمام ہو

۵۷۳
ابوہ چہ چین کی شب سے ملے ہلال
شن افتر انجین سے بزرگوں کا ہلال
بکون کی صفت بدون کو آت بین ہلال
جو بین کو کا غضب چشم کا ہلال

۵۷۴
سینہ چین کو رات کا گھر
سینہ چین کو رات کا گھر
جو کسی دارم کے گھون سے زیادہ
صدمے کے شمن با نور دم سے
خود کو کے آئے لئے مناب کو دم

۵۷۵
ان چہ چین کو رات کا گھر
سینہ چین کو رات کا گھر
جو کسی دارم کے گھون سے زیادہ
صدمے کے شمن با نور دم سے
خود کو کے آئے لئے مناب کو دم

۵۷۶
مقدورین نور چشم خدا کے دلی کہیں
جغھر کی سب ہو شان پیو علی کہیں

۵۷۷
مجھے جلا سے چشم زیارت حضور کی
پر دان کی ہر دیکھنے لہو شمع طور کی

۵۷۸
مازان ہوں اس کلام کے سن قبل
لدی درو بھیجے ہیں رسول پر

<p>۳۷۷</p> <p>ان ساقیا شریب طور ایا ہے ہم ہو شون سے جام بادہ کو ذرا لایے ہم صبا کے سبیل کے شیشے نڈھالے ہم ہر گھون کے شیریں مضمون دکھائے ہم</p>	<p>۳۷۸</p> <p>کھانکر کرکین شرف کے نہیں دو مخدوم و زکریا یک صفت کے گھر میں دو گھر میں نہ ارد کے نورس نہیں دو ان ایک بیت فاطمہ کو اور بیچ میں دو</p>	<p>۳۷۹</p> <p>سردار صفد کون سینوں کو ادا ہے عالم جناب فیض سان عدالت پناہ وہ وطن وہ گرم وہ جلالت وہ غزوا ہے وہ کج دوست جب کے غلاموں کی خبر غوا ہے</p>
<p>۳۸۰</p> <p>آئے صد اسے قفل مینا جو کان میں بید ہو رنگ نثر بلبل زبان میں</p>	<p>۳۸۱</p> <p>گرد و تجلیان میں تو ہوں طور ایک ہی آنکھیں جدا جدا ہیں مگر نور ایک ہی</p>	<p>۳۸۲</p> <p>خوش و بد میں خوش و غم میں صاحب بل میں اک روشنی پر بدر میں یاں سو کمال ہیں</p>
<p>۳۸۳</p> <p>اوصاف میں شرف و بہت ممال نور کی تراب نہ تقریر کی مجال پہلے کہ شوق جلوہ نالی میں ہو کمال ان چھوٹے شاہزادے کا گھوڑا کمال</p>	<p>۳۸۴</p> <p>جھینچ کر زبان آہیں کی کر جو ان چہر اک چون کہہ کر اک جو نہ منیب انکا کوئی عدیل نہ انکا کوئی قریب مرد و زن نے نہ تبت شیر خدا کا پیار چہر</p>	<p>۳۸۵</p> <p>نقصی کا کر نہ خواستہ خیال عذاب و مر کے سائے شاد و بیکال ہوتا ہے جسکے سائے میں کچھ نہیں سنتے ہیں کسی کا اسے جی کچھ نہیں</p>
<p>۳۸۶</p> <p>طعمر سا کو اور سدا پاکی فکری بڑھ لیں دروہد سب کہ محمد کا ذکر ہی</p>	<p>۳۸۷</p> <p>نام خدا علی ولی کی شہید ہیں مچوئے تو کچھ بڑے سے زیادہ وجہ ہیں</p>	<p>۳۸۸</p> <p>دعا سے بے دلیل قبول خسرو نہیں اپنے مقام پر یہ اکثر ناسند نہیں</p>
<p>۳۸۹</p> <p>کھینچنے تصویر وہ کھائے نقاش میں کچھ کچھ پیش اپنی جہی عدوت گراں جہی کچھ پیش ہے کرتے مالی کی ادھر افسوس ہے وہاں کھائے</p>	<p>۳۹۰</p> <p>پاک زبان صاحب شہر و دیوار مگر گوشت قد و لا و د و فاشوار جہاں شہر دل سن اندام کچھ کچھ جس سے علی و غلبہ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۹۱</p> <p>اجداد باہون ان کے خد نہیں ان جہر تو ایک شہر میں جگایا کہ در کرم با ایک ماہ بال سے اوڑھ لیا سرس جیجی مگر کی خدائے</p>
<p>۳۹۲</p> <p>خرا کے آفتاب درخشان غروب ہو نقش دوم رہ چاہے اول سے خوب ہو</p>	<p>۳۹۳</p> <p>مب و کر تخی آییل ابرو میں بڑ گئے بولا کوئی بکار کے تیور بڑ گئے</p>	<p>۳۹۴</p> <p>بکھے تھے ہم کہ عمر اسی میں بسر ہوئی یاد آگیا جو رخ تو یکا یک سحر ہوئی</p>

<p>۵۷</p> <p>کیا گنبدوں کا جو چہرہ ہے وہاں گو یا میں باہر ہو جاؤں بس یہ دوران میں ایک چاند ہے قدرت اور نشان کے لئے ہیں اور سب میں باہر</p>	<p>۵۸</p> <p>پہلے پہلے تکیں اور غضب کلام عالم میں شور کر نصرت اور اس کا نام ہر دم پر بخورن کو نصرت کی زبان کا پانٹ چلتے ہیں سب چاہتے ہیں</p>	<p>۵۹</p> <p>جسے تو میں تھا نہیں جا اب اپنے نگہ زدن پرست پیچھے کے گاہ گاہ اب دل رہی ہو کہ تلواریں کھائے سرمین شل تو دروب جائے</p>
<p>۶۰</p> <p>اب سے ہر صورت دکھائی ہو کعبے کے طرف کش ہر اے آئی ہو</p>	<p>۶۱</p> <p>اس طرح کا اثر نہیں اب حیات میں مردوں کو جان دیتے ہیں یہ بات بین</p>	<p>۶۲</p> <p>کیون آپ بڑھ کے شری صورت ٹھہر گئے اماں کہیں مدد میں یہ یحییٰ کہ ڈر گئے</p>
<p>۶۳</p> <p>سنا ہے خیر بھائی کیسی چٹکی سے ناز اور خان باغ تھیں کس سونچا کہ جو کسٹرا پڑا ہے یہ کب سے توڑن دن</p>	<p>۶۴</p> <p>میں وہ اپنے سارے گل سی دم کہ سری نو گاہ کو کہیں جو عمر ہو قرآن نصرت پا سے مبارک پا کھنر سودا رخن چکے بدلت ہیں ہر</p>	<p>۶۵</p> <p>کتے ہیں اس کے غول کتاب ڈرنے بھی ہیں کسی سے غلہ بڑا چلتے ہیں جالی جان نصرت کون غول نکلے تو اسطو سے کوئی غا خراب</p>
<p>۶۶</p> <p>پڑھ لکھا چہرہ تو بھر کیا مال ہو پس ہو چکی شاکہ چین بے مثال ہو</p>	<p>۶۷</p> <p>عقدے دلون کے پانوں پر تھلے کھلے نقش قدم سے گو ہر شہر اور ول</p>	<p>۶۸</p> <p>جلدی و غامین شیوہ آل مئی نہیں سبقت کبھی ہاں بڑے گونگی نہیں</p>
<p>۶۹</p> <p>کیا حق تھا کہ میں چاہتا تھا کہ آپ بڑے ہوئے ہوئے ہیں ہم سرخان جو ہوئی ہیں ہمیں ہم کس کو کس کا و شہرہ ہم</p>	<p>۷۰</p> <p>جانی کہ سے بن نہ فانی ہیں ہم حق کہ سے کہ کو اٹھانے ہیں ہم نہتے ہیں ہم اور اب سب توڑن قدم راغلا کہ سے کہ ہیں ہم</p>	<p>۷۱</p> <p>آج سب ہماری شامت ہو گیا کرتے ہیں دار و رک کے کہیں ہیں پہلے ہی اس سے ہے ہوئے ہیں ہم نار کا بھی ہیں قلعہ ہی وقت کا راز</p>
<p>۷۲</p> <p>بخاری و شہرہ ہم کی شریک ہیں لیکن اشارہ کرتی ہیں ہم کی شریک ہیں</p>	<p>۷۳</p> <p>فری ہاں ہے یہ ہو کر کہے رہیں کیون بھائی کیا ارادہ ہو کہ کہے رہیں</p>	<p>۷۴</p> <p>لازم نہیں ہوا ال میں سبقت دیکھو جب کہتے ہیں غیثت آماہر نہیں کو</p>

<p>۵۹۹</p> <p>پہلے پہلے دونوں نے بیان کھڑے آئے صاحب دُلڈل کی گفتگو دو بڑے کھلے برابر کان سے پوچھیاں زین پر گرین آسمان سے</p>	<p>۵۹۹</p> <p>اسے چون بیاں مغانا کو بوسے چھینے جانی سے عین خلعت دو وقت اب بڑھتے تھے سبکی راہ ہم پوچھتا پوچھتا تو پین فوج پر ہم</p>	<p>۵۹۹</p> <p>میز کو خاک چوگی بلبل چو آدم توڑا کے غلے نے کیا چنچنگ گذر نکھر چا کر آگے عینیش میں شہت سود پہن غلام پہنچ لیے آذر دوزخ سے</p>
<p>۵۹۹</p> <p>تین تین تین وہ کو مرگ مفاجات آئی تھی دیکھا تو دو صفوں کی برابر صفائی تھی</p>	<p>۵۹۹</p> <p>تین تین اٹھا کے نام خداوند پاک ہو شمر و عمر و جدمہرین ہاں صفت کو ناک ہو</p>	<p>۵۹۹</p> <p>کالی فلک کی ظلم کے طوفان میں آگئی کالی گھاسیادہ پھر ہر دین سے چاگئی</p>
<p>۵۹۹</p> <p>اکھنچ دو عین کھلے سے غلام اندک بارادہ حکم سے کیا جاس جس صفت پہ اسے اسکو موتی زندگی سے کیا پوچھتا پوچھتا تھے سب ہر دوزخ سے کیا</p>	<p>۵۹۹</p> <p>پوچھتا عین کی بڑھتا عین برابر ہاں غم پر ہی جو کہے نفس کو دکھا چیز دنا چکنا جو جس صفت میں برابر پوچھتا ہی کہتے کہ عمر و جدمہرین</p>	<p>۵۹۹</p> <p>سب عین کی شہنشاہی بجا سکھین قلعے کو شجاعان زندگیاں دین کے صدائے نقیبان ہر دوزخ نام و دو صفوں سے بڑھتا ہر دوزخ</p>
<p>۵۹۹</p> <p>کھاتیں کو غالی و کین زکریا کن کے رہ گئیں تھیں چو تھیاں کہ باؤں ہیں پکڑ گئیں</p>	<p>۵۹۹</p> <p>یوں بڑھلے زیر کرے ہیں اس ہر شمار کو ضمیمہ دہوچ لیتا ہر جیسے شکار کو</p>	<p>۵۹۹</p> <p>دریا سے ہوشیار بیا سون سے جنگ ہاں غار یو علی کے داسون سے جنگ</p>
<p>۵۹۹</p> <p>جلی کے کینتے تھے جو ہر دوزخ دو دن کے کینتے تھے شہر بار دوزخ خارن میں گرم موت کا بازار ہر دوزخ سب کے کینتے تھے ہر دوزخ</p>	<p>۵۹۹</p> <p>اس فتن میں ہی تو ہیں دو بانی فساد دو دن کو ان کا کان سے پوچھتا فساد کیا آؤ بڑھے جیسے گوہر مراد سراپکے ہر دوزخ میں تو ان میں فساد</p>	<p>۵۹۹</p> <p>جلی کے کینتے تھے کینتے کینتے گر عین حال میں کینتے کینتے کینتے پوچھتا ہر دوزخ میں کینتے کینتے ہر دوزخ میں کینتے کینتے کینتے</p>
<p>۵۹۹</p> <p>نرخ لکے لکے گئے ہو گر ان نہ دخول تھے کا سے سرواں کو فوج میں مٹی کے سول تھے</p>	<p>۵۹۹</p> <p>دھر کے میں رات دن میں سوئی ہیں والدہ جب نام نہر شہنشاہی میں رات دن میں والدہ</p>	<p>۵۹۹</p> <p>نرخ لکے لکے گئے ہو گر ان نہ دخول تھے کا سے سرواں کو فوج میں مٹی کے سول تھے</p>

<p>نکاح میں کئی بستی تھی فخر صفوں کے ساتھ میرا نہ میں مژدا دی شانے سودا کے ساتھ سکھنے سے نشان بھی اگر سیکر کے مع میں جو کچھ ہیں صفوں پرین کج سے</p>	<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>	<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>
<p>دکھلائے دھنگ ضرب شہزاد الفقار کے لشکر کو فرس کر دیا ملوادرین مار کے</p>	<p>کس دہ بے سے زور کیا فوج شام کو پوستے بلند کر گئے داد اس کے نام کو</p>	<p>کو نہ میں اگر تو کھڑی بستی کو چوک دین بستی تو کیا ہو گلشن ہستی کو چوک دین</p>
<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>	<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>	<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>
<p>غوطہ رنگا کے یوں نکل آئے تھے فوج سے دو بھلیاں ابھری ہیں سطر جوج سے</p>	<p>استدری آن بان کہ مرنے کا غم تھا تھیں بے جگہ پھیت سے باہر قدم نہ تھا</p>	<p>چھوڑا سقر کے عذاب شدید کا اُدھی محل ہو تھلا سے یزید کا</p>
<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>	<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>	<p>نکاح میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے میں نہ میں بلکہ لیجے چاکرین کے گھڑنے نشان فوج ضلالت میں کج چلنے میں پونے علم چیم چیم کے</p>
<p>نولا پر یہ حرب کسی دن پڑی نہ تھی کہ کراسکا کیا ذرہ تو کچھ ایسی کڑی نہ تھی</p>	<p>بقتل تھے چاکرین روآئی میں کٹ میں پانی علی کی تیج کا تھانے کھا میں</p>	<p>رشتہ بدن میں تھے تھانے کھا میں کیسا نشانہ ہوں تھے کھا میں</p>

<p>والہ</p> <p>بھائی کو طوطی تھا بودار کا انتظار آنکھوں سے ٹپکتے تھے کھلے کھنکھار آباد لہرتے تین چپکے کے راہوار چھاپا پٹ گیا تو یہ بولادہ بودار</p>	<p>والہ</p> <p>بھینٹنے لگا یہ کتے بودہ آسمان شہر گھبرا کتے بولے عوں کہ پہلے لڑینگے ہم نہم ٹھہرا ملن جان کے سونے ٹھہرے ہم چولان کیلے کتے جو بندہ خوش غم</p>	<p>والہ</p> <p>بڑا جھکنا بڑھتے تھے اگر نہ دالند تینوں کھول دے تھکے وہ نہ سوار بند کب بودن سے ہوئے تین تھکے شکار بند نہن نہک ایک ضرب نہانے نہ راز بند</p>
<p>بھائی کمال دلو تو قلع تھا جہدائی کا کیون تم بھی دیکھتے تھے تاشا لڑائی کا</p>	<p>مثل علی کہین نہ کہے از دحام میں گھوڑا اڑا کے دوب گئے فوج شام میں</p>	<p>دن ہر انھیں کے ہاتھ کہ شیر فکے پاس میں یزون کی نوک جھونک رہ گئے جھانپ میں</p>
<p>والہ</p> <p>کی عوں سے کھینچا تھا سحر کے غلام ہجرت خاں تگ بھی لایا تو خاک غلام ابیں سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہ گلا نام اقتدری حب و جنب کہ لیتا تھا غلام</p>	<p>والہ</p> <p>اٹھ پڑے سوار دن کو زبرد کریا ٹپے صف دون کے ٹوٹے پٹن جھوٹا دیکھے جہان جہا اسی جانب گد کریا آج میں تھے جو فوج آج میں تھوٹا</p>	<p>والہ</p> <p>کھانا تھا کہ تھک کوئی نا کجا چھوڑنے عوں کی ٹپے کھینچا بھیا تھک لڑنے کوئی خوب کا زار ٹپے جدا جدا اچھی بھینوں سے کھار</p>
<p>بے جا ہوا حضور کے لڑنے کا ڈھنگ ہی دشمن چکارتے تھے کہ کھیر کی جنگ ہی</p>	<p>سر کردہ ہا سے فوج تباہی میں لڑ گئے سارے رسالہ داروں کے چہرے گر گئے</p>	<p>اب کم ہو زور لشکر ابن زیاد کا باقی ہے نہ کوئی وقیفہ جہاد کا</p>
<p>والہ</p> <p>توین کے بھائی کی بولادہ خون بان ماتا ہوا اب غلام سے لڑ کر گوان روا پاؤ خانہ کبر لگا ہوا بان جیتے چلے رہے پوتا دکن کج بان</p>	<p>والہ</p> <p>دم تھیں ہوش شکر آڑا دیے کتھن سے لڑا کتھن سے بھڑا دیے چون کے ساتھ تھوٹے بھی بڑا دیے توین کے سنون سے برابر آڑا دیے</p>	<p>والہ</p> <p>آستین کوڑا چاکر وہ اور بند لڑا بھائی صلاح تو کو بھی بڑا بند مان بھائی سے کھینچ کر بند جوش تھیں وہ کسی سے بچے کوئی بند</p>
<p>چلادون طرف نظر ہے جب کارزار دم جلد آکے میو بھائی سے بھائی بشار دم</p>	<p>برہم جو تھے نہ تھے سے اس نا بگاڑ کے پٹے عمر کے تھکے پہ تلوارین مار کے</p>	<p>کہتا تھا وہ کہ طوط تباہی شریک ہو کچھ علم نہیں بڑھل ائی شریک ہو</p>

۱۱۱
 ملے ہی سنکو چہرہ کو رشتہ
 دھواڑا گیا صفت طائر نظر
 گھوڑا تھا باریق ہو اپنا جلوہ گر
 بڑا کھنکھنایا دیکھتے تھے جانے

۱۱۲
 لکٹ گئی اکھلام سنکو وہ بیکار
 فقروں کی تیز بھونٹکیا کارڈو تھا
 نامور نے خیام سے ملی تھا آبدار
 بھیجے تھے جلال میں چھپا کے لہو

۱۱۳
 چھپکا قدم کی طرف وہ کوشاں
 لپٹا کے پیار کرنے لگے عین غافل
 بچے تھے بے بھائی کے ہاتھوں بلبلا
 کتنا تھا زبان کو دکھا کر وہ دھنگلا

۱۱۴
 چور چھپا ہوا شام میں لاشوں کو دوند کے
 اکبر بنی تھی کو چھپ گئی آنکھوں میں کوہ کے
 واردا اسکو روکنے لگے چھوٹی سی دھال پر

۱۱۵
 پر اپنی ضرب پہلے نوکی بد خصال پر
 واردا اسکو روکنے لگے چھوٹی سی دھال پر

۱۱۶
 اب تاب ضبط کی نہیں اس لشہ کام کو
 اور بھائی جان پیاس نے مارا غلام کو

۱۱۷
 وان سے بھی بڑھ گیا حال کیا
 کتا تھا اس کے بھائی کا عین جگمگ
 بڑوں کو چٹاتا ہوا آواز بے زور
 کس غیب سے تھی نے چھپا کے نظر

۱۱۸
 مویا بولدار کے نعرہ کیا کیا
 اب تو بھی کر رہی تھی لاشوں کی جان
 چھپکا چھپکا تو ہو بھونک کا گان
 مارا جا تو موت بیکاری کہ لالان

۱۱۹
 کتنا تھا وہی مرا عالم بھائی جان
 تالو سے لپٹی جاتی ہو سوتی ہوئی زبان
 صد بھونک کا جو کس کے کہیں بیلان
 کیا سے ہیں بن صدف سے خود زبان

۱۲۰
 مثل علی اوھر سے بھی دکھا دیر سنے
 بچھکا دی آنکھ تچ کو پکا کے شیر سنے

۱۲۱
 تیر شہاب یہ تو وہ دیوہرہ سیم تھا
 اک نیچے سکھ وادین کر کشن دیم تھا

۱۲۲
 بھوتی ہیں امان جان تھا بات بات پر
 ہم اُنکے ڈر سے جا نہیں سکتے فرات پر

۱۲۳
 غور کیا کہ دوزخ کا جیسے ہیں ہم
 دھوا سے مری ہو تو لے تچ بزم
 نمی ہیں آزاد کو بڑھائے کوئی قدم
 چھپکے ملا دیر سے ادبانی ستم

۱۲۴
 غور کیا کہ دوزخ کا جیسے ہیں ہم
 دھوا سے مری ہو تو لے تچ بزم
 نمی ہیں آزاد کو بڑھائے کوئی قدم
 چھپکے ملا دیر سے ادبانی ستم

۱۲۵
 غور کیا کہ دوزخ کا جیسے ہیں ہم
 دھوا سے مری ہو تو لے تچ بزم
 نمی ہیں آزاد کو بڑھائے کوئی قدم
 چھپکے ملا دیر سے ادبانی ستم

۱۲۶
 بعد اس کے برقی چھپ گئی کوہ بھینا
 دوزخ میں اب بھول گئی کوہ بھینا

۱۲۷
 چھپ گئی شہر کا کس لڑائی کے
 کو اُنکے کچے سے لپٹ جاؤ بھائی کے

۱۲۸
 جس کمر کا شتیان پر وہ کمر زریہ
 تیر میں کمر بے کمر کو تریہ

<p>۱۲۱ بخت کے لڑنے کی کڑی سختی کا نام جو صغیرین جاسے بڑی فوج اور دشمن پھر بھینچ کر بھٹکے دیانت کا پیام فحشت کا زندگی نے اودھ کے کھیل کا نام</p>	<p>۱۲۲ حق پرستوں کی جی پٹنے لگے جھار بھٹکے مصطفیٰ کو پکارتے وہ دانکار اور بادشاہ آزاد و قدردان تو قار کہہ دیجئے کہ خلق سے جلتے ہیں جان نثار</p>	<p>۱۲۳ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>
<p>۱۲۴ اب کیا ہو بھینچاں تو صغیرین پر مل گئیں آفت پا کر ونگا جو لاشیں ہل گئیں</p>	<p>۱۲۵ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>	<p>۱۲۶ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>
<p>۱۲۷ گویا جو بھینچتے ہیں سے پہلے بھینچتے ہیں دیکھو بھینچتے ہیں سے پہلے بھینچتے ہیں لاشوں کے گرد بھینچتے ہیں سے پہلے بھینچتے ہیں اور بھینچتے ہیں سے پہلے بھینچتے ہیں</p>	<p>۱۲۸ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>	<p>۱۲۹ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>
<p>۱۳۰ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>	<p>۱۳۱ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>	<p>۱۳۲ ہر گام جاگنی کا ہر وقت شراق ہے قدموں پر انگھین ملنے کا بشتیاں ہے</p>

۱۳۱۰
آواز ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ
میر پر ہندو بدیم کو مہر اول تو بھرا
ہر ایک کا حسین کر اور ہونا بار بار

۱۳۱۱
واقف نہیں ہیں داد سے نثار ہوش
ہر سنا خدا کا مرد چاہے حضور
جہاں تک ہو سواہ احمد سے حضور
ہر ایک کے بیچ بسات ہوا ہوا اگر تصور

۱۳۱۲
دوڑی جا حال میں کھڑے جاگنا
عصمت میں ان کے پکاری جاں بار
پیشہ رسوں کے اور جسم ہر گدا
ہر ایک کے شہید ہوتے زنجیر کے گدا

۱۳۱۳
بالین ہوں کہو کہے ہر گھر کے مکے ہوں
کیوں نہ گئے تھے ہاتھوں کو نہ پٹے ہوں
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۱۴
سپاسوں کو شوق کشش غیر ہرشت ہوں
کشتے ہیں مان کے ہاتھوں نہ پٹے ہوں
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۱۵
تیروں سے گورے گورے ہاں سینے چھتے ہوں
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار

۱۳۱۶
دوڑن کو چاہی ہے کہ کیا ہوں
فحش ہوں جان چاہی ہے کہ کیا ہوں
روستہ ہوں نا جان چاہی ہے کہ کیا ہوں
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار

۱۳۱۷
باہن ہوں کہو کہے ہر گھر کے مکے ہوں
کیوں نہ گئے تھے ہاتھوں کو نہ پٹے ہوں
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۱۸
تیروں سے گورے گورے ہاں سینے چھتے ہوں
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار

۱۳۱۹
کیا عزم ہوں کہ صبر میں ہوں ہالی ہاں
تانی ہشت سے ہوں لینے کو آئی ہاں
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۲۰
آکھیں ہر ادین تھے سے ہاتھوں کو چوڑے
دوڑن تمام ہو گئے دم توڑ توڑ کے
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۲۱
مندر آسودن سے ابھی تھو نہ دھوڑو
لوگوں نماز شکر میں پڑھ لوں توڑو
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۲۲
آواز ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ
میر پر ہندو بدیم کو مہر اول تو بھرا
ہر ایک کا حسین کر اور ہونا بار بار

۱۳۲۳
واقف نہیں ہیں داد سے نثار ہوش
ہر سنا خدا کا مرد چاہے حضور
جہاں تک ہو سواہ احمد سے حضور
ہر ایک کے بیچ بسات ہوا ہوا اگر تصور

۱۳۲۴
دوڑی جا حال میں کھڑے جاگنا
عصمت میں ان کے پکاری جاں بار
پیشہ رسوں کے اور جسم ہر گدا
ہر ایک کے شہید ہوتے زنجیر کے گدا

۱۳۲۵
بہن کی آپ ہیں ادا کیجیے
روحوں کو دودھ ہنسی کے ایشا کیجیے
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۲۶
سب قافلہ پردہ گریبان رواد تھا
تاوت تھے فرس و علم شامیان تھا
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ

۱۳۲۷
عالم کی نیو علی ہر گدا
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار
حضرت لیلط لٹ کے پاس کے کونچ
ہر ایک کے ہوش ہوتا ہے وہ کلندار

<p>حصہ اول مجھ پر ہر آدمی کی ہر بات لیتی ہوئی تھی بلکہ میں نے بے پروائی سے ہر آدمی کی ہر بات جانی ہوئی تھی ہر آدمی کی ہر بات</p>	<p>حصہ اول اس راہ میں کسی کا کوئی آستانہ نہیں کہ سونے سے لے کر لوہے تک جاب سے لے کر کھجور تک ہر چیز میں ہر چیز کا پستانہ نہیں</p>	<p>حصہ اول پتھر کے درختوں کی ہر بات اور پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>
<p>کھو لو تو انھیں ہر آدمی کی ہر بات کیسی نہیں ہر آدمی کی ہر بات کیسی نہیں ہر آدمی کی ہر بات کیسی نہیں ہر آدمی کی ہر بات</p>	<p>پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>	<p>اک لاش کو تو آپ بصد یاس لیچے اور ایک لاش کو حضرت عباس لیچے اور ایک لاش کو حضرت عباس لیچے اور ایک لاش کو حضرت عباس لیچے</p>
<p>حصہ اول پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>	<p>حصہ اول پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>	<p>حصہ اول پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>
<p>جاتا ہو یوں جہان سے کوئی آنکھوں کے داہی کے گھر چلے گئے امان کو چھوڑ کے داہی کے گھر چلے گئے امان کو چھوڑ کے داہی کے گھر چلے گئے امان کو چھوڑ کے</p>	<p>دو دنوں صوم میں بھی نہ جد ایک دم رہیں دو دنوں صوم میں بھی نہ جد ایک دم رہیں دو دنوں صوم میں بھی نہ جد ایک دم رہیں دو دنوں صوم میں بھی نہ جد ایک دم رہیں</p>	<p>پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>
<p>حصہ اول پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>	<p>حصہ اول پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>	<p>حصہ اول پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات پتھر کے درختوں کی ہر بات</p>
<p>جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات</p>	<p>جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات</p>	<p>جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات جنگل میں ہر آدمی کی ہر بات</p>

<p>۴۰</p> <p>اشرفیہ ہونی تھی دو بیکر دکھا ہے انداز جنگ جیدر صفدر دکھا ہے وہ سب کفر کا انتر دکھا ہے دور و صفوں کو خاک پیرو دکھا ہے</p>	<p>۴۱</p> <p>تراسو ہے ابن ظالم سے شاہدین کیونکہ وہ جانی شوکت عباس ہیں کنا علم کی زبیر صفدر حسین لاکھوں میں ایسا شیر والی کی بجائے</p>	<p>۴۲</p> <p>افشانی غیبی آگودیا بطل علم معلوم ہو گیا کہ میں جانتا ہوں کم بولین دیکھتے حضرت زینت بی بی ہیں چپ رہنمائی دیکھیں سودا ہوں</p>
<p>۴۳</p> <p>مشتاق ہر دلیر کو پیاسوں کی جنگ کا نقشا دکھا علی کے نواسوں کی جنگ کا</p>	<p>۴۴</p> <p>فوج خدا تو رسم ہو سب اور یہ جان ہو کیونکہ نہ تو علی دلی کا نشان ہو</p>	<p>۴۵</p> <p>جو اسے ہو بجا ہو شہ نامدار کی چپے ہو قند کیا نصین ماموں کے پیار کی</p>
<p>۴۶</p> <p>بی بی تھیں فریضہ ادا کیا شام سے عزم فرمایا لعل امیر سب سے اکبر کو سرورہ سب سے عباس کو نشان محمد عطا کیا</p>	<p>۴۷</p> <p>کرتے تھے عرض کہ مجھ کو جیت جان لٹا کر ایسا بجائی کے زیر آسمان تھوڑا روز قار قار آدب دان آج کل حسین کا بازو تین کی جان</p>	<p>۴۸</p> <p>حضرت اپنے بیوی بچ چاہا سب نصین میں کچھ بچا کھوں سے اچھل کیا نصین مدون میں جان و دل بھی جا با سدا نصین سیر کی بکری بادرش سے یہ رہا بکری نصین</p>
<p>۴۹</p> <p>علی تھا علم ملا خلیفہ بو تر اسے کو حاصل ہوا شرف پہ شرف آقا سب کو</p>	<p>۵۰</p> <p>بشاہت ہمیشہ رہتا اعلیٰ حضور سے غرض کہ کی طرح انھیں بالا حضور سے</p>	<p>۵۱</p> <p>کے لے لایا ہو گئے سے جو دست ہو راتوں کو کسل جانہ سی جھاتی پہ گئے ہو</p>
<p>۵۲</p> <p>عباس کی بیکر کی نشان کی زینت سے نشانی ہو یا با جان کی رفت پکشتان کی ہو تر آسمان کی سبزہ پوری ہو تر ان میں جان کی</p>	<p>۵۳</p> <p>چو تین اعلیٰ سے اسے بہت ناہ ان سے کہتا ہے کہ کیا کیوں نہ پناہ آخر سے ہم بھی نشید دل ضمیر کہ سب کا ہوا علم میں ہیں لشکر کا دینے ناہ</p>	<p>۵۴</p> <p>چو تین سے بن بی بی جاکا علم سے کام آئے بھی ادا تھاتے بھی ایک شہ کام واجب خدا کی ہو جو خوشنودی کام میں کو کچھ دوسری سوا میں کیا کام</p>
<p>۵۵</p> <p>اولی ہو کر دوم میں وہ عالی مقام ہو میں پر گاہ ہو کر میں آفتاب ہو</p>	<p>۵۶</p> <p>اگر تو تھا عیان کہ طلب کار نام میں آقا سے کیا کلام کو بن ہم غلام میں</p>	<p>۵۷</p> <p>عکس عطا سے خالق قیوم چاہیے ہر حال میں اطاعت معصوم چاہیے</p>

۱۰۰
موت کچھ علم نہیں قدر افتاد
صدقہ ہونہ چہن زیادہ ہر افتاد
دوبہ ہونہ ہر حسین خلقت دار
جاننا زبان دلیران کی ہستی ہر کار

۱۰۱
اندر سے نیل علی اگر چہ جان
ہر سے نیل علی کی شکر جان
تھو رام خار سے خورشید آسمان
شرف کو چہن لکھتے ہر چہن آسمان

۱۰۲
آج سے سر سبز ان چوہہ
چوہہ صفین قرین ہر چہن
موت سے کھینے لگیں ہر چہن
موت سے کھینے لگیں ہر چہن

۱۰۳
ہیستہ ہون وقف تیر و تیر اسین نام ہو
لکھ کر علم ہون تیر و تیر اسین نام ہو

۱۰۴
کتے تھے آج چہن ہن ہر اسے
ہل کھا رہے تھے دو شہ کیو پہ ہر

۱۰۵
شکے لکھے اُدھر کے جو لکھن نشانوں کے
غصے سے سر نہ ہو گئے پہرے ہر انوں کے

۱۰۶
سینچن جاو بوجوشت کا زار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار

۱۰۷
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار

۱۰۸
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار
ہنچن کر کوہ ہنچن ان کے جاندار

۱۰۹
مجمع تھا گرد باد شہ خاص و عام کے
ازینب کے لال پہلو وین تھے امام کے

۱۱۰
گر تہن دل پہ جب پہر ناچار کے
میدان چہن لیتے ہن تلوارین مار کے

۱۱۱
گر جاو ہل بڑھی جو سپاہی سپاہ سے
تلوارین میں جل گئی انصار شاہ سے

۱۱۲
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار

۱۱۳
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار

۱۱۴
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار
گواہوں سے چوہہ ہنچن ان کے جاندار

۱۱۵
نوجہن رہا ہنچن ان کے جاندار
نوجہن رہا ہنچن ان کے جاندار

۱۱۶
نوجہن رہا ہنچن ان کے جاندار
نوجہن رہا ہنچن ان کے جاندار

۱۱۷
نوجہن رہا ہنچن ان کے جاندار
نوجہن رہا ہنچن ان کے جاندار

<p>۱۷۱ پھر دین و دین سلطان دین پناہ لاشون کو ان تیروں قتل کے لئے مگر کیا پورہ مسلم پور کی تباہ پہلے سے ہر قسم کے شہر</p>	<p>۱۷۲ اگر کسی کو چاہے شہر بوسے صدمین دان دھار گیا ہو پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۷۳ جو اپنے میں حق میں دیکھو تو چاہیال اگر کسی کو چاہے شہر اگر کسی کو چاہے شہر</p>
<p>۱۷۴ مگر بھی دیر تک ہوا اندرون میں ہن بھی دو دیا کے سر اٹھا چکا ہے سہین بھی</p>	<p>۱۷۵ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۷۶ اگر کسی کو چاہے شہر اگر کسی کو چاہے شہر</p>
<p>۱۷۷ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۷۸ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۷۹ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>
<p>۱۸۰ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۸۱ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۸۲ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>
<p>۱۸۳ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۸۴ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۸۵ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>
<p>۱۸۶ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۸۷ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>	<p>۱۸۸ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ پہلے سے ہون چڑھا چالی پڑھ</p>

<p>۱۷۱ دوست سے تکیہ اٹھائے شاہِ خالص سچہ دوان منہ لگے دونوں تشنگام بکیر بلابین کہنے گنگین خواہرام کہہ چھو کہہ رہے تابستان</p>	<p>۱۷۲ جھپکے کشتک دم کارزار شیراز کی طرح سب سے بابا راکھ دوہ نہ کھائیں شکر زار کہہ چھو کہہ رہے غامین ہوجا راکھ</p>	<p>۱۷۳ نام آباد دودھ کا تو ہوا ان کا رنگ چہرہ سفید ہو گیا اس کے قلن رک رک کر دودھ کھجے کو مان کے تنق سنتھا جان دل اٹھیں دودھ کا بھی تنق</p>
<p>۱۷۴ تن تن کے زخم کھائیو کو بھوکے پیاسے ہو مان صدقے کے پوتے ہو گئے نواسے ہو</p>	<p>۱۷۵ بڑھتے ہی جاؤ کہ ہسری ہو دلیر ہو نیزوں میں دیو شیر کہ شیروں کے شیر ہو</p>	<p>۱۷۶ یاسے ہو تین دن سے بہت شرمسار ہو صدقے ہو دودھ بھی مرا میں بھی شرمسار ہو</p>
<p>۱۷۷ بھگت بھگت اٹھوں کنیا بیان کھاؤ نینوں کی ناروں کو شرمسار بیان کھاؤ نیا کس بھگت نونیا بیان کھاؤ سردار بیان کھاؤ جبکہ دریاں کھاؤ</p>	<p>۱۷۸ کڑے ہون چرات بن گئے جانے بھگت کی ان بان غلی کا چن جانے نینوں میں زرد باری شاہ زین جانے میں بیان کھوں دلوں پر کھیں جانے</p>	<p>۱۷۹ فرمان کے گالے چھانی کے لئے بھگت کے نونوں کو در در میں اندر دو دن سلام کہہ کر کھجے جانے ہو رہا تھا کھجے کھجے جانے</p>
<p>۱۸۰ لجائیں سر پر فرق نونام و ننگ میں بشاش رہو پوجیان کھا کھا کے جنگ میں</p>	<p>۱۸۱ ہرستے ہوتے زمین پر ہو یا مریوں پر ہو خجر تو ہو گلوں پر بسم لبوں پر ہو</p>	<p>۱۸۲ کھیر کے پاس سرور عالم پر گر کر زمین اٹھیں تو کھا کے عشق صحت نام پر گر زمین</p>
<p>۱۸۳ کھائیں دلوں میں گر جی کی دوس کھلا بوجا دین اخلا کا اپنے سب جتنے تین تین سات کی چن چھریک کا نام ہی نہ کیجے پوس بن</p>	<p>۱۸۴ باد سے شکر اس کے کہنے لگے پیر ہو گا ہی حضور کر سینگ و عاگر ہم تن پان غامین گر ادب کے سیر اب دودھ نہ کیجے کوئی ہون دل کھیر</p>	<p>۱۸۵ کھجے ترسم سے دونوں کو کھیر شام غلام رائے دیو سے شکر شکر شکر جلدی پڑے ستاروں پہ صا صا کھیر دوہرہ دہا کھیر کو را ہی سے کھیر</p>
<p>۱۸۶ پیدل و غامین سامنے ہوں یا سوا ہوں اس طرح و اکیچو کہ دودھ کے چار ہوں</p>	<p>۱۸۷ رگ رگ میں اور زور ہو طاقت زیاد ہو ایسے لڑیں کہ آپ کا دل شاد ہوا ہو</p>	<p>۱۸۸ نقش قدم نہ خاک رہ نینوا پر تھے گھوڑوں کے پائوں تیروی میں ہوا تھے</p>

<p>۱۴۷</p> <p>مکھنیں سپہ سالار کہ چار آہیں جہاز تھا کہ چھٹی قصبہ کی چھینکا بصد نیاز سیر ہم یوں جس پہ در فخر خدا بوز</p>	<p>۱۴۸</p> <p>پیشانی چون شان علی آتش کا دیو پیدا اجالت اس کو گرد گاہ دیو عدت کو اپنی جتن جلالت شام دیو محبوب پر پہیل قمر شمس سار دیو</p>	<p>۱۴۹</p> <p>بولوں کو درخشاں دہستہ نوین جان بھی جوت بنی تھے شب سوسا اورنگی شان بھی خونخاستے سن ہر اک کی زبان بھی جلو کن اُن نغون گزرتی آسمان بھی</p>
<p>۱۵۰</p> <p>ظہور دہ بر چہان ہین کہ ہر دل ہین گھبراہ جتنا بگاڑ سہو دی ان کا بناؤ دیو</p>	<p>۱۵۱</p> <p>نور نگاہ سب رسالت ماب ہین یہ ایک آفتاب کے دو ماہتاب ہین</p>	<p>۱۵۲</p> <p>درون پہ بھی چمک کہ مکن نظارہ تھا ہر سنگریزہ غیرت سنگ ستارہ تھا</p>
<p>۱۵۳</p> <p>پہل لٹ دس کہ شکار بھانہ ہین اقدری نازکی و ہون کا پناہ ہین بانوں کا ذکر کیا کہ بہم کی جاہ ہین سب بندہ ہین کسی پہ عہدہ گلاہ ہین</p>	<p>۱۵۴</p> <p>و شب گیسو کی خیل بیکتاب غیرت سے فرق غیر سار آریاب زلف دین میں کیونکر کے چرون کی آفتاب نہیں تو جاہ دین اور دود میں آفتاب</p>	<p>۱۵۵</p> <p>گلزار سکنہ آفتاب سحرش جہ چاک آک آری تار سن سحرش جہ توقار دین سیم گھٹان سے تیز ایک جہ سواروں کا رخ مڑے تیز</p>
<p>۱۵۶</p> <p>وہ بھی ہین یان سکوت میں جواں ہوش ہین حدیث نیا یہ ہو کہ سغور غموش ہین</p>	<p>۱۵۷</p> <p>ہر جاہین روش گافوئی باتیں بڑھی ہون یان مں تو ہین گشتے ہوئے راتیں بڑھی ہون</p>	<p>۱۵۸</p> <p>شہزادے سن میں کم ہین بہت جانتے تھے ہونوں دل کے عزم کو پہچانتے تھے</p>
<p>۱۵۹</p> <p>خونخاستے گوہر خزان میں جہ ہین مضد کے تو ہون سب طہیت ہین غولے گلے آگہ میں گھری ہین سیر ہر اک باغ شاداری ہین</p>	<p>۱۶۰</p> <p>جورن آگہ ہین گار بار کج بل چارون پہنچے ہین خراسان دیبل شاخین آریں نہایت تو ہین ہین وقت دعا چکاتے ہین ہین</p>	<p>۱۶۱</p> <p>بسم ہوا اقبال ہونے غیر دونوں نے آگہین در کے ہر صف پہل دان جیسے کہ پکے پڑیوں کی دعا ہیر تو نے دعا کو دم جیہا کے شہیر</p>
<p>۱۶۲</p> <p>عقدے کھلے چمک ہوئی ظلم ہین اگر سے زبان ہر دے ایک لیک جہ ہین</p>	<p>۱۶۳</p> <p>آتش کے سے جب تو بگڑ گھوڑا آگ لگ گیا خون دل وہ جو زخم آگے کھل گیا</p>	<p>۱۶۴</p> <p>مرنے کو بھین گھیسل پہیش ہین کاہ جس کا بھت ہو نام وہ پیشہ انھین کاہ</p>

<p>۵۵۵</p> <p>چو چوٹ پکے کبھی ساکت و سخن چو نہ سب کیا پکے بجائی سخن بڑھتے ہیں نبرد آرد و دست بہ نبرد سکوت ہوئی جنگ جمل کتب گیارہ</p>	<p>۵۵۶</p> <p>گر حرم عاصم کے بیڑے پر کین مہرین تباہی الہی ستم کین نوروز سے آسمان وزین کو ہم کین سیر و طبع ہون بچین عالم کین</p>	<p>۵۵۷</p> <p>چشم کوئی دیکھے بول لڑائی سخن عقل کے تو نہیں کے بچین آئی سخن لاکھوں تھے پوچھتی نظریں آئی سخن یوں بچے کہ سرتے نہ پاکی فوج</p>
<p>۵۵۸</p> <p>یہ بڑھیں کہ رو کے دین خوشام کو یہ دیر کیا کہ سوچ کر کیا فوج شام کو</p>	<p>۵۵۹</p> <p>لکھتے ہو پہلے کوئی کوئی قتل بسد ہو فوج ہو نہ شمر ہو نہ این بسد ہو</p>	<p>۵۶۰</p> <p>بقصد تھا انکا ملکات غرب و شرق پر مثل شعلہ مہر تھے اعدا کے فرق پر</p>
<p>۵۶۱</p> <p>و بچین بچین تو پاک ہے یہ اہل شام و کو نسب تھا دارو کیا اور کیا از نام قین کے صفد دین آج کیا کام ایران سے ہر غرضین باہم کام</p>	<p>۵۶۲</p> <p>دروازہ جبین ستم آتے ہیں کب باہر میں کبھی کبھی اوصاف سے کب آفت ہیں شہر شہر شہر شہر گروہ کی فوج میں بچے جبین</p>	<p>۵۶۳</p> <p>کوئین بچلیان صف اہل جہاں و حالوں کی بھی بچیں کالی گھاٹی سیدان سچاؤں کی فکر ہو اہی بچے گزرتے سون قفس اہی</p>
<p>۵۶۴</p> <p>چڑھو نہ تھو پہ سر اہی قین سے آیا رنگ اسد ملک کا جب تھیں تلوارین مار رنگ</p>	<p>۵۶۵</p> <p>سیدان میں اہل دلی ہن دارین صغیر یہ سب میں چوٹیوں کی قطارین صغیر</p>	<p>۵۶۶</p> <p>لو کہ فرسیت ہر اسوار ہو گیا دو ہاتھ اٹکے سپہ پہلے چار ہو گیا</p>
<p>۵۶۷</p> <p>ان کی ہے وہ تہم تلوار و جو دیر دکے ہاں شہر صفد و جو دیر ہر کے ہر زین غصہ و جو دیر حاکم کی این صفد آرد و جو دیر</p>	<p>۵۶۸</p> <p>بڑھنے کی آدم سے فوج ستم کی صف یہ ہم ہوسا دھم ہنر بڑھتے صف نارک چلے تھیں بول بول و جا و تھ قصیدوں بچیں کہنے اچھ و تھ</p>	<p>۵۶۹</p> <p>تو بچے چلے گئے ان دنے جبار تھ وان آتھ بچیں از تو و حالین از تھ اس بارے سے گئے برابر تھ و بچلیان بچیں کہنے کہ سوار تھ</p>
<p>۵۷۰</p> <p>سکین لہی کہ تھیں ایسے کسوں جس کے ہر تھاتے ہر دن کہ تھیں کسوں</p>	<p>۵۷۱</p> <p>جوڑے پیام دونوں کے کس بے تاب ہے سورق کچ ادا کھل آئی نقاب ہے</p>	<p>۵۷۲</p> <p>تقدیر سے ماہر اکدم میں سے گئی موت اٹکوا تھوں ہاتھ ہم میں سے گئی</p>

۱۵۱
لو سچ پہنچا کوئی زور دے جو اگر کیا
سکڑ نہ اوردی کدہ میں پگیا
والی اڑی جو گھٹا غیب گر گیا
منہ نہ بچ شلہ نہ بکا آہن کی گھاکیا

۱۵۲
یون چوں زنگ کھائے ہزار جا
جسٹین ابن کوئی کسے جالے ہزار جا
برسا کے نہ سون کا پھر آئے ہزار جا
دیر پاہو کے رنچ چاٹے ہزار جا

۱۵۳
دو دن جوہر کی گئی غول کی گئی
نفس نہ خود القار کے کو پھیل گئی
وہا لون میں رنگ نہ بدو غول کی گئی
وہا لون میں رنگ نہ بدو غول کی گئی

۱۵۴
ہو چا سو سے سو ہو ہمایے غدر تھا
را خود تھانہ فرق نہ جوش نہ صدر تھا

۱۵۵
گلزنگ چون غازیون کے ہرین بنے
دم ہرین س زمین پر ہزارون گن بنے

۱۵۶
غل تھا کہ سر آرتے ہین آفت ہر جان پر
بھاگو چڑھے ہیسے ہین یہ بجلی کی سان پر

۱۵۷
عین جب بندوں کی گزشتہ بیان
دودھوں کی ہوئیں میں صفایان
اندکی پناہ وہ تیغ آزار بیان
آفت کے تھے غیب کی آزار بیان

۱۵۸
کیا کیاتے سون میں جنگ کاٹے
چکے سوار کوں شنگ کاٹے
زین پر چڑھے زین پر شنگ کاٹے
ششدر کیا سپاہ کو چوہا کاٹے

۱۵۹
آتش نشان سون پہاڑ تھنے چنے
گو کیا کہ برق زین ادا تھنے چنے
پہاڑ تھنے اور کبھی بد تھنے چنے
تیغ جال سے بھی بھا تھنے چنے

۱۶۰
خربوں سے کاپتی تھیں صفین ازہام میں
اک زلزلہ پڑا ہوا تھار دم و شام میں

۱۶۱
اک شور تھا کہ صاعیہ قوت بھی پست میں
بچے خدا کے شیر کے کیا تیز دست میں

۱۶۲
ہوئے مقابل آٹے یہ کیا تھنہ تھر کا تھا
اک آٹہ تھا تیغ کا اور اک ظفر کا تھا

۱۶۳
کھائے سب تھنہ تھنہ تیغ سرن
لکھائے تھنہ تھنہ تیغ سرن
زبون کا کد کد کد کے گار ارنہ تیغ
نہاوار بن لوتے تھے ہر ارنہ تیغ

۱۶۴
ان صان تھا جدہ سبک خانے
کاٹین جو چوچوں کے کوہ قاتلے
بیدم تھا کسے سب وہ قار ارنہ تیغ
تیغ کو چاک کٹتے تھے تابا قاتلے

۱۶۵
تیغ کو چاک کٹتے تھے تابا قاتلے
چپن کہ تھیکو کھاتے ہی تھنہ نامہ
پانی وہ تھیکو زہر پلستے کامہ
کٹا ایسا تھیک سخت جان تھنہ نامہ

۱۶۶
بل ابروون پر شہر است چڑھا ہوا
ہرنگ سے تھارنگ شہا مت بڑھا ہوا

۱۶۷
دم ہر شکار بند میں ابلجے زمین میں
رہو اسے اتر کے در آئے زمین میں

۱۶۸
دم ہر کبھی رگے نذرہ میں نہ وہاں میں
تھمتی ران بکلیان کہیں اوسے کے طالع میں

دو دن کوڑا لڑا نہ کچھ چھینا گیا
 پوسے بندہ سوسے بیکار گیا
 بیسکریا دین اسے چھو گیا
 چھوٹ چھا گیا وہ پکے کو گریا

کشت خفاہ خفاہ نہ کشت گیا
 تھی ابھی کھینچا جا رہا تھا
 جسے غرور اٹھا ہوا وہ پست
 پست ہو گیا جو بڑھان میں پست

وہ
 قتل بن کر نہ کشتے برابر دیو
 دونوں طرف سے ہی لڑا نہ دیو
 جیسے کشتے تھے شہر آبی کے شیر
 قتل تھا گھون پلنے چھری آپ چھری

بہل تھے بہلون پوچھو اس کا زار میں
 گھبرا گئی تھی موت بھی اُنکے شمار میں

ساحلی تو چھپے پائوں سے داسے لگے تھے
 باقی رہا جو ہاتھ وہ ہو چکا اجل کے ہاتھ

آخر تو کوچ ہو گا جہاں خراب سے
 اکبار موت آئے تو چھو میں عذاب سے

انہوں نے بڑے قلعے بنائے کہ چاہے
 انہوں میں لڑتے نہ ہوں کہ چاہے
 جاننا زول میں تھیں کہ چاہے
 بیخون نہ تھیں پیر کہ چاہے

بالسنن بن صاحب نیچا گیا
 اکدم میں کھٹکے جو بعد اسے چار گیا
 رہو اسے سنن پودہ ایل چار گیا
 دو گام چلے خاک پر پرا چار گیا

وہ
 سب دیکھتے تھے جگمگی و خاک
 باہم تھے پورا بھی ہر کہ تھا کی شان
 و طلا دی سو کہ بن نہ لاکھا کی شان
 کچھ نہ کھنڈن کو چکا بھلا کی شان

لہروں سے صف دون کے کیلے ہاٹے
 تیغوں سے نہ سنانوں سے سینے ملا دیے

کرتے ہی گود بدو وہ میدو ہو گیا
 سر جس جگہ گرا تھا وہیں سر ہو گیا

گھبراے بھیڑ میں نہوڑے اردحام میں
 ترکوں نے لڑکے نام کیا روم و شام میں

وہ
 کسے نہ کھنڈن گرا کر کھنڈن
 پائے نہیں وہ قابل سر کھنڈن
 جلاوا بن سدا تھر کھنڈن
 نہ پڑا ران سبلا پیر کھنڈن

وہ
 کشتے تھے کس کے صف اول لگ لگ
 دیکھتے تھے کھنڈن کھنڈن لگ لگ
 کشتے تھے کھنڈن کھنڈن لگ لگ
 کشتے تھے کھنڈن کھنڈن لگ لگ

وہ
 کشتے تھے کھنڈن کھنڈن لگ لگ
 کشتے تھے کھنڈن کھنڈن لگ لگ
 کشتے تھے کھنڈن کھنڈن لگ لگ
 کشتے تھے کھنڈن کھنڈن لگ لگ

ملنے میں لاکھ کے ہو تو ظالم کو مار لیں
 ہم آئیں چڑھ کے سر کا آمار لیں

کھنڈے کا تھا مقام نہ جاسے پناہ تھی
 کشت حیات لشکر اعدا تباہ تھی

وہ
 کھنڈے کا تھا مقام نہ جاسے پناہ تھی
 کشت حیات لشکر اعدا تباہ تھی

ملنے کو لگتی اور جو آسمان سے آتا ہو

۷۵۳
خشب شکر سے جو پوری بجلی کر سیاہ
اک نزلہ سا آگیا آدھی نٹھی سیاہ
گھڑا اڑا کے بڑے عیون فلک سپاہ
چھپا صفوں میں گھر گیا ابین نگاہ

۷۵۴
چنگ کے شکر ٹکڑوں کو لالہ رنگ
چنگ کے شکر ٹکڑوں کو لالہ رنگ
چنگ کے شکر ٹکڑوں کو لالہ رنگ
چنگ کے شکر ٹکڑوں کو لالہ رنگ

۷۵۵
عباس بن شہنشاہ جو یہ آواز جان گرا
تلاوے چھپے حضرت کو دی صدا
آفا شہید ہو گئے زینب کے دربار
سکات لبین زن کے سین بلی خوا

۷۵۶
بزرگ سنا میں سینہ نازک میں گھر گین
اک گلبدن پس سیکڑوں لودا میں پورین

۷۵۷
اب چاہ کیا ضرور ہو اس آب رشت کی
دیکھو جھلک رہی ہیں دہ نہرین ہشت کی

۷۵۸
مارا بے ظلم دور علی کے ہوا سون کو
خادم اٹھائے لانا ہواں جو پکیا سون کو

۷۵۹
جہاں سے گئے پٹا اب بجائی کہ
آواز دے کے حال شاہ بجائی کو
پٹے اور سے عیون نین اب بجائی کو
زار غم میں بجائی کے آواز بجائی کو

۷۶۰
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

۷۶۱
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

۷۶۲
سر پر بڑی جو تیغ تبر آسم چھڑا
چھوڑا ترپ کے خاک پگھلے سے گر پڑا

۷۶۳
سر پر بڑی جو تیغ تبر آسم چھڑا
چھوڑا ترپ کے خاک پگھلے سے گر پڑا

۷۶۴
سر پر بڑی جو تیغ تبر آسم چھڑا
چھوڑا ترپ کے خاک پگھلے سے گر پڑا

۷۶۵
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

۷۶۶
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

۷۶۷
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

۷۶۸
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

۷۶۹
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

۷۷۰
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین
بجائی سے کہہ بیٹھے عیون فلک
نعین اور سے بیٹھے بجائی پورین

<p>۱۹۱</p> <p>پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ خوشنما جسک کہ دم میں گھرنے جا بیٹھے خدا جسم و دل سے چٹے چٹے پے جہاد آزان سے کہد باخدا رکھنا جو بیاہ</p>	<p>۱۹۲</p> <p>راستی ہے علامت اس کی کہ نقلا رو کر حسین نہ ان میں نہ خدا انہ سے بن میں تھے جو چھوٹی اولیا آؤ تھن کا سوا کسی بڑے نہیں خدا</p>	<p>۱۹۳</p> <p>پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر آگے چلے گئے تھے سید کے پر کھینچی ہوئی تھیں اعدا ابھر ابر کچھ چھپے تھے نہیں دجا برون</p>
<p>جیتے آدمی سے پاس نہ مادر کے ایو یرس اگر سپر ہو تو اب مر کے ایو</p>	<p>پاؤنگاب کمان میں جو دنیا سے جاوے ناموں کو وقت دین بھی تم یاد آوے</p>	<p>دو لون کے تن پہ گواہن کاری ایسے عباس دوسرے ہیں سر ہارے کھڑے</p>
<p>۱۹۴</p> <p>پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر</p>	<p>۱۹۵</p> <p>وہ چھپے کی ترس میں دھکا لگائے دونوں سا فران عدم یاد لگائے روئے اپنے سید نبی زاد لگائے عباس لگائے اکبر عالی زاد لگائے</p>	<p>۱۹۶</p> <p>غفلت کو دیکھ کر پکارا وہ بیکار مولانا ہم نہ تھے بن اب یہ تمام سینے قریب جو آئے تھے تمام آواز دی ہو دونوں سید کا کلام</p>
<p>ہوئے تھے جو جو دیکھ نفس چند ہو کر آنکھیں بویاں گلی دین لب بند ہو کر</p>	<p>نالوں کی تاب کشیدہ گردن صدائی آواز قاطعہ کے بھی لسنے کی آگئی</p>	<p>ہو تو تڑپ لے ہو لیون پر دم لے ہیں ہو تو تڑپ لے ہو لیون پر دم لے ہیں</p>
<p>۱۹۷</p> <p>پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر پسندہ نہ ملے کہ ان کو شاہ بخیر</p>	<p>۱۹۸</p> <p>روئے تھے لب لبیبی کار لے ہو کر حضرت کس نے پورنگے آؤی نگاہ نہ لکھتے تھے کہ لگے شاہ دین پناہ گھوڑوں پر کھڑے رہی پان کھینچی پناہ</p>	<p>۱۹۹</p> <p>دونوں لکڑی کے کما آئے خضر سینے قریب جو آئے تھے تمام سینے قریب جو آئے تھے تمام سینے قریب جو آئے تھے تمام</p>
<p>یہ یقین غلاموں پاس رو پاس میں ایذا اٹھائی اپنے دونوں کی پاس میں</p>	<p>سینے قریب جو آئے تھے تمام سینے قریب جو آئے تھے تمام سینے قریب جو آئے تھے تمام سینے قریب جو آئے تھے تمام</p>	<p>صدر ہیں جالنی کے دل دغا پاک آنکھیں نہ لگے دیے بغلیں پاک</p>

<p>۱۰۰ بہت سے گزشتہ گزشتہ گزشتہ لاشعہ لاشعہ لاشعہ چلنے شہر سے ویران ہو گیا پہلے بن حسین کے قدموں پر چلے</p>	<p>۱۰۱ جانی کس حال پر تسم ہوا حضرت سار کے آنے کا عالم کیا اس وقت باہر آئے چلے جانے پس ایک روزی بن بیت مرقا</p>	<p>۱۰۲ باہن گلے میں پیار سے ڈالتی ہیں اچھ کر گلے سے ہٹو گا تو وہیں آئے اس چنے کی بند کو مار تو وہیں آئے آمان کرانچے پاس بلا تو وہیں آئے</p>
<p>۱۰۳ دل کو سنبھالیے کہ دم میں دم نہیں روستے ہیں آپ کیلئے کچھ مجھ کو غم نہیں</p>	<p>۱۰۴ ڈر ہے کہ ضبط آہ و فغان میں گذر نہ جائیں اولاد کا یہ داغ ہو صد سے صدہ جائیں</p>	<p>۱۰۵ قربان جاؤں تب دل مضطرب ہو تم پہلوؤں میں پہنچ میں والی کی قبر ہو</p>
<p>۱۰۶ اس کی گھم میں جان سے نہ سہی تسم سار ہوں بس اب یہ آرزو کہ میں بھی شمار ہوں</p>	<p>۱۰۷ حسرت زدود کھا کے مجھے بچپنے چلے کیا بیا بننے پر صوگے جو دھابے چلے</p>	<p>۱۰۸ یوں کس کی شہینے بن گیا اور دون کھین پوچھو اسی سے عشق ہوں بن سکے نہیں</p>
<p>۱۰۹ ہو گا کہ زمین و آسمان کا وقت ہی ہنگام عصر میری شہادت کا وقت ہی</p>	<p>۱۱۰ اور کس میں غم کی گھر کی تم نہیں اب زندگی ہو موت کے گھر کی تم نہیں</p>	<p>۱۱۱ ہم پر غم ہو چکا امام حسن کی ہو کے میں غم ہو چکا امام حسین کی ہو</p>

<p>۷۱</p> <p>و انو پو اخمار کے کتنی ہو بار بار اآن کو آن لاون کسان میں سگوار سک کو کھاون کیسی شاد و نامدار لگو لگو سچا اب چینی شکر گوار</p>	<p>۷۲</p> <p>ابین تیر نہ تھے غمان خوش کیا آن بنو امین علی پوری ہوا دور دور دلوں میں کہ جسکی بین بارب خلیک کو کس نہ رہیں ہوا</p>	<p>۷۳</p> <p>شکلی وہ صبح کی دہرائی دہ خوار وہ جو بنا ہوا سے رفتوں کا بار بار جنگل کے وہ گلون کی مہک آدہ بار آوار بلیوں کی وہ در کپ پش گوار</p>
<p>۷۴</p> <p>سادات پر چڑھائی ہو ساری خدائی کی تدیر کیا کروں کہ بچے جان بھائی کی</p>	<p>۷۵</p> <p>ہر حسین پر جتنی ہیں تلوارین سان پر کیا بٹائی ہو غر سلیمان کی جان پر</p>	<p>۷۶</p> <p>گرمی میں لطف سردی موج نسیم تھا ہر شخص جو قدرت ربہ کریم تھا</p>
<p>۷۷</p> <p>زیب کیسے پاس کیسے بیٹے شہین نفسہ صلیطیں مخالفت مٹی بن مہلت نہ دیکھا اب پہن اکرم کی تاج مٹی کو شری کیسے غن شہین</p>	<p>۷۸</p> <p>جو مخالفت مٹی تھے اور حرام باہم عابین پوئے تھے تقدیر نام ناگہ جو غائب ہوئی تو ابین نام حاکم کیسے کئے تھے شہین نام</p>	<p>۷۹</p> <p>ترکا وہ نور کا وہ بہار شمع شفق وہ نورہ فضا وہ بیابان برق فردن سے زرشان تھا جو غلہ کور گردن پہ گلیا تھا خج انہا بن</p>
<p>۸۰</p> <p>کتا ہو حرم قتل شہ شریقین ہو خجر ہو آج اور گلوں حسین ہو</p>	<p>۸۱</p> <p>وان مستعد ہو شکرا عداں ہوا پر باندھیں کمر او مہر بھی مجاہد ہوا پر</p>	<p>۸۲</p> <p>رفت و کھار ہی تھی زمین اپنی شان کی گویا اٹار لی تھی تباہ اسسان کی</p>
<p>۸۳</p> <p>تھوڑے کیسے گئی نیت خفا تھوڑے کیسے گئے کابین اٹھا ایک اس تھوڑے کلمے سے کمال سکھن آگئی جہان دین عمر کمال</p>	<p>۸۴</p> <p>وہاں کے پہل میں در آئے خباب وہاں کے کوئی چشم نہیں آتش طلب بیکار کوئی ساری بیابان ابدی طلب مضطربین ساری زیب و زینت طلب</p>	<p>۸۵</p> <p>پڑو گون جو زمین خاک آفتاب رژن چراغ دیدار ای تھوڑا ب شہر اٹھا بہن کو بوجن کا بیچ و ب نہا شہر پہن سکن شفق سے ہر کھیل</p>
<p>۸۶</p> <p>ظالم بڑے ہیں قتل کو تلوارین تول کے فریاد حق سے کرنی ہوں بالوں کو کھل کے</p>	<p>۸۷</p> <p>چہرہ ہو زرد دل ہو بھیم ملال ہو مرے میں کرب ہوتا ہو جیسے محال ہو</p>	<p>۸۸</p> <p>دور یاب حسن شہن تھا ملک بلا ہوا پانی پہ شا گلاب کا تھوڑا کھلا ہوا</p>

<p>۱۹۷ خونہ کنڈ زبان نہ لانا سوسے صبر وینا ہو اہل صبر کو عادل خیر ہے صبر بکری سے ہو کر جو بھی قبول سے جانے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>	<p>۱۹۸ پتھر دیکھتے تھے آسمان غم ناگاہ آئے حضرت عباس بنی نام کی عرض حکم کیا ہو غلاموں کو ایام سورۃ قیامت کی آیت پاپاؤ نام</p>	<p>۱۹۹ ہند کی کمون نامتہ پتھر دیکھتے تھے خونہ کنڈ زبان نہ لانا سوسے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>
<p>۲۰۰ بھائی حسن سے چھوڑ گئی مانجے باب سے اب کر بلا میں آکے بچھرتی ہوں آپ سے</p>	<p>۲۰۱ ام بھی بڑھیں جو حکم شربے نظیر ہو نزدیک ہو کہ بارش باران تیر ہو</p>	<p>۲۰۲ مارا تھا جسے حرب و عشر کو جان سے اٹری تھی جو علی کے لیے آسمان سے</p>
<p>۲۰۳ کسی بھی اور فوج سے پیچھے خطا شمار نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>	<p>۲۰۴ چلا پہنچا فوج سے پیچھے خطا شمار نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>	<p>۲۰۵ خونہ کنڈ زبان نہ لانا سوسے صبر وینا ہو اہل صبر کو عادل خیر ہے صبر بکری سے ہو کر جو بھی قبول سے جانے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>
<p>۲۰۶ روستہ ہی روستہ عمر گئی اس کاں میں ما تم بہ ماتم آنھوں سے دیکھا جہاں میں</p>	<p>۲۰۷ لیے دوسرے کونوں سے کانون کو چھین لین نامی ولادرون کے نشانوں کو چھین لین</p>	<p>۲۰۸ دامن میں بھول باغ طاف کے لیے ہوس ہوڑ کن دین کی پشت پر تیکہ کیے تھے</p>
<p>۲۰۹ لیکھ سے لکھتے ہیں کیا نام نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>	<p>۲۱۰ نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>	<p>۲۱۱ نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر نہیں ہے نہ عین کی جگہ سے صبر</p>
<p>۲۱۲ کے دھارے سے ملے لاکھ ہوں ہو کر ایک ہی میں گر پڑے خاک ہوں</p>	<p>۲۱۳ گرتا المذرا اب کا ہمارے رسول کا بچا حسن کا سبز عمار رسول کا</p>	<p>۲۱۴ ہل ابرو دہن پر تھکے مضمون یہاں تھے سہرا لیے ہڑی ہا تمام ہی سا تو تھے</p>

<p>۱۳۴ زاد تو بہ در جود نہ است کار پر دھار چلے سجدوں بڑھکے عباسؑ باؤزار مولا کے خادون کو صدای یکبار زاد بر باد شاہ در عالم کی پیشبار</p>	<p>۱۳۵ وکیا جو ہو کر بجائی کو نہیں پیار گھڑ سے کی آگ دیکھ کر شفقت کیا آؤ میرے نیاڑ سے محبوب باؤزار پہل جلد میں چلتے کیوں تیرین فر</p>	<p>۱۳۶ سنا سنا دل چاہے اس جگہ نہ نہرے تھے یا علیؑ دل کے نشان نہ گھر نہ نہشت تھا سوراہا نہ جانی تھی فوج فدا مان زمان نہ</p>
<p>۱۳۷ جھک جاؤ اب کہ وقت تھی دشمن سے مہر ہر دین بین کا طرہ سے زین پر چڑھو کہ زینت لشکر تھیں سے شان و شکوہ فوج پیغمبر تھیں سے</p>	<p>۱۳۸ آقا سے اتھو جو کہ بولا تنہا روال ساتھ ساتھ ملتا چلے غلام آکھنچین انکھ سے کہنے لگے امام میرا جگر نہ تپا جو سنگوار و شوخ رام</p>	<p>۱۳۹ سرست تھی آفتاب کو ذروں کے روپ پر دھوکا تھا چاندنی کا بیلیان کی دھوپ پر کیا کیا زینت سود غازی کے ساتھ سب کیا کیا خدایت غازی کے ساتھ</p>
<p>۱۴۰ انصار یا فدا ہو سب سے باریاب خادم ہی زدا بجن کر لائے نصرت میں نے بغیر اب تمام کی کیا پڑھتے ہی فوج چھایا ساز و اراق پر مکوسی تھے ظہور کہ محمدؐ براق پر</p>	<p>۱۴۱ کلیف روح دل کو نہ کیوں ناگوار ہو بیتام سے لہو کی قسم تم سوار ہو دعا سے اپنے دل سے نہ بولنا لاؤ تپا جھڑ جھڑ عباسؑ کا سدا</p>	<p>۱۴۲ ڈکڑا لگی جو بڑھ کر ہر پہ چاری ہیں کیا کیا سپاہ شام کو تلوارین ماری ہیں پوچھا جو نگاہ میں نہیں کارا کار کس اداس کے حکم میں شام فدا فدا</p>
<p>۱۴۳ تکلیف کے چلی کر کہ پڑے سوار خاتم بھی اپنے گھوڑے پہ چھینند جان تک کہ میں پہ چھینے زینت یار تکلیف خراب غائب ناچار</p>	<p>۱۴۴ زین پر چڑھو جادو چاندنی کی دھوپ جکا علم چلائی پر دو خنجرین کا دونا جلوس ہو گیا فوج حسین کا آئے جو تیر علیؑ مہر دھپ کی</p>	<p>۱۴۵ مست بان حکم کر تھے جگہ جگہ سر کہیں صفت عود میں کیا نیت کی تکلیف کے چلی کر کہ پڑے سوار خاتم بھی اپنے گھوڑے پہ چھینند</p>
<p>۱۴۶ اک تیر رکھ کے دھڑھاک تیغ ڈاب میں پیدل چلے شہ دو بہان کی رکاب میں</p>	<p>۱۴۷ آئے جو تیر علیؑ مہر دھپ کی تکلیف کے چلی کر کہ پڑے سوار</p>	<p>۱۴۸ تکلیف کے چلی کر کہ پڑے سوار خاتم بھی اپنے گھوڑے پہ چھینند</p>

<p>۵۲۴ جرات بن یک ایک جری لاجواب تھا جو با وفا تھا اگر کون مین وہ تاجاب تھا جاری مون پر کوئی خطر اب تھا کچھ ایک تو دوسرے کا پڑا تھا</p>	<p>۵۲۵ ملا شہید ہو گیا نصرت اب کے کھا کھا کے زخم مر گیا اب کے کلمہ آئے بارود و دلا اب کے سر کس نے گزرتے دلا اب کے</p>	<p>۵۲۶ شما شوق آسے سے پیش کام کو میتے تھے کسی بھی ضیعت غلام کو گھوڑین و اہل شام ام نام کو پٹیا بلند چو دادا کے نام کو</p>
<p>۵۲۷ سیرم کھی تھی زلس ہر نوبت میں بہر مرد پہنچ گئے باغ بہشت میں</p>	<p>۵۲۸ اب کیسی حضور پر مد سے زیادہ امید و ارادہ و غافانہ زادہ</p>	<p>۵۲۹ جان ابی دیو کج بے شہر شوق پر صدقے کیا سن نے ترا سر حسین پر</p>
<p>۵۲۸ روئے پیر کی طرح ہر اک لاش باہم آیا چہ اترے لیے سو کا پیر حرف کو دفع کئے گئے کلمہ لا مقام تیک کہ زینت کسے کو اسے سجا آئے</p>	<p>۵۲۹ ست پر کو چھان پہنچا پہنچا لاکھوں شہر کلمہ کلمہ کلمہ راہ خدایں تن سے سیا کلمہ کلمہ و نیا سے خرد و سو باغ بہشت میں</p>	<p>۵۳۰ اسکے خواص کو کیا حق میں چہ تیر بیون کی طرح تیرے بیون پیچیر فریاد کن آنکھوں سے کلمہ کلمہ نیراز میں اسے خیرین سے پیچیر</p>
<p>۵۳۱ لا حین گین بول کی جانی کے سامنے بجائی کا دم نکل گیا بجائی کے سامنے</p>	<p>۵۳۲ بیٹے بھوئی کے دیکھے کیا کام کر گئے پھر ہشرنگ جینیے اگر آج مر گئے</p>	<p>۵۳۳ پھر دے دے ساوہ میل کے بجائے طاہر اب رکھ گئے ہم بے لے گئے</p>
<p>۵۳۲ دیکھا جو کسے لاشوں کو نہ دیکھا جو نصرت میں سن سنا غم غم لوہہ باغ و کسے شہر سے دو دو کسے غلام کی جی گزرتی تھی</p>	<p>۵۳۳ باقی خدایوں میں ہو سکون باہم اکتہ میں اور حضرت مائیں بیکام ان دونوں صاحبوں میں کوئی غم و اداسے جی پہنچے جی بیکام</p>	<p>۵۳۴ جس سے میں حضرت شہید کلمہ کلمہ مائی ہی صابا بے بابی بابا نیا بھو جی ہی بیکام کلمہ کلمہ عید اب ہو گئے کلمہ کلمہ</p>
<p>۵۳۵ طلب کا حرف لب پہ نہ لاد کلمہ کلمہ کلمہ کلمہ کلمہ کلمہ</p>	<p>۵۳۶ قرآن کے میں جو عمل ابھر ضروری قبل حکم حضرت شہر ضروری</p>	<p>۵۳۷ کچھ کام سے جلد برائے تو شاہدوں اکبر تمھاری لاش اٹھائے شاہدوں</p>

<p>۵۵</p> <p>لیختہ شہ سے خون بیان کارزار مادر سے باغ اٹھا کے کما شکر درگار بین نو عاشقین صبح سے کرتی تھی یاد بچے کے تین بچوں پر ہون شان</p>	<p>۵۴</p> <p>کھڑکڑ پھٹکے کاٹھے پہاڑ انا بیابان سہرا کھڑا ورتی ہو کیون آپین خوا صاحب تھلے باب نے تو کھودی ضیا دور نہ بھی اذن جب کدہ غمیں چچا</p>	<p>۵۳</p> <p>بیلاد اکینل بچہ باری تم جیلا اب ہے تم جیلا پوین دوسکے جیلا مان کا جیلا مال چچا کا الم جیلا چشم جیلا اشعار جیلا جیلا کا غم جیلا</p>
<p>گو سخت ہے یہ داغ مگر دم نہ ماروں گی اکبر پہ تلو چھوٹے کو صغیر داروں کی</p>	<p>آتے ہیں تیر ظلم سہو خصال پر داغ لہر جائے دھم ہو عمو کے حال پر</p>	<p>جلدی یہ سرشار شہ مشرقین ہو اب تھ چھپا کے قبر میں ہوین تو چین ہو</p>
<p>۵۶</p> <p>شوق ہو پستو و صدف نگاہ سدائے گئی و پوین سچیل لودے باو سدائے گئی و پوین سچیل لودے باو ملو این کا خاک جب کو دفن میں نہاؤ مین دود و شہ زہی ہون بوگا آؤ</p>	<p>۵۵</p> <p>جانب صاحبین کی تو جیلا جلیں دلال اپنے زبیر جیلا گندہ جلیں لاشین جیلا جیلا جیلا جیلا جیلا کریمین جیلا جیلا جیلا جیلا جیلا</p>	<p>۵۴</p> <p>تقدیر نہ ہوئی مین دیا غم نہ جیلا سو کھنہ اکٹ دیکھ پر غم نہ جیلا باتین جیلا ہونے باتین جیلا ہم نہ جیلا حشر زندہ جان سے جیلا ہم نہ جیلا</p>
<p>جھلے ہون مل بھی نہ فغان کو کدو ونگی امیگی اش حب پوین جی بھر کدو ونگی</p>	<p>ہم جی کے کیا کرن کدو ونگی اس درد کا علاج اگر ہو تو مرث ہو</p>	<p>سب درد ہمیں شور ہی فراد واکہ افسانہ تاہ حشر را اپنے بیاہ کا</p>
<p>۵۷</p> <p>پتلی غم سے ناموں شاہ دین آباد میں سے شہ شہر کا نازین رونی غم سے کو نازین شہ شہر کا نازین صد سے گل گیا جگر کا غم خیرین</p>	<p>۵۶</p> <p>تپا سے صدف کیل در شاہین تپا سے صدف کیل در شاہین تپا سے صدف کیل در شاہین تپا سے صدف کیل در شاہین</p>	<p>۵۵</p> <p>صاحب کجا انباہل تو جیلا جیلا با قوت لب کو بہر خواؤ ز خان کو خان جیلا آنگون جیلا جیلا جیلا جیلا جیلا جیلا جیلا جیلا جیلا</p>
<p>دل تمام کر سوئے اکبر نگاہ کی ہر حد اٹھا کر بیٹھو کے مسند پہ آہ کی</p>	<p>دو طاہرے خلق میں کدہ کے دھپے شادی کا قل ہوا نقابہ ماتم سے دھپے</p>	<p>آؤ کی شہ جب جسد پاش پاش پر مقتل میں جتنا چاہو رو پوجھ لاش پر</p>

<p>۱۵۴ اسباب کیکل چابان سے آنکھ کوئی نہیں خود کی شاک موزنا آگے ہر خدا سبحان سے گھوگھٹ ہلکے باغ کو بولاج</p>	<p>۱۵۵ روین نہ کین کوجان بچد چچین آرام اب جو درصائب تو بزمین بالون سے جو کام وہ غلبین قکوہ کی کیا ہیں آفت فیضین</p>	<p>۱۵۶ اباب تو بزم چچا عازم سفر جانی گھاٹاٹنے پادشہ سے جلدی تھین کہ پلے پلے تو بزمین جلدی جلدی تھین کہ پلے پلے تو بزمین</p>
<p>۱۵۷ جن سن سناؤن تین لایا بگر فضل میں چاہی نہ بولی دوا دگر دوا سناے جگر کہ دیا جگر کہ دیا جگر پیلو میں دل تو بکیشے کجا</p>	<p>۱۵۸ لاؤن سکا سے تو در کمان تین ہی سن ساکار ہوا یگان تین دیکھنیکی اپنے کجا کیا آسمان تین روزا یہ جگر چھوٹے بچان تین</p>	<p>۱۵۹ روکا ہی کہنے رونے ہو کجا کو بکشا ملک خدا تو راہ کی لگا دی بزم بزم چاہی ہماری بھی حال میں بزم چھینکے عمر بزمی چھینکے عمر بزمی</p>
<p>۱۶۰ گھوگھٹ میں آفتاب سامتہ زور ہو گیا کا بنی یہ شرم سے کہ بدن سر ہو گیا</p>	<p>۱۶۱ مرنے کا لطف تھا تو تھا سے ضرور تھا بن لیتی قبر اتنا نائل ضرور تھا</p>	<p>۱۶۲ بیٹا کی آس ہی میں اتونہ پاپ کی کاٹنے لگے دکھ رہا پاپے کا تربت آپ کی</p>
<p>۱۶۳ آخر وہاں سے کھنک پہ بولی دیکھ چھوٹے ہیں چھوٹے ہیں کیا بکشا چھوٹے ہیں چھوٹے ہیں کیا بکشا چھوٹے ہیں چھوٹے ہیں کیا بکشا</p>	<p>۱۶۴ صاحب خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک</p>	<p>۱۶۵ خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک خنک</p>
<p>۱۶۶ ہستی لٹا کے قبر کو آباد کیجیے جہاں کی خوشی میں بزمی کیجیے</p>	<p>۱۶۷ ہستی لٹا کے قبر کو آباد کیجیے جہاں کی خوشی میں بزمی کیجیے</p>	<p>۱۶۸ ہستی لٹا کے قبر کو آباد کیجیے جہاں کی خوشی میں بزمی کیجیے</p>

<p>۷۷۷</p> <p>جب تک کہ کاندہ لگا کر کھینچے نہ گئے تکھا سے نشتل سے کھینچ کر کھینچے نہ گئے صاحب کی تہ نہ بنیں کچھ صاحب چہینچے جلتے ہیں ہاں کچھ کیر کیر</p>	<p>۷۷۸</p> <p>صاحب بن کلام کی مفاہین میں جا کر پتہ تو ہو کہ رسول ملاقات سے کب دولہا سے بڑے کچھ کھینچ کر کھینچے نہ گئے سر شہید بے درخشاں ہو گیا میں آتش لب</p>	<p>۷۷۹</p> <p>بنیاد کے جسم پر اولاد نہ جان لہاں جان خالق اکبر بھگیا جان جہاں سے آئے لاشہ چرخ خود بچان اُس نکل دین کہے گا پتہ ہو کھان</p>
<p>۷۸۰</p> <p>پوچھا اگر کوئی پتہ شخص کا مزار تو کون اور دہائی پوچھ کر پتہ مزار اُس سے جی کوئی پتہ پتہ پتہ مزار شہزادہ ایک پتہ پتہ مزار</p>	<p>۷۸۱</p> <p>روئے لگا دین سے کچھ وہ انداز اور دان بل کچھ لگے لگے نفع با بار جرات کا خوش کرنے لگا دل کو بھار نکھڑا چھوٹے پتہ پتہ مزار</p>	<p>۷۸۲</p> <p>کچھ صاحب کچھ کچھ وہ وہ وہ وہ کچھ</p>
<p>۷۸۳</p> <p>ابین کزیری ہون پتہ پتہ مزار ابین کزیری ہون پتہ پتہ مزار ابین کزیری ہون پتہ پتہ مزار ابین کزیری ہون پتہ پتہ مزار</p>	<p>۷۸۴</p> <p>بہر کزیری مان کزیری ہون پتہ مزار بہر کزیری مان کزیری ہون پتہ مزار بہر کزیری مان کزیری ہون پتہ مزار بہر کزیری مان کزیری ہون پتہ مزار</p>	<p>۷۸۵</p> <p>بانو بیکاری کا تھم نہ کام اولاد ای نور چشم چور صوبہ کے کام اولاد آواز دی بھوکے کے کام اولاد آواز دی بھوکے کے کام اولاد</p>
<p>ہوتی ہوئی تو باؤن دیکھ سیر کے پتہ پتہ ہون لکھ کے ادھر نہ لپکے</p>	<p>صدقے گئی عزیز نہ اپنا لہو کرو جلدی گلا لکھ کے بھگے سرخ و کرو</p>	<p>پھر چاند سی تریکل دکھا نا لپکے دولہا بنا ہوا بھگے نا لپکے</p>

۹۹۱
 دنیائیں اس جگہ کا انسان نہ لگا
 پھر کر بھی جو نہ باباں نہ لگا
 اگر زمین یوسف کا خان نہ لگا
 کب پہنچ پہاڑ زرخاں نہ لگا

۹۹۲
 اس جگہ کی کیا چیز بنا
 جاگتا ہوا درت کا دودھ لایا بنا
 چھائی ہوئی دیکھو تین بنیادوں پہ
 اس عین پر نہ کر ہو جائے بنا

۹۹۳
 نازک ہنر کی کیا چیز بنا
 ورنہ ان کی گزشتہ بافت کا جگر
 خون کی لکڑی کا کھنڈ بن جائے
 کب تک عقیق بن جائے جگر

۹۹۴
 قربان گار خان علی و بول پر
 اس جس کا ہو خاتمہ آل رسول پر

۹۹۵
 ہر زخم تیغ جسم پر رنگین ہو چھول سے
 باغ ارم اسلامی میں کیے بیول سے

۹۹۶
 کیسے جو لعل پستی اور کلام ہی
 وہ بھی شہید عشق لب سخن خام ہی

۹۹۷
 کائنات حلیہ حسن کا نہال ہو
 شمشاد مثل نرہ جان با نہال ہو
 فون فانی کا سر کو چاخیل ہو
 فزنی با تو کی ہی اجی با خیال ہو

۹۹۸
 ابر کی وہ کمان وہ کیلئے نہ کھیر
 قزاقان میں راستی بھی پوچھان پیر
 قمر خاں اور سہری شہر ہے بظہر
 آہو و درک کار ہو سے بیگمیر

۹۹۹
 پت پت چلبلی دھانے بن
 سو سو برس دن کو دم میں چلبلی بن
 برکت میں جان آئی ہو جب کھانے بن
 شہر گل بیاض ایم غار کھانے بن

۱۰۰۰
 یہ کہے سرور کو صنوبر پہ فون ہی
 گردن میں تیری کسی غلامی کا طوق ہی

۱۰۰۱
 چایا عارف رب لفظ لورائے ہے
 آنکھیں اسد چرا ان کے عتاب سے

۱۰۰۲
 پھلتے ہیں گل بے ٹہر کے بیان سے
 جھڑتے ہیں بھول وقت کلم زبان سے

۱۰۰۳
 سرور ضیاء صبا تیرے چین
 صادق ہیں ہم صبح سدا تیرے چین
 خورشید آسمان طاف تیرے چین
 شام کی تیرے آفتاب تیرے چین

۱۰۰۴
 رخ صاف صاف آئینہ جوت و دور
 سب کے کا ہر نشان ابھی حال کی نو
 کسی کو سے شک لو پہ نقد میر جو
 سونے کے بار لو پہ نقد میر جو

۱۰۰۵
 لکھا ہوا کلمہ ہر خان کی آفتاب
 کبوتر حروف حروف میں چلبلی
 اس جگہ سے جھڑتے ہوئے کلمہ
 حروف کے کلمے ہیں بیان چلبلی

۱۰۰۶
 واضح ہو اس دلیل میں عین سخن نہیں
 لہر میں ہیں بحر میں ہیں گل میں نہیں

۱۰۰۷
 دیکھی ہو کئے اسی سواری ملکوں کی
 کو سون ملک ہوا میں ہو عزموں کی

۱۰۰۸
 آب حیات اسی میں ہو خالق کو اوم ہو
 ڈو باہر حسین خضر کا دل پیرہہ جاہ ہو

دل
جو رنگ کو سجیل غرضان
رہا ہو شمعوں کے نشان
وہ شمع حسن اور قیور اسان
وہ رخ حسن جتن کی جان

دل
سینہ وہ آئینہ کی نظر پری
آنکھ کی آفتاب جان کی پری
خود کو دکھاؤ منور دنیا کی پری
دشمن کو پردے سے زلزلہ کی پری

دل
ناگاہ کہ جس جانے لگا بس
خالی جو ہو گئے تھے سارے دل بھر بس
نکلے نقیب گدیوں پر کفیان کھر
آواز دی کہ ہو جسے نہ ناوا کھر

دل
کتنی ہی چشم رکھی صفائی نظر میں ہی
تار نظر گئے ہیں کہ رشہ گہر میں ہی

دل
سادہ لباس مجھ کو نہ اس رشک کا
فلت ستارہ دار ہی درلھا کے بیاہ کا

دل
یہ ورثہ دار غنیمت رب صبر کے میں
آفت پیا کر نیلے کہ بچے اسد کے میں

دل
خانہ بھر سجیل ازین صاف جان
گلہ شہر اندھا کی نہیں کھل جان
گرنی تک تین چہرے کی بے جان
سامعیان و صوفی شہر بھان

دل
افراط ناز کی کہ کینہ بال ہی
یان مشرق قصور چہنم خیال ہی
نہت یہ بادشاہی کہتے ہیں بال ہی
سجیلان و سجیلان کا نظر آجھال ہی

دل
کس سے بے چشم کہ شہر فیض
پڑنے لگا رنجیہ حسن کا مہر
دولہا ہوں کہ نہ کا کام آجھال
پڑو لگا ابین چون سجیلان و سجیلان

دل
آواز آرہی ہی یہ پستی و اوج سے
کلی ہی جھلی حسن کے دیا کی مہی سے

دل
باریکے جا گئے ہیں نہ اسکو نہ خواب میں
باریک ہیں بھی رہیں ہیں پچہ تین

دل
مارا براتیوں کو مرے تھے جان سے
گرتی ہی دیکھو برقی غضب آسمان سے

دل
سرفیق ہیں شہر کھانہ
خارجاتی وہ نہایتی نے ہی پائے
سجیلان میں شہر کھانہ
سجیلان میں شہر کھانہ

دل
صفائی میں کیا کھانہ
پاؤں پہ تازہ جلہ ہو دیاں ہو
جب آئینہ تازہ پایا وہ شہر
سجیلان میں شہر کھانہ

دل
عالم پر آٹھار ہی ناچا بس
داد کا جبکہ حیدر کرار ہی
میر جاز شاہ سخن حسرت و غم
میر جاز شاہ سخن حسرت و غم

دل
کونگیا بلاناؤ وقت بھی سارا چمک گیا
گویا شفق میں صبح کا تارا چمک گیا

دل
بچے ہیں عائدان شہر کا مات کے
پتلے بے ہوش ہیں سر پر اثبات کے

دل
عزت پر عزت آگوسہ اکبرانے دی
بی بی بی بی نے مجھ کو پیکر خدا دی

<p>۱۱۱۱۱ صلی علی ساجد و جابر روح الامین کو جسکی غلامی و افتخار چھوٹے چھوٹے خشت عباس جگر و صف و شکر و بیکار</p>	<p>۱۱۱۱۱ ستم بین ستم بین اپناں ستم بین ستم بین نہ ستم بین نہ ستم بین ستم بین ستم بین ستم بین</p>	<p>۱۱۱۱۱ ستم بین ستم بین اپناں ستم بین ستم بین نہ ستم بین نہ ستم بین ستم بین ستم بین ستم بین</p>
<p>اصل یمن ہوں یمن جس سبز پوش کا بٹکا گر ہوں حسروا لباس نوش کا</p>	<p>حربے تھے کشمکش میں ہر اک گوشہ لکھا چلے کسی کمان میں نہ چلے میں تیر تھا</p>	<p>حربے تھے کشمکش میں ہر اک گوشہ لکھا چلے کسی کمان میں نہ چلے میں تیر تھا</p>
<p>۱۱۱۱۱ اس بن میں کی تین گویا ملا تھا اتری گلے سے جبکہ وہ ہو چکا جودم</p>	<p>۱۱۱۱۱ پانی دین اہل ستم کو کی تھی کھاتی تھی روٹی بغاوت کی تھی</p>	<p>۱۱۱۱۱ پانی دین اہل ستم کو کی تھی کھاتی تھی روٹی بغاوت کی تھی</p>
<p>کو نذی جو برق ہاتھ اودھرتن اودھرت اودھالین گریں زمین پہ تو ڈھالوں پہ گرے</p>	<p>مارجے وہ دشمن دین فوت ہو گیا ہاتھ اسکا شہر ملک الموت ہو گیا</p>	<p>مارجے وہ دشمن دین فوت ہو گیا ہاتھ اسکا شہر ملک الموت ہو گیا</p>
<p>۱۱۱۱۱ ہرے پانی ضرب کھانچا تھا پتھر نہ باڑھ کی تھی کھانچا</p>	<p>۱۱۱۱۱ گریں گریں گریں گریں ران میں سے کھانچا تھا</p>	<p>۱۱۱۱۱ گریں گریں گریں گریں ران میں سے کھانچا تھا</p>
<p>لالی لہو کی لب پہ جو تھی زرم گاہ میں شیرے پر پی نہ کھائے تھے دھلا کبیاہ میں</p>	<p>تھا جاکا لہو جو ہر اک نابکار کا سب دشت کھیت بن گیا تھا لالہ زار کا</p>	<p>تھا جاکا لہو جو ہر اک نابکار کا سب دشت کھیت بن گیا تھا لالہ زار کا</p>

۱۱۱
تھا بیا بھی گئی نہ جان لوند
آئی کو با تھ آئے تھیکہ سگر
باز جیت بغیر ازان کی تھاسد
جھٹ میں ارا پین کی تھاسد

۱۱۲
بولا پیرس سید میں آوند تھو
پناہ میں لیون میں جا تھو
مارا بھی مفل کوئی کیا سون آوند
مجاہد کھیلے جو ازان جنگ بو

۱۱۳
طلب اسودت و دنا کی تھو
آیا تو میں حسین بانی تھو
نہ کیا چھوڑے کب نہ تھو تھو
نہ کیا کوئی مری تھو تھو

۱۱۴
آفت کی شریان میں قیامت کی جان تھی
رفرت کا بد بہ تھا تو دل کی شان تھی

۱۱۵
تھیرو سمند جاسپر اٹھاؤن میں
عباس زرگہ میں کین تھو جاد میں

۱۱۶
بیٹا ہون اس جری کا جو ستم تھال ہو
ایر خود سال اب ترا بجا حال ہو

۱۱۷
سیدان میں کھو کھو کھو کا تھو
تھا سخت مضطرب پیر سدا نا کھو
خجین پیکی تھے جابجا کھو
ہر جہاں تھو تھو تھو

۱۱۸
ان اس کٹ جے جیسے تھو
سادت میں جری میں تھو
کھو کھو کھو کھو کھو
تھو تھو تھو تھو

۱۱۹
پیات اس تھو تھو تھو
ابن تھو تھو تھو تھو
نہ کیا تھو تھو تھو
تھو تھو تھو تھو

۱۲۰
ہو تھو تھو تھو تھو
پیدل تو کیا سواروں کی تھو تھو

۱۲۱
سیدان میں ایک تھو تھو
ابن تھو تھو تھو تھو

۱۲۲
تھو تھو تھو تھو
سیدان ہی تھو تھو تھو

۱۲۳
انق سٹھ تھو تھو تھو
یہ وقت نام رنگ جوی تھو
گھوڑا نکال صفت تھو
تھو تھو تھو تھو

۱۲۴
یک تھو تھو تھو تھو
مان جلد میں تھو تھو
تھو تھو تھو تھو
تھو تھو تھو تھو

۱۲۵
تھو تھو تھو تھو
جھکی تھو تھو تھو
تھو تھو تھو تھو
تھو تھو تھو تھو

۱۲۶
نامی ہی تو بہا کے تھو تھو
جاگر مجھے لے فری تھو تھو

۱۲۷
مغرو پے تھو تھو تھو
مان میرے تھو تھو تھو

۱۲۸
اگر یہ صاعقہ تھو تھو
اگر دن سے تھو تھو تھو

۱۲۱
وان سے بڑھا برادرانی و شہر
ہو نہوں کو جاتا ہوا نکھار دیر
آواز دی نیول کے منہ سے راز دیر
کرتے ہیں بن لوہی کے کچھ گریز

۱۲۲
بارشقی شمع غم کے سر کا ہاتھ
مٹھتے ہی ہاتھ پیل گیا پائے کے گناہ
خالی کھینچ گیا پھل شہر کا ہاتھ
دھو ہو گیا ادھر کا تو بار بار کا ہاتھ

۱۲۳
چلے ہیں کھٹکے پیر ہونے پہلے تن
ہند جلا دس پوزنگا شہر
وان سے آرا خدائے تم کو دل شکن
پلنے جی جام جاگرتہ شہر

۱۲۴
پیا سا ہون دریا ت پیر کے خون کا
لو لگا عوص بن مجھے برادر کے خون کا

۱۲۵
گرتے ہی زمین سے دارا جہل کا بھی چلیا
پچکی بھی لے سکا نہ عین دم نکل گیا

۱۲۶
کا ہی زمین بدل گیا رنگ سمان کا
سر تیر کا آڑا دیا بازو کمان کا

۱۲۷
بوسہ لپکتے کا ستم شام شمس
اب کی تو بے تیغ چھٹی ای تو چلیاں
جانی کے چہرے عیش آنا ہو چوس
سچا سچا جہل بے خطلم اسی کے باں

۱۲۸
آٹھا قلع سے ازق ملو کجیل چھوڑ
چشم کدو منہ میں رخ کا رنگ زرد
نکلا پر سے سپر اپنا پلے پلے
جھیل بلے با دیا کی آڑی میں گلا

۱۲۹
پچھی ہوئے زخمی شہر میں تان
کانپا کا چہرہ گیا غامان خراب
دل نے کہا کبیر نے میدان شہر
جھلایا تان پیر تان اور تان

۱۳۰
ہمت خدا کے قہر سے اکدم بناؤ گے
تم چاروں بھائی ساؤں میں جاؤ گے

۱۳۱
بولی اہل کہ جلد روان سو سے مار ہو
ٹالٹ ہو تیغ پچھنی سے دو چار ہو

۱۳۲
سرکش بھی پچھنے کو گوشہ ان کا دیکھ
کس بل ذرا چاہے بھی تیرو کمان کا دیکھ

۱۳۳
کشت کا شمع پھول سندھو
جودھا کی کشتی شمع کا بونہو
اچھا کر ملا بین ہر دوں کج کج و کر
ادارہ تیرے سے بوسہ کو تان بوسہ

۱۳۴
مٹا اور کھنٹی تن و جہاں کجیل
تھپتھپ کی کمان تمام کھلے بل
کھینچا دیر شہر میں در آئے جھیل
اور لوڑ جاتے ہیں روحی دم جھیل

۱۳۵
نکلے اپنے بھائی کمان توڑ کے
لی نہ حال سے سانسے نہ بیا بوسہ
باورک دھو دھو اوجھلے کھینچو
نکلا شمس گونہ کشت کو پچھو

۱۳۶
لڑکے بھی بیان کے جنگ میں جی ہوئے پیر
سیرت غزائیں جہاں شہر دھرتے نہیں

۱۳۷
رہنا تھا اس سے موت کا بھی دل ڈا ہوا
سو فار کے دہن میں لہو تھا بھرا ہوا

۱۳۸
اس سر کے کے ذکر کتابوں میں رہ گئے
ظالم گرا تو باؤں رکابوں میں رہ گئے

۱۳۱
گھوٹے نہ کئے تھے جو دیکھا اے نقاب
جھکا اڑا لٹ گیا دور لب و لباب
نہیں اس پر اصرار نہ ہوا قمر خراب
سرسر پہ غصہ غصہ نہ لگا غلاب

۱۳۲
بیٹوں کے غم کے دل پہ چائے چہرے چار
باجون حواس گئے ازرق کے لیدار
آیا نہ لڑے ہو سے بہت کو قرار
ما بھی سا جو مٹا ہوا نکلا سیاہ کار

۱۳۳
اس طفل نے سے کچھ جو دیکھا و غلاب
مدد سے اٹھنے لگے غامہ غلاب
مر کھوں کھٹک بھٹک بھٹکے کو غلاب
ہر ت پہاڑے پائے پیچھے چرائی اب

۱۳۴
کیف شراب کفر جو تھا دور ہو گیا
چار وں مہمون سے کاٹھ پیر ہو گیا
آوارہ جوی نہ کہ تو کیا جاؤ دیر
دینے نہ نہیں پائے جو اڑاں پیر

۱۳۵
حربوں سے سب سان تمہن لدا ہوا
فولاد پشت بد تھا کئی سن لدا ہوا
بچہ ہوا ٹھٹھکی نہ ضرب اس نیم کی
امداد کیجو مرے خالق یتیم کی

۱۳۶
ان فالتون سے کام چیکے حساب بان میر
جو خالین سیاہ چھپا چھپا بان میر
آوارہ جوی نہ کہ تو کیا جاؤ دیر
دینے نہ نہیں پائے جو اڑاں پیر

۱۳۷
بڑول تھا ڈر گیا جو وہ اس دنگ لنگ
رہو اسے اٹھا لیا نیزے کی لوک پر
کرتے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر
آئین پر جھلم تھی مغر فولا دفرق پر

۱۳۸
لٹیجی ہوئی تھی جت زبیر سے دیوے
چار آئینہ بھی تنگ تھا کب سے دیوے
تن کا شیشہ تھے کر گراں اس کے دیوے
گھوٹے کے پڑن دھنسنے لگے دیوے

۱۳۹
فرزند قاطعہ کی دعا مستجاب کر
ارزق کو دے شکست اسے فقیاب کر
کھڑے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر
آئین پر جھلم تھی مغر فولا دفرق پر

۱۴۰
عربان چوڑی دہانہ
دینے نہ نہیں پائے جو اڑاں پیر
شیکازمین چوب نہ گئے نہ شال میر
ہر کھڑوشت کی زمین بان میر

۱۴۱
کارتے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر
آئین پر جھلم تھی مغر فولا دفرق پر
کارتے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر
آئین پر جھلم تھی مغر فولا دفرق پر

۱۴۲
کھڑے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر
آئین پر جھلم تھی مغر فولا دفرق پر
کھڑے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر
آئین پر جھلم تھی مغر فولا دفرق پر

۱۴۳
ارزق سے کدو نکال کر سے کدو نکال کر
قبر میں بنائے ایک جگہ آگے چار کی

۱۴۴
اسم مڑا ہے جگہ جگہ و جدال کا
دیکھوں ابھوٹ نکھوں شہر کمال کا

۱۴۵
ہر رش و لب کی جھٹکے ساغ جھٹکے
سہرے دھن دھن کے بھی آئو جھٹکے

۱۲۱
پونہ کی ہاتھ اٹھا کر اسی کی
شب کو مہینہ ہی ہو بھلاؤں و نیم
تو اس پر ہم کر زری ذات و حیم
دلہا کے سسر دھاکے آفت طیم

۱۲۲
گھوڑا بھاگے کہ انہیں جان بھلاؤں
گیارہویں ایسا بوجہ جان بھلاؤں
شیر خد کے سسر ہوڑت کر دھلاؤں
استیقا تھا رسیم کی لہا میں بھلاؤں

۱۲۳
پڑا تھا کہ متصل آیا دہ بھلاؤں
کمانے پادیا کو لگا یا بھلاؤں
جھبی کو اس غضب سے لہا یا بھلاؤں
چاقو نے بھی سسر کو جان لیا بھلاؤں

۱۲۴
بچپن بھی ہی نہ ت شہ شرفین کا
بیوہ اسے نہ کیجیو صدہ جسین کا

۱۲۵
مہرب سے کچھ سوا نہیں یہ کار زمین
وادانے دو کیا تھا اسے ایک وار زمین

۱۲۶
ایمان بتالیں اس ستم آرا کو شان سے
نیزہ علی ہلاتے تھے جس کن بان سے

۱۲۷
حضرت پتھر کے جوڑنے کے سبب
میان میں روشن میں سبب
دیکھا پھر میں سبب پتھر پتھر
نیکیا کے سبب پتھر پتھر

۱۲۸
دل کو چھینا کہ قوی اسے بن قوی
بوسے میں غصے میں غم کے قوی
سیرش جو اسے قتل میں لازم قوی
سیرش جو اسے قتل میں لازم قوی

۱۲۹
گر آئے سسر نہان سے اسی شان
گر آئے سسر نہان سے اسی شان
دی اسکان جو کھٹے نہان پر اسی شان
دی اسکان جو کھٹے نہان پر اسی شان

۱۳۰
ای غیرت حضور نہ آہ و بکا کرین
خادم ہوا کرتا ہی حضرت دعا کوین

۱۳۱
ہوئی گاہست کو یہ سسر نہان ہی
بھیا فر دینی سے بشر سر نہان ہی

۱۳۲
طاری ہوا بس در بھی طیش اس لعین پر
لکڑی سچ کے ڈانڈ کو پھکار میں پر

۱۳۳
پہلے کہا خدا کے چھین چھین
صدمے چھان سے کبانے چھین
مضبوط نظام لومہ جان اتھین
پہلی بلا سے ہر جہ ہر جہ

۱۳۴
دو دھانے دی صد لہا لہا جان
رہنم کا کھٹے حضرت کو جان
فرما دیتے میں تھاری فغان جان
فرما دیتے میں تھاری فغان جان

۱۳۵
پوراں لہا لہا لہا جان
اب کو لہا لہا لہا جان
مان لہا لہا لہا جان
مان لہا لہا لہا جان

۱۳۶
کر لو بلند معاہدہ سسر نہان کو
بجلی بھاؤ انب دلدل خرام کو

۱۳۷
یہ ہوش نہیں کے ہوش میں جان میں
رہنے دو زبان میں کچھ فغان میں

۱۳۸
کاسم کے سسر نہان کو
تیر شہاب بنکے گرا فغان کو

<p>۱۰۱ دوطاعت خود شمر کر کلو کا پکار کر اور مری تو ادا کاہ لبرون سے جا کر سپردن غذا علیکم بن ووال سوار کر اپنی جی کی جیہ پڑھ کر دے دے</p>	<p>۱۰۲ پیچھے تختہ بن بنین خاکم کونین جا کر پیچھے بن بنین میان سے نشین کر دے قاتلہ نے بندیا جبک کے ایثار چوٹے کا سٹ کے جھلا داسا راول</p>	<p>۱۰۳ بل کھاکے پھر خطا پڑا لیش شمر کر چلائے تے شبیر سولین خاکم کونین جا کر کچھ ہماروت کے حلقے میں جا کر قاتلہ نے کر آن ہی بوجھا دے</p>
<p>تیر و غامین بان ہی نسل غلام ہیں جرات ہماری وہ کہ دو دن چلیے میں</p>	<p>ارزق کو دار تیغ کا دشوار ہو گیا نقطہ بنا حریف یہ پر کار ہو گیا</p>	<p>تلوار دست راست میں جم ہو کر رہ گئی منقار مرغ تیر قلم ہو سکے رہ گئی</p>
<p>۱۰۴ تیرے شے کہ سچو پتی تیغ بیلان رد ہو گئے حادہ ضرب سپر جی لان بونہ پکار کر علی اکبر جوان بلان تیرے دلیر بہر وقت آجوان</p>	<p>۱۰۵ ہوتا تھا دشمن سے طرک بھڑا دھور مڑنا جو جیہ تیغ میں طویل ٹالے سر دیر جی کہ مڑتا تھا نواشاہ شہور پہنچتا تو فوج بڑا دھور</p>	<p>۱۰۶ ہوتا تھا دشمن سے طرک بھڑا دھور مڑنا جو جیہ تیغ میں طویل ٹالے سر دیر جی کہ مڑتا تھا نواشاہ شہور پہنچتا تو فوج بڑا دھور</p>
<p>اب جھوڑ پونہ بے اسے گشتہ کیے ہوئے گر مانگیا ہو باگ فرس کی پیے ہوئے</p>	<p>تاثر تھی مزاج میں گھوڑے کے آگ کی نسل شر پکستا تھا جنش سے باگ کی</p>	<p>قربان اس مرنش کے تھا اس فرات کے سر کی شقی کے گز کو ترجہ تراش کے</p>
<p>۱۰۷ چیلک باد کا ہوا میں سسٹن بیان نجاتے باد تیرے جیہ بھون کا آواز کہتے شکار کا بدن مشورہ شل غلامی خان ناول</p>	<p>۱۰۸ حالت میں بد بین تیرے جیہ بھون بیان نجاتے باد تیرے جیہ بھون کا آواز کہتے شکار کا بدن مشورہ شل غلامی خان ناول</p>	<p>۱۰۹ حالت میں بد بین تیرے جیہ بھون بیان نجاتے باد تیرے جیہ بھون کا آواز کہتے شکار کا بدن مشورہ شل غلامی خان ناول</p>
<p>رکھتے موزد غلامین مشکات انی کا جلوہ دکھاو دس علی کی صفائی کا</p>	<p>رکھتے موزد غلامین مشکات انی کا جلوہ دکھاو دس علی کی صفائی کا</p>	<p>رکھتے موزد غلامین مشکات انی کا جلوہ دکھاو دس علی کی صفائی کا</p>

تیرے جیہ بھون
 بیان نجاتے باد تیرے جیہ بھون
 کا آواز کہتے شکار کا بدن
 مشورہ شل غلامی خان ناول

<p>۱۶۱۱</p> <p>شیرین و شیرین کوی توئی در بیجاں چو کوی توئی در بیجاں چو کوی توئی در بیجاں چو کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۱۲</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۱۳</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>
<p>۱۶۱۴</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۱۵</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۱۶</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>
<p>۱۶۱۷</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۱۸</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۱۹</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>
<p>۱۶۲۰</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۲۱</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>	<p>۱۶۲۲</p> <p>کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں کوی توئی در بیجاں</p>

کوی توئی در بیجاں
کوی توئی در بیجاں
کوی توئی در بیجاں
کوی توئی در بیجاں

<p>۵۷۱ جنتا خانہ تھیں صفت ایک ملواریں تھے تین تین بڑی بڑی خوش کی طرف پہنچے تھے اسوار وان بلوڑن چھپان ہوئی تھیں</p>	<p>۵۷۲ پوست تھے تھیں پتی ناکت خون آئین کا پتہ چلتے تھے مہم پہم جو زانو ناپ کے خور دوم ٹھہرے کسی طرح نہ کالوں میں</p>	<p>۵۷۳ جنتا خانہ تھیں صفت ایک ملواریں تھے تین تین بڑی بڑی خوش کی طرف پہنچے تھے اسوار وان بلوڑن چھپان ہوئی تھیں</p>
<p>۵۷۴ پہنچے جو شہ قریب تین پاشن لاش کے ٹکڑے بے زمین پود و لہا کی لاش کے</p>	<p>۵۷۵ تھیم جازس سے لیکے جو خاموش ہو گئے ماتھے کور کو کے یال پہ بیوش ہو گئے</p>	<p>۵۷۶ طاقت گئی لہو جو رگون سے ٹھک گیا ٹھوڑا بھی ماند ہو گیا بانو بھی ٹھک گیا</p>
<p>۵۷۷ دیکھا کلاڑیوں کو گرتے ہیں جسم تھیم جازس سے لیکے جو خاموش ہو گئے ماتھے کور کو کے یال پہ بیوش ہو گئے</p>	<p>۵۷۸ جنتا خانہ تھیں صفت ایک ملواریں تھے تین تین بڑی بڑی خوش کی طرف پہنچے تھے اسوار وان بلوڑن چھپان ہوئی تھیں</p>	<p>۵۷۹ جنتا خانہ تھیں صفت ایک ملواریں تھے تین تین بڑی بڑی خوش کی طرف پہنچے تھے اسوار وان بلوڑن چھپان ہوئی تھیں</p>
<p>۵۸۰ دل جانب خدا سوے گروں نظری مان کا دھیان کچھ نہ وطن کی خبری</p>	<p>۵۸۱ بسل وہ بکسین وطن آوارہ ہو گیا سرتین دن کے پیاسے کا مہ پارہ ہو گیا</p>	<p>۵۸۲ گٹ لٹکے لٹکے گٹ سے کیوں نکل پڑے گھر سے دھن نبی ہوئی گھر نکل پڑے</p>
<p>۵۸۳ جنتا خانہ تھیں صفت ایک ملواریں تھے تین تین بڑی بڑی خوش کی طرف پہنچے تھے اسوار وان بلوڑن چھپان ہوئی تھیں</p>	<p>۵۸۴ جنتا خانہ تھیں صفت ایک ملواریں تھے تین تین بڑی بڑی خوش کی طرف پہنچے تھے اسوار وان بلوڑن چھپان ہوئی تھیں</p>	<p>۵۸۵ جنتا خانہ تھیں صفت ایک ملواریں تھے تین تین بڑی بڑی خوش کی طرف پہنچے تھے اسوار وان بلوڑن چھپان ہوئی تھیں</p>
<p>۵۸۶ شاوین خون چھانٹاں کھانڈاں گر دین لٹتی جاتی تھی ہاتھوں پہ شاہکے</p>	<p>۵۸۷ دم بند کر دیا تھا سپاہ یزید کا چلو سمون گھوڑوں کی اس شہید کا</p>	<p>۵۸۸ جائے کدھر کہ میرے پیر دور تھا مہر تاقدم سمند بھی یوں سہو تھا</p>

<p>۱۷۱۵ دولہا کی آج دیر پہنچ چکی ہے دولہا کی آج دیر پہنچ چکی ہے دولہا کی آج دیر پہنچ چکی ہے دولہا کی آج دیر پہنچ چکی ہے</p>	<p>۱۷۱۶ دل کے خاں چاہے کتنے بیکار دل کے خاں چاہے کتنے بیکار دل کے خاں چاہے کتنے بیکار دل کے خاں چاہے کتنے بیکار</p>	<p>۱۷۱۷ چھاتی پر اسے ہاتھ ابھریا چھاتی پر اسے ہاتھ ابھریا چھاتی پر اسے ہاتھ ابھریا چھاتی پر اسے ہاتھ ابھریا</p>
<p>۱۷۱۸ جیسے کا اب مرا نہیں رہتا ہے جیسے کا اب مرا نہیں رہتا ہے جیسے کا اب مرا نہیں رہتا ہے جیسے کا اب مرا نہیں رہتا ہے</p>	<p>۱۷۱۹ ہر پاؤں ادا کھوں کو تم کو لے تمہیں ہر پاؤں ادا کھوں کو تم کو لے تمہیں ہر پاؤں ادا کھوں کو تم کو لے تمہیں ہر پاؤں ادا کھوں کو تم کو لے تمہیں</p>	<p>۱۷۲۰ ٹھہرا ہوا تھا دیر سے شاؤر میں کے پاس ٹھہرا ہوا تھا دیر سے شاؤر میں کے پاس ٹھہرا ہوا تھا دیر سے شاؤر میں کے پاس ٹھہرا ہوا تھا دیر سے شاؤر میں کے پاس</p>
<p>۱۷۲۱ اس کو کیا جان جو اندرون کی کجا اس کو کیا جان جو اندرون کی کجا اس کو کیا جان جو اندرون کی کجا اس کو کیا جان جو اندرون کی کجا</p>	<p>۱۷۲۲ دلی ہو سانس پستان پستی اور دلی ہو سانس پستان پستی اور دلی ہو سانس پستان پستی اور دلی ہو سانس پستان پستی اور</p>	<p>۱۷۲۳ جاس تین تین کوڑھ کے ساتھ جان جاس تین تین کوڑھ کے ساتھ جان جاس تین تین کوڑھ کے ساتھ جان جاس تین تین کوڑھ کے ساتھ جان</p>
<p>۱۷۲۴ حسرت بھری نگاہ سے بڑھ گیا حسرت بھری نگاہ سے بڑھ گیا حسرت بھری نگاہ سے بڑھ گیا حسرت بھری نگاہ سے بڑھ گیا</p>	<p>۱۷۲۵ منزل پہ جا کے چن شرم کیجیو منزل پہ جا کے چن شرم کیجیو منزل پہ جا کے چن شرم کیجیو منزل پہ جا کے چن شرم کیجیو</p>	<p>۱۷۲۶ اسم کسی کے مرنے کا منہ سے نہ نامہ اسم کسی کے مرنے کا منہ سے نہ نامہ اسم کسی کے مرنے کا منہ سے نہ نامہ اسم کسی کے مرنے کا منہ سے نہ نامہ</p>
<p>۱۷۲۷ کرنے کی تین تین کہ اور تیرے تاجدار کرنے کی تین تین کہ اور تیرے تاجدار کرنے کی تین تین کہ اور تیرے تاجدار کرنے کی تین تین کہ اور تیرے تاجدار</p>	<p>۱۷۲۸ تو جان بیک کی ہفتوں کو طلب تو جان بیک کی ہفتوں کو طلب تو جان بیک کی ہفتوں کو طلب تو جان بیک کی ہفتوں کو طلب</p>	<p>۱۷۲۹ پانچواں کیلئے لاش آئی خون میں پانچواں کیلئے لاش آئی خون میں پانچواں کیلئے لاش آئی خون میں پانچواں کیلئے لاش آئی خون میں</p>
<p>۱۷۳۰ جلتے ہیں عمر سے داغ دل پاس پاس جلتے ہیں عمر سے داغ دل پاس پاس جلتے ہیں عمر سے داغ دل پاس پاس جلتے ہیں عمر سے داغ دل پاس پاس</p>	<p>۱۷۳۱ دینا سے لے سوے عدم کر کے آئے ہو دینا سے لے سوے عدم کر کے آئے ہو دینا سے لے سوے عدم کر کے آئے ہو دینا سے لے سوے عدم کر کے آئے ہو</p>	<p>۱۷۳۲ افشان چھڑائی مانتے کی گون کو ٹوٹے افشان چھڑائی مانتے کی گون کو ٹوٹے افشان چھڑائی مانتے کی گون کو ٹوٹے افشان چھڑائی مانتے کی گون کو ٹوٹے</p>

۱۹۱
صاحبین ان پین کس جکارون
جی جانتا ہوں قدم بردارون
کیا کہے روئے لاشیں کس پیکارون
مجاہدین جی نہیں کس پیکارون

۱۹۲
دی شے غفر تہی صید ناچے
ہمڑے ہر جسم کھائی کی کھانچے
مدت حسن کا اورے والی بلاچے
دولہا تہا تہی کھانچا کھانچے

۱۹۳
پیکلے آئے روئے شاہ سرکے
مان نے دھن کو گوشت جی کھالیا
جاگ لاک زمین بٹھایا بصد سدا
نیت کسے ستر دال دی ڈس لکری

۱۹۴
ہر دم عزیز راہ فنا کسے روئی
ناشا و نامراد بنا کسے روئی

۱۹۵
ممکن نہیں کہ مجھے اس فن میں ہر دم
صاحب تمھارے باتیں میری بھی ہر دم

۱۹۶
دولہا کی ساس خاک پہ پھڑکے گری
جس جانی لاشان دین غنکھاکے گری

۱۹۷
جی کھنچے کی ادا کا ضیا برسم
جلدی پہنچے کس پیکار کس پیکار
صاحب کھنچے سے تباہ و دم
فحاشا کسے کھنچے کو پیکار

۱۹۸
پین کسے خفا کسے بیدار
میں کسے گندے گندے کسے بیدار
بانو کسے غیور کسے بیدار
سے آجین ہنشاہ کو بیدار

۱۹۹
پوش آجین کسے بیکاری وہ لقا
نیچا چلو سوار ہو جلدی بیان نثار
بابر جین خلیقا اب کیا ہی انتظار
چھڑ کر کھڑے ہیں شہشاہ خاندان

۲۰۰
سیدھی نہ وہ نظر نہ وہ گفت و شنید
یہ میری تمھاری وفا سے بعید

۲۰۱
شق ہو گیا تو غم سے جگر و خاک ہو
ایسا نہو کہ قاطعہ کبرا ہلاک ہو

۲۰۲
کر لو سلام زینت گردوں ساس کو
تسلیم کر لو آخری زینت کی ساس کو

۲۰۳
خفت و تفت کسے کو تباہ و برباد
شرکے کسے کو تباہ و برباد
سے تباہ و برباد کسے کو تباہ و برباد
سے تباہ و برباد کسے کو تباہ و برباد

۲۰۴
غض نے شاہ دین کو برباد کیا
عباس بھی دین کو برباد کیا
لاشمار دون دین کو برباد کیا
دولہا کو کسے کسے برباد کیا

۲۰۵
لو صاحب زینت کو برباد کیا
خفت و تفت کسے کو برباد کیا
سے تباہ و برباد کسے کو برباد کیا
سے تباہ و برباد کسے کو برباد کیا

۲۰۶
بے بس ہو لاکھ کسے تری نہیں تھیں
لو تری سے موت لو تری سے نہیں تھیں

۲۰۷
سر پہ تہی ہن آکھ کسے تہی ہو
یان ہن تہی کی تہی کسے تہی ہو

۲۰۸
جلدی سواران ہوں کہ عرصہ ہوا
درویشی پہ بڑی دھن کا محاذ لگا ہوا

۱۹۹
بولی یہ رو کے شاہ مسکافونہ نشتن
ہو وی سلائی سے نہ کی کچھ نہ بولیں
جو کلمہ اس کے بدلے اسے غیبی کفن
نہ نہ کر کفن کی بھی ترجیح پر ہیں

۱۹۸
چھوچھان تو بال کھوٹے غیبی ہوا دم
جانی تھی باج چھکی ہوئی چھپے پر ہدم
جلالی تھی کہ گت لیا لوگوں کا گھر
دو بیساروں کو نہ بھالے تھیں کوہ گھر

۱۹۷
مونس خن کا اب بین لازم ہوا اقسام
تخمین کا فعل اور مستحقین میں علم
تپہ پنی و فصاحت در غیبی کلام
تعلیم کا انیس کے فیض اور تمام

کھا نیلنگہ رن میں ہو پشہ کر بلا کے ساتھ
چلم کو دفری ہو گئے یہ یکس چپا کے ساتھ

ہمنین لہو کے ہوئے تھیں روئے پاک
دو طحا کا چھوٹا بھائی تڑپتا تھا خاک

شایان ہوج در نہ مری گفتگو کہاں
کج مع زبان ویا چھران کا یہ رو کہاں

۱۹۶
نہ کہے چور نہ لگے شاہ و شوال
نہ مہدیوں نہ ہاں غول چنے بعد مال
نہ کہے یہ سرفراز نہ کہے جو حسن کے مال
کیا کہتا شاہ سے ان غمزدن کا مال

۱۹۵
نقصہ تھا مثنوی کہتا غداہ تبیم
تہمین نہ کہے کج کہے ہو گیا دو نیم
دل در داہر سچ ہے و صدقہ تبیم
جلدی کہیں ہیں جی اٹھائے لب لبیم

۱۹۴
اوتے اسطے کے ہو گئے بین
نظر سے دریا ہے ہو گئے بین
نہ کہے یہ دور جی مجیب دور
از دل شرفا ہے ہو گئے بین

نظر لب گھر سے آپ بعد باس لے چلے
لاشہ اٹھا کے حضرت عباس لے چلے

ہو وہ شوقین بھائی جہاں سے گزر گیا
سر ہلو پیشے دو کہ باب آج مر گیا

۱۱۱
 بمان موند مرثیہ نھارے
 جیڈر کی دلا کے بڑھ گئے ہیں
 ۱۱۲
 ہر کتاب بچے بڑھ گئے ہیں
 مینی کی لکھ بڑھ گئے ہیں
 ۱۱۳
 دوشن اطلے بڑھ گئے ہیں
 مین اطلے بڑھ گئے ہیں
 ۱۱۴
 بیل بن ریاض فاطمہ کے
 اون اپنے بڑھ گئے ہیں
 ۱۱۵
 سس گونہ نشین بن بڑھ گئے ہیں
 سس کے فقے بڑھ گئے ہیں
 ۱۱۶
 رونس بن فزون بڑھ گئے ہیں
 دیا دیا کے بڑھ گئے ہیں
 ۱۱۷
 رونس والوں کے دھارے بڑھ گئے ہیں
 رنج شولے بڑھ گئے ہیں

۱۱۸
 جیٹین ان آلودن کنفلے
 مینی کی ہاے بڑھ گئے ہیں
 ۱۱۹
 کچھو طوفان دیدہ بڑھ گئے ہیں
 بچے دیا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۰
 بدل آکھون کے دقت بارش
 ساون کی گھٹاے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۱
 کب کی گم کے جیاع روشن
 آفت کی ہوا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۲
 لکھن کی بچہ بڑھ گئے ہیں
 سونے دیا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۳
 رونس بڑھ گئے ہیں
 میدان دغا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۴
 بوٹا سے بڑھ گئے ہیں
 گوا جی سے بڑھ گئے ہیں

۱۲۵
 دونوں کے سمنڈیا دیا میں
 مرثیہ بن صبا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۶
 صفتے لکھتے تھی آہ نانی
 سب درد دوا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۷
 بابا کی خبر سب بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۸
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۲۹
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۰
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۱
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۲
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۳
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۴
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۵
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۶
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۷
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۸
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۳۹
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 ۱۴۰
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں
 کیا دشت بلا سے بڑھ گئے ہیں

<p>۴۱ بنا کہ سفر کا زار گزرتا صحرے کے بلابین چلتی کالیسریا جنگل تارم خاک کے جھولن چھریا ایسی ہو کچھ جانی کہ گلگون ٹھہریا</p>	<p>۴۲ دشت چیل کی سیریں تار و پازم ایسا مال خیر نہ دیکھا کوئی مقام مکین مکین کیا ہے بٹھاؤں میں ایسا گیم سینا میں اس میں کا جو سرور نام</p>	<p>۴۳ بات کھلتے خانے والوں کو دھکیلا باگون کو روک کر کہہ نہ ختم ہو چکا اچھے سے بتر کب تک میں نہیں ہی جا سجدوں میں یاں چھو کہ یہ فرض کو</p>
<p>۴۴ مگر کانہ اس زمین سے قدم خوشخام کا گردن پھرنے کے لگا منہ امام کا</p>	<p>۴۵ صد مہ نو کسی پہ پیمان یہ وہ جا میں حضرت کو علم ہو کہ مری کچھ خطا میں</p>	<p>۴۶ پہاے شط فرات کے ساحل پہ آگے آگے بڑھے نہ جاؤ کہ منزل پہ آچکے</p>
<p>۴۷ بات ہے باغ و چمن کی بے شمار کہوں جتنے چاہے کچھ کہیں نہ شمار بولاسنہ خاص نہ آسمان خنجر میرا کہ یہ بین زمین سے قلم</p>	<p>۴۸ وہاں اپنے سے چاوری چھوڑ دینا توڑا ہوئے ختن سے بھی جا لاکھ سوا روکا ہی ہو تو دشت نسا ایسا ہوا چیز میں ہو منتقل فرزند مصطفیٰ</p>	<p>۴۹ پہنیز میں ہو شکار خان ایسا فر اس جا بڑھکا دین کا نشان ایسا فر جیسے مکین کا ہے یہ مکان ایسا فر چاہے اسی کا کمان ایسا فر</p>
<p>۵۰ کیا بس چلے کہ موت گلو گھر ہو گئی یا نکی تو خاک ہاتھوں کی زنجیر ہو گئی</p>	<p>۵۱ یاں کہہ گوڑھ نکلے شہ مشرقین سے یہ خاک کھج ہو گئی خون حسین سے</p>	<p>۵۲ گو فر وہ ہی یہ گلشن دار اسلام ہے اب تا بہ حشر اپنا بھان پر مقام ہے</p>
<p>۵۳ جس کا کہ سولہ آقا بن خانہ زاد تقصیر کی سبھی نہیں جھٹ کو ہو یاد جن دلشہر جتنے ہیں بھگت ہو یاد حیدر زہرے میری پشت پہ آکر ہو یاد</p>	<p>۵۴ وہاں کہ گنجی کے کھلے سڑی ہو وہاں کہ گنجی کے کھلے سڑی ہو وہاں کہ گنجی کے کھلے سڑی ہو وہاں کہ گنجی کے کھلے سڑی ہو</p>	<p>۵۵ پیشے بر سوار نے سب کی کام نغمہ کہہ نہ سنانے کے سب پر کام بات ہے میری اہلیت جی کے کہے نام کر مرنے کے شکر کے بڑے کیا کام</p>
<p>۵۶ اگر نام میں جب قدم آئے کا بہن اگر نام میں جب قدم آئے کا بہن</p>	<p>۵۷ اگر آگیا یہ دشت حرم کی دوہائی سے زینب اسی زمین پہ پھیل گئی بھائی سے</p>	<p>۵۸ آترین میں حضور کہ صحرا بھی خوب ہے عباس میں بولن شے کہ یہ دریا بھی خوب ہے</p>

۱۰۱
 استازِ آفتابِ شمسِ سولتِ پاں
 کا پی نہیں لے لے لے لے لے لے لے
 زمینِ بے دی صد کریمینِ جاویدِ ملک
 پرست کوں بولم کائناتِ ہولناک

۱۰۲
 جگر بڑا ہے نہ کہ گویا بھائی گشت
 ہر دم ہوا ہے آتی اور فریاد کی صدا
 دل و پیسہ ہیں کہ گویاے میں جا بجا
 رستے ہیں ہم سے فطال سے فطال

۱۰۳
 دیکھو دیکھو لو گیکھو چاروت کی کیا بار
 کیا بلند ساری بیابان میں خبردار
 ہوتا اور دل نہ فرغ دل سے بیقرار
 خوشی ہو اے عطر کی آتی چار بار

۱۰۴
 لاگو خدا کے واسطے کھدو امام سے
 دو چار کوں مٹھ کے رہیں اس مقام سے

۱۰۵
 اٹھا ہی مائے ہاسے کا شور آتش رست
 شیردن کی آ رہی ہیں صدائیں گجھار سے

۱۰۶
 قربان اس زمین سعادتِ شہرت کے
 گویا کھلے ہوئے ہیں دریچے ہشت کے

۱۰۷
 جگر میں کاشی کا چھ تو خٹکے غم
 چہ ہر آنِ خست کے ہیں خبرِ دودم
 خاتم سے کیا ہر کس گل نہیں بہکم
 ہر دم و صورتِ العنیاہ ہر علم

۱۰۸
 صیغہ سے کیوں پرانی نہ رہے
 آواز سے درزدن کی ہر دم بگڑے
 کھانا نہیں کہ دل کر لیون خود بخود بند
 قربان باؤں مچھوئے حشر نہیں بند

۱۰۹
 فاق نے اس زمین کو یاد چھوڑا
 آئے ہیں اس زمین پر سوالِ مانت
 پاں ہو چکا ہے خیمہ شادانہ سبقت
 وہ دکان جو کہ کاغذ پر جلیون

۱۱۰
 خون ہو جگر کھٹک ہو دل بیکرار میں
 ہو ہی اثرِ زہر کا اس سبزہ زار میں

۱۱۱
 رنج و طال دل پہ ہاں کسبِ بہین
 لٹ جائے قافلہ تو کچھ اگے نہیں

۱۱۲
 یہ وہ زمین ہے جسہ دعا سبجا ہو
 بمقامِ ج کا طوف میں اسکے ثواب ہو

۱۱۳
 حضرت تو کھتے ہیں کہ عجب بیان ہاں ہو
 نخلِ خزان چھو چھو چھو چھو
 چلے ہیں دل پہ کچھ چھو چھو چھو
 چھو چھو چھو چھو چھو چھو

۱۱۴
 بولتے ہیں کہ شہیدِ شہرِ خصال
 دُعا اب اس زمین پر بھیج
 خیرِ خیرِ خیرِ خیرِ خیرِ خیرِ خیر
 کہن میں رہا رسولِ خصال

۱۱۵
 ایشیہ جان کا گیمینہ ہے زمین
 غروبِ بادشاہ و دنیا ہے زمین
 دنیا سے مغرت کھینچنی زمین
 کہی کھانچ سینی سینی زمین

۱۱۶
 دے کون دخلِ بستی کی صلاح میں
 سن ہیں کہ نوہ خوان ہو کوئی اس میں

۱۱۷
 مرد کو تم کہ پاک و مہل زمین پر
 ہم جھکوؤ کوئی نہ تھے دی سونچو

۱۱۸
 اوجِ شرفِ عین کے سائے سے ملیا
 پایا اب اس کا عرض کے بائے سے ملیا

<p>۵۱۵ خاکستری کیلئے کھینچ کر والتے پھیلے کھینچ کر بوسے پیکر سو عباس نامور جانی جس کی خون کی تجویز کردہ کس مرض میں تیری بنیاد شاہ جہاں</p>	<p>۵۱۶ پات لکے گا دیوانہ نیشاں لاڑی شک آنکھوں میں آن نیشاں اندوچان کھونٹے لکے خمیوں کو ساربان غازی نے غلاموں کو لکے آزاری کراں</p>	<p>۵۱۷ بوسے پیکر سو عباس نامور والتے پھیلے کھینچ کر سوار سوار حیدر صفدر کا نو بدین ساروی شمع خلق با نام مہم حسین</p>
<p>مازہ کنول ہیڈانی سے ہر ذیجات کا ای فرخ خضر قرب ہی بستر فرات کا</p>	<p>جبار و بکش کمان میں زمین کو مفاکرن فرارش جلد خیمہ قدس پس اکرن</p>	<p>ہستے ہی نام نامی شاہ انام کو ناتے بٹھا کے جھک گئے دونوں سلام کو</p>
<p>۵۱۸ خاکستری کیلئے کھینچ کر بوسے پیکر سو عباس نامور جانی جس کی خون کی تجویز کردہ کس مرض میں تیری بنیاد شاہ جہاں</p>	<p>۵۱۹ پات لکے گا دیوانہ نیشاں لاڑی شک آنکھوں میں آن نیشاں اندوچان کھونٹے لکے خمیوں کو ساربان غازی نے غلاموں کو لکے آزاری کراں</p>	<p>۵۲۰ بوسے پیکر سو عباس نامور والتے پھیلے کھینچ کر سوار سوار حیدر صفدر کا نو بدین ساروی شمع خلق با نام مہم حسین</p>
<p>ان بزدلوں کا نہر تک نامحال ہی پہلے سے اب ترایکا جانا محال ہی</p>	<p>باتین نعین لطف مہر کی الاکہ لیر سے عباس نامدار ملتے تھے شیر سے</p>	<p>یعنی کدھر ہی خیمہ اقدس امام کا لشکر کمان پڑا ہی شہر خاص و عام کا</p>
<p>۵۲۱ جبار و بکش کمان میں زمین کو مفاکرن فرارش جلد خیمہ قدس پس اکرن</p>	<p>۵۲۲ پات لکے گا دیوانہ نیشاں لاڑی شک آنکھوں میں آن نیشاں اندوچان کھونٹے لکے خمیوں کو ساربان غازی نے غلاموں کو لکے آزاری کراں</p>	<p>۵۲۳ بوسے پیکر سو عباس نامور والتے پھیلے کھینچ کر سوار سوار حیدر صفدر کا نو بدین ساروی شمع خلق با نام مہم حسین</p>
<p>داغ آداب علم اگر دین غلام کو مہر حرم دکانی لکے دونوں فرج شام کو</p>	<p>پوچھایا لوگ کیسے ہیں سردار کون ہی ٹھوڑی سی اس بیاد کا مختار کون ہی</p>	<p>پوچھ مجھے بغض ہی سارے جان کو لشکر کشی سے کام ہی کیا میمان کو</p>

قہر میں سے اثر پڑے شہر والا پیکر

<p>۱۰۱ دو چوچک گھوڑے ساتھ اعلیٰ مال ہونے کا وہی وجہ ہے کہ وہ مال کو کہہ کر فوج میں لے کر جاتے ہیں</p>	<p>۱۰۲ بیکر چون سے بیکر لانے کا کوئی اثری ہوئی گمان کو چھانے کا کوئی آئینہ کس غول سے جانے کا کوئی پیشہ کا دیکھ یہ سنانے کا کوئی</p>	<p>۱۰۳ استادہ بنگلہ خیمہ پندرہ ترائی میں آئیے فوج شام کے فوج ترائی میں گرتے ہیں پتہ پتہ فوج ترائی میں کو چھوٹا گاؤں بستر ترائی میں</p>
<p>۱۰۴ کشتہ میں جس سے کوہ دہن ہمارے ہیں تھوڑے جوان بدوہی کہ لکھن جہانگیر</p>	<p>۱۰۵ ہو چنے نہ ہو چنے کچھ شہ گردن شکوہ کو کیسے توڑ دے کہ روئیں وہیں اس کوہ کو</p>	<p>۱۰۶ اگر رہیں گے ان رفقا بادشاہ کے کل مورچے بند ہیں گے اسی جا سپاہ کے</p>
<p>۱۰۷ بولے شہسوار کراختر و جان کیا نہ پیغام کر کے کہ گمان عیاں تہ ادا نہ ہو کر کہ گمان شہر وں کو یہ ترائی کے ادا نہ ہو</p>	<p>۱۰۸ نارنگ تیر فوج کا انبوہ آگیا آٹھ کر غبار رشتہ میں بادل آگیا آبائے بل کوہ کا دل تھر تھرا گیا توڑ کا شوگرش سہاگن تار گیا</p>	<p>۱۰۹ ہیں بد باد خیمہ سے اسباب اک لک جوان بادل کی گاہی گاہی آواز ہر مقام کر کے کہ گمان دیا کا بھوکا گوارا کسی کو ب</p>
<p>۱۱۰ پانی سے دور موسم گرامین کیوں ہیں دیر یا ہو جب تیر تو بحر میں کیوں ہیں</p>	<p>۱۱۱ ہلنے لگا دھک سے سفید زمین کا ٹالوں سے لکڑی ہو گیا سینہ زمین کا</p>	<p>۱۱۲ ہم کون ہو حق میں وہ لوگ اس مقام کے خندانے بان بینکے رئیس شام کے</p>
<p>۱۱۳ ہنسنے ہی بلکے وہ بزدلان ہیں گریختی خوری دار کا غلام ترائی سوان میں کالے بھو بھوج کے بھٹ کے بان جی ترائی میں</p>	<p>۱۱۴ ہی ترائی فوج تیر بیکر بیکر دیکھتے ہیں تیر تیر تیر تیر فوج کے کالے تیر تیر تیر تیر موج تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۱۵ ہم جا چکے ہیں کل تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر ساتھ اس جی تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>۱۱۶ سب شیر پیشہ اسد و فدا بکمال کے نیلوار تولے لے کے دھالیں سہال کے</p>	<p>۱۱۷ طائر بھی تیر تیر تیر تیر تیر آٹھ جاوے تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۱۸ ہائیکے وہی کو ہشتہ الہ کو آتے ہی لوٹ لے لے تھاری سپاہ کو</p>

۱۰۵
جانبی
آستان

۱۱۹
۱۱۹

این سوره را
یعنی و خوان
و بخوان

<p>۱۵۵</p> <p>دواج اور دھوکہ گردن شکر کا دور خوشیدین تھا ہمیں بد فتنہ کی ایک اور نہ سے کی زندگی میں پوری کرین جو دل میں کہیں کہیں کاب ہو</p>	<p>۱۵۶</p> <p>بہشت کے آب و حیات کے باوجود بہشت کے چھین کے نذر نذر صبح دم ہوا علم میں جب بلند نہ سے مستعد ہو کر ان میں بند</p>	<p>۱۵۷</p> <p>عز و سلج حضرت عباس حسین تھے آگے تھے طراز نشان میں ان کے غضب تھے سب کا مقصد حسین اور نہ تھے بائیں شکر کے نذران میں</p>
<p>۱۵۸</p> <p>حیران ہو کو ان چشم ہر اک حسین کی کھینچی ہیں آسمان کو طنائیں نہیں کی</p>	<p>۱۵۹</p> <p>مل کر خباب زمینت عالی مقام سے حضرت ہوے سوار بے دھوم دھام سے</p>	<p>۱۶۰</p> <p>پائے تھے کیا سعید جوان اس جناح غل تھا تھے چن لیے ہیں آفتاب</p>
<p>۱۶۱</p> <p>غیبیہ آگے مسکوہ تھا فائدہ خات تھی روش مبارک جس کی ہر ذات تھی رویت آئین تو نیکی کا کائنات نہ سے تھی نہ سے بے فکر تھا کائنات</p>	<p>۱۶۲</p> <p>سیدان جنگ میں جو خلیا ہم جا ماندا آسمان میں خوش قدم جا مولا کے ساتھ لشکر جاہ و چشم جا سرس پے سے بے فوج جا کا علم جا</p>	<p>۱۶۳</p> <p>پچھا ان خنوں سے سارا زمین کا داس طلسمی ہو گیا سارا زمین کا زہر ایک تھا فلک آرا زمین کا چرخ زمین میں تھا اشار زمین کا</p>
<p>۱۶۴</p> <p>غل تھا یہ فوق و تحت میں کیو سماں نیا ما بان ہوا آفتاب نیا آسمان نیا</p>	<p>۱۶۵</p> <p>سب شیر ذرا کمال کے کیا رطلوں میں شیر نگ پر قمر تھا تارے جلویں میں</p>	<p>۱۶۶</p> <p>ہر پہر دیکھنے شان ارتقا کی چلن لیے تھے پہ خط و اشعار کی</p>
<p>۱۶۷</p> <p>قتل میں بچا جان کو فوج کا ہر دم آیا بھنگ میں سب دھرم مجاہدین گھرنی سپہ شام و دھرم پہنچتے تھے کوئی بے طلب کی علی ہر دم</p>	<p>۱۶۸</p> <p>گھوڑے کے گردن و کمر میں جو رہن شاہ کرنی تھیں کوئی ہر دم غیر نشان فوج علی اور فوج دھرم نہ تھا یہ شاہ سب زنی کوئی فوج دھرم</p>	<p>۱۶۹</p> <p>آئے تمام جنگ جب دھنگ کا ہر دم کل صدیقین بند حسین کوئی ہر دم علی دعا چاہے بری دانے فوج دھرم ہر سب سے غیر ظلم سے کوئی ہر دم</p>
<p>۱۷۰</p> <p>ہر دم کو آفت آئی مراض بتول ہر پانی کی بند ہو گیا آل رسول ہر</p>	<p>۱۷۱</p> <p>لڑ کا یہ تھا کہ لڑے دانا نوڑے جلو کتا تھا بیک مرگ جو نوڑے جلو</p>	<p>۱۷۲</p> <p>ہر سب سے کیجے چمن گلے سینے ہر دم شہ کے کئی رفیق ترب کر تلاف ہو</p>

<p>۵۱۱ کے ایک کیمنگ غنہ باد سے اگر کہ جری نے جگہ جبل کی ہر چھوڑ کر کسی نے صفت کارزار سے بہتر خود کے جس بنو کا ہے</p>	<p>۵۱۲ کا شکر تھے کیسی جانی ہو سو کے راض غلہ کے وہ بھی گیدل عباس تھے خود میں باد حسن دو دو بجائے اور کہ ہر فرزند</p>	<p>۵۱۳ کھڑے سبکی لاش کو کچھ تھج کتے تھے آہ رخ زمین کی جواب کیا سنگدل ہے کوئی و شامی کج مارا کی گھیر لے کر چون کو شرب</p>
<p>باقی قطعہ امام کے دل بندہ کے جانی بیٹھ بھاگے فرزندہ کے</p>	<p>ابن کبھی نظر بھی اپنر نگاہ تھی جاری تھا خون آنکھوں کے اور بآہ تھی</p>	<p>کچھ سگری اسے یہ صفیری نہیں ہم بھی نہ لین جو اس کا عوض تیری نہیں</p>
<p>۵۱۴ تھیں قتل و جھوٹ و کجاعت کے باب جو ہر کائنات میں صفیر کو کار علیٰ غلبے فرشتے ان صفیر کو کار دیکھ کر سے ہر جا وہ غلابو گے ہر</p>	<p>۵۱۵ کیا نہ تھا بھی گل خوشی نہ پال نیوٹن جو علم تھے پتہ پال کچھ کو کھول کر کی پتہ پال دو دو باہوین کشتہ لال</p>	<p>۵۱۶ واہتر تھیم کچھ کچھ کچھ سینہ تمام ہر دن سے غلاب کچھ نہیں لگاتے خون میں بدن لال کچھ گھوڑ دھج سے کچھ کچھ کچھ</p>
<p>تلواریں کھائیں چرون پرین میں بھر گھوڑوں کتب فوج میں گر کر کے مہر</p>	<p>ماہم میں ایک رات کی سیای ہلاک تھی رٹو سالہ برمن قمار سروریاں پہ خاک تھی</p>	<p>کھڑے ہیں اسٹخوان کچی جدا بند بھی دوڑ بھاگنے لاشوں پہ اپنا سمب بھی</p>
<p>۵۱۷ جہاں کے بلدی غنہ کی کج گردن کچھ کچھ کچھ کچھ بے لکھائی شہر کی صفیری ماتے ہزار دن کوئی دیکھی</p>	<p>۵۱۸ واری رہی ہون کی کج کج خوار رہی تھی دو کج کی ان کج واری کج کج کج کج کج دان لکھ کج کج کج کج کج</p>	<p>۵۱۹ روئے میں جب بنا علی کار کا نام نور کج کج کج کج کج کج فریاد جو تم ہو کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج کج</p>
<p>حالم میں ذکر حسلہ شیر اندر گیا جانی اندر گئے مکر اف اندر گیا</p>	<p>ابن کبھی سر جھکے ہوئے شکد تھے عباس میں نامادہ بیت بہتر تھے</p>	<p>جز صبر کوئی نہ تم جگر کی دوا نہیں نہر و غلاب راہ خدا میں درو نہیں</p>

<p>۷۷۷ چال نکلے رونے لگے نثار کرب گردن ہلا ہا کے کھاوا مصیبتا مدد سے بل گیا دل عباس با دوا فقد سے شک یکے دہر دراک بھرا</p>	<p>۷۷۷ یہ نر تھانجے سے فقہ بگڑا تھکینہ اس لیے بنے کالی زار چلائی بیکھر سوے عباس نادار سچے خبر سیکھنے کی میں اپنے تیار</p>	<p>۷۷۷ انکار کج کرتے ہم دیکھتے رہے اجاب دون میں جو ہم دیکھتے رہے دو جہان بگڑا کرتے ہم دیکھتے رہے تقاضا شہر کے گھر ہم دیکھتے رہے</p>
<p>۷۷۷ اٹھا کلیجہ جسم کے ساغر چھلک پر سے بے اختیار آنکھوں سے آنسو ٹپک پر سے</p>	<p>۷۷۷ یون و مہم عطش سے وہ بھی ترپتی ہو بن پانی جیسے خاک پھچلی ترپتی ہو</p>	<p>۷۷۷ اس راہ میں گمہ گمھی لب پر آئیگا دیکھنیے جو کچھ اور مقدر دکھائیگا</p>
<p>۷۷۷ ماہتون کوڑ کر یکیشاہ سے کلام بلے آج باب جیلے نہ اطفال نشہ کلام دیاستے پلے روز نہ ہٹا اگر غلام تو اپنا چال گاہیکو چو کا یا با نام</p>	<p>۷۷۷ نیچھی ہو شکر دور کھاوا کھوٹوان کشش میں میں کیا ہو علم ہاویان صدر جو پاس کا ہو اسے کیا ہونان باز نکل پری او دن سے ہی ہونان</p>	<p>۷۷۷ برہم کرکین نئے خوار آ رہے ہیں باج کے پس سے کو آ رہے ہیں زینت سے جاگے مال ہمارا روئیں سرکھین سچے ہو کوئی ہم کا بیان</p>
<p>۷۷۷ ساعل پر ذمل فوج ستمگار ہو گیا مرضی سے میں حضور کی ناچار ہو گیا</p>	<p>۷۷۷ عسائی ہن میرے آپ جلا دیے مجھے پانی جان سے جانے لادیکھے مجھے</p>	<p>۷۷۷ یقین بکھین میں کہیں بے پر کے واسطے خیر غلام میں سیکڑوں اک مر کے واسطے</p>
<p>۷۷۷ ایک کیا گیا ہو درد ہو ہر چہ میں دور زنان محکوبانی کسلے کا دین خود جلاؤن ملک آپ کہ جو پاس کا دور نکلے سر کشوں کا تار دل سے دور</p>	<p>۷۷۷ فقد سے بوجھا شکر نہ ہو کالی چال کی غن میں یون پر دیشا ہر حال بجلی گئی آنکھوں میں غن میں جی حال منہ باریا ہوں نا پائی کا ہی سوال</p>	<p>۷۷۷ بے لکے میرے غن میں بجائے اب خدا نزدہ ہو چکے ہیں بے لکے اب خدا کلیک ہو غن میں بے لکے اب خدا نزدہ ہو چکے ہیں بے لکے اب خدا</p>
<p>۷۷۷ دوبا کا گھاٹے چھپکے تلوار چین لون سوار نہر چھوڑوون سو اچھین لون</p>	<p>۷۷۷ عضا میں سرو جان ہو چکی اب میں اتنا ہو دم کہ جیسے ہوا ہو حباب میں</p>	<p>۷۷۷ مشت ہوئے گریہ دزاری تو خوب ہی اب گھر میں لاش جائے ہاری تو خوب ہی</p>

<p>مرثیہ مفطرتوں کے کونے کونے سے دم توڑے جب جھپٹیں اور پتہ کیسے تپیں کہہ دے نہال ہی زندگی پر تھوڑے عجب</p>	<p>مرثیہ آنسو بکے گئے گناہ کیونکہ صدمے میں تیری جا کے ایسے بار میرا مگر چہ نہیں کہوں کے تیرے ہی طلب ہے بانی کی</p>	<p>مرثیہ شہنشاہ کو غازی ہوا سوار پڑھو دے غازی ہوا سوار ہاں ہی وہ جوان جہازی ہوا سوار تیرے سر پر کھڑے تیری ہوا سوار</p>
<p>مرثیہ کام آئے ہیں وہ اہل وقا جو غلام ہیں پر کیا کریں کہ تاریخ حکم امام ہیں</p>	<p>مرثیہ دریا کے سب پانی میں بھاتے ہیں ہم کوثر کی لہر آج بھی بھاتے ہیں ہم</p>	<p>مرثیہ برگ لگے فوس میں پھر رہے کی جھاؤں ٹھکرا دیا باک سیدمان کو باؤں سے</p>
<p>مرثیہ قصہ کے کونے کونے میں جلد با جاری کنیز فاطمہ میں جلد با کہاں کیسے کریں اس میں پیدا نہاں ہی لائے کہ تھوڑا</p>	<p>مرثیہ زور اپنا کیا پھر فیروز گلاب قالو بن بھائی ہو پیلر امتیاز میں گلاب ہی دریاں حنین جسم زار میں شیر تاج اور زخم دل و انداز میں</p>	<p>مرثیہ دیباچہ باد کو اڑانے ہوئے ہے جھپٹے حکم کا اوج کھاتے ہوئے ہے مٹھنے ہی ہواست کی کھاتے ہوئے ہے حیدر کی طرح سب سے ملانے ہوئے ہے</p>
<p>مرثیہ خان کریمار حرم نہ آہ و بکا کرد رہ جائے آبرو مری تم یہ دُعا کرو</p>	<p>مرثیہ ہر بار دراز تازہ ہیں لہجہ و لال کے کسو دکھاؤں اپنا کلیہ نکال کے</p>	<p>مرثیہ دل میں جو غم تھا لب دیا لڑائی کا رستا لہا نہر برسنے سیدھا لڑائی کا</p>
<p>مرثیہ قصہ در خان کے عجیب عجیب خفت پر یاں آج کل کے عجیب گر کہیں کہیں پر تھوڑے عجیب دیکھو جانے کی چیز کے عجیب</p>	<p>مرثیہ عجائیب کو دعا کی خودی تھکے بندگی کی جاوے آپ رنگ مٹے آہو جائے خستہ و عالم بنانے انگ سندا دلیر شہزادہ کے</p>	<p>مرثیہ بچہ کا فیضی آگے امینا اور دھوپ غم نہ تھا کہ کھارے ہو اور دھوپ خود کو نہ غلامی یاد نہ دھوپ سچ ہے فیضی بچہ کا کھارے دھوپ</p>
<p>مرثیہ روکے بچے رنگ صبر دل پر لالہ پر اب رحم کیجے پیاسی سکینے کے لالہ پر</p>	<p>مرثیہ قادم قریب لائے جو اگلے لالہ کو کس پیاسے لائے کہ شہسوار کو</p>	<p>مرثیہ پتہ چلتا آتا مظاہر قریب تھا آفتاب سایہ فلک آفتاب پر</p>

تجلیا کے دونوں ہاتھ فرما کے شاہ نے پہنچائی سے سرنگار یا اس عکاس نے

۹۹۱
یوں خط لکھیں مٹا دے اٹھائے
جلج سیر کرنے کو دیا یہ کوئی جائے
افواج روم و شام کو کیا دھیان میں رکھا
چراغ علی سے سیر کی ہفتین جسکے

۹۹۲
خانہ کی عین تہنیں ہم اودھان میں ہم
مفتدین ہم جہی میں ہم اہل خلیج
دینچین کہیں کہیں نہ رہے وہاں ہم
نہیں نہ رہے ہم غیب کہیں کہیں ہم

۹۹۳
حلقہ دہائیں نہ رہے وہاں ہم
جلج کی وہ رہے وہاں ہم
گھڑا گھڑا رہا خلیج میں ہم
سیرا کر خیرہ جا رہا تھا ہم

۹۹۴
آن کے ہاتھ حاند سے ہر پہ لائے تھے
لشکر کے دل کو لگتے تھے اور سر لگتے تھے

۹۹۵
نورے زمین پہ گرو صفت سیر حق کر میں
سرخ آسمان کے کیلئے کو شق کر میں

۹۹۶
سر تھے قلم حساب بھی گو بنانہ تھا
تھا کون جسکا تیغ سے چہرہ کٹا نہ تھا

۹۹۷
دیا چہ شوق تھا کہ خبردار غازیو
ضخ اسطون ہر شہر کا تھیا غازیو
نہیں ہم میں دیر ہا بیکار غازیو
ملوار سے کی رہے ملوار غازیو

۹۹۸
بھینچے ہم کو کہہ کے لنگر کو توڑ دین
چندر کی طرح قلعہ جبر کو توڑ دین
حلوں سے غیب کی تیر کو توڑ دین
نورین کو کیا میں نہ تو توڑ دین

۹۹۹
سیر کر کے چلے جا یا حسین نہ بھی
عمر میں کر تو یا تو تھا اسٹین نہ بھی
جاسے پناہ دشت و غابین میں نہ بھی
پوشیدہ ہو بر آج پہا کہیں نہ بھی

۱۰۰۰
آنے نہ پائے دان سے یہ جڑا رکھاٹ پر
اٹھ جائے جلد لوہے کی دیوار رکھاٹ پر

۱۰۰۱
گر ہر آب پنج دودستی سنبھال لین
ملقوزین کے کاٹ کے پانی نکال لین

۱۰۰۲
لظروں میں تھیں معین معین دیا میں
سندھ اس بلا کا ایک نام نکھیں نہ لکھیں

۱۰۰۳
گو تھیا دھڑے تھیا رکھاٹ سے
کھنچتی رہتی تھیا جبر کا رکھاٹ سے
شہا جی گری تھیا تھیا رکھاٹ سے
شکل ہی چلے تھیا تھیا رکھاٹ سے

۱۰۰۴
نشتہ ہی رہی تھیا تھیا رکھاٹ سے
کھنچتی رہی تھیا تھیا رکھاٹ سے
کھنچتی رہی تھیا تھیا رکھاٹ سے
کھنچتی رہی تھیا تھیا رکھاٹ سے

۱۰۰۵
گلہ گلہ تھیں تھیں تھیا تھیا رکھاٹ سے
یاد کی تھیں تھیں تھیا تھیا رکھاٹ سے
تھیں تھیں تھیں تھیا تھیا رکھاٹ سے
تھیں تھیں تھیں تھیا تھیا رکھاٹ سے

۱۰۰۶
لاشہ بھر بگا خون میں ہر اک رو سیاہ کا
دم بھون ڈوب جائے گا تھیا تھیا سیاہ کا

۱۰۰۷
گزر و سان و تیج و جبر کا تھیا تھیا لگی
لوہے میں پر ہر جبر کے سر کا تھیا تھیا لگی

۱۰۰۸
سوزان تھے جسم کرم تھا سیاہ کا
پانی جلائے دیتا تھا ہر آن تیج کا

<p>۱۱۱ اے صفا کو اپنے تنکے صفائی دکھائی تھوڑی دیر میں صفا کی دکھائی گھر راستی بھی سچ ادائی دکھائی سہو صفا کی سہو دکھائی دکھائی</p>	<p>۱۱۲ کس کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کس کے کپڑے کس کے کپڑے</p>	<p>۱۱۳ اے صفا کو اپنے تنکے صفائی دکھائی تھوڑی دیر میں صفا کی دکھائی گھر راستی بھی سچ ادائی دکھائی سہو صفا کی سہو دکھائی دکھائی</p>
<p>۱۱۴ رخصت بدن تھا نہ سوا دھن بکھی تھی ماتی تھی خود گلے سے لگا دھن بکھی تھی</p>	<p>۱۱۵ مارا کسی نے دم تو اہو جاسنے لگی منہ جس نے دیکھا اس کا کلا کاٹنے لگی</p>	<p>۱۱۶ تار نفس جو ابل ستم توڑنے لگے منہ دیکھتے ہی منہ کا دم توڑنے لگے</p>
<p>۱۱۷ اس تشکر کے از شکر آدائی آنت تھی بھی بے ستم بے آدائی صوف کھائی جان تھی بدم تھا بے آدائی صوف کھائی جان تھی بدم تھا بے آدائی</p>	<p>۱۱۸ لاکھوں بیویاں جسے تاک گئی پیسے باپسی کو دھن بکھی گئی جو رنگ عالم ناپاک گئی جو رنگ عالم ناپاک گئی</p>	<p>۱۱۹ بیہوش تھی کچھ اس کے ادا کی آنت تھی بھی بے ستم بے آدائی صوف کھائی جان تھی بدم تھا بے آدائی صوف کھائی جان تھی بدم تھا بے آدائی</p>
<p>۱۲۰ دیا میں جو فوج تھی اس میں انقلاب دیا میں جو فوج تھی اس میں انقلاب</p>	<p>۱۲۱ ہر لاش کا یہ رنگ تھا نزدیک لاش کے مچھلی کو لڑے کرتے ہیں جیسے کاش کے</p>	<p>۱۲۲ ہر صفت میں آتی جاتی ہوا چٹائی ہوئی بجلی تڑپتی بھرتی ہو کر کاشی ہوئی</p>
<p>۱۲۳ پیسے بیل تھی کس کے کپڑے پیسے بیل تھی کس کے کپڑے پیسے بیل تھی کس کے کپڑے پیسے بیل تھی کس کے کپڑے</p>	<p>۱۲۴ بے غصہ ہو کر نہ دیکھی نہ دیکھی بے غصہ ہو کر نہ دیکھی نہ دیکھی بے غصہ ہو کر نہ دیکھی نہ دیکھی بے غصہ ہو کر نہ دیکھی نہ دیکھی</p>	<p>۱۲۵ کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کے کپڑے کس کے کپڑے</p>
<p>۱۲۶ دوی موت نے صفا کو صفا کیا رحیم کا جاہ کریمان سے راست ہو رحیم کا</p>	<p>۱۲۷ مٹوٹے مٹوٹے دل تھی تھی تھی تھی گویا مٹوٹے مٹوٹے دل تھی تھی تھی</p>	<p>۱۲۸ دوی موت نے صفا کو صفا کیا رحیم کا جاہ کریمان سے راست ہو رحیم کا</p>

دفعہ ۱۱

۱۱۱
 کانی پر تو تیرا بکریا کر بھی کاٹ
 قاتلے ہی کاٹ دے بیکار بھی کاٹ
 سینے کے کھول کھول کر بھی کاٹ
 بیخیر نہ رہی ہوئی کسی کاٹ

۱۱۲
 چنگم مرقا تھی ہر دم حاسری
 رہیں نہ کر فون کی طرحی کامری
 کہتی تھی مرغی تیرے ہی نامی
 جان پی ہون صبح بونی تیرے نامی

۱۱۳
 جو پہرے کشتہ نشین ہو گیا
 نیک سپاہی وہ بے گناہ ہو گیا
 گرنے ہی اک شے ہوئی گری ہو گیا
 نقش قدم کی طرح زمین گری ہو گیا

خونخوار ہر زبان تری منہ شعلہ یزیدی
 دو کر سمن کو بھی تو جانوں کے تریدی

سکہ رواج بائے امام سید کا
 عباس جکے تخت الٹ دے یزید کا

آتش میں روح خاک میں خون پس گیا
 تن رو سیہ کا گھوڑوں کی ٹاپوں پس گیا

۱۱۴
 تھی ہر طرف سپاہ خدا تاز تباہ
 انسا دھرتیا بیانیے اودھ تباہ
 لکڑ کی جھاڑی میں تو کھڑے تھو تباہ
 انسان کا در کیا ہو جو جاتو تباہ

۱۱۵
 دیکھو زبیر شمشیر باد سے نکلی
 مجھ کو سپاہ میں ہر سو تھی اتری
 یوں جانے نہ سنا کہ اٹھتی تھی وہاں
 جیلو جھانک لاپا پاپا ہو دے تیری

۱۱۶
 کشتہ نشین بچپن واکن جان تھی
 نامی کائنات کی بھی خاطر نشان تھی
 ملنے لگے تھے گوشتوں میں یکساں تھی
 نہایت چوکیدار کوئی ایسا کمان تھی

اس برقی نے جو بھوکے پاٹھاڑ مانے کو
 جنگل بدلے پھرتے تھے جا میں بچانے کو

جسکے تھے کہ سائے بھٹتا نہیں کوئی
 بکاتا دہر ہون مرا متا نہیں کوئی

رہے یہ کیا ہوں پس تو تھے کھم ہوئے
 تھے ترکشوں میں تیر بھی دھکے کئے ہوئے

۱۱۷
 بازو تھامہ چری جو لام غور کا
 تیرا تھاپس کا کوئی نہیں غور کا
 مرنے کا ہوا اتحاد سپاہ غور کا
 مرنے کا ہوا مقام غور کا

۱۱۸
 دیا پھوڑ تھا کہ جلاؤ آتے جلاؤ
 جو بچے جان نہ کی ہو جلاؤ
 جانبین کا بچھنیکہ دینے دیا جلاؤ
 جلا رہی تھی موت کے سوئے جلاؤ

۱۱۹
 ہر طرف میں تھا فاختہ تیرے کران خراب
 جو دھڑ خراب تھے گزراں خراب
 خنجر شکستہ تل تیر جان شان خراب
 بچے دو دم کا تھوڑا سا کی زبان خراب

چپ ہو گئے تھے تل یہ خون گزرتھا
 دھڑ سے دل زید کے با چون کا بندھا

طوفان ہی تو جو میں آج اسکے کاٹے
 آترو گئے تھے تیرے جازی کے گھاسے

بھین یہ خرابیاں جو سپاہ یزید کی
 سرے بھی جان بھٹے تھے قطع دہرید کی

۱۱۱
نور علی خلیفہ بن
تھا زانہ کاف شاہ خدی بن
ملکہ بختیاری و دی خدی بن
چچہ شاہ کاندھلہ سرگودھا بن

۱۱۲
چچہ چوڑی بندھ کر سنگی
جلوہ بری کاب کی لٹکے لٹکیا
کرادہ اور سے اور سے لٹکیا
سکوا کر گیا جو باس لٹکیا

۱۱۳
اڑنے پر ایک کا تصویر خطہ
چرت زہ خطہ آج سے مراد
پوئی بن کشت بن کشت
اختیار آج سے چھی کی کافر

۱۱۴
سر کو نگاہ شام کے ہرے گار کے
دم لو نگا در پہا کے کے بچھو گار کے

۱۱۵
ایسا سوار ہو تو دھرم لکش دے
زاو سے سکے لون دور کاہ فرس دے

۱۱۶
پایا جد مر کا رخ اسی جانب روانہ تھا
راکب کے دل کا غم اسے تازیانہ تھا

۱۱۷
نور علی کاشی خلیفہ بن
بجلی ناخوابہ کاشی بن
دل سے لڑنے کے خدی بن
نور علی کاشی بن

۱۱۸
پتلی خلیفہ کی کشتی جو رہم
پتلی خلیفہ کی کشتی جو رہم
پتلی خلیفہ کی کشتی جو رہم
پتلی خلیفہ کی کشتی جو رہم

۱۱۹
چکلی بن دی کا اگر سے خلیفہ
نخل چکلی بن دی کا اگر سے خلیفہ
نخل چکلی بن دی کا اگر سے خلیفہ
نخل چکلی بن دی کا اگر سے خلیفہ

۱۲۰
دونوں طرف تھے دارچند کے حاند کے
جانا تھا دہنے بائیں فرخند کے حاند کے

۱۲۱
حسن مہوری دم تحریر دیکھو
عباس بن کے سمند کی تصویر دیکھو

۱۲۲
گو تین دن سے بے علف و آب و وار تھا
ان کا الف بھی اُسکے پتے تازیانہ تھا

۱۲۳
دارچند کی کشتی بنی
سگر کے کشتی بنی
موز کے کشتی بنی
سگر کے کشتی بنی

۱۲۴
سکری کا کشتی بنی
سکری کا کشتی بنی
سکری کا کشتی بنی
سکری کا کشتی بنی

۱۲۵
جگر بن کی کشتی بنی
جگر بن کی کشتی بنی
جگر بن کی کشتی بنی
جگر بن کی کشتی بنی

۱۲۶
غل تھا ہونو زمین پر ہونو چڑھا ہوا
خار سے کیا فرس بھی بن چڑھا ہوا

۱۲۷
میشل کیون ہونو فرس میں ملطان کا
و کدل کے ہاتھ ہونو کھ ہونو ہونو

۱۲۸
بید انگشت فاسل غنی فرخ غریب سے
گمال غنی غنی غنی سے اور غریب سے

<p>۱۲۱ چرخ غم نے طائر شکرستان تیرے سگنوں میں ہر حرکت میں جوش حال پہنچی تھی تیرے پیر میں موت اور تیرے بگائی تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۲۲ چرخ غم نے طائر شکرستان تیرے سگنوں میں ہر حرکت میں جوش حال پہنچی تھی تیرے پیر میں موت اور تیرے بگائی تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۲۳ چرخ غم نے طائر شکرستان تیرے سگنوں میں ہر حرکت میں جوش حال پہنچی تھی تیرے پیر میں موت اور تیرے بگائی تھیں تھیں تھیں</p>
<p>راہیت کا خم نشان شکست سپاہ تھا جو چم رخ علم پہ نہ تھا دو آہ تھا</p>	<p>دربار ہر برساتی کو ٹرکول گیا تیغون میں آب خضر سکندر کو ل گیا</p>	<p>تو اسنے مل گئی جو نوکل میں گھاٹ کے یہو جی حسین تھکے گذرے کو کاٹ کے</p>
<p>۱۲۴ آریا پو قارہ پر تیرے سوار سر بٹ جھکائے لاکھ سوار دن لہووار نرسے ہارنے لگا رشت کا زار نرسے چنچ پیپ کیا لیا اٹھ اٹھ</p>	<p>۱۲۵ گرا کے آپ نشتہ گلو دڑنے لگا بانی کی جاہ میں لب جو دڑنے لگا غصہ سامنے فوج عدد دڑنے لگا سگر باؤن تھم گئے تو او دڑنے لگا</p>	<p>۱۲۶ آواز خضر آئی کہ تو تھی سیرال بانی ہو کہ چوہی ہو چاہا جان حال سگر زار گت ساتھ ہی عباس کی سیال یہو آب میں حسین تھے کھال خورال</p>
<p>غل تھا ظفر ہوئی خلعت بو تراب کی گردن پہ بند ہو گئی اکٹھ آفتاب کی</p>	<p>تفا سقار دل کی حرارت بھانے کو اک آگ ہو گیا تھا وہ پانی میں جانے کو</p>	<p>مٹ جا دیگا وہ نام جو کچھ ہو گیا دریادنی سے دوری ازل میں تر گیا</p>
<p>۱۲۷ وفا ہوا جو نہ تیرے چاہو نہ تیرے جھگڑے شال میں کسے کسے کسے ملایا تم کو کہ جاؤ سب کے کھر وفا جان دوزخ میں جاؤ سب کے کھر</p>	<p>۱۲۸ وفا سگنوں کو چو مال دوزخ گھوڑا آگ کے نہ تھیں داخل دوزخ پانی کیسے نہ تھیں چلاویں اور کسے نور پانی میں آفتاب میں نہ تھیں نور</p>	<p>۱۲۹ دوسے لکے ہوئے فخر فخر بوزرب دوسے شال میں کسے کسے کسے جہلی جوی نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں یہو آب میں کسے کسے کسے</p>
<p>دیکھو دلو نہ ابن شدہ کائنات سے جہانی پہ تیرے کھلے ہٹا دوزخ سے</p>	<p>موت تھی شجاع تھی ہر اک جاب میں سونے کی جھلیان نظر آتی تھیں تھیں</p>	<p>دان انتظار ہو گا نہ مشرق میں کو پانی پیگے ہم تو پلا کر حسین کو</p>

مرثیہ میر و نسی

تو رہا چاہے کتنے طویل ہو

۱۱۱
بولتا تھا کہ وہ بزرگ خوشنم
میں آپ سب بزرگوں کو آسان
آقاؤ بزرگوں میں سب کا رونا کا نام
ہو کہ خدا زادہ وہ سب سے خوشنم

۱۱۲
بہار شریک سنا صد سے شیر
اس طرح آگیا تھا پہ پہلے
اگر تو تھا کہ یہ پہلے پہلے
ہمارے ہمارے گھر سے آگیا تھا

۱۱۳
یوں نہیں کہتے تھے کہ ان کا نام
چیف کہہ دیتا تھا اس کے کا جو ہم
خود جیسا تھا غول پوٹا اس کا جو ہم
جانیں اگر اسے تھے دلیران کا جو ہم

ناموں خسرو ملک والی سے رہن
اور اسکے ماسوا سے ہم سبق یہ رہن

ٹکڑے ہو شک شاد سپاہ یزید ہو
چونگ اس ہرن کا ہو کا تو عید ہو

یہ تین علم تھیں چار طرف اس لڑائی میں
فولاد کا ہوا رہن ہا تھا لڑائی میں

۱۱۴
جنگ جگمگ کر رہا تھا کہ
پہلے ہی کہتے تھے کہ زار نہ رہے
سختی کی تھی بین زار نہ رہے
پاکستان کے ایک دہر نہ رہے

۱۱۵
حکیم یاد دہر خفہ بڑا تھا
میرا نہ رہا وہ بڑا تھا
طوفان اٹھانے سے بڑا تھا
چاند بڑا تھا بڑا تھا

۱۱۶
کرتی تھے بھونک رہے تھے
یہی کہتے تھے کہ عیاش نامور
آگستہ تھیں سے بڑا تھا
آگستہ تھیں سے بڑا تھا

وگتے ہیں کہ بے طبع جوئی کی رضا کہیں
اکتھی تھی خود وفا کہ یہی وفا کہیں

مائل پہ فوج عہد شکن دو بنے لگی
خون میں ہر ایک شہر تین دو بنے لگی

اس پر بھی فرق تھا نہ شجاعت میں شہر کی
ہر سمت چل رہی تھی سرسوی دیہر کی

۱۱۷
دیکھا نہ رہا وہ سپاہ کش
بولے نہ رہے کہ عیاش کش
پہلے ہی کہتے تھے کہ عیاش کش
پہلے ہی کہتے تھے کہ عیاش کش

۱۱۸
چوڑا شہر تھیں زفا عالم بڑا تھا
گھوڑوں میں تھیں تھیں تھیں
چوڑا شہر تھیں تھیں تھیں
چوڑا شہر تھیں تھیں تھیں

۱۱۹
بنا تھا فوج تھیں بڑا تھا
غیر تھا کہ چھوٹے تھیں بڑا تھا
چوڑا شہر تھیں تھیں تھیں
چوڑا شہر تھیں تھیں تھیں

بل بل میں تھے کام ہر کام ہر کام
یہ وہ تھے کہ کام ہر کام ہر کام

وہ تھا کہ ہر کام ہر کام ہر کام
یہ وہ تھے کہ کام ہر کام ہر کام

نہ تھے بل لا کا طرح کے کام ہر کام
یہ وہ تھے کہ کام ہر کام ہر کام

۱۱۱

<p>۱۱۷ رنجون تہ چہ رنج تہا جسم ہر سینہ سپر خاک سنگ کیلئے پتھر ماند گل تباہی کی کمر لہوین کیا دل تھا اس کبر کا اندھا کجا</p>	<p>۱۱۸ عین عاشقان علی زانو ہر جزو میں پناہ تیرا پڑو نین ریت بھی اس لم سے چمکا اور اناس اب تیغ و زماں کی کچھ نہیں</p>	<p>۱۱۹ رنجون کا غم نہ جان کے جانے کا دھیان تھا سہے زیادہ مشک بچانے کا دھیان تھا</p>
<p>۱۲۰ قوت بھی سب اسی سے غم خوشحال کو بے تیغ مار ڈالا زہر ہر اک لال کو</p>	<p>۱۲۱ پاس گیا ہر شمر جو مجبور جان کے سنبھلے ہن بایں ماتو میں نہ کو تان کے</p>	<p>۱۲۲ بڑھتے تھے بچپان تہی تعین اب چل جاتے تھے اپنی ہوتی تھیں سوار</p>
<p>۱۲۳ کیسے کوئی کہ جانی کے لئے آپ نے دم توڑا زہر جان دیکھ جائے</p>	<p>۱۲۴ کھوئے کو جب جھلنے کی کجاں دکھی ہوئی خان سے اٹھنا پورا</p>	<p>۱۲۵ پیسے کو جھک کے رکھتے تھے جب مشک پر نیزوں کی ڈانڈ پڑتی تھی پشت بخت پر</p>
<p>۱۲۶ عجب اس کو بکھر کے خاموش ہو گئے چھاتی پہ ماتھ مار کے بیوش ہو گئے</p>	<p>۱۲۷ یہ لکے لپٹ زین سے بعد پاس گر پڑے ریتی پہ ٹھک ٹھک پہ عبا میں گر پڑے</p>	<p>۱۲۸ نیا مگر مزار میں شیر آلہ کا ہاتھ سے ماتھ رک گیا بازے شاہ کا</p>

<p>۱۱۱ کھا کر بے ہوش ہو گیا ہے سر تو قریب نہ دیکھا جو دم آکر قریب نہ آبادہ و قافا ہو سے آکر قریب نہ کھینچی کرستہ شفا دیکر قریب نہ</p>	<p>۱۱۲ دل ہر ضعیف اور غم جاکا ہر غم دلشکستہ ہو کر چلے گئے ہیں ہر غم پیا کھلا بندہ دوست کین ہر غم دلشکستہ ہو کر چلے گئے ہیں ہر غم</p>	<p>۱۱۳ بہش آج کیسے نہ ہو گیا ہے نیوین بچے کے عیاں با وفا گو کہ آج حضرت پیغمبر کے نفا بھائی کہ پاپے بھائی کہ گناہ</p>
<p>بھٹے صفوں یہ دولہن جری ہر جس سے جلاد سب سر کر گئے لائے کے پاس سے</p>	<p>قہر نہ فرق سے مرے دلبر بنا ہوا تربت مری اور انکی برابر بنا ہوا</p>	<p>نرغہ و قاتلون کا تن پاش پاش بر جاتا ہوں اپنے عاشق صاوق کی لاش بر</p>
<p>۱۱۴ بہشک مصطفیٰ پیکار سے چشم بابا چادہ لون سے بن زین بے چیلہ کے اتھارے صداری کا کھو ایسی جوانش پٹ لیا رو کھانا پھر</p>	<p>۱۱۵ چلنے سے بھی کہ بارگاہ ہر سو ایسی سے لو جوان سے غم نہ ہو ایسی کیوں ہو کہ ویا کہ ہر سو ایسی شہرستانی کو کہ ہر سو</p>	<p>۱۱۶ جسم نہ پایا و پیر و دو جاگزا اتم سے بی بیوں کے لادشت کلا خون سے زلت پر کرتے ہوئے بکا بار و پیر سے تھکے تھے مشکل</p>
<p>چلائے دم لبون یہ ہر درد جدائی سے ایسی بھائی جان اٹھلے پٹ جاؤ بھائی سے</p>	<p>آیا یہ ضعیف بھی اھست کو آپ کی بھائی سے ملے جاؤ خدمت میں آپ کی</p>	<p>اٹھتا تھا دل میں درد قدم لڑکھائے تھے ہر بار آہ کرتے تھے اور بیٹھ جاتے تھے</p>
<p>۱۱۷ عباس آج تہ تیغ ہو گیا آگے ہیں اکبر ہیں بھالے تھے لڑکے لائیں دیا تہ آگے آپ اب یونین کیا نہیں اندر میر کا ہیں غم کھائیں</p>	<p>۱۱۸ ایسی کہ کون تھے خوب چون کی بین اندر آج ہو گیا ساری خدائی بین میرا جان فاطمہ تیری جالی بین میرا دل کے بوجھ ہو بھائی جالی بین</p>	<p>۱۱۹ دل پر جان بھائی کے غم کا جو تھکا دور خاشاک تو بچان میں نہ دیر اب جلد دور ہر بار بچے تھے کہ دریا جو کتنی دور کتنی دور تھے آج بچے تھے</p>
<p>تینوں سے ٹکڑے ٹکڑے بن پاک ہو گیا شانوں سے بانگ نکٹ گئے ہو گیا</p>	<p>ٹوٹی مگر مگر ترے ماتم میں بھٹ گیا بس آج زور بیا پیہر کا گھٹ گیا</p>	<p>لاشہ دکھائی دیکھا اب اس خوش مفلک کا مولادہ سامنے ہو کھارا خرات کا</p>

معاذ
 ہنستے تھے بندہ کی کبیر بنان
 جیگرانی کچھ چھپیں وہ کالی تیلان
 کیا تو جو مفاہت کے کران وہ لوجان
 صبر سے چھکچھکے کہ کران وہ لوجان

معاذ
 ایک شیشی ہوئی ڈھکی و تشکی کام
 آئی قریب لاش عباس بن سیم
 جانی آکھٹ میں چپا نیم نام
 چھپا کرے ہاتھ کو میں اپنے گنگا نام

معاذ
 مونس دا تشہد عواسی ہوتا تھا
 پیکر و سون کی یہ احباب کھنچاں
 جو طبع بھی رکی ہوئی اصول بھی کابی سال
 بوجہ فطرت ہو گیا بارست فضا کا حال

بھر بھر کے دم و لائے شہ مشرقین کے
 بس مرگے تڑپ کے قدم چھوین کے

کی اکسے جب نگاہ تن باش باش پر
 اک آہ کر کے گر بڑی عمرو کی لاش پر

معاذ
 سر پر کر حسین آفرینے گئے بجا
 آکھٹے آہ کی کہ بلا دشت کر بجا
 بابہ صلا پائی کہ ہی تو سر پہ چھپا
 شہر شہب شہید ہوئے وہ بیتا

معاذ
 اپنے بچہ کو رکھنے چھپتی وہ دھڑک
 ستر تارین کا ہو گیا بارادین تر
 جانی کبوں چھپا شہر شہب شہب
 مصلحتی لاش حضرت عباس بن

کراہ دعا کہ بسط پیغمبر مدد کوین
 عباس نامدار اس آفت کو رد کوین

نام دم ہوں کیوں کہ ہمیں زیا جانے کو
 آئی ہو لو بڑی اپنی خطا کھوانے کو

اس پر بھی وہ تھی جو دلائے کو جوئے کے
 ریتی میں شہر چھپا لیا گردن کو موڑ کے

معاذ
 پہلے نکاح حضرت عیسیٰ کا
 چلے آچکے تھے کہ کبھی کبھی بے نیاز
 کیوں بیان کو چھوڑ کر کبھی کبھی
 بی بیوں جان میں شہدوں کی نامدار

معاذ
 بلو کے فاطمہ کی مدد کی اکیلا
 شہر شہب شہب شہب شہب شہب
 پیادہ ہوں اور لاش عباس بن
 اس بن ہوں اور لاش عباس بن

یاجی
 خوش فہم دین منج خندان نہ را
 دینی رتبہ دوزی شوکت دستان نہ را
 ہوا جانی تھی جس سے بزم شہر مطلع نور
 جہات وہ آفتاب تابان نہ را

سقاے ہلیت پہ آفت گذر گئی
 تھنہ مشک کی تھی وہ سخن گوی

فرزند مر گیا یہ تربت بن سو دان کی
 ہو جو ان پھر سے کہ کہ کہ کہ کہ

<p>۱۰ نیان کی طرح گہرا بارہ کی روشن ہو تو تار دین وہ گنہگار کی پوست سے نر دین گری بارہ کی یہ کو بے حد جو دہ تلواری کی</p>	<p>۱۱ ان فیسان میں منجھان کی تجربہ بھی گمیل کا بد فاعل کی نیاج عطا کر نر دین بن دین یہ پیچھے کی دین بن دین</p>	<p>۱۲ نیاج عطا کر نر دین بن دین تجربہ بھی گمیل کا بد فاعل کی نیاج عطا کر نر دین بن دین یہ پیچھے کی دین بن دین</p>
<p>۱۳ بیا پہ ہو یا ہو تبصرہ عیان ہی جو ہر بین یہ جسکے رہ مری تیغ زبان ہی</p>	<p>۱۴ دنیا کے کسی جواب پریشان کو نہ دیکھوں مہر جوئے تخت سلیمان کو نہ دیکھوں</p>	<p>۱۵ دین نقش نگین کو کوئی نامی نہیں کرتا محرر میں خامہ کہی خامی نہیں کرتا</p>
<p>۱۶ فون کا پتلا ہو تو قدر کی بھینجے نہ خبر ہو سکی پتھر کی گھٹیلے وہ تانیہ ہو سکی مہر کی پتھر کی گھٹیلے وہ تانیہ ہو سکی</p>	<p>۱۷ عاقان ہو تو قدر کی پتھر کی گھٹیلے وہ تانیہ ہو سکی مہر کی پتھر کی گھٹیلے وہ تانیہ ہو سکی</p>	<p>۱۸ دین نقش نگین کو کوئی نامی نہیں کرتا محرر میں خامہ کہی خامی نہیں کرتا</p>
<p>۱۹ جہ مصحف ناطق ہو فصیح ازلی ہوں دعویٰ مجھے زیبا ہو کہ فرزند علی ہوں</p>	<p>۲۰ سو نا ہو جو ہر گرد قدم چھانکے بھیکوں اکیر کے نئے بولیں پھار کے بھیکوں</p>	<p>۲۱ قرطاس کی فتوہ کے بر لو میں نہیں ہی مٹایہ سواد اور قلم در میں نہیں ہی</p>
<p>۲۲ اب کریم گو ہر مطلب عطا ہر گھون کو مری گریہ بقیہ عطا گرد نر زبان دین خوش ہو عطا میں کی پوست وہ محبوب عطا</p>	<p>۲۳ جو صبح نگین ہوا فضا سے ہوا جو در کا مضنون ہو فضا سے ہوا جو بند ہو کیا نہ فضا سے ہوا سنی سے فضا سے ہوا</p>	<p>۲۴ از بیری سے حال شجاعان جان کا چند تین دن کو کتب عالم کی کام اس سلا تیا ہوں سید درویش کا تین روزہ جو نہیں مناجاج کمان کا</p>
<p>۲۵ تک کر کہ دن کو ہر مطلب نظر آئے سہرہ در مضنون سے لہا لب نظر آئے</p>	<p>۲۶ ہر گھون کو مری گریہ بقیہ عطا گرد نر زبان دین خوش ہو عطا میں کی پوست وہ محبوب عطا</p>	<p>۲۷ از بیری سے حال شجاعان جان کا چند تین دن کو کتب عالم کی کام اس سلا تیا ہوں سید درویش کا تین روزہ جو نہیں مناجاج کمان کا</p>

۱۰
نیاج عطا کر نر دین بن دین
تجربہ بھی گمیل کا بد فاعل کی
نیاج عطا کر نر دین بن دین
یہ پیچھے کی دین بن دین

<p>۱۰۰ جبرائیل علیہ السلام کے جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل</p>	<p>۱۰۱ جبرائیل علیہ السلام کے جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل</p>	<p>۱۰۲ جبرائیل علیہ السلام کے جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل جبرائیل کا بیٹا جبرائیل کا بیٹا جبرائیل</p>
<p>۱۰۳ خداوند مسمون پہ غارہ نظر آیا گلہ مسمون تروتازہ نظر آیا</p>	<p>۱۰۴ گردون کو اگر نسبت کریں یہ تو نہیں ہو جس فرش پھینک رہیں وحش بریں ہو</p>	<p>۱۰۵ تلوار سے یزدون کو قلم کر کے گرایا خون اپنا پسینے پہ برادر کے گرایا</p>
<p>۱۰۶ اوشہ زینان و غلجک کھانے خجست کا لڑائی کا نیاز لگ کھانے رستم تو قاک ضرب میں چوڑی کھانے ضرب اسد اشک کشت کھانے</p>	<p>۱۰۷ جنت کا درخت بڑا چھوڑ کر کھانے کون کا تاج پر نقش قدم لگ کھانے جو صاحب جو ہر وہ بھڑا ہوا کھانے پنچ ایسی جگہ پر کھانے</p>	<p>۱۰۸ ہم پنجہ فغانم خدایں تو ہی ہیں آفاق میں معصوم خدایں تو ہی ہیں گروا لے احکام خدایں تو ہی ہیں علی نام خدایں تو ہی ہیں</p>
<p>۱۰۹ علی میں یہ تابش نہ یہ خورشید میں ہو چلتی ہوئی تلوار ہر اک مصرعہ لہو ہو</p>	<p>۱۱۰ سر جھکے ہیں انکے جو نمودار جہاں ہیں نادان تو علم خود کے چیتہ کے نفاق ہیں</p>	<p>۱۱۱ گرا قہر تھا میں تو نہ فرشتہ ہو قدم کو نام انکا ہر اک بکے اٹھا تا ہو علم کو</p>
<p>۱۱۲ وہ عالم میں ہی ہو فرزند علی ہو جواز کو صفد ہو چلائے ازلی ہو غاری میں شرف انکا نہانے چلی ہو مٹا لئی ہو تلوار جہاں انکے چلی ہو</p>	<p>۱۱۳ بن کیا یہ فکیر کیا یہ بیان کیا یہ بیان عاجز ہوں لاکھ سر قاب و دوان کیا جب تو نشانے پہ نہ ہو چکے تو کان کیا دردن جلاؤں میں بڑا جان کیا</p>	<p>۱۱۴ ای بار سے فرزند ابدا اللہ در ایک شجاعت کے شہنشاہ در ایک آل کے ہوا خواہ در ایک نبی اسلم زجاہ در</p>
<p>۱۱۵ سر از چرخ سجدہ لوس پہ چڑھ گیا ضخم الہی کا ہر سر پہ چڑھ گیا</p>	<p>۱۱۶ کیا زور بے بازو سے شمشیر کے چلے سب کشتہ ہیں اللہ کی شمشیر کے چلے</p>	<p>۱۱۷ خام سے نہ کچھ طبع خدا داد سے ہو گا جو ہو گا وہ مولائی ادا سے ہو گا</p>

۹۱
 منیل اگر چہ زبان جو تیری تاج
 موش جان آفت زان تیری تیغ
 مان تو خدا را زن جهان تیری تیغ
 تیغ از زانو بدو بلن تیری تیغ

۹۲
 شہ کلے میں سینہ سے سینہ سے لاد
 نیاب بول بیا کرین ہم نصیب او
 نجاس سے کسی قسم نلو نہ بباد
 رو نام را دیکھا نہیں جا تو نہ جاو

۹۳
 جس کے پیرو دار علی گار کی تفت
 خستے ہیں جاکسیوں حال جو تیر
 جانبی بول زد و جعباس نیاب
 محض جو کھلے ہے صورت تصویر

۹۴
 کجائی ہو شمع بن گودن یہ فرقہ
 خورشید سپر لیک نکلتا ہی عسکر کو

۹۵
 مانع از محبت جو رضا ہم نہیں دیتے
 کرتے ہیں جسے پیارا سے غم نہیں دیتے

۹۶
 آفت میں رہا ہے کی ہو دشوار نہ دونا
 انکا ہوا اشار کہ خبر دار نہ رونا

۹۷
 دوسرا شہر ہو گیا زمانا
 وہ باب کا قصہ ہو گیا کافانا
 خبیثہ اکلیا اس دشت کا جانا
 شکستہ ہے نہ پتہ عباس کا آنا

۹۸
 سہل تو در سہل کبھی تھا ز گوار
 کیا ہو گیا دشت و بیابان غدار
 بچوں سے بچا نہ رہی کچھ سکھدا
 یادی ہو کر ہو کی جو دار شعی عمار

۹۹
 غم و غم و غم و غم و غم و غم و غم و غم
 گھر گھر گھر گھر گھر گھر گھر گھر گھر
 زمانہ میں کیوں کر ہو تو وہ دانا
 شہر و دیہات کی جگہ کو بین بانا

۱۰۰
 اس قلعہ و حیدر کرار کے توڑا
 دیوار وں کو لو ہے کی تلوار نے توڑا

۱۰۱
 ساتھ اس کا مناب ہو گیا بند بھاہو
 جھوڑو نہ اس آفت میں کہ تہاں وہاہو

۱۰۲
 مظلومی کو اب زمین کہ تہاں کو زمین
 قسمت میں لکھا ہو کہ زمین بھائی کو زمین

۱۰۳
 دریا چو پتھر کہ تو تیرین عباس
 زلزلہ سے شہر نکلائے عباس
 پیادہ ہیں شہر سے عباس
 زور کی حالت جو ہے عباس

۱۰۴
 جو ہے شہر انتون کہ کیا ہو ملکدار
 حضرت پھر تقدیر سے ہے بختدار
 تعلقہ دو عالم میں مصیبت میں کھدا
 ریت و دغا یہی کہ مائے کھدا

۱۰۵
 جیسے ہیں شہر کی جس حد کی
 اس وقت میں کی شہر کی حد کی
 ہم چھپے ہیں اور باب کی ساتھ آئی
 اس وقت میں کی شہر کی حد کی

۱۰۶
 صد مسکرا دھرا نہاد مر شاہ ام کم
 سارے ہیں وہ ناغہ یہ گتے ہیں قدم پر

۱۰۷
 مدت سے بول میں یہ وہ ارمان کھلائے
 سراب کے قدروں پہ ہوا و جان کھلائے

۱۰۸
 مرنے کا مرے صدمہ تازہ ندا کھلایا
 عباس نے بھائی کا جازہ سنا کھلایا

<p>۵۲۱ وہ کہتے ہیں کہ لیل چکر کرنا آپ دشوار نہیں بلکہ ذرا چکر کرنا آپ ہزارہ وقت صفت اور کرین آپ خادم کو روئے طرف بہر کرنا آپ</p>	<p>۵۲۲ اس باغ سے کہ گھر کے کونے کو دیکھیں فرزندوں کی شش پستان کو دیکھیں سیاہ بیوں کے گھر کے کونے کو دیکھیں</p>	<p>۵۲۳ اس شش پستان کی چھٹیں گھاٹ چھا اس شش کی چھٹیں گھاٹ چھا چاپین ہم اگر فرج کے ٹپ کا ڈبانا دشوار ہو جاہل کی طرف مچ کا آنا</p>
--	--	---

مخفی ہیں نہ کھانے کا نہ پینے کا مزار
بس بھو تو مہ جانے میں چنے کا مزار
بے جان گنوائے کوئی چار انہیں آقا
مغذور ہیں اب صبر کا یا را انہیں آقا

<p>۵۲۴ دو دروازے کا کورسہ پٹائی معلوم ہوئے کہ صفت کیا بیوی ساری کچن چکر چرخ کے عوار ساری نہ نہ ایک قطر اکھیل قول ہو جی ساری</p>	<p>۵۲۵ میدان میں یہ کیکر باڑا کرے آہ چھپیں گے پوشتہ کیا کرے خیر کی طرف نہ چپرتے ہیں اوسے چھپا ہوتے ہیں مدون اٹھتے جگے</p>	<p>۵۲۶ کیا قانون میں کیا بیوی کی حال کو دیکھیں کتنے کھلے بیانیہ حال کو دیکھیں دروازے پر کھڑے ہیں حال کو دیکھیں کیا قانون میں کیا بیوی کی حال کو دیکھیں</p>
---	---	--

راحت اب اسی میں ہو کہ اٹھ جائیں ہیں
پتھر کا جگر لوہے کا دل لائیں کہاں سے
خود پانی موگ نہ اگر گھاٹ کے لائیں
ہم تنہا سے دریا کو بین کاٹ کے لائیں

<p>۵۲۷ آہم کہ کہ مالک ہیں ناخما ہیں دونوں تو تازہ ہیں کہ اسے اسے رکھیں تو جلاشہ تو جلاشہ انبار کا دین سر سائل ان دو سے</p>	<p>۵۲۸ کچھ عرصے کا بار بار جو تازہ سے کاٹتے بانی تو قابو ہیں ہوا بدین یہ منور نہ نہ عرصے میں جو تازہ سے کاٹتے بانی تو قابو ہیں ہوا بدین یہ منور</p>	<p>۵۲۹ یوں مانتے خالی ہو کر گھر میں ہم یوں مانتے خالی ہو کر گھر میں ہم یوں مانتے خالی ہو کر گھر میں ہم یوں مانتے خالی ہو کر گھر میں ہم</p>
--	---	--

یہ شہر و سید انشان چھپیں ہمیں میں
یہ شہر و سید انشان چھپیں ہمیں میں
یہ شہر و سید انشان چھپیں ہمیں میں
یہ شہر و سید انشان چھپیں ہمیں میں

۵۲۷
دو دروازے کا کورسہ پٹائی
معلوم ہوئے کہ صفت کیا بیوی ساری
کچن چکر چرخ کے عوار ساری
نہ نہ ایک قطر اکھیل قول ہو جی ساری

<p>۵۵۲</p> <p>سینوں میں سے کسی سے کچھ نہ دیا پانی سے رنگوں نے گونج نہ نکالا گر واپس نہ جی ڈھال کوئے کی گنجلا دیبا میں دھڑکیوں نے نکلے ڈال</p>	<p>۵۵۱</p> <p>اُس شخص کے گھوڑے کا کان میں جبین ساتھ کے جو دیرین لوگوں میں زبین بہا تھا کتنی کلاہ تھی تین تین یوں ہر سار کا خاکہ حیران تین تین</p>	<p>۵۵۰</p> <p>کسی سے شہنشاہیوں کا تو سوا عاویس کا نہیں رسم آریا پاؤں پر ان کے سفر ازل حرم آریا برقی آئی کہ در پیر میں دھڑکیں</p>
<p>۵۵۳</p> <p>تھا شور کہ ساحل سے ہا دھکی گئے ہیں ہم کیا ہیں ہمارے تو کچھ آپ گئے ہیں</p>	<p>۵۵۴</p> <p>غل تھا پر دراز میں بال ہوا سکی کتنی ہو ہوا بھی کہ نئی چال ہوا سکی</p>	<p>۵۵۵</p> <p>غل تھا کہ یہ بیکل ہیں سورج کی کرن ہو اندھیل کی سے دھن تھا کہ غولک میں دھن ہو</p>
<p>۵۵۲</p> <p>پانچ چھٹا طوفان تھا اور جسکے ہیں مہر و جہاں شوق تھا شکر شتون چوٹی تھکتی ہوئی ہنساوار نظر میں دور در سے آگے تھا جہاں تھا میں</p>	<p>۵۵۱</p> <p>نکدین اور پیک پیک خبر آریا شمار کہ شگل سے اور شیر آریا خفت جگر صاحب سیف و دسر آریا حضرت کا علم ازل علی کا پیر آریا</p>	<p>۵۵۰</p> <p>کیا دھن کے غامض شگین تھکے ہو زین میں بدست کہ شیر آریا پیر و تھے دھڑکن فرستہ زین آریا انہوں کے لئے تھے پیر و تھے پیر آریا</p>
<p>۵۵۳</p> <p>شیر وں کو بھی اس سے کہتے نہیں دیکھا یوں فوج کو گولٹ کسی کھاتے نہیں دیکھا</p>	<p>۵۵۴</p> <p>شمیر ہلالی دہ قمر شک لیلے ہو دیر سے خبر دار ہو مشک لیلے ہو</p>	<p>۵۵۵</p> <p>سامنے لیا پیک صبا ساتھ نہ پہونچے یہ پاؤں وہی ہیں کہ جھین ہاتھ پہونچے</p>
<p>۵۵۲</p> <p>روشن ہوئی آگاہ میں دھڑکیں دیکھ لے بہت کے ہوائی اس کی دہ شان میں سر کی دھڑکیں دیکھ لے نظر آئی بھیجی بھیجی</p>	<p>۵۵۱</p> <p>عزائے بزرگ آگاہ میں دھڑکیں بہشتیہ مجروح وہ جو گئے یہیل بہشتیہ شوقیات ہوئی نازل بہشتیہ شوقیات ہوئی نازل</p>	<p>۵۵۰</p> <p>ادھیلی اور جہ سے غلام تھاری چوٹی سے شورش بہ وہ قاضی تھاری گولٹ کی دھڑکیں دھڑکیں تھاری کھائی ہوئی غولٹ کی دھڑکیں تھاری</p>
<p>۵۵۳</p> <p>ان دونوں سے جلوسا جہاں تھرت رکھا دہ آگاہ میں دھڑکیں تھرت رکھا</p>	<p>۵۵۴</p> <p>کیا لاکھوں کاہوں کہ تھرت لکھیں دھڑکیں کے تھرت لکھیں لکھیں</p>	<p>۵۵۵</p> <p>جہاں تھا غلام تھرت لکھیں جہاں تھا غلام تھرت لکھیں</p>

یہ مرثیہ ہے جس کا
موضوع ہے شہنشاہیوں کا
موضوع ہے شہنشاہیوں کا
موضوع ہے شہنشاہیوں کا
موضوع ہے شہنشاہیوں کا

<p>۱۱۱ کس تن پودے تزیل و خوش چار ایسے کامی ہی کر آئینہ روشن گرواؤتی ہو جب کس کو چوڑا ہو تو عزیز و محبوبان علم سبز کا دامن</p>	<p>۱۱۲ چہرے کی ضیا ہر سوراخ سے نیا پائی خاک کی جیسی گل احمد نے پائی بڑی دندان کسی گور نے نیا پائی ہر کو سی غضبناک غصہ نے نیا پائی</p>	<p>۱۱۳ لو کہے تو سے بیٹوں کی خوشنیں ہر سنی کی میان میں نظر آجانی ہی تصویر دکھاتے تھے انکار و جھڑپی شمشیر دم نہ دے تھے بچک کو طعنے تھے پھار</p>
<p>۱۱۴ پتھر کو لغو تو ہو کہیں چتر تری پر اُس دھوپ میں اللہ کا سایہ ہو جری پر مگر گشتا ہر تنگدلی سب چھوڑ سکے ہو دیکھتے قابل راہ بدہ مرا جوں</p>	<p>۱۱۵ فوجوں کی طرف ہی کے دی دیکھ رہے ہیں بتلی سے بیان ہو کہ علی دیکھ رہے ہیں بالہ تو قواد مہر کھل منہ بولیں مدت چوبیس جا میں سنگلوں میں بولیں</p>	<p>۱۱۶ قابل ہیں وہ اسکو بھیجاں جہان میں سیفی ہو زبان جھکی یہ وہ سیف زبان میں جانتے تھے کہ کسے نہ تو سکین شاہین لشکر چو تو سکین</p>
<p>۱۱۷ کھائی ہو کھم جو کس سے حصے میں بھری ہوں کھا جاؤ گی لشکر کے برے میں وہ پری ہوں کرتک ہوں نہیں بچھلے سب کدوں سینا گر افلاک سے بھر نہ دین</p>	<p>۱۱۸ ذکر انکا جو کوئی اب گفتار سے چھوڑے بیل رگ گل نشتر متار سے چھوڑے کھجائے جو انٹوں کی جھٹکے اس سینا گرا افلاک سے بھر نہ دین</p>	<p>۱۱۹ سب باہوں دم جنگ ہو سب کھمٹے سیکا ہو ہاروں نے نہاں کئے قدم کرتک ہوں نہیں بچھلے سب کدوں سینا گرا افلاک سے بھر نہ دین</p>
<p>۱۲۰ اجل علی رب بدعات نے دکھایا جھگڑا شرم سے دست و پا نہ دکھایا خمر کا اب انداز شجاعت نے دکھایا جینا چاہی صورت نے دکھایا</p>	<p>۱۲۱ اچھے کشیدہ کا نا لادو ہر بار کیا دیکھو کیوں فوج چلی نہیں لادو ایک سے شہر کی کینا صفت میں کاندھ خاک ادرہ ہوں تو پینا کی نوخوار</p>	<p>۱۲۲ لشکر کو آدھ شرم خجکے دکھایا شیخ و ملا اظہر کئے دکھایا صفت سے کھلے کھینچنے کے دکھایا دھڑکے دھڑکے کو جھکے دکھایا</p>
<p>۱۲۳ سب عالم کے لیے جمع ہوئے تھے مگر کسی نور ایک جگہ جمع ہوئے تھے</p>	<p>۱۲۴ ہم دہ میں جیسے رہے ہیں تیروں نے توڑے دیکھیں کہ جاوائے کن تیروں نے توڑے</p>	<p>۱۲۵ فراز کے مجھے تھے کہ وہاں کے بہتے دم میں صفا دل نہی ادرہ آپ دھڑکے</p>

۱۲۶
مرثیہ بیرون
جلد سوم
مرثیہ بیرون

<p>۱۱۱ آواز اجڑا کر تو لی زبان سے تلوار جکبی عجب انداز عجب شان سے تلوار زینب سے گاہ چنی زبان سے تلوار کرتی تھی شام سے چنی آن سے تلوار</p>	<p>۱۱۲ عشق و غم کی آگ میں مہر مہر گھونگھٹ سر آج اکٹھا ہر جہد کبھی ہوں پہروں پہ فلم کا تباہ حال نے کھینچا سر جھنج پتلاوار کے اقبال نے کھینچا</p>	<p>۱۱۳ میں نے چھوڑ چکا تھا جس نے سنا کار برسوں کا جو تھا جو حد درجہ آزار دیر کے زور پیش کو تو شیخ آزار کشتی کو عجب فلمیں آج آزار</p>
<p>۱۱۴ آنکھیں کھل کر شمع سے بجا ہزاروں سجائے گھر کر کے برباد ہزاروں سجائے ہوں شام سے بن برباد ہزاروں فاست میں جی بال میں بجا ہزاروں</p>	<p>۱۱۵ تیر جی جی چینی گری جی سے تلوار کھینچنے کی چلنے کی فوج سے تلوار صفت میں تیری فرستہ نہ زنج سے تلوار مٹھری رہی چھلکی پیچ سے تلوار</p>	<p>۱۱۶ دیکھے جو اسے نور پھیلی کو نہ دیکھے رنگت وہ کہ مجنوں بھی سہی کو نہ دیکھے تیر جی جو ذرا کھل گئے عقد سے کہہ رہے پھندے سے تھے کند وہ کہ تھے نہ رہے</p>
<p>۱۱۷ لو آؤ گھر کی شمع کی گھونگھٹ لو آؤ گھر کی شمع کی گھونگھٹ لو آؤ گھر کی شمع کی گھونگھٹ لو آؤ گھر کی شمع کی گھونگھٹ</p>	<p>۱۱۸ دھماکے دھماکے دھماکے دھماکے سکھنے آئی توئی قطع سے آئی پلٹنے گئی فاک میں چنانچہ آئی خفا تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو</p>	<p>۱۱۹ کس زبان پر تھی زبان پر تھی تلوار چھوڑ چھوڑ چھوڑ چھوڑ چھوڑ تلوار جو کچھ جہاں میں سواری ہوئی تلوار کھمبہ ہو زور دہی ساری ہوئی تلوار</p>
<p>۱۲۰ لو برن گری آپ کو کھینچ کر تلوار لو حضرت جو حضرت تلوار و تلوار ابو ہندار و تھے برا زور و زبر تلوار رستہ کہیں لاشوں کے اور تھا تلوار</p>	<p>۱۲۱ کہتے تھے کہی دھماکے تلوار تھے کہتے کہی دھماکے تلوار کہتے تھے کہی دھماکے تلوار تھے کہتے کہی دھماکے تلوار</p>	<p>۱۲۲ لو برن گری آپ کو کھینچ کر تلوار لو حضرت جو حضرت تلوار و تلوار ابو ہندار و تھے برا زور و زبر تلوار رستہ کہیں لاشوں کے اور تھا تلوار</p>

لے لے لے
بجی فریاد
تلوار تلوار

۱۷۷ کس غول کو دم تن تو مار دیکھا کیا کس نخل تن خون کا تھا لانا دیکھا کیا کس صفت کی سیاہی میں جا لانا دیکھا کیا کس نعل کو دن تھنے کا لانا دیکھا کیا	۱۷۸ ایک عیاش غلام کر کے طے یاد اے گھر حیدر کر کے طے چمڑہ کی دغا حق ظہار کے طے ضنیم کا چٹا تھا کر کے طے	۱۷۹ اس جتنی جہانوں نے نہ دیکھا قربا کو جی دم میں نہیں کیا دیکھا کیا کان میں نصرت نے سخن چوک دیکھا کا فزاری کو بدن چوک دیکھا
۱۸۰ فلان یو یا موم یہ جانا نہیں اُسے لوہے کو کسی تیغ کے مانا نہیں اُسے آتے تھے جدم غیاثین گوٹھے کو لڑکر گر پڑتے تھے رہوار پر رہوار سٹکر	۱۸۱ بہ تیغ غلام دار داد نہ اٹھائی مگر کہ ایک ایک بہتر نہ اٹھائی انہو میں سے ایک جس نے اٹھائی زات سے گزردن کی جہیز نہ اٹھائی	۱۸۲ بغ سقری جانب دین سقری چلی توار کے پانی میں غضب گ بھری چلی فوج سقری جانب دین سقری چلی توار کے پانی میں غضب گ بھری چلی
۱۸۳ مٹاؤ تن سے چال سے چال سے پاپا دعا دے دی جنگ کے قبل سے پاپا زخون کو چھپ گئی چال سے پاپا مہم سے مٹا دیں چال سے پاپا	۱۸۴ کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری مٹیوں نے فقہا شرم سے سر ہم نہ کیا دامن کشاؤں بھی منہ دھاب نہ کیا	۱۸۵ مل تھا کہ جو مثل جو ہمت کوئی دم ہو ایسا نو سر صواب دفتر کا قلم ہو کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری
۱۸۶ وہ بن بنادر ہر لال کے برابر بان چکی تو چکی گری سا مل کے برابر کہہ سیکے نزدیک کسی کے برابر سلی جی نظر آتی تھی کسی کے برابر	۱۸۷ کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی نہ سے اُسے پہ پہ پہ پہ پہ پہ وہ بن بنادر ہر لال کے برابر بان چکی تو چکی گری سا مل کے برابر	۱۸۸ نزدیجا طر اسباب طور نیار ہو سہل سہل سہل سہل سہل سہل وہ بن بنادر ہر لال کے برابر بان چکی تو چکی گری سا مل کے برابر
۱۸۹ دوہ بالون کے تھے جو ٹالون پٹان تھے ہرق پر ہرق تھی ٹالون پر نشان تھے مٹھن نہیں دیکھی ہیں کہ بجائے نہیں دیکھے بہنے تو دن ایسے کبھی کالے نہیں دیکھے	۱۹۰ کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری مٹیوں نے فقہا شرم سے سر ہم نہ کیا دامن کشاؤں بھی منہ دھاب نہ کیا	۱۹۱ کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری مٹیوں نے فقہا شرم سے سر ہم نہ کیا دامن کشاؤں بھی منہ دھاب نہ کیا

۱۷۷
کس غول کو دم تن تو مار دیکھا کیا
کس نخل تن خون کا تھا لانا دیکھا کیا
کس صفت کی سیاہی میں جا لانا دیکھا کیا
کس نعل کو دن تھنے کا لانا دیکھا کیا

۱۷۸
ایک عیاش غلام کر کے طے
یاد اے گھر حیدر کر کے طے
چمڑہ کی دغا حق ظہار کے طے
ضنیم کا چٹا تھا کر کے طے

۱۷۹
اس جتنی جہانوں نے نہ دیکھا
قربا کو جی دم میں نہیں کیا دیکھا
کیا کان میں نصرت نے سخن چوک دیکھا
کا فزاری کو بدن چوک دیکھا

۱۸۰
فلان یو یا موم یہ جانا نہیں اُسے
لوہے کو کسی تیغ کے مانا نہیں اُسے
آتے تھے جدم غیاثین گوٹھے کو لڑکر
گر پڑتے تھے رہوار پر رہوار سٹکر

۱۸۱
بہ تیغ غلام دار داد نہ اٹھائی
مگر کہ ایک ایک بہتر نہ اٹھائی
انہو میں سے ایک جس نے اٹھائی
زات سے گزردن کی جہیز نہ اٹھائی

۱۸۲
بغ سقری جانب دین سقری چلی
توار کے پانی میں غضب گ بھری چلی
فوج سقری جانب دین سقری چلی
توار کے پانی میں غضب گ بھری چلی

۱۸۳
مٹاؤ تن سے چال سے چال سے پاپا
دعا دے دی جنگ کے قبل سے پاپا
زخون کو چھپ گئی چال سے پاپا
مہم سے مٹا دیں چال سے پاپا

۱۸۴
کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری
بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری
مٹیوں نے فقہا شرم سے سر ہم نہ کیا
دامن کشاؤں بھی منہ دھاب نہ کیا

۱۸۵
مل تھا کہ جو مثل جو ہمت کوئی دم ہو
ایسا نو سر صواب دفتر کا قلم ہو
کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری
بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری

۱۸۶
وہ بن بنادر ہر لال کے برابر
بان چکی تو چکی گری سا مل کے برابر
کہہ سیکے نزدیک کسی کے برابر
سلی جی نظر آتی تھی کسی کے برابر

۱۸۷
کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی
نہ سے اُسے پہ پہ پہ پہ پہ پہ
وہ بن بنادر ہر لال کے برابر
بان چکی تو چکی گری سا مل کے برابر

۱۸۸
نزدیجا طر اسباب طور نیار ہو
سہل سہل سہل سہل سہل سہل
وہ بن بنادر ہر لال کے برابر
بان چکی تو چکی گری سا مل کے برابر

۱۸۹
دوہ بالون کے تھے جو ٹالون پٹان تھے
ہرق پر ہرق تھی ٹالون پر نشان تھے
مٹھن نہیں دیکھی ہیں کہ بجائے نہیں دیکھے
بہنے تو دن ایسے کبھی کالے نہیں دیکھے

۱۹۰
کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری
بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری
مٹیوں نے فقہا شرم سے سر ہم نہ کیا
دامن کشاؤں بھی منہ دھاب نہ کیا

۱۹۱
کئی تھی اہل کبریٰ سیاب میں گری
بھڑی ہر قیامت کی ترے آب میں گری
مٹیوں نے فقہا شرم سے سر ہم نہ کیا
دامن کشاؤں بھی منہ دھاب نہ کیا

<p>۵۸۵ کوشش جو کر رہی تھی جو میں دعا گو بیکاروں کے لئے غائب تھی تھے غور کوشی کی کوشش کما دینا میں ہوا جو یہ بین ان پر چڑی کا کچھ بکا</p>	<p>۵۸۶ اب جب کہ لونہوں کی موجودگی میں رہتے تھے مئے غائب تھے سے نہ ابہم کسی دریا سے کہ غافل نہ رہ ساتھ لاکھ طہم آئند آئے تھے نہ</p>	<p>۵۸۷ بھڑک کر خیمہ داؤد سے لیا گھاٹ فواد کے دبا کھٹا داؤد سے لیا گھاٹ اک شہر و خانہ کے پاس لیا گھاٹ ملوکار کے زور و کج داؤد سے لیا گھاٹ</p>
<p>۵۸۸ بھاگ کر میں سر چہرے پہ لانا نہیں کوئی سر کھٹے بہن اور کان ہما نہیں کوئی</p>	<p>۵۸۹ ملواریوں کی موجودگی سے حواس ہر ہاتھ میں دھاسے سے بھٹاتے تھے عباس</p>	<p>۵۹۰ پیاسا ہو کر قلعہ کٹائی نہیں جاتی اب قبضہ قدرت سے تڑائی نہیں جاتی</p>
<p>۵۸۹ فلک کے منہ کھل گئے غازی جیو جی بہم وہ جانتی تھی نازی جیو جی جوتھی ہی بہن شیر جازی جیو جی اس بارہ قیامت تھی نازی جیو جی</p>	<p>۵۹۰ انہی کا بیڑوں دعا جیو جی بھالوں کا وہ گراں بیڑوں کی رانی غائب سامو جی میں بد اندہ کا جانی جب باتھ جیو جی تھی بیخ صفائی</p>	<p>۵۹۱ دیکھا سہل جو سواروں کو کھڑا روپوش تھا وہاں نظر آیا نہ کھڑا ملواریوں کی دوشی اور تھکے بھرا اس تھک کو روکے کیہ کیا تھا</p>
<p>۵۹۰ پامال سواروں کے پرے کر دیے آئے جو زمین سے گرا بیٹھے چم و دم دیے آئے</p>	<p>۵۹۱ طوفان میں دم آراستہ کوشش راج کی پڑھائی تھیں چھٹین بھی جو نہ پڑھو کی</p>	<p>۵۹۲ ہٹا ہوا دیرا نہ سما لگا سب میں ہٹھاؤ تو بہتر نہیں دو لوگ لہو میں</p>
<p>۵۹۱ گھبراؤ تو پہلے سواروں کے بالہ نظر آنے لگا روہ کے زبان چا لندہ لاؤر کے کوشش کے لفظ اچھا بھلا بھلا</p>	<p>۵۹۲ اس ٹھکڑی کو کچھ بیابان کی نیچوں کے بیٹے پانی کی باغ کے خاک و لاٹھ سے زور لگاتے میں کیا جیو جی کی موجودگی کو پتہ</p>	<p>۵۹۳ بہم نہ جیو جی میں دم سے کچھ اس تھک سے جیو جی میں دم سے کچھ موجودگی سے طوفان کا طہم سے کچھ تھک سے غور سے غور سے کچھ</p>
<p>۵۹۲ کوشش جی کاشی کی کوشش سے کھٹے میں کو جو دیکھا تو گئے کھٹے کھٹے</p>	<p>۵۹۳ لون بیچ لڑا کوئی شمشیر تیر سے اس شان سے ندی کو بھی شیر تیر سے</p>	<p>۵۹۴ ملواریوں کے کھٹے کھٹے سر ہم جیو جی لڑاں باغ سے کھٹے</p>

<p>۹۹۱ جاگاہ قیامت ہوئی براباب دریا لڑنے کے لیے جگہ کے بعد ب دریا تعداد سے تولد برچھپو چچا الیہا انہ لکھا تیغوں کا دریا ب دریا</p>	<p>۹۹۲ کونجا چورہ خیمہ کرتین خیرار جگہ کے منہ میں جاتے ہیں خیرار چھٹا خون کی رتبہ جاتے ہیں خیرار کشتیاں کھسکے کھسکتے ہیں خیرار</p>	<p>۹۹۳ گرنے لگے لکے لکے لکے لکے رختی کے نازل شدہ سے کھلے کون آنکھوں سے رختی لکے لکے سیرت میں طرح کوئی باذن کو گناہ</p>
<p>۹۹۲ ہولو کی تھی ہیرے کی ہستی کی طرف تھی فولاد کی دیوار زیر پولوشوں کی صف تھی</p>	<p>۹۹۳ وان عمر کو مارا تھیں یاں قتل کو شہید مصدق کی طرح نہر کو لاشوں سے بھری</p>	<p>۹۹۴ دنیا ہو کر روک کے شہر نہ شہرین اب یہ وہ ترائی ہو جان شیر نہ شہرین</p>
<p>۹۹۲ وہ تہوں میں کجاں آئے تہوں خزور وہ سنسکے جو کچھ تہوں تہیں وہ نہایت کسی تہوں کو چھوین خزور وہ کہے تہوں کو تہوں</p>	<p>۹۹۳ ان کی شب کے بجائی کی لڑائی صحر کا مدھن غازی کی لڑائی نصرت کی تو نصرت ہو لڑائی کی لڑائی تھوڑی سی ہو جو صفائی کی لڑائی</p>	<p>۹۹۴ وہ اس جگہ کے لڑائی میں طرہ شہر نہایت ہی ہوئی کچھ کچھ رہتی تو بالا ہوئی تھی باہون کے سارے بندھے تھے تہوں چچہ پر دردن تھانے</p>
<p>۹۹۳ پھر کہیں وہ شعلے ہی جو سال ہیں یں بہل چھوین کہ ہر لالہ میں کچھ ہیں</p>	<p>۹۹۴ ہر مزب کا مل قات سے قات ہوا لڑائے ہیں وان ہاتھ تو اب صان ہوا</p>	<p>۹۹۵ دریا تھا لکھا لکھا لکھا لکھا کھولے تھے تھی سر پہ ہوا ہر تری کا</p>
<p>۹۹۳ جو شکر دی کی طرف آ تو جابین لڑنے کے سلاست ہوئے جابین نکلیں سکاس نہر کے لڑ تو جابین سلاست کے نہر کے لڑ تو جابین</p>	<p>۹۹۴ لوں سے تھی نفاذ وہ شہر کچھ انہ کو آئے کہ یہ پادشاهوں کو کچھ دیکھو لکھا لکھا لکھا لکھا موتان جوا شاد دہ جابین کچھ</p>	<p>۹۹۵ اس قول کو لب آکھا وہ ہو لڑا یہ صف جو کچھ پائی تو وہ ہو لڑا گھمکے سے گزرا اسے مارا سے کورا خیمہ کچھ جابین سے بار آئے جابین</p>
<p>۹۹۳ سلاست کی لڑائی نہ جھٹا سلاست کی لڑائی نہ جھٹا</p>	<p>۹۹۴ تھوڑی تھی جو چھٹی لڑائی صفت کیا تھی کہ تھی بھی لڑائی</p>	<p>۹۹۵ کس تھری تھی کو جری حاصل رہا تھا ہر لڑن سے ترائی میں اسد تھیں رہا تھا</p>

ابن ہشام

<p>نہالے انبا شکر کی کہ انبا شکر سے نہایت ندرت ہوا نہ کی طرح سے دعا الیقین کی کہ تیرے دران بد و بد جی چوٹ کے لئے تیرے جو بد و بد</p>	<p>نہالے کرتے ہوئے دست بستہ کی گئے تیرے قبضے میں دھر کر گھاٹ گیا سارا درا کر دھو دیکھا نہ رہا خط کا یا را کس در سے دیا اس لئے کہ یا را</p>	<p>نہالے وہ چیلے جانتے تیرے اور وہ چیلے دفعہ کو تیرے تیرے تیرے تیرے اس تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے بہ بند ہی تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>نہالے نہالے جیو تیرے تیرے تیرے تیرے تلوار کا گھاٹ ایک سے روکا نہیں گیا نہالے جیو تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے تازہ ہوا غم ساقی کو تیرے پسر کا خون کر دیا پیاسوں کی مصیبت نے ظہر کا نہالے جیو تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے کو تیرے نہ جانے تیرے نہ دریا کی طرف ہوں دم نکلے تو آنکھیں شہ والا کی طرف ہوں نہالے جیو تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے دیا ہے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>نہالے چونگے ہوئے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے دم بند ہو گئی سے دلی ابن دلی کا وہ دھوپ میں غمیر حسین ابن علی کا نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے نور صمدی ہوئے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>نہالے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>

نہالے
نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے

نہالے
نہالے تیرے تیرے تیرے تیرے

<p>۱۱۱ طوبی کی طرح راستہ میں درختوں پر تھا کہ جس طرح کہ یونانی میں شجر ساحل کے کنارے تھے باؤں کی گھنٹہ ہر شخص اس سمت سفید آواز دے گا</p>	<p>۱۱۲ اور کہتے تھے کہ وہی لاکھ سپاہی منظور تھے بیابان کے بیٹے کی تباہی تو ان کی وہ بین وہ تھا کوئی سپاہی اور جو بین نہا بسر شہر الہی</p>	<p>۱۱۳ آج وہ غضب کا ہوا تھا کہ ان کی عسکریت جیتے بیلی وہ تھا جو سمجھائی جی کہ جی کی تو سپاہی کہ جی چاہی منظر ان کی گردن میں بین نہا پائی</p>
<p>۱۱۴ اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا التماس دراز ہو گا وہ دریا نظر آیا</p>	<p>۱۱۵ سیر اور بھی بھائی پہ شہ نشہ گلو کے ان لوگوں کا زعفران چاہیے تھے اوس کے</p>	<p>۱۱۶ گلے تھے کہ گروہ گران ہر وہ ہر طے پر کیا کرہن بیابان کی جو تھیرا رہا</p>
<p>۱۱۷ دیو دل اس کی تھیں اندر سے نکل پانی پوچھتا کی آپ نے باکل واسے بھر ہی ملک کیا حق پر کل پاپا نکل آیا بسر صاحب دہل</p>	<p>۱۱۸ چلتے تھے شیعین باکل بے چہر باقی نہ رہا تھی تین کی تہر کٹھی میں نظر آئے نہ اسم کی شہر کھینچ کر پھر کرین قتل میں تاجہر</p>	<p>۱۱۹ باز دیکھیں لکھنے لگا کہ اس تھیں لی بد بے چہر دین میں کے نہ تھے کے بے چہر بیات وہ باز بھی ہوا فتح سے بیکار</p>
<p>۱۲۰ اٹھیں تھیں یہ فوجین کہ نہ میدان لڑا پھر شور ہی پھر وہی طوفان نظر آیا</p>	<p>۱۲۱ ایسے دامان سرور فریجاہ کا بازو ہاں توڑ دو فرزند پیدا اللہ کا بازو</p>	<p>۱۲۲ میرت علما اپن بے پیر ہزاروں اب تک تو داتون میں ہزار تیر ہزاروں</p>
<p>۱۲۳ بڑھتا تھا شیعین کا تہران کا کباب چلتی تھیں تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب</p>	<p>۱۲۴ کس سے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب</p>	<p>۱۲۵ تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب</p>
<p>۱۲۶ کس سے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب</p>	<p>۱۲۷ کس سے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب</p>	<p>۱۲۸ کس سے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب تہران کے گئے تہران کے گئے تہران کا کباب</p>

<p>۱۱۱۱ دو ہزار چوبیس ہزار تین سو پچیس حقون سے لڑا آ کر کشت چہرین پچا ہون کے بن سیکڑن چہرین چہرین کے چہرین چہرین چہرین</p>	<p>۱۱۱۲ میرٹ کے ہاتھوں سے خوشنیکار شاہ علی اکبر گریز دربار زین شہر ان کو نین مارا ہین ابا و ہین کوئی تعینتی کا سما</p>	<p>۱۱۱۳ اکبر شاہ والا کوڑا کی تین جولاہے دیبا کی طرح خشک شدہ بن سیکڑن جب مال سے عیاشی والا دیکھ آئے جاکر کوئی اس کی شکل سے بھائی کو</p>
<p>طاقت اسد اللہ کی دکھلا تین عباس ش آتا ہر جگہ کے غم جاتے تین عباس</p>	<p>کس طرح لین راہرو علد مومن سے تم ہاتھ پکڑو تو بڑھین باؤن زمین سے</p>	<p>دم سینہ میں حسرت کی نظر مردین پر مشکیرہ تو بھاتی پہ گئے ہاتھ زمین پر</p>
<p>۱۱۱۴ کاگا چھپی خشک گانا بیکار طاری ہواش حیدر عفر سے پہلو جگہ بیکار لگا کاس سے سر پہ سر نہ تھے کہ طاری کی پوری جگہ</p>	<p>۱۱۱۵ پیشکش چیمپیر کی من بعد ہم حالت در کمان آپ میں تو بد علم قدت سن زارین عشق کی غم ہنگامہ ہون لکھن لکھن لکھن</p>	<p>۱۱۱۶ گر کر نہ والا کے کھال سے بار آندہ ہوئے دیرین تم سے بار مال اپنا چھینا اب کس کے کھال سے بار شہر کے سر داد نہ دیکھنے بار</p>
<p>بالا سے زمین فلان میں نہا کے ہوئے تپے مشکیرہ کو بھاتی لگا کے ہوئے تپے</p>	<p>لکھن بہت ہوئی شہنشاہ امم کو لے آتا ہوں میں لاشہ نقاسے حرم کو</p>	<p>دولت اسد اللہ کی کھونے کو بیچے تھے پیری میں جان بھلی گدے کو بیچے تھے</p>
<p>۱۱۱۷ اکبر شاہ کی خدمت سے جلیب ملتا ہے کھور سے گھر سے چھین ایک سو تین سو تین سو تین کھور سے کھور سے کھور سے</p>	<p>۱۱۱۸ خفت کے آدہ کیا کہتے ہو اکبر غم جاتی کا جو باب سے مہر جوباب جو جوباب تو بیا مہر لا لا لا لا لا لا لا لا لا لا</p>	<p>۱۱۱۹ اس عافیت میں جوتی غدا کی ناز عباس کی آنکھوں میں جوتی غدا کی ناز بولانہ کیا کھور سے کھور سے کھور سے کھور سے کھور سے</p>
<p>لاشہ کی طرف باہی پیدا ہوئے ہیں کھور سے کھور سے کھور سے</p>	<p>باقین نہ کروں کل علد از نہ کوں مرنے ہوئے ہیں بھائی کا دیر نہ کوں</p>	<p>عہدہ نہ تھا جس طرح رخصت کہ میں چھین کے کھور سے کھور سے</p>

<p>۱۳۱۱ بجائے تہا پت کے بجائے چپکے اسی تہا کوئی تہا تہا تہا اعمال میں تہا تہا تہا تہا وہ کہہ کر تہا تہا تہا تہا</p>	<p>۱۳۱۲ تہا</p>	<p>۱۳۱۳ تہا</p>
<p>۱۳۱۴ حضرت تہا</p>	<p>۱۳۱۵ تہا</p>	<p>۱۳۱۶ تہا</p>
<p>۱۳۱۷ تہا</p>	<p>۱۳۱۸ تہا</p>	<p>۱۳۱۹ تہا</p>
<p>۱۳۲۰ تہا</p>	<p>۱۳۲۱ تہا</p>	<p>۱۳۲۲ تہا</p>

<p>۱۳۱ چلانی تھی غوث کے بٹ شہزادہ مستور سے اسے پہچان کے مودار بن پائی سکینہ یوں تھی عجب چار جلا جھکے پوئے عیاش حکماء</p>	<p>۱۳۲ چین پختہ بین اس خدیج کو کہے کھڑے ہوئے تیغوں سے کسی دیکھو کہے از و بھی ہوسن سے تانے لگے کہے دیکھو کہے شک پہچانے ہر کہے</p>	<p>۱۳۳ حاج جگہ گھبرا کر غم نہ سہا لجکے لڑکے سے کسی جوان نہ جھکا ایسا ہو گیا من خود ہوا کاغذ چکا میا صاحب کے امان کویر کا گولی روٹا</p>
<p>کیا وجہ جو اسوار سے مستور کے آیا ہر دوسرے کو کمان چوڑے آیا</p>	<p>منہ لگو نہ بابائے دکھایا اسی غم میں یہ خون میں بھری شک لگتی ہر علم میں</p>	<p>صورت یہ کسی کو نہیں دکھانے کے قابل بان رہنے کے قابل نہ وطن جانے کے قابل</p>
<p>۱۳۴ پہلے چھری گئی تھی غم سے پہلے چھری گئی تھی غم سے خفت پہ نظر کی بھی اور کاظم غنی غم نام کہ غم سے ہم بہ دست کا مستور کھلے کیلئے نہ ہو</p>	<p>۱۳۵ پرفون عالم میں خجکے جگہ لگا عیاش کی زوہ سے گریبان کو چھڑا چلانی کہ غم سے جینے کا چھڑا پہرین میں والی کو غم سے آوار</p>	<p>۱۳۶ بعد اچکھیا مس تھی تھیں تھیں ان خدیجوں پہ تو ہی زاریت کی تھیں جگہ کو غم میں بن جھاپ کی تھیں پہچانے ہر میں بن جھاپ کی تھیں</p>
<p>کنا تھا یہ صدر میں تھوڑا مجھے بی بی پیا سے مرے ادا نہ جھوڑا مجھے بی بی</p>	<p>یوں ترک دفا داری کا شیوہ کیا صاحب بچن کو تیم ادا میں ہو کیا صاحب</p>	<p>موت آئے دھجکے ہیں گدو دھجکے ہیں جاروب کشی آپ کی تربت کی گردن میں</p>
<p>۱۳۷ جگہ تو عیاش کے فرزند کی زاری غش ہو گیا اور موش بن گیا کی زاری کنا تھا کیلئے کہ اس شاہ کی زاری سیرا پہنچا جگہ کی زاری</p>	<p>۱۳۸ اس غم سے کھڑے ہوئے اس غم سے زاری جوڑے ہوئے تھی غم میں اس غم سے زاری جگہ میں تھیں اس غم میں اس غم سے زاری اب کو یہ صاحب کا لب کھلے زاری</p>	<p>۱۳۹ جگہ تو عیاش کے فرزند کی زاری غش ہو گیا اور موش بن گیا کی زاری کنا تھا کیلئے کہ اس شاہ کی زاری سیرا پہنچا جگہ کی زاری</p>
<p>دنیا میں یم میں کون لگے آیا تو نہیں معلوم میں مرے لگے آیا</p>	<p>جل محل اس بلبل کو کون کون لگے اب نامکون مندل کے مغل خاک ہو لگے</p>	<p>اک حشر ہر فرزند کی رخت جلی سے شیر باداوت میں ہر مغل جلی سے</p>

<p>۱۷</p> <p>جستہ باز و عجب شکر دیا گر کہ شعلہ ابو حضرت کا دم دیا زخون خون آگیا وہ جگریم دیا محل تھارخی و لڑخا سے مر دیا</p>	<p>۱۸</p> <p>تقدیر گنگواری خونین دیا زخمی گردن جی بود و زخون چھین دیا پایسین تنخا سے نکلتی ہریان سودا میں بین مارا گئی ازوب سبز تار دیا</p>	<p>۱۹</p> <p>ابک صفا و دل کینہ جی علی دیا بشت پرین شکر جیے جو زین کا دیا علون آہستہ تو گناہیں گھر کا دیا سگر دین غلطہ آہن کی طرح ابل دیا</p>
<p>۲۰</p> <p>مشک کو دان خونین پر کسے پیون لانا دھن شیرین جھڑجھڑ کا راسا ہاں</p>	<p>۲۱</p> <p>جست ممکن ہر ناک کام اٹھا سکتا اپنا سٹھ پھیر کے راکب کی طرف نکلتا ہاں</p>	<p>۲۲</p> <p>ہون میں مجبور تھیں چنے گایا راقا آپ کے ہاتھوں کے کٹ جانے مارا راقا ہاں</p>
<p>۲۳</p> <p>غش کی آواز گور و زور بن جو بدست شہر تھی نہیں اچھوڑا پا سیکھن کچھ پیچھے دل جو تیار غیر ہی کر کہیں ملک سے غلط آوا</p>	<p>۲۴</p> <p>پیش خیز تھیں جاتیں با شہر تیار ان سے چلے آئے سب غار آفتاب پست ہو گئے جو سیر ہو ہو گیا سہیں یا انور اسی مانت ہو خراب</p>	<p>۲۵</p> <p>سن راتھا جی گور کی تھوڑی تھوڑی کی بیک کی گئی جاہ طرے سے تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی</p>
<p>۲۶</p> <p>تیر و ہم جو کمانوں سے چلا آتے ہیں یا علی گئے ہن او مشک چھجکتے ہیں ہاں</p>	<p>۲۷</p> <p>ہاں کیا جائیے کید خون کی حالت ہوگی مر گئی پلو سکیستہ تو قیامت ہوگی ہاں</p>	<p>۲۸</p> <p>اتھو اسی غار یو وقت نہ ذرا دواسکو لایسے تلوار دن کے گھوڑے سے گرد واسکو ہاں</p>
<p>۲۹</p> <p>کے شکر و سنج کتے تھیں اچھوڑے با علی گئے تھیں مصلحت کی بہر اک شہر قند کا بادشہ من و بشر جا پہا ہوں کہیں ملک کو پہنچا</p>	<p>۳۰</p> <p>من کر اور دروہا یہ باد یہ ستم میکو جی او جی غم کچھ قدسین غم کہا کرتا تو جی آقا کچھ بدشمن غم نہیں اس طور کو کہی آجے بان غم</p>	<p>۳۱</p> <p>اسٹن فتح سکنا قادیان دیا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں کون کون کون کون کون کون کون نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں</p>
<p>۳۲</p> <p>آپ کے بیٹے کا شیرا ہوں مد و لازم آپ کی پوتی کا سقا ہوں مد و لازم ہاں</p>	<p>۳۳</p> <p>درہ سو تیرو لے تو نہ گھبرائیں مٹل طاؤس مڑپ کر اچھی اچھا ہاں</p>	<p>۳۴</p> <p>بانی مشکیزے سے گرتے ہوئے دیکھا دیکھا خاک پر گر کر بے چہر گھوڑے پہ سنبھلا دیکھا ہاں</p>

۵۳۱
ان گزازی مریضی بر سبب
میکند چو دره و در کبود میخام
جان فانی شش نه بست کی لای
سکته آنچه چندی مشک نه بختی

۵۳۲
کیک شش نه کیکی شش
شش شش کی شش شش
شش شش کی شش شش
شش شش کی شش شش

۵۳۳
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما

۵۳۴
ہو کے پیرت بگے شش بھی دکھایا نہ گیا
ہتواتے گراں شرم سے آیا نہ گیا

۵۳۵
تو نے خرمی گردن پہ نہ چلتے دیکھا
ما سے بن نے ترا دم تن سے نکلتے دیکھا

۵۳۶
اسکے فرزند کو جانی سے لگا دیکھت
کپڑے رند سائے کے بھابی کو پنھا دیکھت

۵۳۷
بیان کرتے جوشی جانی
جمع کرنے آکا موت کی بجلی آئی
دیکھنا کاشف مشک زبان دکھائی
پیشہ پیرت میں پاپیں صد بجائی

۵۳۸
جانی جانی جانی جانی
جانی جانی جانی جانی
جانی جانی جانی جانی
جانی جانی جانی جانی

۵۳۹
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما

۵۴۰
ساتھ بچیں سے بڑھائی بہن کم چھوڑتے ہو
ہاں کم تشدد و ہن خاک نیم توڑتے ہو

۵۴۱
نہیز آور نہ بھلیا نہ پسر ہو دیکھا
کیسی تنہائی میں دینا سے سفر ہو دیکھا

۵۴۲
دیکھ کر مشک و علم جاتی پھٹی جاتی ہو
آپ کے خون کی ہی ہو بجھے ہو آئی ہو

۵۴۳
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما

۵۴۴
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما

۵۴۵
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما
کما کما کما کما کما کما

۵۴۶
ہو کما کما غریبی ہو ہم روتے ہیں
ایسے غلوم بھی آفاق میں کہ نہیں

۵۴۷
جا کے میرا کے کنارے کھدوا آئے ہم
لوہن کا صدق جانی کو بھی کھو آئے ہم

۵۴۸
ہر سے آپ کے مرنے کی خبر آئی ہو
مشک پانی کے صفی خون میں نہ آئی ہو

۱۳۱
 کیکے پی پی جس درخت میں لگا
 خام کر باخون کو کھینچ کر پیکر لگا
 سنبھل چاچی کہ شہناز غار تیار
 رزم اس پر دین باب کا جو پیکا

۱۳۲
 اٹھ گیا خلق سے حیدر کا وہ جانی ہی
 اب یہی ہر ترے وارث کی نشانی ہو

۱۳۳
 کیکے پی پی جو درخت کے پودے کا نام
 دیکھا کہ پیکر صورت کو ہم سوئے نام
 گلیاے نشان ملک سے میدان با نام
 عصمت نہا جا اور جی ہر دم لہر نام

۱۳۴
 تمام اب تو سن خام کی مثال و توسل
 آگے ہر صفت اکبر کا بیان اڑوش

۱۳۵
 سلام
 مہلک مہلک غیب تھا اب سے میر
 کہ نظر اب غیب میں پہنچے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر

۱۳۶
 خجالت سے بچسم کو زرد ہو گیا
 لڑائی کیوں آٹھ آنسو سے میر
 غم اس کی گلیں زخم
 ہو گیا جو بو آتی آنسو کے میر

۱۳۷
 اڑی شکل کا فرائش کی گرمی
 غم جو اسو آنسو سے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر
 کہ ظاہر اور خفیہ آنسو سے میر

۱۳۸
 غم سے بے نیاز اس طرف سے میر
 غم سے بے نیاز اس طرف سے میر
 غم سے بے نیاز اس طرف سے میر
 غم سے بے نیاز اس طرف سے میر

۱۳۹
 کھار کیا بخت میں لگا
 مٹا دینا خسرت نہ چلو سے میر
 ہوا جب رد آن کا روان آنسو دن کا
 جس کی صدا آئی پہلو سے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر
 کہ اشارے عجب اس نے وقت رحلت
 علم اب تھا پہ پہلو کو ہو پیکا
 جی ہی شک پانی نہ پیا سون کو ہو پیکا
 کہ پہلو پہ سکا دست ابد سے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر
 علم وہ غم سے بے نیاز اس طرف سے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر
 نہ کہ غیب میں پہنچے میر

۱۲۱
کمانشہ علم کو دو بوند بانی
کے نام فیض شرم گور سے ہے
۱۲۲
اسد مہن میں کتنے تھے عجائب غامی
قوم کی کجی کیجے کب جو سے ہے
۱۲۳
لڑا لنگا مہن اور مہن دفن ہو گیا
کمان جانی نر تاجو سے ہے
۱۲۴
چلنی کی مہن میں بون کتنی غمی تیر
کمان کو سونوی بارو سے ہے
۱۲۵
اشارہ پاشا شہ کی مہن میں کمان
کے خیر ہوئے کد ابرو سے ہے
۱۲۶
ادھر شہر شہر کی مہن میں کمان
کے خیر ہوئے کد ابرو سے ہے
۱۲۷
ارن بن کئے شہر کد ابرو سے ہے
کمانشہ علم کو دو بوند بانی
کے نام فیض شرم گور سے ہے

۱۲۸
کمانشہ علم کو دو بوند بانی
کے نام فیض شرم گور سے ہے
۱۲۹
اسد مہن میں کتنے تھے عجائب غامی
قوم کی کجی کیجے کب جو سے ہے
۱۳۰
لڑا لنگا مہن اور مہن دفن ہو گیا
کمان جانی نر تاجو سے ہے
۱۳۱
چلنی کی مہن میں بون کتنی غمی تیر
کمان کو سونوی بارو سے ہے
۱۳۲
اشارہ پاشا شہ کی مہن میں کمان
کے خیر ہوئے کد ابرو سے ہے
۱۳۳
ادھر شہر شہر کی مہن میں کمان
کے خیر ہوئے کد ابرو سے ہے
۱۳۴
ارن بن کئے شہر کد ابرو سے ہے
کمانشہ علم کو دو بوند بانی
کے نام فیض شرم گور سے ہے

۱۳۵
کمانشہ علم کو دو بوند بانی
کے نام فیض شرم گور سے ہے
۱۳۶
اسد مہن میں کتنے تھے عجائب غامی
قوم کی کجی کیجے کب جو سے ہے
۱۳۷
لڑا لنگا مہن اور مہن دفن ہو گیا
کمان جانی نر تاجو سے ہے
۱۳۸
چلنی کی مہن میں بون کتنی غمی تیر
کمان کو سونوی بارو سے ہے
۱۳۹
اشارہ پاشا شہ کی مہن میں کمان
کے خیر ہوئے کد ابرو سے ہے
۱۴۰
ادھر شہر شہر کی مہن میں کمان
کے خیر ہوئے کد ابرو سے ہے
۱۴۱
ارن بن کئے شہر کد ابرو سے ہے
کمانشہ علم کو دو بوند بانی
کے نام فیض شرم گور سے ہے

<p>۱۰ دنیا پست ہو پس سدا سپاہ پیدین نے مجید زمین کی خلق کو تباہ کشت و گرد ہو نہیں بچنے کی سپاہ تجنگ کی برتن و زور اللہ کی پناہ</p>	<p>۱۱ کہ کردہ پیش غنیمت سادہ پناہ پودہ جو قدر انداز ہو آدہ ترس رخ تیرا دل پرواز ہو آدہ رک کمان بجائوں برآواز ہو آدہ</p>	<p>۱۲ مٹی ہوئی برفی اوج کب کجا اور اسطرح جاب غلبہ کیلئے پتیا کچا آٹھ بن تھر تھر کے آدہ نہوں تو جانوں میں عجب کی کجی</p>
<p>۱۳ بکلی گوئی ملک میں ہر دیجات پر ہل رہیوں کے آج بندھنے فرات پر آؤ اسدا برفی کا قندم سنا زہ پناہ جو سر کشتی میں تلامک سنا زہ کے کھانں خون سے ہیں کس سنا زہ زیادہ زہر بھیج مدم سنا زہ</p>	<p>۱۴ دھوکا لگا ہر شیر کا جلی سپاہ کو سب گیتے ہیں گھوڑوں سے اٹھانے کے لاکو کچھ چوڑے ہیں دو چکرین کے نظارہ ہیں کاندھوں میں تین تھکے میں چول بون سے کاکش چھپے گر کے مالی ہوئے کرکش کھڑے</p>	<p>۱۵ مہمے سے بننے والوں کا لڑنے ہوئے میں عباس جی حسین جی کبر بھی وہ میں آہیں گناہ میں میں تے میں باغ میں بالوں میں زرد و بد کہ خیل و پھیل اب جاگر کا تھم سے ہو خیل وہ دانا چال تے کین لینا بدول</p>
<p>۱۶ جاتی ہو لون سمر کے یہ فیج اور فوج پر آندھی میں موج کرتی ہو جسطح موج پر خالف ہر چار آستہ اپنے حصار سے وٹھالیں پناہ مانگتی میں کردگار سے</p>	<p>۱۷ فوج جی کی اڑنا کاشہ گور کے کمان جگے جی آہ میں جگ پانی میں سدا برفی کا قندم سنا زہ میں زہر بھیج مدم سنا زہ</p>	<p>۱۸ لاکھوں ہیں خم کھنیں آئیں صدے ہزار میں ستونوں میں دل ہو میں کھجے فکا میں فوجی ہو فوج خفا دل بورت کا اصل سے قافلہ و روان تاج کا</p>
<p>۱۹ دریا قریب تر ہو جو میدان جنگ سے ماہی ہر لپکتی ہو لپکتی تنگ سے تیاب نہر جی کہ کھجائے فوج سے ہر سر جنگ کے رہ گئی زکیر موج سے</p>	<p>۲۰ فوج جی کی اڑنا کاشہ گور کے کمان جگے جی آہ میں جگ پانی میں سدا برفی کا قندم سنا زہ میں زہر بھیج مدم سنا زہ</p>	<p>۲۱ بھائی جو چھٹ گئے تھے تو جیہا محل تھا الغبات خراہ ہو کو کیا دل کا مال تھا فوجی ہو فوج خفا دل بورت کا اصل سے قافلہ و روان تاج کا</p>

۱۹
 آخرت میں جو تکلیفیں ہوں گی انہیں
 تین سال میں خلاصہ آدم ہو گا انہیں
 تین سال میں وہی تین سال ہو گا انہیں
 شے کا اس نشان کے نام ہو گا انہیں

۲۰
 کفار رشتہ آئے ہیں انہیں حکم ہے
 کفار رشتہ آئے ہیں انہیں حکم ہے
 کفار رشتہ آئے ہیں انہیں حکم ہے

۲۱
 حبیب اللہ نے غیبی نشان کی ہے
 حبیب اللہ نے غیبی نشان کی ہے
 حبیب اللہ نے غیبی نشان کی ہے

راضی ہوں کس طرح کہ یہ ریح عظیم ہوں
 بجاوج جو ان رائد ہو سب کے بہتر ہوں

کس طرح آئے صبر ہو جو سر گذار ہیں
 اکبر ہوں یا غلام ہو سلطان شاہین

جان اپنی پہلے عبد و خدا رکھو بیگا
 مطلب جو آپ کا ہو یہ ہرگز نہ ہو بیگا

۲۲
 جلاؤ گودن میں تھیں بالائی بائیں
 محبت میں رہی ہوں میں نے غیبی کلام
 الفت خدای سے دہلائی بائیں
 کوئی غدار جانتے والا ہی بائیں

۲۳
 اگر تھیں سب سے غیبی کلام
 اگر تھیں سب سے غیبی کلام
 اگر تھیں سب سے غیبی کلام

۲۴
 کیا وقت ایک ایک پہ چھوڑا یہ سلسلہ
 غلام ہوں میں نے اس کے کلام کو ان گام
 ہو جو بایں خلد شہیدوں کا قافلہ
 پیچھے رہے ہوتے کہ غیبی کلام

بچیں کی غارتوں کو بھی کچر یا د کرتے ہو
 بیکس کے کیوں ریاض کو بر باد کرتے ہو

جب یہ نشان راہ خدا سے مجید ہوں
 پھر ہم ادراپ ساتھ ہی ملکر شہید ہوں

سر گذر کر کے سولہ تیرہوں کی جھانک
 گردن میں ملحق ہو ویکار خیر باؤن میں

۲۵
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام

۲۶
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام

۲۷
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام
 جہت میں ہوں میں نے غیبی کلام

یہ سون کی فکر ہو ہر حال چاہیے
 غم کی کیا ہو کب کا تھیں جاسیے

کسی امید پھر جو برادر سے یاس ہو
 غم میں کوئی پہلے نہ دلا تو یاس ہو

نادر سپہ ہو کہ غدیہ شاہانہ میں
 بیٹے اگر میں آپ کو ہم ہی غلام ہیں

<p>۳۳۵ گھوڑے کا گھوڑا ہوا آکا گھوڑا کیل آنا چاہا جس کے دوا کا گھوڑا میں کیا حسن و خرام و زار دھکا آکا گھوڑا میں کیا سینے سے تھوڑی کمال آکا گھوڑا میں کیا</p>	<p>۳۳۶ جھلسا دھکا دھکا دھکا دھکا دھکا دھکا اس جھلسا دھکا دھکا دھکا دھکا دھکا دھکا کچھیں گئے بھی گئے بار بار گئے بار بار گئے لائے بھی بار بار دھکا دھکا دھکا دھکا دھکا</p>	<p>۳۳۷ بہا تو نسیب لکے آکا گھوڑا میں کیا فراہمین فراہمین فراہمین فراہمین فراہمین تیری سفاقت کی میں سب سے گھوڑا میں کیا</p>
<p>۳۳۸ اک لک قدم میں اس کے جلن دہری کا تھا آمد فرس کی بھی کچھ بھاری کا تھا</p>	<p>۳۳۹ کرتے ہو کوچ تم کہ جتان میں مقام ہو برو ہا کر کیا جیسے کہ یہ بھائی تمام ہو</p>	<p>۳۴۰ یہ دونوں ہاتھ چیر رہے ہندو کے ہاتھ میں میں جانتا ہوں شیر خدا میرے ساتھ ہیں</p>
<p>۳۴۱ یہ گھوڑا میں اپنے پاس ادھر کیا چشم رکب میں قدم جلوہ گر کیا پہنچا ہوا ہے بلبلوں نے نصرت کیا حوش زین میں پیچھے کونسل بددعا</p>	<p>۳۴۲ یہ گھوڑا میں اپنے پاس ادھر کیا چشم رکب میں قدم جلوہ گر کیا پہنچا ہوا ہے بلبلوں نے نصرت کیا حوش زین میں پیچھے کونسل بددعا</p>	<p>۳۴۳ جہاں گھوڑا میں اپنے پاس ادھر کیا چشم رکب میں قدم جلوہ گر کیا پہنچا ہوا ہے بلبلوں نے نصرت کیا حوش زین میں پیچھے کونسل بددعا</p>
<p>۳۴۴ گھوڑا آڑا جوادی میں خوشی میں اک گل ہوا کہ جاتے ہیں جتنے خوشی میں</p>	<p>۳۴۵ دریا پہ ہو کے آپ نو کو تر پہ جاتے ہیں چلیے ہم اور اک کھڑے ہر وہی آتے ہیں</p>	<p>۳۴۶ راحت ملی کہ مونس تنہائی آگیا دیکھا پردہ کو سانسے جب بھائی آگیا</p>
<p>۳۴۷ کس نے ج سے سوا ہی نہیں چلی میں سے آسمان میں نہیں چلی کس کو کہ ہوا سو سے نہیں چلی نور فرس میں جلا کر نہیں چلی</p>	<p>۳۴۸ کس نے ج سے سوا ہی نہیں چلی میں سے آسمان میں نہیں چلی کس کو کہ ہوا سو سے نہیں چلی نور فرس میں جلا کر نہیں چلی</p>	<p>۳۴۹ کس نے ج سے سوا ہی نہیں چلی میں سے آسمان میں نہیں چلی کس کو کہ ہوا سو سے نہیں چلی نور فرس میں جلا کر نہیں چلی</p>
<p>۳۵۰ فلک خلیا یاد دہان جو سپاہی سوار ہیں فلک ہوا کہ جاتے ہیں جتنے خوشی میں</p>	<p>۳۵۱ نرف سے نام ہو ہی بفرار ہوں پیدل فریب آگے جلدی سوار ہوں</p>	<p>۳۵۲ اگر سے تم کہ کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک ہو کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک کھٹک</p>

<p>۱۴۵</p> <p>مذہب نشان علم کو نشوونما دے گا چیز کو کمال و خوار اور آرد داران دنیا سے پاک و پاک انہماک کا چاہو کہ کھوے ہوئے ہو</p>	<p>۱۴۶</p> <p>اندر ہی بیخ و بن اور سر و سامان نہیں کہ کچھ اور کچھ نہ جان جو علی کی بیخ و بن و بیخ و بن نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں</p>	<p>۱۴۷</p> <p>نہیں کہ کچھ اور کچھ نہ جان جو علی کی بیخ و بن و بیخ و بن نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں جہاں میں چوڑی بین و بیخ و بن نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں</p>
<p>شاہی ملی ملا جو علم کو تراب کا کیا فیض ہے خدیو سلیمان جناب کا</p>	<p>ضرب اس کی کھلے جب تودن نہ خوار ہو اس پر نظر کرے تو کیونہ نہ گار ہو</p>	<p>اڑنا برابر ایسے اسے بھی محال ہے جادو ہی مرغ و ہم ہی کی خیال ہے</p>
<p>۱۴۸</p> <p>قطع نظریں اس کے پایا کی بجائے ہو آفتاب آفتاب حسن و جمال جو نہ بین آرد و بد بین نہ بین نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں</p>	<p>۱۴۹</p> <p>بھلا کون تو ہے عیاش نامور نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں بھلا کون تو ہے عیاش نامور نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں</p>	<p>۱۵۰</p> <p>نہیں نہیں</p>
<p>۱۵۱</p> <p>زم زم میں رہے آب یہ ایسے دلیہ میں پلکوں میں پلکان کہ نہشتان میں نہیں</p>	<p>نسبت ہو کیا صفا سے رخ لاہو آب سے ہر خشک آب آئینہ اس آفتاب سے</p>	<p>۱۵۲</p> <p>فرق آگیا اوکے نشانوں آفتاب میں وہ نکا ہوا درود کا خود دان کی نوع میں</p>
<p>۱۵۳</p> <p>ملاوین میں میں جلوہ پہنچاں آید نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں نہیں</p>	<p>۱۵۴</p> <p>نہیں نہیں</p>	<p>۱۵۵</p> <p>نہیں نہیں</p>
<p>۱۵۶</p> <p>نہیں نہیں</p>	<p>۱۵۷</p> <p>نہیں نہیں</p>	<p>۱۵۸</p> <p>نہیں نہیں</p>

۱۴۷

نہ سحر آید از ہر سحر گاہ

<p>۱۴۷ بلادہاں کی ایک سے بدو سوار تھوڑے نکلے گی کی زنت کا راز نوجوان غریب نہ زان جھکیا</p>	<p>۱۴۶ خالی دلوں پر دین کو فقیہان لایا نستہ ہوا دینوں کا نور کور میں جو زنی نہیں بنی ہو سکے</p>	<p>۱۴۵ نفسان تیرا ایک ذوق فقار میں نہ زبان تیرا ایک کسوتی دایان پتھر لدا رہا جس بنیاد گاہ میں</p>
<p>لڑہ ہر دے گندہ نیل رواق کو نعرے ہمارے ہیں زمین عراق کو</p>	<p>یہ بیخ و بن نہیں جو گئے یا کہیں کر کے دان کیا ہوا جہان پر روح الایس کے</p>	<p>جسکے بکریوں وہ جسکو خدا کتاب دے کیا تم کو کسی کا ہر جوڑا جواب دے</p>
<p>۱۴۴ بابل نقضہ نہ تون جگہ کے شوش نہ تانہاں سے سوار سپہ ہوش نہ چوٹا شمشاد کے سر شوش</p>	<p>۱۴۳ دیر کی اپڑ زمین کے پوسہ ہوا کہ گھاڑ سلج کی جی بڑی کھو گیا بہن کی ایک کیلک پہ چھپا ہوا</p>	<p>۱۴۲ کینچی تو بیچ شعلہ کشت اہل بند نہ چوڑے سے سوا تو جی کج کشت سے در بند نہ لکے پڑھنے سے نفع جہاں بند</p>
<p>سب مودین علی دلی کے جلال کے سن لو کلام صحیفہ ناطق کے لال کے</p>	<p>جب میں بڑھا تو کوڑے کو انوکھا کاتام پر تھک کر تو قبیلہ دین کے غلام پر</p>	<p>یارانہ عندیہ کو بھی چھپے کا تھا ایرین سیاہ سانہ کی دم آڑ ہے کا تھا</p>
<p>۱۴۱ سب کوئی ہوا بھی پر محبتے بگاڑ کے پلہ میں شکستہ ان کے غلہ جہاں کے گوئی میں بون پناہ ان کو لار کے</p>	<p>۱۴۰ نہ زار و زبیرین غم و غم سے لڑے ہوا گوئی میں بون پناہ ان کو لار کے پلہ میں شکستہ ان کے غلہ جہاں کے</p>	<p>۱۳۹ سب کوئی ہوا بھی پر محبتے بگاڑ کے پلہ میں شکستہ ان کے غلہ جہاں کے گوئی میں بون پناہ ان کو لار کے</p>
<p>بیتک بھرون میں شک لال کو چھوڑو نہیر آگیا تو یہ ترالی کو چھوڑو</p>	<p>محب نقضہ مندر سے گرنا تم سکا گاؤ دین سے تیغ کا لنگر نہ سکا</p>	<p>نہیرین گل سر سے نہ سکا نہیرین گل سر سے نہ سکا</p>

<p>۲۶۳ چونجا تازی بن توید گونجا نہ شیر مرد اسیوں پہلو انگری جبار کیوں ہر مرد نویسہ قہر قہر تو پہلے جسے لا جورد پوچھا جسے در میں تیرے زور بادری نہ</p>	<p>۲۶۴ تیرے غلغلے شہر دست لہر لہر لہر لہر باب سخن کا فضل در رخ کی کلید دیکھ چکے تو بن ہو تیرے کے نا بدید یران امیل آئندہ در خاص لکھ لکھ</p>	<p>۲۶۵ جلیج کے پنجہ دیشا نہ بخت گری غلطی سلطان واکہ میں بن لطف گری جگہ کی کوئی نظر نہ دے سکتی گری شکر گر آپ سے پہلے صفت چھٹی گری</p>
<p>کوندی وہ برق قہر تو مگر ہے جبال ہوں برسے وہ خون کہ نہ پکا ٹرون کے لال ہوں</p>	<p>صانع جنین یہ جو ہر ذاتی عطا کرے کتاب زبان بریدہ نہ اسکی کیا کرے</p>	<p>اک میر لکھی سوار جو کر کے تھے ریت میں غالی سمندر دھرتے پھرتے تھے کھیت میں</p>
<p>۲۶۶ بہشتی عیاں پہن تو انار سے ہو نہ سے پانی شور و شہر و در و درق کے تھرے دیکھو کا نہیں میں لہر ان در سے جہنم کو دیکھو ہی صلیب رو سکے لہرے</p>	<p>۲۶۷ کون تھی زبیرت پر کر ہر صفات کی دریا خون میں غرق تھی شہر کی وہاں میں تھی پیلے تھی نیابت کی زیر غور کا کون پہنچائی تھی رات کی</p>	<p>۲۶۸ ہزار پہلو پہنچنے میں غور ثابت کیا آدمی کشمیر کا نہ تھا آداب فرشتے کے در سے کی پہلو آداب گمراہ ہوا تھا تھیں تھی کالی آداب</p>
<p>مٹھو میں وہ آگ ہر کہہ کیجیہ کیا اب ہیں نہرے ہی کے زہرے شیروں کتاب ہیں</p>	<p>طلعت میں چو اس تھیں شامی چال تھا الامع ہوئی تیغ تو لہا محال تھا</p>	<p>مردہ تھا وہ حوزہ برین ہرام گور تھا چاروں طرف سروں کے برسے کا شور تھا</p>
<p>۲۶۹ سینے کا سیف زانی اسی سپاہ بڑے بڑے سپاہی سپاہ جو کٹ گئے تھے تھے سپاہ میرزا جو سپاہی سپاہ</p>	<p>۲۷۰ تھی غبار تیغ کے گردن آفتاب جلی سے سپاہی کے سپاہ آفتاب کیا تاب تھی کیلئے بڑے سپاہ آفتاب کیونکہ تھی کا تپا تھا تھیں آفتاب</p>	<p>۲۷۱ سینے کا سیف زانی اسی سپاہ بڑے بڑے سپاہی سپاہ جو کٹ گئے تھے تھے سپاہ میرزا جو سپاہی سپاہ</p>
<p>خولی امی نے بڑھایا نشان کو غیرت کا جوش اگیا اک پہلوان کو</p>	<p>آہا نہ تھا جو بڑھ کر سر نہ تھیں کھرج دور تھا کہ وہ نہ کو میں شق قہر کی کھرج</p>	<p>وہ دونوں سے دار کیا اس کے رقی تاب کا مردہ مچ آپ کی پہلو لہر تاب کا</p>

مفتی میر حسن

<p>۱۴۷ آئے بجا بے چارے چوڑی رنگ دستا بے پناہ بے پناہ بے پناہ کانہ بے پناہ بے پناہ بے پناہ آواز کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۴۸ جیت جیت جیت جیت جیت اس کو نہ بے پناہ بے پناہ بے پناہ عقل کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ یوگا کا بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۴۹ کا نام بے پناہ بے پناہ بے پناہ دستی بے پناہ بے پناہ بے پناہ پہلی بے پناہ بے پناہ بے پناہ ادب بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>
<p>۱۵۰ دوب کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ دیکھو بے پناہ بے پناہ بے پناہ دیکھو بے پناہ بے پناہ بے پناہ دیکھو بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۵۱ دوب کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ دیکھو بے پناہ بے پناہ بے پناہ دیکھو بے پناہ بے پناہ بے پناہ دیکھو بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۵۲ کیا تیرہ بے پناہ بے پناہ بے پناہ شیردن کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ شیردن کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ شیردن کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>
<p>۱۵۳ آپا بے پناہ بے پناہ بے پناہ زبان بے پناہ بے پناہ بے پناہ زبان بے پناہ بے پناہ بے پناہ زبان بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۵۴ پاپی بے پناہ بے پناہ بے پناہ دوب کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ دوب کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ دوب کے بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۵۵ نیکو بے پناہ بے پناہ بے پناہ منی بے پناہ بے پناہ بے پناہ منی بے پناہ بے پناہ بے پناہ منی بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>
<p>۱۵۶ مارا بے پناہ بے پناہ بے پناہ صغین بے پناہ بے پناہ بے پناہ صغین بے پناہ بے پناہ بے پناہ صغین بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۵۷ ہر دم بے پناہ بے پناہ بے پناہ تعلیق بے پناہ بے پناہ بے پناہ تعلیق بے پناہ بے پناہ بے پناہ تعلیق بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۵۸ خفت بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>
<p>۱۵۹ قوا بے پناہ بے پناہ بے پناہ کا بے پناہ بے پناہ بے پناہ کا بے پناہ بے پناہ بے پناہ کا بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۶۰ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۶۱ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ کی بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>
<p>۱۶۲ جو بے پناہ بے پناہ بے پناہ جی بے پناہ بے پناہ بے پناہ جی بے پناہ بے پناہ بے پناہ جی بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۶۳ آداب بے پناہ بے پناہ بے پناہ سو گلیاں بے پناہ بے پناہ بے پناہ سو گلیاں بے پناہ بے پناہ بے پناہ سو گلیاں بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>	<p>۱۶۴ بھرتو بے پناہ بے پناہ بے پناہ مب بے پناہ بے پناہ بے پناہ مب بے پناہ بے پناہ بے پناہ مب بے پناہ بے پناہ بے پناہ</p>

۲۱۲ خاری نندی صدف زنجیر خنجر کبود سبیل کز جوش صورت خنجر کبود مکون سر کمر خنجر کبود آیان خنجر کبود	۲۱۵ کتنے گلے بکار کعبہ شریف کیا تیری نازی واری دنیا کی گلاہ بسی ہی با بیست قدر ناز کی گلاہ غلط طور سے ہر جان بکار	۲۱۸ جگہ کی برق قرچی آگے شہر کمان سے بے کمر کے خنجر کبود نیلانہ چکر گزری دنیا باخوب دیکھو کعبہ اولیٰ کعبہ اصل نہیں
۲۱۳ سج بات کی ضرور ہر لہ آن بان سے وہ ماتہ سے دکھا جو کسا نازبان سے	۲۱۶ حر باب در تمام کمان کھدے زین پر چن لیے پیڑے تیر پیڑے ہین زین پر	۲۱۹ انسان کی کیا بساط کہ موضوعی ہر یگر زوہ نقیل تھا تو کیوں خفیف ہر
۲۱۴ کاموشکے شہر بنگلہ ارکان کو جلد جوش کعبہ سنوار ارکان کو گود میں نیرنگار گوار ارکان کو کیونکہ بنیادیں بوار ارکان کو	۲۱۷ جلدی کمان کو بیکے پلے پلے خفگی میں لوتا ہو کر گزراں جرجا کنا ہو خنجر سے سر جو ان بوجا ننا باقی گھوڑے کو او بولان بوجا	۲۲۰ بلان چھوڑ گیا وار پلٹاں کو سر کی چوٹ تھکے تھے ہم ہو گیا تو کسے کوٹ پوٹ ہائے کڑان شہر میں لانی نہیں ہر کوٹ ہر دربار کا آئی ہوئی سب کی اوٹ
۲۱۵ بدعت پالیس دیکھ کے افسانہ جنگ کو آغوش میں لیا کہ اہستہ جنگ کو	۲۱۸ بھاری ہر گز جھونک بھالی نہ جائیگی گر بڑی یہ ضرب تو خالی نہ جائیگی	۲۲۱ دعویٰ غلط نہ تھا وہ بہادر بڑا ہر تو اب ہم پہ کھل گیا کہ علی سے لڑا ہر تو
۲۱۶ خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا	۲۱۹ پوچھا تھا زرق و برق پالون کے شعل بلوہ کھاتے تھے سب جان بوجا	۲۲۲ خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا
۲۱۷ مکون سر کمر خنجر کبود آیان خنجر کبود	۲۲۰ خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا	۲۲۳ خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا خون کی لہ لہ سے بھرتے ہو گیا

<p>۹۹۸ اوقی طبع ناز کی چلن کا طعنے انداز بگ تپ لادل دھابھے نبوت کے کو تپا ہوا جگل کباھے پیرائے بید کی لچل کباھے</p>	<p>۹۹۷ علاستد سب سید و در فضال نابت نہ خاک کو سناخ کو نہ سی کا توصل وہ نہ پرک تھا اور یہ نور شید بنال نرا تھا بڑا آگہو ملا سکی تھی جمال</p>	<p>۹۹۶ جانتا تھا آگے اس لہ لہ درادھار نرا تھا سیر صورت صورت درادھار موت نفس کو اتنی تھی فرادھار موت کھو سکتا ہے یہ تھے بولے درادھار</p>
<p>۹۹۹ اچانک ایک ضرب میں طعنے زمین کے دیر باہر سے خون کے تڑائی کو چین کے</p>	<p>۹۹۵ بھیک بھین یوں وہ نیلیاں چوٹی لیر سے جیسے ہرن دیکھتے ہیں جگل میں شیر سے</p>	<p>۹۹۴ وہ بگ بگ تھے وہ بھی جو بیغم شکار تھے گویا ہوا یہ صاحب دلدل سوار تھے</p>
<p>۹۹۲ نشان نصب تھی جاگیر کین جو پر شمس تیری شمشیر کین نفاہ کر گار کی تصویر کین قانون نہ دربار کے خیر کین</p>	<p>۹۹۵ تجربہ خیال کا تھا جس جگہ کار تھم تھم کے سکتے تھے عجب شعل جگہ تھا باپا چچا جلا داتا لہار کرتا ان صورت بدل عشق تھا قار</p>	<p>۹۹۱ وہ باتھ و در و در تھی دودھ کی چوک ہاں جا کا کا تھی تھی آب پر یک کتے تھے بسکنا دلی جہنم پر یک توڑتا ان کو تھا مٹا ہوا خفاک</p>
<p>۹۹۳ تسلیم جو بندہ شون کی صفائی سہی نہیں غل ہو کہ آج تک یہ لڑائی نہیں</p>	<p>۹۹۶ بھڑتا تھا شیر ز زس شگین تھا شم کا نشان زمین پر کین تھا کین تھا</p>	<p>۹۹۰ گیتی آگ نہ جا کے کین اس خیال میں بدم ہو تیرے شیر کا بیٹا جلال میں</p>
<p>۹۹۲ دھمک بھڑکتا تھا سر کین دھمک بھڑکتا تھا سر کین دھمک بھڑکتا تھا سر کین دھمک بھڑکتا تھا سر کین</p>	<p>۹۹۱ وہ اسکی آواز بول دھمک بھڑکتا بھڑکتا تھا سر کین بھڑکتا تھا سر کین بھڑکتا تھا سر کین</p>	<p>۹۹۹ وہ بک بک دھمکتا تھا سر کین بھڑکتا تھا سر کین بھڑکتا تھا سر کین بھڑکتا تھا سر کین</p>
<p>۹۹۳ جان تیرگی کا دور یہ میں وغیر تھا ایک لہر سے کین ملک میں نور تھا</p>	<p>۹۹۰ جس میں اہلی تھی تھیں اکھین دیکھی میں سے اسکی آتی تھی آواز شیر کی</p>	<p>۹۹۸ اک غل ہوا گا گا گئی راحت جہان سے بھاگو زمین یہ برق گری آسمان سے</p>

مثنوی ہر موش
جلد سوم
۱۵۳

<p>۱۰۰ وہ کہ وہ توفیق ہو کہ اس کا بلبل کیونکہ کاشانی شیخ وہ توفیق حاصل ہو کہ اس کا دوران میں کہ بلبل کیونکہ شیخ</p>	<p>۱۰۱ اگر کسی کی صلاح چاہیے تو وہ وہ یہ غریب لگا کر چلے جائے تو وہ تو یہ کہ اس کی توفیق ہو کہ اس کا یہ کہ اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۰۲ مکتبہ مولانا آپ کا حال ہے کہ توفیق ہو کہ اس کا اس کے لئے کہ توفیق ہو کہ اس کا توفیق ہو کہ اس کا</p>
<p>۱۰۳ حق کیا صلاح میں ہے کہ اس میں وہ کہ توفیق ہو کہ اس کا وہ کہ توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۰۴ تو وہ کہ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۰۵ سوچوں کہ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>
<p>۱۰۶ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۰۷ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۰۸ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>
<p>۱۰۹ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۱۰ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۱۱ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>
<p>۱۱۲ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۱۳ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۱۴ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>
<p>۱۱۵ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۱۶ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>	<p>۱۱۷ اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا اس کی توفیق ہو کہ اس کا</p>

مکتبہ مولانا
اس کی توفیق ہو کہ اس کا
اس کی توفیق ہو کہ اس کا

<p>۱۱۱۰</p> <p>حکیم پیر پیر پیر پیر پیر پیر نور اصفیوں کو شہسپ گزوں کی پیر آلات بریدن کو خیر جہاں پیر کلا ناسون کو خیر جہاں پیر</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>شکل نمی زفر کو شکر شکر عالم شکل نمی زفر کو شکر شکر عالم جستے بجا یک پیر کی نام منہ چو سام چو نام خیر عالم</p>	<p>۱۱۱۲</p> <p>پانی ستغالی دیکھ کر شکلیہ جو حرم قطب سوس کو شکر شکر عالم جہاں پیر سے خون میں جہاں پیر گلوں سے دان گلوں کی جہاں پیر</p>
<p>۱۱۱۳</p> <p>دور دور تو خیر کے پانی کا درو گھاٹ چشم عدم اور کسی ردائی دور با درو گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ</p>	<p>۱۱۱۴</p> <p>بیرون کا خیر پیر کی سعادت گھاٹ غیرال ہو گیا تو قوس بس ابو خیر پیر کے شکریہ پیر کا درو گھاٹ خیر پیر کے شکریہ پیر کا درو گھاٹ</p>	<p>۱۱۱۵</p> <p>کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ</p>
<p>۱۱۱۶</p> <p>تن چاک پیاں کرنی تھی ہر پیر خیال کا نظر بھی چھوڑتی نہ تھی خون حلال کا نظر بھی چھوڑتی نہ تھی خون حلال کا نظر بھی چھوڑتی نہ تھی خون حلال کا</p>	<p>۱۱۱۷</p> <p>سرسبز ہون نہال پیر ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے</p>	<p>۱۱۱۸</p> <p>پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے</p>
<p>۱۱۱۹</p> <p>کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ</p>	<p>۱۱۲۰</p> <p>پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے</p>	<p>۱۱۲۱</p> <p>پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے پیر کے خون مشک میں پانی ہر ارہے</p>

کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ
کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ
کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ
کستی خیر موت لا شوق دیا گھاٹ

<p>۱۱۸ نظر نہ تھے یہاں کہیں نہ تھے اور نہ کہیں نہ تھے یہاں کہیں سہجائے تھے نہ کہیں نہ تھے بجز وہاں کہیں نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۱۹ جلالہ سے نہ تھے نہ تھے اور نہ تھے نہ تھے نہ تھے ای بھائی جان اعلیٰ نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۲۰ ایک لپٹا لاش تھی نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>
<p>۱۲۱ تھامے قدیم شبیر رسول انام لے گردن سنبھالی ہاتھوں بیکس لہام لے</p>	<p>۱۲۲ آئی تباہی گھر علی دہول کے بچے تباہ ہو گئے سب رسول کے</p>	<p>۱۲۳ صدر سے گر چہ پیری بھی حالت عجیب ہے مسطر نہوں حضور کلاش اب قریب ہے</p>
<p>۱۲۴ آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۲۵ ایک لپٹا لاش تھی نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۲۶ پیا پیری کو خلق سے نہ تھے نہ تھے بھائی کو دیکھا بھائی نے نہ تھے نہ تھے</p>
<p>۱۲۷ روکی اجل سے راہ جہاڑ کر فرس چلا شالون سے ہاتھ قطع ہوئے کچھ نہ بس چلا</p>	<p>۱۲۸ اندر سے عشق گرد بھر سے اس دلیر کے بوسے یہ اٹھا کے کٹے ہاتھ شیر کے</p>	<p>۱۲۹ از دقلمین جو بیکر نہ تھے نہ تھے از دقلمین جو بیکر نہ تھے نہ تھے</p>
<p>۱۳۰ آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۳۱ ایک لپٹا لاش تھی نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۳۲ ہیسات بیکر سے نہ تھے نہ تھے اتنے تھے ساتھی نہیں انھوں کو چور کے</p>
<p>۱۳۳ آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے آریا کیوں نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۳۴ ایک لپٹا لاش تھی نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>۱۳۵ ہیسات بیکر سے نہ تھے نہ تھے اتنے تھے ساتھی نہیں انھوں کو چور کے</p>

<p>۱۲۷ پیشانی غم سے عیاں ہر جبین چلن سے گویا جو اختتام کین چکیاں کلا کے کیا خیر زانو بانبجائی کے بجائی ہو زانم</p>	<p>۱۲۸ دونوں طرف غم سے عیاں نہیں کوئی دیکھ کر نہ زبان ہر مہم جو بلاتے ہو کہ وہ زبان بیکار ہو سو سلائے عیاں</p>	<p>۱۲۹ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>
<p>۱۲۸ ماہم کیا علی نے تن باش باش پر آئین جناب فاطمہ نے کو لاش پر</p>	<p>۱۲۹ مطلب ہے کہ عاویہ نے تن باش باش پر ہر کوئی نہیں مرے آقا کا لاش پر</p>	<p>۱۳۰ کیونکہ روئے جس پر یہ رنج عظیم ہو سحر کا خاک کہ تم اب یتیم ہو</p>
<p>۱۲۹ بعض ہونک حال اپنے لگے جا کھا جو خرقہ عیاں ننگہ و عام و عاویہ نے خون پر موت پر پہنچے پہلے کے</p>	<p>۱۳۰ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>	<p>۱۳۱ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>
<p>۱۳۱ معلوم ہیں یہ واقعے ساری خدا کی کو مرنے پہ بھی نہ شیر نے چھوڑا ترائی کو</p>	<p>۱۳۲ ہر فرق شکی کے سبب شک میں ہر کوئی دیکھ کر آیا ہو پانی جو شک میں</p>	<p>۱۳۳ حضرت ہیں شکر فرمیں تقدیم کے ساتھ آتی ہو خالی مشک تھاری علم کے ساتھ</p>
<p>۱۳۲ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>	<p>۱۳۳ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>	<p>۱۳۴ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>
<p>۱۳۴ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>	<p>۱۳۵ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>	<p>۱۳۶ پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں پیشانی غم سے عیاں</p>

<p>۱۳۱ چلے لے لے تاج تازہ بیکار چندر کا شیریں پودے سے ہم ہنسی مصطفیٰ سے کیا بچھڑیں ہم لاؤ لے اور خاک پیون خون علم</p>	<p>۱۳۲ موت کی روئے دہلے عیاشی لوڈی شالاش لے لے کی دیکھا بہتے حسین رخسار خیل جیسا ہونا ہر دم ہی غریب کیسی بے مصطفیٰ</p>	<p>۱۳۳ خاک نہ بڑا ناچھو جیسا علم گوشتہ روا کہ چوبہ خیاں شمع چین شے کہ اور اسد التور سے بہر سلج جان کی کہ میں ہی کی جو</p>
<p>سب دانیس رہیں ہجوم چا کر دہائی یہ لاش ہو رہیں بھری میر سے بھائی</p>	<p>بہا حل پہ رہے ویکو تن یا ش یا ش کو جیسے میں لے نہ جا کیو خا دم کی لاش کو</p>	<p>تہی لہو کی نہر یہ دشمن سے سرگئی لوڈی کو حسرت انہی نہر مت کی راہی</p>
<p>۱۳۴ اگر نہ خاک ہو علم کو شادیا ماں کو شہر سے چو باسوں نہیں شک کیسی نہ کو پیری نہیں چھوئی سے شہر سے چا</p>	<p>۱۳۵ اور دم سے کیا کوئی بین بل باجا لے لے لے لے لے شکر شہر سے لے لے لے لے نہیں شک سے شہر سے چا</p>	<p>۱۳۶ صحت کی نہ جان تو بیکار تم آئے ہیں کیسی نہ بیکار نہ کو ہی نہ بیکار نہ بیکار نہیں شک سے شہر سے چا</p>
<p>یہ دیکھ سب سے شک بھی جانی پیری مروا تو لگی کہ میر سے لے لے جان دی</p>	<p>بانی نکت جو ہو لے لے لے لے یہی دیکھ سب سے شک بھی جانی پیری</p>	<p>مرے ہو سے لے لے لے لے کیا نہ کہ منع کر لے لے لے لے</p>
<p>۱۳۷ اگر نہ شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار</p>	<p>۱۳۸ اگر نہ شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار</p>	<p>۱۳۹ اگر نہ شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار</p>
<p>کیا کیا دیک جان پہ آفت لدر گئی ہر کہہ پانی مانگنے والی نہ مر گئی</p>	<p>اگر نہ شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار نہیں شک نہ بیکار</p>	<p>کیا ہوتا یاد کر لے جو کہم کے واسطے ہر کہہ پانی مانگنے والی نہ مر گئی</p>

۱۵۸
 صاحب شکر و کرم کی شان
 اس شکر کے شکر میں جہان
 اور کرم کے کرم میں جہان
 جہاں ہر شے میں ہے کرم و شکر

۱۵۹
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر

۱۶۰
 دُلاں علم کا سارے زمانے میں ہو لیکر
 ماتم تمہارا تعزیر خاں سے میں ہو لیکر

۱۶۱
 جو اٹھ گیا وہ کس کو ملا ہی جہان میں
 دونا ہماری لاش پہ اب کوئی آن میں

۱۶۲
 صاحب مینا بی جان کو کینہ دلا کر
 صاحب کرم میں کرم کے ماتم کا کر
 جہاں ان میں کرم کو کرم کا کر
 جہاں میں کرم کو کرم کا کر

۱۶۳
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر

۱۶۴
 عزت پرے دیں میں والی کے ماتم ہو
 اون تانہ ملا دلا دیر تھیں کاسا ماتم ہو

۱۶۵
 احوال بیتیاری سرور کا نظم کر
 اب مریہ شہادت اکبر کا نظم کر

۱۶۶
 پہلو میں بی بی کا بی بی کا بی بی
 دانت میں بی بی کا بی بی کا بی بی
 دانت میں بی بی کا بی بی کا بی بی
 دانت میں بی بی کا بی بی کا بی بی

۱۶۷
 سلام
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر

۱۶۸
 قرین ہوا دیر شکر کے پیر کا کہہ کر
 میری ہی قریب کی قربت کے پاس ہو

۱۶۹
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر

۱۷۰
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر
 پیر کا کہہ کر جو پیر کا کہہ کر

ند
 دین کا غیر کا مضبوط گنڈے سے کیجا
 دی صواب سے اس طرح کیجا
 کیونکہ سرسبز حسان علی ہون
 جاہ سے کاوی سے آئے تھے چیدریا ہا ہا
 دین سے کیجا جیو کی لب لباب علی
 آئی فووان کی دیا دار کا ہا ہا ہا
 دشمن کیجا بوسہ کو کہہ کر ان کے ہا ہا
 نشت دل شہم سے تھے تہن پر ہا ہا
 کیا فضائل کی کہ کیجا جیو کی لب لباب
 دی صواب سے اس طرح کیجا
 کیونکہ سرسبز حسان علی ہون
 جاہ سے کاوی سے آئے تھے چیدریا ہا ہا
 دین سے کیجا جیو کی لب لباب علی
 آئی فووان کی دیا دار کا ہا ہا ہا
 دشمن کیجا بوسہ کو کہہ کر ان کے ہا ہا
 نشت دل شہم سے تھے تہن پر ہا ہا
 کیا فضائل کی کہ کیجا جیو کی لب لباب

ند
 دین کا غیر کا مضبوط گنڈے سے کیجا
 دی صواب سے اس طرح کیجا
 کیونکہ سرسبز حسان علی ہون
 جاہ سے کاوی سے آئے تھے چیدریا ہا ہا
 دین سے کیجا جیو کی لب لباب علی
 آئی فووان کی دیا دار کا ہا ہا ہا
 دشمن کیجا بوسہ کو کہہ کر ان کے ہا ہا
 نشت دل شہم سے تھے تہن پر ہا ہا
 کیا فضائل کی کہ کیجا جیو کی لب لباب
 دی صواب سے اس طرح کیجا
 کیونکہ سرسبز حسان علی ہون
 جاہ سے کاوی سے آئے تھے چیدریا ہا ہا
 دین سے کیجا جیو کی لب لباب علی
 آئی فووان کی دیا دار کا ہا ہا ہا
 دشمن کیجا بوسہ کو کہہ کر ان کے ہا ہا
 نشت دل شہم سے تھے تہن پر ہا ہا
 کیا فضائل کی کہ کیجا جیو کی لب لباب

ند
 دین کا غیر کا مضبوط گنڈے سے کیجا
 دی صواب سے اس طرح کیجا
 کیونکہ سرسبز حسان علی ہون
 جاہ سے کاوی سے آئے تھے چیدریا ہا ہا
 دین سے کیجا جیو کی لب لباب علی
 آئی فووان کی دیا دار کا ہا ہا ہا
 دشمن کیجا بوسہ کو کہہ کر ان کے ہا ہا
 نشت دل شہم سے تھے تہن پر ہا ہا
 کیا فضائل کی کہ کیجا جیو کی لب لباب
 دی صواب سے اس طرح کیجا
 کیونکہ سرسبز حسان علی ہون
 جاہ سے کاوی سے آئے تھے چیدریا ہا ہا
 دین سے کیجا جیو کی لب لباب علی
 آئی فووان کی دیا دار کا ہا ہا ہا
 دشمن کیجا بوسہ کو کہہ کر ان کے ہا ہا
 نشت دل شہم سے تھے تہن پر ہا ہا
 کیا فضائل کی کہ کیجا جیو کی لب لباب

<p>۴۸ اشک تو صفت حسن علی کدوست بر گریه کن تو کرم سرا که کج کون من کیا تشبیه با تو آسمان کی کس طرح جفا بنیک عشق جو زلف کشته تو بر خطا</p>	<p>۴۹ اندری آرد عجب باش حق شناس و تو کار ای خالیون کو جاجون بر سر چشم من دل دیون کس تو رنگ سب چو صفت جو نشسته زلف و خون جگر</p>	<p>۵۰ او طبع اندک است بیخ کن من حسیه بین منجی علی کجا جلیک نصد و نیکباز و صفا ده من کجا یاد که سب کو زده خیر و در من کجا</p>
<p>۵۱ استار دل یہ قدرت رب و در دہی پہلو سے آفتاب میں ظلمت نمودہی</p>	<p>۵۲ اک شور ہے کہ یا فم اٹھاؤ اراکی سے دریا پیش آنا ہی بھاگو ترا کی سے</p>	<p>۵۳ نقشہ کچھ ہر بردار و کی حرب کا کوئی نہیں روم و شام میں سکے ہوض کا</p>
<p>۵۴ ای چو چین کہ مطلع اوار کردگار ابو من بیا چو بی بی جگر کی و لا فقا وہ زلف و در سے حضرت عجب شاد گرات بر او و در و در و در و در</p>	<p>۵۵ نکستین کی یک یک پکار یہ ناگوان زبیب صدر زین کو عجب شاد بیابا و در سے فکا و در و فکا بی بی و در سے فکا و در و فکا</p>	<p>۵۶ جانا ہو زور سے شمع وین رنگا دین سنا کا اشتیاق ہر خالق کدراہ دین او عرض جناب بندہ بینا دین نوح سہمائی نہیں کجا کجا دین</p>
<p>۵۷ حیران دل ہر طبع کو بھی بیج و تاب ہے کب جاوین روز و شب یہ نیا انقلاب ہے</p>	<p>۵۸ من لے سے حسین چہین محال ہے دشمن بھی دور ہے من یہ حضرت کا حال ہے</p>	<p>۵۹ یہ جان نثار آجکا جس وقت جا پڑا دیکھیں گے کچھ حضور کہ کیا مسرکہ پڑا</p>
<p>۶۰ اون منج منج کہ جو طرہ و کر کیا کون زمین کی کیا ہو جو در الہ کیا کون یاد کا وہ دہرہ شکستہ کیا کون شمع و در و در و در و در و در</p>	<p>۶۱ بیاد کا آئی سواری البیض بیاد کا آئی سواری البیض بیاد کا آئی سواری البیض بیاد کا آئی سواری البیض</p>	<p>۶۲ قتل کا آئی سواری البیض قتل کا آئی سواری البیض قتل کا آئی سواری البیض قتل کا آئی سواری البیض</p>
<p>۶۳ ششید ایک فہرست میں آئی ہر لفظ کی بر تو دکھا رہی ہر جگہ برق طور کی</p>	<p>۶۴ غل ٹھاکہ و رشہ دار حق سکے ولی کے ہاں کیونکہ نہوں دیکر کہ بیٹے علی کے ہاں</p>	<p>۶۵ ہوس بی بی سے نوح جب ہولی چلے بر پا ہو کیوں نہ غل کا منہ پر علی چلے</p>

<p>۵۲۵</p> <p>ان کی ایک کسے سرخا کر دو دیو کی ابراہیم کا کوئی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی سرخا کر اسے سینہ بنو کر دو دیو کی</p>	<p>۵۲۶</p> <p>سینہ بنو کر دو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی</p>	<p>۵۲۷</p> <p>چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی جو چوڑی رکھو دیو کی</p>
<p>۵۲۸</p> <p>وان سے طبعی جو بیع تو در آئی یزین یزین سے گئی فرسین یزین یزین یزین</p>	<p>۵۲۹</p> <p>غازی کے دو بار سے جگر کے خون ہو جگر کے کوہ پر سے کشان سرنگوں ہو</p>	<p>۵۳۰</p> <p>مہلت نہ زیر تیغ نہ انسان جان ملی ایمان جب وہ لاسے تو انکو سامان ملی</p>
<p>۵۳۱</p> <p>تھلے تخت سے سار جوان بے ہر ایک دم گم ہوئے لگا ہیر</p>	<p>۵۳۲</p> <p>جس لہو بڑا بیل یزین جلی جس لہو بڑا بیل یزین جلی</p>	<p>۵۳۳</p> <p>گاگا بڑا بیل یزین جلی گاگا بڑا بیل یزین جلی</p>
<p>۵۳۴</p> <p>ہر تیرہ روک پہرے سے موت کلاہی بھاگو ہو جو کچھ ہر اک سو بکھار تھی</p>	<p>۵۳۵</p> <p>شعلوں کے چار طرہ آب تیری ہوئی گویا تھی آب تیغ میں آتش بھری ہوئی</p>	<p>۵۳۶</p> <p>دوم بھرنہ پھر بیان نیام اسکو کل پڑی گویا تھیں کے بار سے بھل لکل پڑی</p>
<p>۵۳۷</p> <p>ہر تیرہ روک پہرے سے موت کلاہی بھاگو ہو جو کچھ ہر اک سو بکھار تھی</p>	<p>۵۳۸</p> <p>شعلوں کے چار طرہ آب تیری ہوئی گویا تھی آب تیغ میں آتش بھری ہوئی</p>	<p>۵۳۹</p> <p>دوم بھرنہ پھر بیان نیام اسکو کل پڑی گویا تھیں کے بار سے بھل لکل پڑی</p>
<p>۵۴۰</p> <p>ارہ شعلہ نود گشتی تھی دس نہ پانچ سے دھالین سارہ ہر گشتی تھی دس نہ پانچ سے</p>	<p>۵۴۱</p> <p>ارہ شعلہ نود گشتی تھی دس نہ پانچ سے دھالین سارہ ہر گشتی تھی دس نہ پانچ سے</p>	<p>۵۴۲</p> <p>ارہ شعلہ نود گشتی تھی دس نہ پانچ سے دھالین سارہ ہر گشتی تھی دس نہ پانچ سے</p>

<p>۵۲۸ چلتی تھی فوج تیرا پیغمبر نہ ملے سولہ بند ہوئی تھی آواز ازلہ آس فوج بدینے کے تفسیر تھی ظفر لاشے شریک پہلے برابر دھڑا</p>	<p>۵۲۹ جسکے کئی وہ من بالائی تھی تا کہ پہنچے تھیں غرض حال تھی شکات تھی کبھی پہنچے تھیں بالائی تھی وہاں کو جا پہنچے تھی بالائی تھی</p>	<p>۵۳۰ تھوڑے کوچ شام کا سہرا ڈکڑیا دم میں نہیں بیٹھیں بخون چھڑکا ڈکڑیا دھڑا دھڑا ہی تھی رنگ سے فوج شام کو دھڑا دھڑا ہی تھی رنگ سے فوج شام کو</p>
<p>۵۳۱ حلقہ میں گیسو کھینچو بدھماں کو کرتی تھی گل ہر اک چراغ مہیاں کو کرتی تھی گل ہر اک چراغ مہیاں کو کرتی تھی گل ہر اک چراغ مہیاں کو</p>	<p>۵۳۲ مکمل تھا غضب کی فوج کسکے پہ تسلی ہوئی ہو جان کے راہ تسلی ہوئی ہو جان کے راہ تسلی ہوئی ہو جان کے راہ</p>	<p>۵۳۳ تھا شوروں کا گھاٹ ہم کی راہ ہر اویں خدا مدد کہ یہ پیرا تباہ ہر غیظ و غضب میں تھی لڑائی ہر کیا آج فوج کفر کی مٹی خراب ہر</p>
<p>۵۳۴ جس پر جی لگا جب تک کہ چلیک توڑ دین کی ایست کا غضب کی دیکھ گیا تیرا پیرا وہ بل چلیک وہی لگا چلیک وہی لگا چلیک</p>	<p>۵۳۵ جس پر جی لگا جب تک کہ چلیک توڑ دین کی ایست کا غضب کی دیکھ گیا تیرا پیرا وہ بل چلیک وہی لگا چلیک وہی لگا چلیک</p>	<p>۵۳۶ چلتی تھی فوج تیرا پیغمبر نہ ملے سولہ بند ہوئی تھی آواز ازلہ آس فوج بدینے کے تفسیر تھی ظفر لاشے شریک پہلے برابر دھڑا</p>
<p>۵۳۷ جس سر پہ آئی رنگ اپنا دکھا گئی اک دم میں آخواری بھی ہو چکی گئی جس سر پہ آئی رنگ اپنا دکھا گئی اک دم میں آخواری بھی ہو چکی گئی</p>	<p>۵۳۸ ٹوٹے جوتھان تو عجب حال ہو گیا سرخس فرس کی بالوں سے بال ہو گیا ٹوٹے جوتھان تو عجب حال ہو گیا سرخس فرس کی بالوں سے بال ہو گیا</p>	<p>۵۳۹ لاشوں کا پٹنہ وہ زمین ایک کیل تھا وہ پٹنہ کے گھاٹ کو بالائی تھا لاشوں کا پٹنہ وہ زمین ایک کیل تھا وہ پٹنہ کے گھاٹ کو بالائی تھا</p>

<p>۴۲۳ وہ اس پر ہوا سے نظر اترتا کا نور چشم پر ہے سب کا کہ بجوری ہی لطف خدا بہ خفا و کرم سے تو عقل کا قصد نہیں چھینے جس جانی کا کہ سب محبوب</p>	<p>۴۲۴ توکل حال در تکلیف ان تکلیف بازش مخرج صاف کردار و خوش گام گرتی زور از او سے نام خودہ غیر گام بازش مخرج صاف کردار و خوش گام</p>	<p>۴۲۵ پیشانی چون تابان چاشنی اسکا حال نکستے کوئی سے یہ عالم نہیں مخرج بشارت عطا کردار و علم چشم کو باخود کے سب چہ کہ حق</p>
<p>۴۲۶ تہا نے جیکہ قتل کیے ہیں سو جان بس بجز ہر طرف سے اٹھانے لایا گر کیا ہیں بعد بدین دیکھ لایا کمال شہادت پر جا آئی لایا</p>	<p>۴۲۷ کھنکھ کہ کوئی دیکھ لایا آہوین جی جی جی جی جی جی چیل بل دھنی جی جی جی جی جی چیل بل دھنی جی جی جی جی جی</p>	<p>۴۲۸ چیل بل دھنی جی جی جی جی جی گر کیا ہیں بعد بدین دیکھ لایا آہوین جی جی جی جی جی جی چیل بل دھنی جی جی جی جی جی</p>
<p>۴۲۹ بے کوفت بیخیز کے وہ چو منا ہوا ایا غضب میں ہوئے اس چو منا ہوا</p>	<p>۴۳۰ مکتا جلا کستی وہ کیا دار و گیر میں سرعت کا اشتراک تھا اسکے خمیر میں</p>	<p>۴۳۱ غل غشا کہ ساری شان برات کا ہر اس چمن کا فرس ہو نہ ایسا سوار ہر</p>
<p>۴۳۲ تفریق نشی کے زور و نفی کمال جی جی جی جی جی جی جی جی مفتدین کا چہ چہ چہ چہ چہ چہ چیل بل دھنی جی جی جی جی جی</p>	<p>۴۳۳ عزت تو اس تکلیف کو چاہا بندھی پان نہ گشت صفت باد باد بندھی دل گس گیا کہ درخت و سون باد بندھی پان نہ گشت صفت باد باد بندھی</p>	<p>۴۳۴ چیل بل دھنی جی</p>
<p>۴۳۵ دل پر جی جی جی جی جی جی جی ملوار کا دھنی جی جی جی جی جی</p>	<p>۴۳۶ بس وقت ہم کے کہ اٹھا دشت و صاف پر یوں کوٹ جاتے تھے دل کوہ خوف میں</p>	<p>۴۳۷ اک بل میں آئے کہ عجب سے مانشق جالیگا ہاں سے قدم کی گرد بھی کوئی نہ پالیگا</p>

<p>۵۵۰</p> <p>ماتا صاحب دادہ سنگھ گارمچیل کچک توغی نیاب کیکلے پچیل زور و درون مانگنہ کورہ کیناں ننگر پچیل کچل کلا گارمچیل</p>	<p>۵۵۱</p> <p>ہو اسکا کہ کچک پچیل کچیل دردن نشنہ کام تو کچیل کچیل گھوڑے سے آٹھا کلا گارمچیل کچیل پچیل کچیل کچیل کچیل</p>	<p>۵۵۲</p> <p>کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل</p>
<p>خالی شتم عارون سے ڈرتے صاف تھا ٹوٹے ہوئے تھے مورچے میدان صاف تھا</p>	<p>میں کیا پیون کہ آل نبی نشنہ کام بے زوال جناح مجھ پہ یہ پانی حرام</p>	<p>لاکھوں میں گھر گیا تھا وہ مہر دین کا تین تین تھیں گردنچ میں بازو حسین کا</p>
<p>۵۵۳</p> <p>کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل</p>	<p>۵۵۴</p> <p>کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل</p>	<p>۵۵۵</p> <p>کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل</p>
<p>جب ایسا با وفا ہو تو کیا دل کو کل پر مگر کو کل پر آگیا آنسو نکل پڑے</p>	<p>خوسند مجھ سے فاطمہ کا نور عین ہو پونچے یہ آب خیمہ شہ میں تو عین ہو</p>	<p>حربے جو ہر طرف سے چلے جسم پاک پر وہ دوسرا بھی ماتم کر اگے کسے خاک پر</p>
<p>۵۵۶</p> <p>کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل</p>	<p>۵۵۷</p> <p>کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل</p>	<p>۵۵۸</p> <p>کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل کچیل</p>
<p>تجسہ کیا اترا بی دم میں دلیر نے شکر نہ بھر کہ کچیل کچیل کچیل</p>	<p>تصور بھر و خون میں نشنہ کام کی توڑو مگر حسین علیہ السلام کی</p>	<p>مجھ پر جب بشر ہو تو کیا عین بھر پر یانی کو بہت دیکھ لکھوڑے سے گھر پر</p>

۴۶۷
بیل کی طرح خاک و شیل و پتھر
خسرو کو بچا کر کیا نہ ہو
پیش قدم و شکر کا سفر
جی جانتا ہوں غارت خانہ کا لفظ

۴۶۸
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۶۹
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۷۰
چندر کے آفتاب کا وقت غروب ہر
سوت آئے حضور کے آگے تو خوب ہر

۴۷۱
تو پیر ماہر عم کا دل دردناک ہر
اگر کہ کر کے گریہ شکر خاک ہر

۴۷۲
یہ لطف ایک بندہ رت غفور ہر
جی جانتا ہوں صدر یون اٹھ کر حضور ہر

۴۷۳
خسرو کی ہاں صدقہ و سبقت
نہ پتھر کی طرح شیل و پتھر
چاند کے آگے تو خوب ہر
تو پیر ماہر عم کا دل دردناک ہر

۴۷۴
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۷۵
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۷۶
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۷۷
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۷۸
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۷۹
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۸۰
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۸۱
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۸۲
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۸۳
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

۴۸۴
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر
پتھر کی طرح شیل و پتھر

<p>۴۷</p> <p>بہارِ نازکِ طالع اور کلا آئی تو بیدار ہو عجب کلا سے لیکر اس علم کی بلالیں بوجھ لیا کے رنگی سے بے ہوش کی تبتلا</p>	<p>۴۸</p> <p>اگر کس شخص کی اس جلیب کی زبان نظارہ کر گھستے دل عجب کلا بولا کہ سکتی تھی باغِ ختم بچکان لا لہ پڑی جس کی جان کی لاش تاش</p>	<p>۴۹</p> <p>پکٹے تھے چھپا لیا گوری زبان کی اور دل سے اس نے زبان کی بجائے تاش کا دیکھی حالت تباہ کی تو وار بھی تاش چھوڑ کر تنگ کی</p>
<p>۵۰</p> <p>صدرِ راز پر فاطمہ کے نو بچوں کو یہ کیا ہوا کہ اپنے چھوڑا حسین کو ماہِ حبیب تھے چھوڑے کس کے باوجود بیدار ہوئے دل کے لیے تاش اور تون</p>	<p>۵۱</p> <p>عاشق پر وہ جہان سے گزریا گیا بھی دیکھی چھپا کی لاش تو ہر ماہی کی بھی فرار اور نیلے لے لیا لاش کو نشانِ علم کو ایک علی غنیمت تیر</p>	<p>۵۲</p> <p>خاموش ہو کے وارفتا سے گزر گئے شہید پر دے رہ گئے عبا میں گئے اب کو کاش تاش چھپا لیا جان صیبتا عاشق سے لے لیا کہ ان جان صیبتا</p>
<p>۵۳</p> <p>تیسویں برس میں جل سے گزر گئے جنگل میں آپ چھوڑے لوٹاڑی مر گئے ماہِ حبیب سے گئے تاش چھپا لیا تو بیدار ہوئے دل کے لیے تاش اور تون</p>	<p>۵۴</p> <p>راگِ بغیر مضطرب و اشکبار رقتا بہ خونِ علم سے غم کا نشان اشکار رقتا نیلے لے لیا تاش چھپا لیا دور رس مال پر سرم سے تاش تباہ</p>	<p>۵۵</p> <p>بچوں کو حق میں بھی نہ کہا کہ زبان سے فدولان پہنچ کر کوڑے کے سدا رہ جان سے تاش چھپا لیا تاش چھپا لیا تو بیدار ہوئے دل کے لیے تاش اور تون</p>
<p>۵۶</p> <p>کتنے مرنے کے جان ہم اپنی گناہ لگے کیا دن سے با با جیل ہمارے نہ آئے لگے ماہِ حبیب سے گئے تاش چھپا لیا تو بیدار ہوئے دل کے لیے تاش اور تون</p>	<p>۵۷</p> <p>کیوں مجھ سے اپنی جا رہی رت چھپا لیا ہی ہو کہ کسی خون بھری مشک لگی ہو نیلے لے لیا تاش چھپا لیا دور رس مال پر سرم سے تاش تباہ</p>	<p>۵۸</p> <p>ہمدرد رہا میں اگر کوئی تم کو لے لے نہیں کیسی بینید آئی کہ اب بولے نہیں تاش چھپا لیا تاش چھپا لیا تو بیدار ہوئے دل کے لیے تاش اور تون</p>

۴۷
آن فرشتہ بین دل و دگر جو چہ چاہے
تبدیلی تو را لب لباب کس طرح سے کرے
ہاں کوئی کہ نہیں کہ جو صاحب کو دیکھو
گھر کو سنا با گھٹے آپا پاس ہے

۴۸
کیا جو نہادے لڑتے نالان و تیار
پنچ غم عالم سے گلبرگیاں لگا
بہاں ج کے ہاتھ تمام کے باجہ پنچ لگا
فریاد سے بھجائیں غم کی گڑ لگا

۴۹
موتیں غموتیں اب گلبرگیاں لگا
نہم غم میں لڑتے بہت شوق لگا
حضرت سکر یعقوب کی یاد شاہ و دیو قار
لا تا ہی زبیر زینبیت جان نثار

۵۰
کچھ سوچتا نہیں مری حالت تباہ ہے
سارا جہاں آئی ہوں میں اس دم سیاہ ہے

۵۱
میں جو ہم تو ظلم کے جنگل میں رہا ہوں
البتہ جس حسد میں کی قتل میں رہا ہوں

۵۲
مقبول ہو تو کیا تری حرمت دہو
امداد اس غلام کی مولا ضرور رہو

۵۳
وہ صاحب بلدین کس کی نظر لگا گئی
رہا تو کہوں کہ غم کی شکل چھپا گئی
کے گلبرگیاں دہو ہوا کو بھائی
وہ فرشتہ کس سے نہ نہ فرشتہ بھائی

۵۴
جہاں کے غم میں کی نظر لگا گئی
اب یہ صبر کیا ہے ہم سے غم
باد نہ کہوں اس کے عجب لاش
تجارتی ہوئے ہر گھر کے لگا گئی

۵۵
ربا جی
مولانا کیو رب ہر دم کا تیرے
نور شہید نشان تو دم کا تیرے
کہہ دینا بہشتی صاحب زبیر کا

۵۶
ایک رات میں یہ آپ کی نظر لگا گئی
ہم قید ہو کے خانہ زندان میں لگا گئی

۵۷
بہتر نہ رہا میں جو ظلم شدید ہوں
تقصیر میں کہتا ہوں کہ تیرا شہید ہوں

۵۸
نور شہید کا نور شہید کا نور
نور شہید کا نور شہید کا نور

<p>۸۷</p> <p>کسی کی آنکھوں میں نہ خط و کتابت نہ خستہ تن کی کسی نے جب تو میں کی گئی تھی تیری کہیں اور نہ خط و کتابت نہ خستہ تن تو وہ وہاں اور نہ خط و کتابت نہ خستہ تن</p>	<p>۸۸</p> <p>تھا ہوا صورت میں جی اسی نور کا نور تھا ہوا جسم میں جی اسی نور کا نور تھا ہوا نفس میں جی اسی نور کا نور تھا ہوا قلم میں جی اسی نور کا نور</p>	<p>۸۹</p> <p>کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال</p>
<p>تجربہ کو سعی چاہیے عفو تصور زمین حال اپنا جا کے عرض کر اس کے حضور زمین</p>	<p>جلوہ یہ سب کہ نور رسالت مآب کا دُور ہوں میں بھی ایک اسی آفتاب کا</p>	<p>کتنی ہر طرح شکل رسولِ زمان کہنے خامہ یہ چاہتا ہوں کہ تصویرِ جان کہنے</p>
<p>۹۰</p> <p>کیا نہیں ہے تجھی پر ہی ہر وہ بادشاہ کیسا نہیں ہے تجھی پر ہی ہر وہ بادشاہ کیسا نہیں ہے تجھی پر ہی ہر وہ بادشاہ کیسا نہیں ہے تجھی پر ہی ہر وہ بادشاہ</p>	<p>۹۱</p> <p>تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب</p>	<p>۹۲</p> <p>جان آں کو بجاں کی اک کبریا جان آں کو بجاں کی اک کبریا جان آں کو بجاں کی اک کبریا جان آں کو بجاں کی اک کبریا</p>
<p>صورتِ رخاہ کی ہر ہر ہوں کے حال میں ابر کرم پرستا ہوں اس قسطِ سال میں</p>	<p>رو نورِ سرمدی جو گزرتا نگاہ سے رو نورِ سرمدی جو گزرتا نگاہ سے</p>	<p>یہ کہ شمعِ شاہ کے دولتِ سر کی ہر تصویرِ بھائی خیرِ اللہ را کی ہر</p>
<p>۹۳</p> <p>خدا کی ہر ہر ہوں کے حال میں خدا کی ہر ہر ہوں کے حال میں خدا کی ہر ہر ہوں کے حال میں خدا کی ہر ہر ہوں کے حال میں</p>	<p>۹۴</p> <p>تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب تو توں جو نورِ رسولِ فلکِ خلاب</p>	<p>۹۵</p> <p>کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال کسی نے نہ کیا کمال کو نہ کیا کمال</p>
<p>یہ کہ شمعِ شاہ کے دولتِ سر کی ہر تصویرِ بھائی خیرِ اللہ را کی ہر</p>	<p>اسبابِ مروت ہو گیا دولتِ نعتِ ہول خالی ہوئے یہ ہاتھ کہ سائلِ کیف ہوں</p>	<p>یہ کہ شمعِ شاہ کے دولتِ سر کی ہر تصویرِ بھائی خیرِ اللہ را کی ہر</p>

<p>۱۰۶ یوسف سے شکایت کیے بیخاں سے کیا اب بچو ان کو نہ سہل طلب ہو گیا بولی دادا بچہ نہیں دامن کے سوا پاپ کے جال کی اور راحت خدا</p>	<p>۱۰۷ بولی اس سے یوسف صبر کی کمال وہ تو ایسا بچہ جو موت کی لہجہ جس کا زون از کسے چین ان جال بچہ جو اس کا حسن کی ہو سب بچاں</p>	<p>۱۰۸ بولی اس سے بچہ کی اس طرح قسم یوسف بچہ کی اس طرح قسم بچہ کی اس طرح قسم بچہ کی اس طرح قسم</p>
<p>چھوڑا نہیں توں کی پریش کی ایک ہر سجدہ کرو گی اب سے جو لاف کی ہر</p>	<p>بر تو ہر سے حسن کی بولوں کی جناب کا جس طرح اس نے میں ہو کس قباب کا</p>	<p>رواد جانتے ہیں اب اس کو جمال کی یہ مہر قید آٹھانی تھی اٹھارہ سال کی</p>
<p>۱۰۹ ناگاہ آئی کسی کا خوشی و نام اسم کی ہو سب کی ہو سب کی ہو سب نیا بولوں سے سب سے ہو سب کی ہو سب</p>	<p>۱۱۰ اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی</p>	<p>۱۱۱ اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی اس کے جال کی</p>
<p>نزدیک ہر کہ جو سب نے ناز میں سب نے عاشق اب اسے تو ہو یہی کسی حسین سب نے</p>	<p>سنتے ہی جان و روح دگر کہن ان کی کیا افت نہ اس بھی کی ہو دل میں کر گیا</p>	<p>لیکر بلبلین دور سے شیدا نے رو دیا یوسف نے جناب زیبا نے رو دیا</p>
<p>۱۱۲ ہو نہ اس کے جال کی اس کے جال کی ہو نہ اس کے جال کی اس کے جال کی ہو نہ اس کے جال کی اس کے جال کی</p>	<p>۱۱۳ کیا باغی نام ہو اس کے جال کی کیا باغی نام ہو اس کے جال کی کیا باغی نام ہو اس کے جال کی</p>	<p>۱۱۴ کیا باغی نام ہو اس کے جال کی کیا باغی نام ہو اس کے جال کی کیا باغی نام ہو اس کے جال کی</p>

<p>۵۱۹ ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین منظور حق ہو کہ غمگین ہے حسین جنبش سبب سے نہ نشا و نشین سب جان سے شفیق و مہربان کا عین</p>	<p>۵۲۰ جھوٹو سبب سے دیا جا چلا مان باجی سے تہیٰ ہے ہر طرف لال خونریز سبب سے موت کا جا کا ہر حال اولاد والوں کے لیے قابل ہر حال</p>	<p>۵۲۱ جھوٹو سبب سے کی ہے ناز و لاغیر جالے جان میں تہیٰ ہے ہر طرف لال بہو بھگت سے تہیٰ ہے ہر طرف لال ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>
<p>جلوے سے مہر و ماہ بھی شہرہ ہو گئے گویا خیاب ختم رسل زندہ ہو گئے</p>	<p>پیارا ہے جو اہل کا اسے اشتیاق ہے اگر عمر سے نوجوان تہیٰ ہے کافراق ہے</p>	<p>حسرت ہے وقت تہیٰ ہے ہر طرف لال لاشہ بھی ساتھ ہر طرف لال</p>
<p>۵۲۲ اقبال اس بدبگالے جس کو ہے روشن ترین قاتل چنانچہ ہے ہو گئے نشان تہیٰ ہے کلمات کو ہر طرف ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>	<p>۵۲۳ عباس برادر زید و زینار تہیٰ ہے ہر طرف لال جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>	<p>۵۲۴ کبریا تہیٰ ہے ہر طرف لال جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ جہ ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>
<p>دل پر عشاءے داغ کوئی نور عین کا دنیا میں ہر تو ہر یک جو حسین کا</p>	<p>جا کا کھانہ عمر ہر طرف لال روئے ہیں دیو دیو کے اس قاتل کو</p>	<p>ایسی ہوئی کسی پر مصیبت ہو گئی تم کیا نام خلق خدا ہو گئی</p>
<p>۵۲۵ گناہ کاروں کا تہیٰ ہے ہر طرف لال ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>	<p>۵۲۶ نصرت دہ گان کو تہیٰ ہے ہر طرف لال ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>	<p>۵۲۷ ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>
<p>کتنے ہیں توں ہو گا نہ شکر آئین کتنے ہیں توں ہو گا نہ شکر آئین</p>	<p>ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین ہر جی میں سبیل کی کو جو تھا حسین</p>	<p>ایں فتوں میں جوڑے جانا قبول ہے بابا کا ٹکڑا ٹکڑا کرنا قبول ہے</p>

<p>۱۷۱ قیام چم چم مین چم کو کام کیا چا با جو خورن نو پیر کلام کیا منزل پانچ پہنچ گئے تھیں کام کیا کیا چم چم گال کال کاف کام کیا</p>	<p>۱۷۲ بیاب ہون جل جہاں کون سفر ہو دی بیاب مجھ راکھی نے سر قدون چٹ کیے چکے یا بیوسر لے آئے ستم میں سلطان چر</p>	<p>۱۷۳ کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو</p>
<p>۱۷۴ بیسکین ہن قافلہ کو مگر یا ہی جائینگے منزل پر گرتے پڑتے ہوئے آہی جائینگے</p>	<p>۱۷۵ تمشیر رنج مان کے کلیجے چل گئی تیرت کی جان جسم سے گویا نکل گئی</p>	<p>۱۷۶ شکوہ نہ بھائی کا نہ بے سر کا گلہ کرو بیٹی ہو تم علی کی تھیں فیصلہ کرو</p>
<p>۱۷۷ کوکھن جاؤں کوکھن پھی کوکھن ارمان مجھ سے ہوں تھے کوکھن درد کے سارے بارے پڑے کوکھن پیارا بچا پائے والوں کا کوکھن</p>	<p>۱۷۸ کازیب بھائی کے بولی دھنگوار اب کیا خبر ہو اور سر پاب کے باجگار قیام چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم</p>	<p>۱۷۹ جی جاؤں میں جو پیر پیر پیر بابا کو کیسی میں اولا تے کیسی بولی بولی بولی بولی بولی بولی بولی بولی بولی بولی</p>
<p>۱۸۰ رخصت تھیں ہارے توی زر گاہ کی اکتے تو پھیلو تھیں حسرت ہارے گاہ کی</p>	<p>۱۸۱ نوکین و پیرین سیف و سنان خدنگ کی سن کو کہ آرہی ہے صدا طبل جنگ کی</p>	<p>۱۸۲ مرے میں پہلے تھے سے فقر و فلاح ہی بازہ صو صلاح تم یہ پھوٹی کی صلاح ہی</p>
<p>۱۸۳ بلایا تھوڑے کشتہ سے ملاز نام بیل بیل تو مر علیاتی کو نام تکلیف کو خود بھی فریادیں جنگ نام خانین میں عدم کے کوئی نام</p>	<p>۱۸۴ میں تھیں بیل بیل بیل بیل بیل جا رہی تھیں بیل بیل بیل بیل قند نام ہو جو تھیں بیل بیل کیا تھیں بیل بیل بیل بیل</p>	<p>۱۸۵ کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو کہیں کہیں تھی بیچ بیچ تے دو</p>
<p>۱۸۶ صحت میں کبھی خد زائل نہ کرین سب کھیں ہوں صحت کو لا کر کرین</p>	<p>۱۸۷ ہر شتا ہوں چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم</p>	<p>۱۸۸ جانا نہ میں غور میں غلام ہو آپ پر یہ گھر میں تھیں فوج کا نغمہ ہو آپ پر</p>

۴۵۴
جنگلات ناخواب جو رکب لے کر ہے
جنا تھاکسین سے گزرا کیے ہوئے
گرمی میں چلنے والی جان لے کر ہے
مغل غلام کے کیوں ہو کر لے کر ہے

۴۵۵
اسواری نظر لگا کر لے کر ہے
بازنق شوق و غم و کام لے کر ہے
منہ جرم میں ہوا لے کر ہے
منہ جرم میں ہوا لے کر ہے

۴۵۶
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے

فرز ہوا نفس کی جو تھکوں سے آتی تھی
مردم بھی مثل گرد قدم سر کی جاتی تھی

اڑھائے رگ کاہ اگر متصل ہے
شکر کے قلب میں ہو جو رگ کا دل ہے

بگڑا ہوا رنگ بھی ہر طرح طور ہی
ہوتا نہ پایہ گل تو اگر تاج چادر ہی

۴۵۷
ان کو رقاہ میں ہو عزت میں نیکو
رجا لے کر بھی ہو جو ہو ملک ان تیر
بان کی کیا آگ لگائے نہ کہ نہ تیر
میر جیون جیو جیو جیو جیو جیو

۴۵۸
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر

۴۵۹
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر
کلیں کی بیض سے لگا کر ہے تیر

گرد آگے ہٹنے ہی نہ پائے زمین پر
دورہ یہ تم کر کے پھر آئے زمین پر

دکھلا رہا ہوا جلوہ تنویر مصطفیٰ
دیکھو ہوا کے گھوڑے پھر تنویر مصطفیٰ

کلیں سے ہو جو زمین اگر استقباح ہی
یہ عزیز ارم وہ چین کی گسیا ہی

۴۶۰
مردم کیوں لگا کر زمین زنی کیا
رنگ کے صفت سے پہلے زنی کیا
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے

۴۶۱
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے

۴۶۲
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے

زمین میں غم سے گھر سے عراق کے
برق میں برق جہد برق کے

صد تھے شان حسن بنو شہر و جان کے
حوریں بھی کتنی تھیں کہ شان جان کے

زیدہ وہ یہ سلسلہ احمد کی آل کا
ہماری بھی سند نہیں آشتیہ حال کا

نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے
نہایت فکر و سرور سے چھوڑ کر ہے

<p>۷۳ کو لگا لگا تو جمع ہو اور گردن آئندہ پڑنے سے ہوا کی گند و دھوئیں آئندہ باز سے صاف صاف بچھڑیں آئندہ پیسے کا ذکر کیا کہ ہر سارا تن آئندہ</p>	<p>۷۴ علوم و حکمت کی ساعت کے بعد کعب ابن کعبین کو پیغمبر رسول باز صبر و صبر سے سید بن کعب سہو و شائستگی سے ہونے لگا کعب</p>	<p>۷۵ ایا جو کہ قرینت سید الایام باجم و درود و بیخے گلے آتش تمام بوسہ زار زار سے پیو فی دامن شام انوار سے کلام عجبی کا ہر اکلام</p>
<p>خالی نہیں بھرے ہوئے ساعد صفائی روشن کھلائی پیچھے سے بچہ کھلائی سے</p>	<p>اندھی گھٹا سپاہ پھر ہون کی اوج میں لڑائیں چھلیاں بھی سمندر کی موج میں</p>	<p>حجت کے بھی بڑا ہی ہنکتے اور کبھی روح کے بھی ہن صاف نہ لے غصہ کبھی</p>
<p>۷۶ سینہ صفائیں صبح ارم صدر کریم آگے بیان ہو گا جوش بہر ہوا ستم ذکر یہ و عدم کہ میں بہر عدم باد و بار کا کب آئے جاؤں تے قدم</p>	<p>۷۷ کو لگا لگا تو جوش میں آئے شمشاد نیز دن کو لڑنے لگے مہران و مکرار دیکھا ہوا نام رسالوں میں اب کیا تعلو کی کھیلوں سے آگے کھینچے سوار</p>	<p>۷۸ یوں کہ بیان نجابت میں لین نامدار تھرا سے صفوں میں لین نامدار جلی جگ گئی ہو کیا از کرد و افتقار پوڑنے کا نون کو خور لاؤں کھلا</p>
<p>منظور ہو کہ جلد جہان سے سفر کریں جنت کی راہ سر کو قدم کر کے سر کریں</p>	<p>باجے بچے ہم عرب و ترک در دم کے جنگلی جہان مفلون سے بڑے جھوم جھوم کے</p>	<p>سینوں میں ل نہیں سے بیتاب کے ہو خیری تھے آگے جگر آب ہو گئے</p>
<p>۷۹ لکھنے شاکر کہ نون عدم گیا محبوب کی زبان سے دماغ چم گیا تھوڑا ہوا کارن کی طرف چل گیا کیا جو حسن و خوبی سے لایا گیا</p>	<p>۸۰ خاک کی جہاں سے پیغمبر شام گیا خاک کی جہاں سے پیغمبر شام گیا خاک کی جہاں سے پیغمبر شام گیا خاک کی جہاں سے پیغمبر شام گیا</p>	<p>۸۱ کیا شاکر کہ نون عدم گیا محبوب کی زبان سے دماغ چم گیا تھوڑا ہوا کارن کی طرف چل گیا کیا جو حسن و خوبی سے لایا گیا</p>
<p>پرست ہوئی مفلون میں ہر اک ہذا کو اک فل ہوا کہ آئے مگر جہاد کو</p>	<p>حسن بیلنا بہ جتنے جوان تھے نہیں رہے ہو جو حسن تھے آگے تو آنسو نکل رہے</p>	<p>عشق اپنے شہا پیغمبر والصفات کو گردی میں نہ لکھو سوتے تھے جہاں بہ رات کو</p>

لے غصہ
جوانان و بیچارے
جوانان و بیچارے

نہ ہوا کہ نون عدم گیا

<p>۱۸۱ موت از چو دل صیقل چسبید محبوب حق غافل نظر چسبید جانی غفلت کل نسیان چسبید بستر بستر نانی گوار چسبید</p>	<p>۱۸۲ واجب کرد برک پیغام چسبید بار و بار مصطفوی حق چسبید بدن او درش کی کو با سبب چسبید یکس غم کو شغل کائنات چسبید</p>	<p>۱۸۳ غم غم غم غم غم غم غم غم زبان صیقل کاغذ اسرار چسبید اشک و بندین کیسوں بجز نیست سبب ہی کسی کی سلسلہ</p>
<p>۱۸۴ جسم حق کی جان دل و ہوش مصطفیٰ علی بن جبرائیل آغوش مصطفیٰ</p>	<p>۱۸۵ باطل کا اس قدر حق سے دور کہ پیر و پوس یزید کے سید کو چھوڑ کے</p>	<p>۱۸۶ اگر آج قدر بھی ہر مخالف ہوا بھی ہر کل روز بار بار پس بھی ہر خدا بھی ہر</p>
<p>۱۸۷ اس چویش بیدار توحید تشرب پوشا ہر مصطفیٰ کی زبان درت کر میکال حیرت لے لے لے لے لے لے مجدد اجلہ پادشاه کی طرح درویش</p>	<p>۱۸۸ پادشاہ کا رخت کس کی چسبید پادشاہ کی چسبید چسبید پادشاہ کی چسبید چسبید پادشاہ کی چسبید چسبید</p>	<p>۱۸۹ اگر چسبید کس کی چسبید کس کی اگر چسبید کس کی چسبید کس کی اگر چسبید کس کی چسبید کس کی اگر چسبید کس کی چسبید کس کی</p>
<p>۱۹۰ دلیں پر چھالے فیض آئی جہان انھیں دین سب دایوں کی طرح لوریان انھیں</p>	<p>۱۹۱ مولا شعیب دوست میں با احتیاط چویش کا پاس ہو و ہیلیمان بساط میں</p>	<p>۱۹۲ اگر او کی گئی نہ کسی بید ریغ سے کاٹا گئے کو قیسے غلے میں تنہا سے</p>
<p>۱۹۳ سید کبریا سید مہربان و اراد پیش قدم ہر کار و کار پیش قدم ہر کار و کار پیش قدم ہر کار و کار</p>	<p>۱۹۴ چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید چسبید</p>	<p>۱۹۵ اگر او کی گئی نہ کسی بید ریغ سے کاٹا گئے کو قیسے غلے میں تنہا سے</p>
<p>۱۹۶ سو گئے یہ صد رگت گل جسکو بھائی ہو وہ فاطمہ بہشت کی گاہ سے آئی ہو</p>	<p>۱۹۷ جاہل جہہ یہ اسکو خط سہری کر کافر بدین پرست اگر رہی کر</p>	<p>۱۹۸ اگر او کی گئی نہ کسی بید ریغ سے کاٹا گئے کو قیسے غلے میں تنہا سے</p>

۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸

۹۹۱ کہیں غارتے غارتے عجب عشق جان غازی کن تیغ سے نیلی ایک کو بیاہ وہاں جٹاٹے گاتے جوتے تھے دریا چھپا چھپا غیر گھاٹ سے پہلے گلیاں	۹۹۲ سکائی کچھ پوچھو سوست جال نے سکائی کچھ پوچھو سوست جال نے وہاں جٹاٹے گاتے جوتے تھے دریا چھپا چھپا غیر گھاٹ سے پہلے گلیاں	۹۹۳ ساحل پہ ہاتھ دھو کے وہ اٹھے جان سے وریاد لی دکھا کے سدھارے جہان سے
۹۹۴ پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے	۹۹۵ تو خوشی ملی ہوئی سہیستہ در جال آہلی تھی وہاں کہ نہ نہوتا تو دیکھتے غیر شان ہوا کہ نہ نہوتا تو دیکھتے بہان میں سے نہ نہوتا تو دیکھتے	۹۹۶ بڑھتے اگر تو تیغ جگتی رہ مشق میں غازی نے جان کھودی سیکھتے رہ مشق میں
۹۹۷ پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے	۹۹۸ پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے	۹۹۹ پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے
۱۰۰۰ پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے	۱۰۰۱ پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے	۱۰۰۲ پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے

۱۰۰۳
پکڑا نہ سہم نہ نہوتا تو دیکھتے
ختم سے لہو جگر نہ نہوتا تو دیکھتے
بان موت کا گدڑ نہ نہوتا تو دیکھتے
تسکین نہ دوش پہ نہ نہوتا تو دیکھتے

<p>۱۰۹ جو صفت جو وہ خاک ہوتے ہیں گے گریو سے سکندری ہو تو کٹ کٹ گے گریو آفت کی سیل خانہ خرابوں سے کیا ہے جہاں کی مچ جہاںوں سے کیا ہے آرام کی ظلم کے بادلوں سے کیا ہے جو صفت جو وہ خاک ہوتے ہیں گے گریو</p>	<p>۱۱۰ کھانا چھوڑ کر صفت نفع نہ لگے نفع سے بچو جتنا کہ چھوڑو خاتم رو کا بد حیرت سے کیا ہے گھر و نشی نے کیا ہے</p>	<p>۱۱۱ جگہ کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>
<p>۱۱۲ جو صفت جو وہ خاک ہوتے ہیں گے گریو سے سکندری ہو تو کٹ کٹ گے گریو آفت کی سیل خانہ خرابوں سے کیا ہے جہاں کی مچ جہاںوں سے کیا ہے آرام کی ظلم کے بادلوں سے کیا ہے جو صفت جو وہ خاک ہوتے ہیں گے گریو</p>	<p>۱۱۳ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>	<p>۱۱۴ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>
<p>۱۱۵ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>	<p>۱۱۶ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>	<p>۱۱۷ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>
<p>۱۱۸ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>	<p>۱۱۹ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>	<p>۱۲۰ جہاں کی گھٹک سے تو ہوا ہی گھٹک کر کے نکل نہ پڑا ہوا ہی گھٹک پاؤں سے نہیں نہ ہوا ہی گھٹک کر کے جگہ تن سے تو ہوا ہی گھٹک</p>

<p>۱۲۷ چلائے جس کی جان کا پاپاں اب ہم اس گ سے بنسٹن راں اپنی گئے ہم ساقوں بلین کی گئے گئے ہم قہرائی کو زمین و سولہ و شتم</p>	<p>۱۲۸ جلالہ پوچھو کہ تیرے شہر و سر خدا واقعی وہ ذیل و نام و درجہ ہر پا تا کہ ان پیر دل اور پیر کو فر وہ ہم پر آپ کے اس جنگ کی لطف</p>	<p>۱۲۹ دشمن کی نیش توں گریگاں نہ سہو چھوڑا کہ وہاں لے گا بار گر دیا ہر دوزیل جو ہر سوار نیک سنگ پی سپہ تاب آ بار</p>
<p>۱۲۸ فرق آیا ملازان ہوا کے عروج میں ہیبت سے زلزلہ ہوا ذات البروج میں</p>	<p>۱۲۹ سراسر کا لایہ کہ دغا سے فراغ ہو نان جلد اب حسین کا گھر پران ہو</p>	<p>۱۳۰ مغصوبہ تیر ظلم کا پیکان جہڑا ہوا قبضہ میں سیف و تاب میں تیغہ بڑا ہوا</p>
<p>۱۲۹ خاندان فرج میں ایک دوسیل زار دستے جسے کھنڈر سے شہر و شہر نور ان جیسے کہ پیرین خلیفان کو گہرا درہ حرب و فریب کا گئی ناخوار</p>	<p>۱۳۰ وہم کی کسی پوچھو کہ الی کی ہوش و سام تقتہ کہ پھر نیام پر جسم و مقام زیر پے گانا کہ دونوں گاہ کہ لاد نام مقتل میں کے ملحق نہ لایئے فرام</p>	<p>۱۳۱ غصہ و جہش کی تھی پیر کا نام بولایہ شکر کہ جگہ کو نہ امام یکہ نہ فرخات پیر توں کوں کو سام کافرت تھے یہ بفریب تو نے بچکا نام</p>
<p>۱۳۰ آہ نکین غصہ سے شہر میں موسیٰ کی بل کی کے غیظ سے سوے کہ گھر لگا دی</p>	<p>۱۳۱ پیری میں و اسی کا سہارا حسین کو مارا جو اس جان کو تو مارا حسین کو</p>	<p>۱۳۲ دہتے ہوں مجھے جو انھیں یہ کرو فر دھا میدان کا مرد ہو تو کچھ اپنا ہنر دھا</p>
<p>۱۳۱ بالا بلتے ساراں میں تھے سوار اچھا خان حسین گاہ و درگاہ ہوار جگہ اڑنے لگا تو شہر و شہر پکوں مہولان تھا جو پے ہوا شکار</p>	<p>۱۳۲ پیشہ کہ پیر سے پڑا داب پر جنگ کشتن آن در از جیب اندازا جنگ چار آواز تھا چشت زار و بی بی جنگ مزد و ملک پیر سے دل سپاہ جنگ</p>	<p>۱۳۳ کیا آج آکا کردہ کا فزندہ رگے یا خنے قتل انھیں کیا یا آپ رگے معلوم کی تھی کہ وہ کا فر کہ مصر رگے خالی تھے جگہ سے دکھائے تھے رگے</p>
<p>۱۳۲ کھلا تھا کیوں جو بھول گیا نام و جنگ کو نامر سے سبک کیا شیران جنگ کو</p>	<p>۱۳۳ آزور پڑنے وہ جو غصہ کی نظر کرے ویو سفید ملائے جسکے مذر کرے</p>	<p>۱۳۴ آخر پیری عمر کی مدت جہان میں طوق انھیں سے ہوتا ہی تو کوئی آن میں</p>

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴

<p>۱۳۲۶ کیا ہم ہر چیز کی تیر خندہ و عوام کرتے نہیں ہیں غفلت سے سب کلام موقع ہو کر توجہ کا علم نہ ہو کچھ بڑے غور سے غور کیا ہوا نام</p>	<p>۱۳۲۷ خوشی میں طائر لڑائی اچھلتی ہے آن کے لیے بازووں پر کھینچ کر ہاریم کوئی اس کے کھنکھارے سے نہیں ہار سکتا تو یہ ہیں حق سے نہیں ہار سکتا</p>	<p>۱۳۲۸ دکڑا سکا کیا خدا کو جو پچاس تاسمین دریا میں کون ہی جو میں جانتا نہیں نہیں کہ کون ہی جو میں جانتا نہیں</p>
<p>۱۳۲۹ اپنے کرم سے آج آفتاب کا ہئے دیا سپہر کو تاج آفتاب کا</p>	<p>۱۳۳۰ افضل علی ابن حضرت تیر لور کے بعد ہم سے بزرگ کوئی نہیں ہر خدا کے بعد</p>	<p>۱۳۳۱ کد سے سوت گویا پستی ازین پہلے کہ تیر کے دیباہی ازین موتی کو تیر کی تیر تیر تیر تیر کے تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>۱۳۳۲ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر یوں بات تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۳۳۳ ظاہر میں تیر تیر تیر تیر تیر تیر گو تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۳۳۴ گردون گواہ ہو کہ ملائک خصال ہیں ہر سنگ سے صدا کہ یہ زہر کے لال ہیں</p>
<p>۱۳۳۵ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۳۳۶ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۱۳۳۷ تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>

۱۳۲۸
۱۳۲۹
۱۳۳۰
۱۳۳۱
۱۳۳۲
۱۳۳۳
۱۳۳۴
۱۳۳۵
۱۳۳۶
۱۳۳۷

نہیں کہ کون ہی جو میں جانتا نہیں

<p>۱۸۱ ہاگاہ دار چنے لگے جانین کے جن کا مقابلہ ہوا جان جانین عروا باط فاش بدر و خن سے سر کھین ملائین فاطمہ کے چہرے سے</p>	<p>۱۸۲ سچی جو جیٹے کی تیر کا زار جیٹے بیک بیک کیے گئے پانچ بار لیکن حضور کے سر پہ پنج آبدار گناہ سے پہرے جیٹے کی سب سے پہلے ہار</p>	<p>۱۸۳ غصہ اصر سے فطرت کی کارزار یوں روکتے ہیں جنگ بین کیم جیٹے وار یوں کھیلنے ہیں کیم جیٹے شکا و کیم پس کوئی بادی کیم ہمارا آمار و کیم</p>
<p>۱۸۴ کیا ہو سکے جو عین و غامین خلن سے دیکھا جو آفتاب تو آسنو کلن سے</p>	<p>۱۸۵ تائید کردگار سر سیر کی سپر ہولی بھولوں کو بھی نہ تھکے پھل کی خبر ہولی</p>	<p>۱۸۶ سر کوئی اوج ہمت عالی نہ جایگا جب ہم کرینگے وار تو عالی نہ جایگا</p>
<p>۱۸۷ ہر کون میں پوئی چکا چندی بیک چہرے میں زین نظر ان کی نہ فلک فرما دیکھ دیکھ چکا چندی بیک زینہ کے چہرے میں زین کی بیک</p>	<p>۱۸۸ جالبین ان کے پوسے درای طبع نیون کی بیک بیک ہمارا ہی طبع و تار بادہ سر ہوی قادی طبع یوں طوف دھمکین ہوئی کی بیک طبع</p>	<p>۱۸۹ اویلوں کی کہ کھڑی وہ تیرن تار وہ بل کسان کو جیٹے کا خاندان تو کیا بلند ہو جیٹے کا تار جیٹے کا فلک جیٹے کا تار</p>
<p>۱۹۰ تو کیا ہنواب کیا جو نظر ماہ و ش کرن سوئی ہمارے نور کو دھیں تو غش کرن</p>	<p>۱۹۱ گری میں ابرنگے تھے وہ جو برق تھے اسوار بھی فرس بھی پسین غرق تھے</p>	<p>۱۹۲ ہست یار ہو قریب اجل کا پیام ہم نعت کو ترک کر تری محرم کی غلام ہم</p>
<p>۱۹۳ ہر کون میں کیم نور رسول انقلاب کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے انقلاب کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے انقلاب کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے انقلاب</p>	<p>۱۹۴ پورا تھا اسکا کیم جیٹے کیم جیٹے تازی دین تھا کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے</p>	<p>۱۹۵ کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے کیم جیٹے</p>
<p>۱۹۶ ساتھی تھے طریق و فادیکہ ہال لین کو کیم تو ہم انقلاب کو چہرے پہ ڈال لین</p>	<p>۱۹۷ ضررین ہر کوئی یہ امر میر عرب کی نصین رد و بدل مٹی تھکی تھکی نصین کی نصین</p>	<p>۱۹۸ گھوڑا ملا کے گھوڑے سے یوں کارزار کر تلوار کا دھنی پر تو بڑھ بڑھ کر</p>

<p>۱۶۰</p> <p>جنون الامان کی ہوئی چوٹ بکار بہن کے جی کی دیوالی شمشیر چالے بڑے کہ خند نہ منہ شاد دار پس باتور کن علی لبر بشار</p>	<p>۱۵۹</p> <p>اندر سے جہاد و جگر نیشا و دین راکھوں اب ادا کی کو دیکھتے نہیں گلی سے ہوئے پرکھتے نہ کا فوج میں کلے دی ہاں برصفت بیکر کین</p>	<p>۱۵۸</p> <p>آئی و دین و دھڑ بیکر کین بیکر کین نظر آئی شمشیر پس کو جاکتی ہوئی بالاسرستی سر سے جہاد سے دین گزرتی</p>
<p>اس پیاس میں خدا سے نہاد ملے کر یہ کساناں لیتے ہیں پیاس ادب کر</p>	<p>نہ دھوپ پر نظر ہو دغا میں نہ چھلاؤں پر سر گر رہے ہیں تیغ سے کٹ کٹ کھلاؤں پر</p>	<p>سب مزب شیر حق کے چال شکار تھے مرگ کر رہے ہو راکب دمکب تو چار تھے</p>
<p>۱۶۱</p> <p>دن کم کو اور جگہ میں ہو کر بول پس تک جہاد و دغا میں ہو قبول کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر نہاں تو کچھ دیکھ سے پر دہر سو</p>	<p>۱۵۷</p> <p>پس میں شمشیر کی تو بیکر کین پس میں شمشیر کی تو بیکر کین پس میں شمشیر کی تو بیکر کین پس میں شمشیر کی تو بیکر کین</p>	<p>۱۵۶</p> <p>سکھتے جہاد و دغا میں گزرتے سکھتے جہاد و دغا میں گزرتے سکھتے جہاد و دغا میں گزرتے سکھتے جہاد و دغا میں گزرتے</p>
<p>بڑھ لو ناز عصر جو باہم تو خوب ہو اب آفتاب کوئی گھڑی میں غروب ہو</p>	<p>جو چو پٹ پر سے تھے وہ سب وہ دھڑ تا پلوں سے زخمیوں کے بدن چو چو تھے</p>	<p>پس نہان نظر سے دشت میں وہ شیر ہو گیا آندھی ستم کی آئی کہ اندھیر ہو گیا</p>
<p>۱۶۲</p> <p>نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں کیا جہاد و دغا میں جہاد و دغا میں خجرا اور گئے کا بہت دھڑ بیکر کین پس نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں</p>	<p>۱۵۵</p> <p>نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں</p>	<p>۱۵۴</p> <p>نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں نہاں تو دین میں جہاد و دغا میں</p>

<p>۱۶۱ اگر چاہے حال پو اب جگر کی جلا معلوم کر شخصین کہ یہ فاقہ تھیں کہنے میں نہ بدل ہر زنا بون دستیا منزل کوئی زیب اجل در زنا فاعل</p>	<p>۱۶۲ لکھنؤ میں جن کو لکھی کی کھانہ نو غرق خون جان سے پہلے اگر جوان باز کج بکشت گیا ان بکشتی کسان نہ پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۱۶۳ اگر کیا یہ سنا کہ کھانہ سے حسین کہ جس میں پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>
<p>پرساں کوئی بجز دم تیغ و تیر نہیں سالار کاروان کی کسی کو خبر نہیں</p>	<p>بہر دیکھ جائیں ایک نظر تو عین کو لے آئے کوئی تمام کے بازو حسین کو</p>	<p>کم ہو جو اس کرم کے عوض نہ جان دن پاس آئے کہ آپ کے قدرون جان دن</p>
<p>۱۶۴ اگر چاہیں بلب بین مختار شتاب ہو دیکھو تو مشرکے بلب با تم تاب ہو پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر دلال مال پر ہی بکس تاب ہو</p>	<p>۱۶۵ لکھنؤ میں جن کو لکھی کی کھانہ نو غرق خون جان سے پہلے اگر جوان باز کج بکشت گیا ان بکشتی کسان نہ پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۱۶۶ اگر کیا یہ سنا کہ کھانہ سے حسین کہ جس میں پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>
<p>آؤ غریب راہ عدم کو سنبھال لو باہین گلے میں نال کے ہکو سنبھال لو</p>	<p>بازو کو تمام کو کمر کو سنبھالو تو بول کے پرچی لگی مگر پشیمہ رسول کے</p>	<p>نیزہ سنان سے سینے پہ مارا غضب کیا اس گھاؤ نے حضور مجھے جان بلب کیا</p>
<p>۱۶۷ اگر چاہیں بلب بین مختار شتاب ہو دیکھو تو مشرکے بلب با تم تاب ہو پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر دلال مال پر ہی بکس تاب ہو</p>	<p>۱۶۸ لکھنؤ میں جن کو لکھی کی کھانہ نو غرق خون جان سے پہلے اگر جوان باز کج بکشت گیا ان بکشتی کسان نہ پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۱۶۹ اگر کیا یہ سنا کہ کھانہ سے حسین کہ جس میں پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>
<p>درون قدم گل کے رکھو ان رکھ گئے مہوئے پیا امیر عرب کے جھک گئے</p>	<p>اکھی تھی جان لکھنؤ میں اس عین کی تھی ساتھ بکھیروں کے مدد یا حسین کی</p>	<p>تھرا لے ماتم یا نون امون کا گھٹ گیا مدد دیا کہ نہ کا کیجہ ام کٹ گیا</p>

<p>۱۷۱ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>	<p>۱۷۲ میں نے جس نے نہ گنگناؤ وادی جہاں میں ملے اس گنگناؤ کی خوش آواز دے دیا آواز سے آواز پوشاک کے جس میں ہر قسم کا</p>	<p>۱۷۳ و دولت لٹی تمام امام و لیر کی کا دھڑکا ہوا لاش یکے چلے آئے شیر کی بہشت کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد</p>
<p>۱۷۴ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>	<p>۱۷۵ سب کی باتیں سن کر نہ گنگناؤ خاک جہاں میں ملے اس گنگناؤ کی خوش آواز دے دیا آواز سے آواز پوشاک کے جس میں ہر قسم کا</p>	<p>۱۷۶ بہشت کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>
<p>۱۷۷ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>	<p>۱۷۸ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>	<p>۱۷۹ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>
<p>۱۸۰ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>	<p>۱۸۱ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>	<p>۱۸۲ جہاں کی جہاں پہنچ کر نہ گنگناؤ آج کل کے لوگوں کے دیاؤ و فریاد دو تین بار آئی سدا کی آواز بس مریض حسین کا گھر ہو گیا</p>

کیسا یہ سال فدا کیا کہ مر گئے
کیسا یہ گیارہ سینے کیلجا کر مر گئے
سہو بخود ہونے نہ پا کہ مر گئے
سہو بھی سیاہ کا نہ دیکھا کہ مر گئے

ہیکے سترین چو مارا بعد لال
نقش ہو گئی چین چو مارا ہوسے لال
قتل پایا نہ پا کہ مر گئے
کیجا گیارہ شاہ سے کہیں کہ مر گئے

حسن زدہ جہان سے اٹھا کر مر گئے
نکسے کیجا تو افسردہ گئے مر گئے
میں چونکناش پائش کر جب ہم نہ رہیں
کیجا بہ اعتبار اسے دان کیجا مر گئے

مقتل سے موت خاک تر یا کہ بیگنی
ہر ہر تھیں عروس اجل آگے لے گئی

یوسف کو اپنے قتل کے میدان میں لیگئے
الاشہ اٹھا کے گنج شہیدان میں لیگئے

اٹھارہ سال کی ہر یہ دولت حسین کی
اب ہر تہہ سپرد امانت حسین کی

ماں صدف جبلت ہے علی اکبر جوان
نہم کہتے تھے ہے علی اکبر جوان
علی بن ابی طالب ہے علی اکبر جوان
خون دین نہ لے ہے علی اکبر جوان

جب خاک پڑا چکے لاش پر رام
تا دیر رسا اور یہ تین سب کیا کام
پینا بن تو راب ہون مظلوم و تشنگام
اور کو تھیں کاقت بیکر یہ منہ تمام

موتی حسن علی کو سب تر سے شہر کا رنگ
یہ رنگ چھوٹی طرح درخشاں رنگ
نصرت دہا دینہ نہ نہا کہتے جو رنگ
چھوڑ کر کسی جاگ نہ لگنے کا رنگ

صدائے گنی یہ سال دوم جنگ ہو گیا
سہو بھئی گورے گال کا گز رنگ ہو گیا

ایذا نہ دیکھو کہ مرا گلہزار ہو
پر بھی کھیل سے اسکا کیچہ گار ہو

مقبول تیری نذر نہ کر بلا کرین
اسکا صلہ تجھے علی اکبر عطا کرین

<p>۱۷ سیدنا خدایین علیؑ کی بی بی ہوتا نہراؤ کوڑن کے دلبر کی ہوتا گفت بگفتا فسخ شکر کی ہوتا اکتبی از آرد کہ پیچیدہ کی ہوتا</p>	<p>۱۸ اندر سب جلال پر سید ابرار لزلان از بھی سے علم شکر ابرار کتے پنج بس دراز خوار خوار زبان خوشنشاود و عالم کا مدگار</p>	<p>۱۹ لا سیف عالم پر سر جیبت کی گنت ہوتا وصف بڑی سیب شکر دم نہ تر ہوتا نیک سو تو فتح بلالی جو علم ہوتا نیک سو تو فتح بلالی جو علم ہوتا</p>
<p>۲۰ آسمان ہنسی شور پر پیدا و گردن میں فل مثل علیؑ کا ہر شوقون کے پردن میں</p>	<p>۲۱ ہلٹی ہر زمین کوٹھے کوٹھالا ہور میں اک حسن کی فوج آتی ہر صفد رسک ہور میں</p>	<p>۲۲ چلتی ہر دم جنگ یکس کن حمد خرم سے لڑو سے گنتی ہر آفت و فلام سے</p>
<p>۲۳ سیدنا ساجی و سر ساجی ہوا باز پر سیدنا کی جوت میں بگاری حسن پنج نور کی خیر و باری یونین ہرین محو کوٹھک کی ساری</p>	<p>۲۴ یونین شفا جو جبر سے نظر آیا جبر سے کچھ پیچیدہ نظر آیا جبر سے اک دور کا عالم نظر آیا جبر سے بھی خوشی و غم نظر آیا</p>	<p>۲۵ نہن سے سوار کا بلیں ہر شرم جلا نہن سے کھانے شفی کوہ اسرار جلا نہن سے کھانے شفی کوہ اسرار جلا نہن سے کھانے شفی کوہ اسرار جلا</p>
<p>۲۶ ایستہ ہر کوچ کا سنو زرد ہوا ہر خوریدہ فلک گرد بھی یان گرد ہوا ہر</p>	<p>۲۷ جلوہ جو ہوا عرش ملک لاف زار کا رہ صابون میں نور اٹھا مسل علیؑ کا</p>	<p>۲۸ ہدم شفی لطف فتنہ شمشیر و دم سے نصرت کا یہ عالم تھا کہ پیشی قہی قدم سے</p>
<p>۲۹ کتابا یونین شمشیر شمشیر ہر کوتہ میں این فلک آگ سے تین تین ہر نصف تین دو شمشیر بیان میں کچھ تین ہر کچھ تین دو شمشیر بیان میں کچھ تین ہر</p>	<p>۳۰ اندر سے تانیدگی جو جبر تو حراس بلا خیر ہوا تو سے محمود شرابی تو دن کی خجالی سے رخ خور جنگ کجا کر انا انکو انا انکو</p>	<p>۳۱ بیت کا جاننا اگر گردن اگر گردن پہنچ تو کیا فکر کہم و بکا و دن نہن سے کچھ تین دو شمشیر بیان میں کچھ تین ہر کچھ تین دو شمشیر بیان میں کچھ تین ہر</p>
<p>۳۲ ہر لاف میں جہالت پر تشویش بڑی ہر ہر لاف میں جہالت پر تشویش بڑی ہر</p>	<p>۳۳ سہ نام و نشان فوج کے نامی نظر آئے لا بیت جو علم تھوہ سلامی نظر آئے</p>	<p>۳۴ جنگا کو بیت کہتے ہیں غصے کی نظر سے نظارہ خوب کر نکل آتی ہر کمر سے</p>

۱۷
نہن سے کھانے شفی کوہ اسرار جلا
نہن سے کھانے شفی کوہ اسرار جلا
نہن سے کھانے شفی کوہ اسرار جلا
نہن سے کھانے شفی کوہ اسرار جلا

<p>۱۰ ایں سخن ستغاری نہ چو تو نگار یا سپو تو نہ چار بری بیگیاس یا بلاں نہ بیگی کہ بجان کو چکا را لغویا محبوب خدا بچہ نظر آ یا</p>	<p>۱۱ مگر دیکھو ہوا رستہ کونے صحر جا کے خیزش ہوشان کو تو در عالم گزرا جا کے گرد و غبار یہ ہم صفت یکبیک نظر آ جا کے مروغی ہو در شہر و ملک کا ہیں چو جا کے</p>	<p>۱۲ تھا تو کسی کا کہ سپرد نہیں ہو دیکھتے نہ لڑتے کا کہ یک سو نہیں ہو ہاتھ لگی جی دولت بانو سے خیر نہ ہو آج بچہ سنا ہو وہ جی ماچہ ہیں نہ ہو</p>
<p>۱۳ اٹھو دم دیدار رسولِ عزلی ہی گھوڑا نہ بگھنا یہ براقِ نبوی ہی</p>	<p>۱۴ یہ گرم عنانی شہِ خا در نہیں رکھتا اڑ جا نے میں طائوس ہر گویا نہیں رکھتا</p>	<p>۱۵ دیکھو تو دل باد شہ جن و شر کو تینوں کے تلے کوئی بھی رکھتا ہی جگر کو</p>
<p>۱۶ کیا جو صبا اسکی تہ بہا ز نہیں ہو برادر بچا کی تو چپک تار نہیں ہو ایسا کوئی آہو چنی قدم باز نہیں ہو یوں نہ جی جی تلے کا بندار نہیں ہو</p>	<p>۱۷ آؤ تلے ہوا سے آگے چو گیسو پہیلی ہوئی تھی نہ تھی کینک کی چو بھو جو نہ کھلے تلے تلے تلے تلے تلے تلے تر ہو ہی ہلے تلے تلے تلے تلے تلے تلے</p>	<p>۱۸ خدا جو جسے تو سید ہوا نہ ہو یوں کہنے تلے آگے چو بھو کیا جو جسے تو سید ہوا نہ ہو یوں کہنے تلے آگے چو بھو</p>
<p>۱۹ سرحت میں چکا رایہ قرینہ نہیں رکھتا ایسا تو کوئی شیرعلی سید نہ نہیں رکھتا</p>	<p>۲۰ کو توں ہی بھرا عین سالہ سے جو نہ تھا میدانِ بلا فیض نہ تھا و شہتِ حق نہ تھا</p>	<p>۲۱ یاقین میں نہ شری نہ عداوت کے سخن میں تقریر ہر سبب کی الفت کے سخن میں</p>
<p>۲۲ حقِ فکرتس و درکار نہ نہیں رکھتا کام سے کامی ہوئی طرار نہیں رکھتا ہاتھ میں جو ضرورہ ستار نہیں رکھتا شہرِ جہاں کہیں دیکھا نہیں رکھتا</p>	<p>۲۳ کہنا کا کوئی اور بھگت نہ شان نہ ہو دیکھتے کہیں کہیں کہیں نہ جان نہ ہو پتو چو چہ فاطمہ کا سرور نہ ران نہ ہو خیزش نہیں نکلا دی ہوا شہر نہ شان نہ ہو</p>	<p>۲۴ برادر دلعین کا کہیں نہ تھا کیا تو نظر نہ ہو بان دولت تمام ہوا نہ تھا نہ فاقہ نہ نہ ہو تعلیمِ حق و حقیقت ہو در جان کا نور نہ ہو</p>
<p>۲۵ جو طرزِ غلام اسکا تصور سے بری ہی نفا ہمیں تو گھوڑا ہی پہ پا لیں میں ہی</p>	<p>۲۶ گھڑا رہی لاکھ بے خار یہ بھی ہی کشتوں سے کسا آگے بھٹا رہی ہی</p>	<p>۲۷ چھتا ہی جگر تشنہ دہانی پہ تھاری آٹا نہ ہو جسے حرم جوانی پہ تھاری</p>

<p>۵۳۰ تو بگو که درون چلای منم این در پل صفت منم چلای منم این بالین منم چلای منم این میون کو آفت سے چلای منم این</p>	<p>۵۳۱ اشیای منم چلای منم این تو بگو که درون چلای منم این در پل صفت منم چلای منم این میون کو آفت سے چلای منم این</p>	<p>۵۳۲ تو بگو که درون چلای منم این در پل صفت منم چلای منم این بالین منم چلای منم این میون کو آفت سے چلای منم این</p>
<p>۵۳۱ بیا وچ و شتر عرض معلومین گفتا ناری پروده جو ہم سے تو آ نہیں گفتا</p>	<p>۵۳۲ گھوڑوں کی ہڈیاؤں جو یکہ سہنی تھی گویا کہ زمین دن کی زندہ پوش بنی تھی</p>	<p>۵۳۳ رو کے کو کوئی تیج شتر ربار ہمارا بجلی کو جلا دیتی ہو ملوار ہمارا</p>
<p>۵۳۲ ہم کو چاہیے کیلیان کی ریت قلعہ کوہ اراکو پر غلطان کی ریت پاز سے کو شتر و شتر غلطان کی ریت زور دیتی ہو کیلیان کی ریت</p>	<p>۵۳۳ ارباب جو پویش کے غلطان کی ریت استاد جو کل کا شتر و شتر غلطان کی ریت اختر کی آتی تھی صلاح و حکم</p>	<p>۵۳۴ ارباب جو پویش کے غلطان کی ریت استاد جو کل کا شتر و شتر غلطان کی ریت اختر کی آتی تھی صلاح و حکم</p>
<p>۵۳۳ بکیر میں دیکھ کوئی اکرام ہمارا یا نام ہو اللہ کا یا نام ہمارا</p>	<p>۵۳۴ گھوڑے جو علم اسبہ شکر کہیں نے فل خدادہ نکالے پرورد از زمین نے</p>	<p>۵۳۵ گھوڑے جو علم اسبہ شکر کہیں نے فل خدادہ نکالے پرورد از زمین نے</p>
<p>۵۳۴ تو بگو کہ درون چلای منم این در پل صفت منم چلای منم این بالین منم چلای منم این میون کو آفت سے چلای منم این</p>	<p>۵۳۵ تو بگو کہ درون چلای منم این در پل صفت منم چلای منم این بالین منم چلای منم این میون کو آفت سے چلای منم این</p>	<p>۵۳۶ تو بگو کہ درون چلای منم این در پل صفت منم چلای منم این بالین منم چلای منم این میون کو آفت سے چلای منم این</p>
<p>۵۳۵ طاؤس کی تھی جال تو یوں کی جالین تھا مگر کہ میں ہو چلی تھا تو آ نہیں تھا</p>	<p>۵۳۶ طاؤس کی تھی جال تو یوں کی جالین تھا مگر کہ میں ہو چلی تھا تو آ نہیں تھا</p>	<p>۵۳۷ طاؤس کی تھی جال تو یوں کی جالین تھا مگر کہ میں ہو چلی تھا تو آ نہیں تھا</p>

۴۳
خداوند پروردگار منور و نورانی
و مظهر کبریا و جلال
و مظهر کرم و رحمت
و مظهر جلال و کبریا
و مظهر کرم و رحمت
و مظهر جلال و کبریا

۴۴
خداوند پروردگار منور و نورانی
و مظهر کبریا و جلال
و مظهر کرم و رحمت
و مظهر جلال و کبریا
و مظهر کرم و رحمت
و مظهر جلال و کبریا

۴۵
خداوند پروردگار منور و نورانی
و مظهر کبریا و جلال
و مظهر کرم و رحمت
و مظهر جلال و کبریا
و مظهر کرم و رحمت
و مظهر جلال و کبریا

۴۶
صیاد اجل اس کے جو دنبال پڑا ہر
رگاسے تن صاف کا اک جال پڑا ہر

۴۷
منظور جو دیدار رسول مدنی ہر
حلقے سے زبرہ لہجہ ہمین چشم بنی ہر

۴۸
دم فرق عدد ویر نہ سیر ہو لیا آسنے
بس صید اجل تھادہ جسے چھو لیا آسنے

۴۹
تینہوں سدا در بیان دل نشین
یہ رنگین فخر و جلال دل نشین
تو نہ کوئی جو ہر بان دل نشین
تو نہ کوئی کہ فراق دل نشین

۵۰
جو ہر چہ بہت تخی کا عالم کسیر
جس طرح دھن چن ہو سکے بولوں کی دیر
کس طرح کسیر نہ ہو سکے قدرت داور
خودم جیسے نہ ہو سکے نور

۵۱
دو کر یک ایک نہ ہو سکے باجست کیا
کھا چن چھو لیا کسی کو چھو سکے کیا
خدا اس کے مقابل کوئی نہ ہو سکے کیا
جیت تھی اصل کو کھل لو سکے کیا

۵۲
خاک و سونہ میں جمع تیری بند ہوئی ہر
اس شیشے میں گویا کبری بند ہوئی ہر

۵۳
لوگ تھی نہ آسن یہ نہ جو سن پہ نہ زین پر
دم بیتی ہر جا کر تو سر کا وزین پر

۵۴
جو تھوہ پر چھا اسکا لہو چاٹ کے انھی
ناگن کی لہجہ جسے بگری کاٹ کے انھی

۵۵
دل کی شیشے میں تیرے آئینے کی جگہ سے
کھیت پر اٹھنے کا جو پیر کی جگہ سے
ماں کی جگہ کی تھی سر اگر کیم جگہ سے
مرداوی سینہ پر اٹھ کر جگہ سے

۵۶
نہ کہہ سوز آتی تھی جو کھلے بدن میں
تعلیق تھی کیونکہ وہ نہ ہو سکے بدن میں
ہر تہ چون بقیہ تھی تھی جو بدن میں
ہر تہ چون بقیہ تھی تھی جو بدن میں

۵۷
ہر تہ چون بقیہ تھی تھی جو بدن میں
ہر تہ چون بقیہ تھی تھی جو بدن میں
ہر تہ چون بقیہ تھی تھی جو بدن میں
ہر تہ چون بقیہ تھی تھی جو بدن میں

۵۸
ہر جس دل اکبر سے جو باہر نکل آئی
ماں بیٹی سے کھلے سر نکل آئی

۵۹
لکھی نہ یہ بانی ہرستان کو نصیب کو
ہر جس نکل پروان میں جو چھو پائے نہ زمین کو

۶۰
و کیونکہ فرزند جوان میں نہ نکل آئی
لوہر دے سے ماں آپ کی باہر نکل آئی

۵۷۳
پیشے کی اکثریت پرچہ کی تلوار
توڑ کے گئے خچر کتنے بل زار
میں کچھ کا پین پینٹ بھرا تھا کراکرا
میں کچھ کا پینٹم آ رہے کیا دہ

۵۷۴
ہرگز سے بچے کا تپا جلد تباد
پچپن ہون کو بولی اگر سے ملا د
کدو کو پچھو بی جان کو جان صداد د
تو جان کئی آخری دیدار کھاد د

۵۷۵
پیشے کی ستم کو ذرا مضحکہ لگا د
دل خاتم کدو ڈاڑھ لگا لگا د
اصلاحات دیکھتے حضرت نے کجا د
تلاؤ تو تپا کر کدو حلال ہوا د

۵۷۶
برجھی جو لگی توڑ کے باہر نکل آئی
وان فاطمہ جنت سے نکلے سر نکل آئی

۵۷۷
دل جینے سے بیزار ہوا درد و جگر ہی
برجھی مجھے مارے ستم ایجا کدو صر ہی

۵۷۸
مجھ باب کو فرزند پر قربان نہیں کرتے
اکبر کو تو مارا مجھے بجان نہیں کرتے

۵۷۹
کراکرا کھا کھا پیشہ پیکر کیا د
گھوڑا سے بیکو مہکین سے نکل آیا
اور شکا اعلیٰ اور مشورہ چایا
لوٹتے نکلان اچھڑائی کا شایا

۵۸۰
چوکی کے دل کا مرقا کھونک تانے
اکڑاؤ سے دانسا کی جان کھو گیا د
تلاؤ یہ ناشاد جب کے سہا رہے
وہاں تھی لاش کوئی تھے واسے

۵۸۱
پیشہ کی تقریر نہ کیس میں مضطر
روشنی لکھو دیوں کہ پیشے میں مضطر
ہوا تو جو تھو دینا فرزند عجیب
پیشہ کی تقریر نہ کیس میں مضطر

۵۸۲
واند کہ مارا ہر عجب ماجہ حسین کو
گل کردیا نیزون سے چراغ شہر دین کو

۵۸۳
واغ ایسی جوانی کا نہ دیتے ہو سے جاؤ
جاتے ہو تو دانی کو بھی لیتے ہو سے جاؤ

۵۸۴
فرماتے تھے کیوں چھوڑو یا ستم ہمارا
ای نور نظر تمام کو ستم ما تم ہمارا

۵۸۵
چوٹی چھوٹا کان میں نہایت جھانک
چبھتے چبھتی شیشی نہایت اشد لکھ
خاموش زبان ہا سے علی اگر بیجا د
نہیں مہک گیا سے کتا بد کوئی لکھ

۵۸۶
پیشہ کی تقریر نہ کیس میں مضطر
چوٹی چھوٹا کان میں نہایت جھانک
خاموش زبان ہا سے علی اگر بیجا د
نہیں مہک گیا سے کتا بد کوئی لکھ

۵۸۷
خون کو کھو کھو کھو کھو کھو کھو کھو
چبھتے چبھتی شیشی نہایت اشد لکھ
خاموش زبان ہا سے علی اگر بیجا د
نہیں مہک گیا سے کتا بد کوئی لکھ

۵۸۸
کس جرم پر ہر مہرے خوشام کو مارا
کسے مہرے بن گیا ہے ہزار مان کو مارا

۵۸۹
وہ بولی کروں کیا کہ نہیں تاب جگر کو
مارا ستم آرا نے مرے شک قمر کو

۵۹۰
درواکہ مری گود کا پالا نہیں ملتا
عباس مرگیا سووان والا نہیں ملتا

<p>۵۷۶</p> <p>بیکے کی کیا جگہ سے پانی کا اشارہ حضرت جو بیٹا تو نہ بنی شغل سے ارا اگر کہ آج پھر نہیں کی جان ہمارا پیشاپیش بھائی کو سی پائیس مارا</p>	<p>۵۷۵</p> <p>بیکے سے تھا آیا جو نظر لاشہ اکبر بن کر کے فرزند کا زانوید پیاسہ تب کہنے لگا عالم ختم میں وہ دلاور قاتل بھی ایک کم کہے کر اپنے خنجر</p>	<p>۵۷۴</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>
<p>۵۷۷</p> <p>بابا سے نہ اس کی لب کیجیو بیان صدر تھے ہو پھر رطلدین بی لچھیو بیان بابا سے نہ اس کی لب کیجیو بیان صدر تھے ہو پھر رطلدین بی لچھیو بیان</p>	<p>۵۷۸</p> <p>بابا مرے آلیں تو بہ خون زمین پر کل لینے سے انکھیں مجھ سے نہ ہون بابا مرے آلیں تو بہ خون زمین پر کل لینے سے انکھیں مجھ سے نہ ہون</p>	<p>۵۷۹</p> <p>سید ہر سافر پریشان ہر شہر اگر دایہ خون تر نہاں ہر شہر سید ہر سافر پریشان ہر شہر اگر دایہ خون تر نہاں ہر شہر</p>
<p>۵۸۰</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>	<p>۵۸۱</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>	<p>۵۸۲</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>
<p>۵۸۳</p> <p>اٹھو کہ تباہی کی سفینے پہ ہمارے جب تم نہ ہو پھر خاک ہر جینے پہ ہمارے اٹھو کہ تباہی کی سفینے پہ ہمارے جب تم نہ ہو پھر خاک ہر جینے پہ ہمارے</p>	<p>۵۸۴</p> <p>اٹھو کہ تباہی کی سفینے پہ ہمارے جب تم نہ ہو پھر خاک ہر جینے پہ ہمارے اٹھو کہ تباہی کی سفینے پہ ہمارے جب تم نہ ہو پھر خاک ہر جینے پہ ہمارے</p>	<p>۵۸۵</p> <p>اٹھو کہ تباہی کی سفینے پہ ہمارے جب تم نہ ہو پھر خاک ہر جینے پہ ہمارے اٹھو کہ تباہی کی سفینے پہ ہمارے جب تم نہ ہو پھر خاک ہر جینے پہ ہمارے</p>
<p>۵۸۶</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>	<p>۵۸۷</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>	<p>۵۸۸</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>
<p>۵۸۹</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>	<p>۵۹۰</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>	<p>۵۹۱</p> <p>بیکے کی کچھ بھی نہ تھی لاشہ بیکہ اگر نہ تھی نہ تھا خیر کھڑی مہر اجابا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا نہیں کہے کہ بھگت سے سو پست و جلیلا</p>

۵۹۱
لو اب نہ بین یکیں کی سدا کر کے کو آئے
لو اب نہ بین منظر نام از تیرون سے چلے
اب کھو نہیں دل آتا کھٹے بلائے
ہلے ترسے کو کاش ہمیں بوجھیاں لگاتے

۵۹۲
اتنے بین صدا فاطمہ کی آئی کہ داری
بس کی کو سبھا لو کہ در گریہ زاری
اک کی تو بوجھیا در جنت پہ سواری
چین کر روئے سے ترسے رنج جاری

۵۹۳
خاموش ہو مونس کہ گجا ہو گیا پانی
بس تا بہ کیا جگر طبیعت کی روانی
یاد آتی ہر شکل پیہر کی جوانی
دل زنا ہر آواز تا ہر کلمہ نشانی

۵۹۴
کسوقت میں پایا سے جدا ہو گئے بیٹا
پانی جو نہ پایا تو خفا ہو گئے بیٹا

۵۹۵
جستہ کہ نہ فرود میں پایا گئے بیٹا
ہم شکل پیہر کو نہ تم پاؤ گے بیٹا

۵۹۶
تکیہ نہ کسی شاہ یہ ہوا در نہ گداہر
آقا سے تو شل ہو تو کل ہر خداہر

۵۹۷
تجھ سے مراد رتہ وہ جنت کو سہاے
جو داغ کر سنے تھے وہ ہم سے چکے سہاے
عجائب علی سونہ پیچ در یک کے سہاے
نفسوں کے ہم بھی نہ سبک پاس سہاے

۵۹۸
شکر یہ صلا از شمس نہ نہ نے اٹھائی
برابر صلا لقی کہ دہائی ہو رہائی
لبا لقا نے جو دیکھا تو قیامت نظر آئی
جلدائی کہ کوئی گئی تجھ جان کی کافی

۵۹۹
سلام
جگر جب خشتا شاہ والا ہو گیا
نادر اعمال جنت کا فیلا ہو گیا
باہر ہو کر دہائی ایسی ہی چھائی ہو گیا
اب نہ فرج نہ شمس نہ شب ہو گیا
تسلی کی کیا ہے اصل سے انصاف حسین
پس نہ عقیقہ کے خون کا مال ہو گیا

۶۰۰
فرز ندی بھی کوئی دم میں سفری ہو
ایک موت بس اب کہ نری منتظری ہو

۶۰۱
کیا ظلم یہ قسمت مجھے دکھلائی ہو لوگو
دیکھو تو یہ کس پیہر کی لاش تھی ہو لوگو

۶۰۲
پس نہ عقیقہ کے خون کا مال ہو گیا

۱۰ وقت خست چنی چون کتایط داغ
 ۱۱ نو موش کادل کیم چن بون
 ۱۲ کی کس کس کس کس کس کس کس
 ۱۳ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۴ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۵ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۶ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۷ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۸ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۹ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۲۰ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی

۱ وقت خست چنی چون کتایط داغ
 ۲ نو موش کادل کیم چن بون
 ۳ کی کس کس کس کس کس کس کس
 ۴ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۵ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۶ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۷ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۸ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۹ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۰ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی

۱۱ وقت خست چنی چون کتایط داغ
 ۱۲ نو موش کادل کیم چن بون
 ۱۳ کی کس کس کس کس کس کس کس
 ۱۴ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۵ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۶ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۷ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۸ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۱۹ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی
 ۲۰ جیجی جیجی جیجی جیجی جیجی

<p>۴۰ پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال ختم اس کے لئے کہ وہ اپنے خون بہا کر ان کا ختم کر دے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۴۱ اس وقت کہتے ہیں کہ ان کے پاس اور ان کے پاس کمال ہے اور ان کے بگ کہ وہ اپنے کمال کے لئے ان کا پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۴۲ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>
<p>کہتے ہیں کہ ان کے پاس کمال ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>
<p>۴۳ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۴۴ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۴۵ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>
<p>۴۶ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۴۷ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۴۸ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>
<p>۴۹ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۵۰ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۵۱ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>
<p>۵۲ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۵۳ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>	<p>۵۴ ان کے پاس کمال ہے اور ان کے پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال پیشہ کرتے ہیں ان کے پاس کمال</p>

<p>۴۰ کبھی کبھی بچہ گھبرا کر کہے کہ کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی لاشیں مچھوڑیں گی میں نے تم کو گھبراہٹ سے کہہ دیا ہے</p>	<p>۴۱ کبھی کبھی بچہ گھبرا کر کہے کہ کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی لاشیں مچھوڑیں گی میں نے تم کو گھبراہٹ سے کہہ دیا ہے</p>	<p>۴۲ کبھی کبھی بچہ گھبرا کر کہے کہ کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی لاشیں مچھوڑیں گی میں نے تم کو گھبراہٹ سے کہہ دیا ہے</p>
<p>نہیں ملتا کہیں احمد کی نشانی کا پتا کوئی تہلا اور یہ یوسف نانی کا پتا</p>	<p>ہاے فرزند کی ہر دم جو مدد آتی ہو کو کہ کو مانعوں پر ہے چلاتی ہو</p>	<p>کیا کرو تم کہ ہر گشتہ زمانا اکبر میری تقدیر میں ہر ٹھوکر پر کھانا اکبر</p>
<p>۴۳ اور بھینٹوں کی تیر تیرا کر کرمان فلک عرش کا رہتا ہے مار کر کرمان نہیں چھوڑتا وہ اسے مار کر کرمان نشتہ لیب کی سب سے کاسا کر کرمان</p>	<p>۴۴ پتوں کی سولی پر لڑا کر کے ہے موت پر جان کا غم ٹھہر کر کے ہے گم ہون پر پوچھا ہے علی کر کے ہے لاش فرزند کی تہلا پر پتہ کر کے ہے</p>	<p>۴۵ پتوں کی سولی پر لڑا کر کے ہے موت پر جان کا غم ٹھہر کر کے ہے گم ہون پر پوچھا ہے علی کر کے ہے لاش فرزند کی تہلا پر پتہ کر کے ہے</p>
<p>مضطرب ہوں مگر رہنڈ کو ڈھونڈھو بار اپنے زمان کے فرزند کو ڈھونڈھو بار</p>	<p>رحم لازم ہو کہ تم سے ہی ہر حال مرا میرے ساتھ ہوں سے میں ٹھوکر لال مرا</p>	<p>بھرنہ تڑپو نگاہ غش کھاکے کرونگا میا ٹھوکر تہلا ونگا میں گرد پھر ونگا میا</p>
<p>۴۶ بھرنہ تڑپو نگاہ غش کھاکے کرونگا میا ٹھوکر تہلا ونگا میں گرد پھر ونگا میا</p>	<p>۴۷ بھرنہ تڑپو نگاہ غش کھاکے کرونگا میا ٹھوکر تہلا ونگا میں گرد پھر ونگا میا</p>	<p>۴۸ بھرنہ تڑپو نگاہ غش کھاکے کرونگا میا ٹھوکر تہلا ونگا میں گرد پھر ونگا میا</p>
<p>۴۹ بھرنہ تڑپو نگاہ غش کھاکے کرونگا میا ٹھوکر تہلا ونگا میں گرد پھر ونگا میا</p>	<p>۵۰ بھرنہ تڑپو نگاہ غش کھاکے کرونگا میا ٹھوکر تہلا ونگا میں گرد پھر ونگا میا</p>	<p>۵۱ بھرنہ تڑپو نگاہ غش کھاکے کرونگا میا ٹھوکر تہلا ونگا میں گرد پھر ونگا میا</p>

<p>۵۱۱ خوش خلقی است از شریفان و دار حرمین سر زبانه شوکت بیستین بین پادشاه چین بنظر آری می کشد چو بوی خوش چون از خوشی بستر عشق و شادمانی</p>	<p>۵۱۲ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب آب و عسل کویان در بزم مدح و ثناء چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد</p>	<p>۵۱۳ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب آب و عسل کویان در بزم مدح و ثناء چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد</p>
<p>۵۱۴ دم از جانی بین از کاج و کوی تیار می آبیی جلد که شکام مدد گاری می</p>	<p>۵۱۵ و بدم کیا بود چو نمک و گول که رجا می کاشی اسب شک زبان که کف کلمات می</p>	<p>۵۱۶ آنچ سبب آمدگی اب و ده جلی جاتی می ران می می می می می می می می می می</p>
<p>۵۱۷ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب آب و عسل کویان در بزم مدح و ثناء چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد</p>	<p>۵۱۸ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب آب و عسل کویان در بزم مدح و ثناء چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد</p>	<p>۵۱۹ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب آب و عسل کویان در بزم مدح و ثناء چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد</p>
<p>۵۲۰ جان لب بود که صد می به جگر پر پیچ شوگرین کھالتی به سلاش پسر پر پیچ</p>	<p>۵۲۱ و بکشد بکشد بکشد بکشد بکشد بکشد آب کی بیاس کا صد می به یاد آنا کفا</p>	<p>۵۲۲ صد می به یاد آنا کفا سکن آئینگی جو امان تو غضب بودی کفا</p>
<p>۵۲۳ آب و عسل کویان در بزم مدح و ثناء چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد</p>	<p>۵۲۴ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب</p>	<p>۵۲۵ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب</p>
<p>۵۲۶ لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب آب و عسل کویان در بزم مدح و ثناء</p>	<p>۵۲۷ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب</p>	<p>۵۲۸ چشم زخمی که بکشد بکشد بکشد بکشد لب لب لب لب لب لب لب لب لب لب</p>

<p>۵۲۸ جس کی پلانتے تھے عجب تشریف لارو دوسرے شیرازی سارے لاکھ لارو ہم نہ تھے اس سبب میں بار آور ہوشیار کی پلانتے علی بار آور</p>	<p>۵۲۹ اس کی پھر بلو سا کثیر تشریف لارو اور جو کچھ پلانتے تھے غریب لغو چھوڑ کر کثیر تشریف لارو ہوشیار کی پلانتے علی بار آور</p>	<p>۵۳۰ ہوشیار کی پلانتے علی بار آور آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو</p>
<p>۵۲۹ ہم نہ تھے اس سبب میں بار آور ہوشیار کی پلانتے علی بار آور ہوشیار کی پلانتے علی بار آور ہوشیار کی پلانتے علی بار آور</p>	<p>۵۳۰ لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دوسرے ماقہ سے آکر کوٹھیا لنگی لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دوسرے ماقہ سے آکر کوٹھیا لنگی</p>	<p>۵۳۱ مجھے لپٹینی تو سب میں ہر جا لنگی زخم جہانی کا جو دیکھینی تو مر جانی لنگی مجھے لپٹینی تو سب میں ہر جا لنگی زخم جہانی کا جو دیکھینی تو مر جانی لنگی</p>
<p>۵۳۰ کس طرح تشریف لارو سے پہلے جان کس طرح تشریف لارو سے پہلے جان کس طرح تشریف لارو سے پہلے جان کس طرح تشریف لارو سے پہلے جان</p>	<p>۵۳۱ دل کا تشریف لارو سے لگا لنگی لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دل کا تشریف لارو سے لگا لنگی لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی</p>	<p>۵۳۲ آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو</p>
<p>۵۳۱ گود میں گود کے پالے کو اٹھا لنگی اپنے من گیسو دین لے کو اٹھا لنگی گود میں گود کے پالے کو اٹھا لنگی اپنے من گیسو دین لے کو اٹھا لنگی</p>	<p>۵۳۲ جیتی سیدہ دسریں تشریف لارو مان بگر تمام کے ہاتھوں سے لے کر لنگی جیتی سیدہ دسریں تشریف لارو مان بگر تمام کے ہاتھوں سے لے کر لنگی</p>	<p>۵۳۳ زخم گود میں گود کے پالے کو اٹھا لنگی اپنے من گیسو دین لے کو اٹھا لنگی زخم گود میں گود کے پالے کو اٹھا لنگی اپنے من گیسو دین لے کو اٹھا لنگی</p>
<p>۵۳۲ لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دوسرے ماقہ سے آکر کوٹھیا لنگی لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دوسرے ماقہ سے آکر کوٹھیا لنگی</p>	<p>۵۳۳ دل کا تشریف لارو سے لگا لنگی لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دل کا تشریف لارو سے لگا لنگی لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی</p>	<p>۵۳۴ آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو آواز دے کر کثیر تشریف لارو</p>
<p>۵۳۳ ہم نہ تھے اس سبب میں بار آور ہوشیار کی پلانتے علی بار آور ہم نہ تھے اس سبب میں بار آور ہوشیار کی پلانتے علی بار آور</p>	<p>۵۳۴ لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دوسرے ماقہ سے آکر کوٹھیا لنگی لاش محسن کی تو جہان سے لگا لنگی دوسرے ماقہ سے آکر کوٹھیا لنگی</p>	<p>۵۳۵ زخم گود میں گود کے پالے کو اٹھا لنگی اپنے من گیسو دین لے کو اٹھا لنگی زخم گود میں گود کے پالے کو اٹھا لنگی اپنے من گیسو دین لے کو اٹھا لنگی</p>

<p>۱۰۰ کھلے چھاتی پڑ سکھایا اور چھاتی مساکتیر سے قربان کیا کھپانی پھر غضب سب پڑ پڑ چھپکی کھاتی لہے لہا پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ پڑ</p>	<p>۱۰۱ دستان شکیں با توں پیا با من پیا کھپچی کھپچی کھپچی کھپچی کھپچی کھپچی دست و پا سون چو ہو گیا احوال تنہا پھر کڑا کھپکی کو کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>	<p>۱۰۲ کیا علاج آہ یہ مان کو نسا سامان کو سے چاندی چھاتی ہو کوئی مجھے قربان کرے</p>
<p>۱۰۳ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>	<p>۱۰۴ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>	<p>۱۰۵ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>
<p>۱۰۶ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>	<p>۱۰۷ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>	<p>۱۰۸ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>
<p>۱۰۹ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>	<p>۱۱۰ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>	<p>۱۱۱ کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی کھپکی</p>

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>۵۳</p> <p>جو تو تری جان کے تری تاب جہاں انہوں کے لئے ہے تو رہا بیاسا منہ سے ہے میں غن غن جہاں کے سین ہوتا ہو تو تو میں جانی جانا</p>	<p>۵۴</p> <p>یہ تو تری کشت خاثر اکاد و پکار یان تگولانا کوئی ہم چشم نفا آگے سے ہم نے نہ فراتے مارا ہیں نثری کو کیا ہو تو تلو اور خدا</p>	<p>۵۵</p> <p>جہاں کشتی تری سے سفر کرتا ہے ایام جوانی کے بسر کرتے آگے نہ کی غم غم سے سر کرتے آگے دیران شہ نسل کو گھر کرتے آگے</p>
<p>۵۶</p> <p>افراط سے ہونے کو بے سیر میں یابی اور حریف نہوئے تری تقدیر میں یابی</p>	<p>۵۷</p> <p>یوسف نہیں ہر چند یوسف سے حسین لوگ کسو مشکین کی باز نافہ میں ہی</p>	<p>۵۸</p> <p>مان تری تری سے نکالے سر کو بیدان میں نہ ہو ڈھتے تھے لاش میر کو</p>
<p>۵۹</p> <p>یہاں سے صاحب نہ چون و کشت یاد ہی سے تلو تلو میر سے پہلے جو جاہ نظر آ تو جھک کے گلے اپنے گھر کے یہ زار با گدار جو دھڑکے</p>	<p>۶۰</p> <p>یہاں سے کل ہی دریا کشتا یا بیاسا ہوں گریانی کے خاطر میں یا باقول سے ہر کو ہونا یا گنوا یا طریقے بند سے گونے ہو یا یا</p>	<p>۶۱</p> <p>آگے بیکار راہیہ کشتین ملت نہ روتے ہیں کشتی کے پیر میں ملت جانتے ہیں دھڑکے دھڑکے دھڑکے ملت یہاں سے بیٹے کے لیے بچہ میں ملت</p>
<p>۶۲</p> <p>بیاسا کو کوئی مانگنے پانی نہیں آیا چشم تک تو مرا یوسف نامی نہیں آیا</p>	<p>۶۳</p> <p>یہاں سے تو تھا جس گھڑی تھی وہ ہوا ہو کچھ دور نہیں آگے جو پانی نہ گرا ہو</p>	<p>۶۴</p> <p>ہر نکل سے صحرائے غصہ ہی پسر کا ملتا نہیں زہنار پنا نور پسر کا</p>
<p>۶۵</p> <p>ان کے جی میں نہ تو نہ لاکھ کشتیاب تین تین تین تین تین تین تین تین نزدان سے کہتے تھے تین تین تین تین کے سر سے نہ لاکھ کشتیاب</p>	<p>۶۶</p> <p>یہاں سے صحرائے کشتیاب میں ہو ذات تری ہر جا کو کم وجود تو تیرے جو تیرے تیرے تیرے تیرے لافت ہو تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۶۷</p> <p>صحرائے کشتیاب میں کشتیاب تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے نزدان سے کہتے تھے تین تین تین تین کے سر سے نہ لاکھ کشتیاب</p>
<p>۶۸</p> <p>تو رہا ہوا جان کی شوق میں ہر گھر کو کچھ تلو بھی اُس مہر و شان کی خبر کو</p>	<p>۶۹</p> <p>طرح نشان یون تیرے تیرے غلط نہ بھی نہیں آگے کیا دیا کی طرف کا</p>	<p>۷۰</p> <p>نہ لاکھ تیرے تیرے تیرے تیرے چھوٹا تیرے تیرے تیرے تیرے</p>

<p>۱۰۰ چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست</p>	<p>۱۰۱ خفته بر سر تو بر سر تو بر سر تو زبانم بر سر تو بر سر تو بر سر تو خفته بر سر تو بر سر تو بر سر تو زبانم بر سر تو بر سر تو بر سر تو</p>	<p>۱۰۲ دینم بر سر تو بر سر تو بر سر تو زبانم بر سر تو بر سر تو بر سر تو دینم بر سر تو بر سر تو بر سر تو زبانم بر سر تو بر سر تو بر سر تو</p>
<p>۱۰۳ بروش نهی من کی می تیغ و زبان کی لاش نهی من دیت به عداوت هر که ان کی</p>	<p>۱۰۴ هر چند هر تیغ اسد را شد کشتن بر کیا کرین تا بر یک جیلان جب بود نظر من</p>	<p>۱۰۵ هم نام علی کو جو علی اسکے ندا کی آئی نشہ بیکس کو صدایا استا کی</p>
<p>۱۰۶ چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست</p>	<p>۱۰۷ چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست</p>	<p>۱۰۸ چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست</p>
<p>۱۰۹ اکنون اگر چه چهره حسد را می گفتم اما اندر او را کس می نرسد که کی گفتم</p>	<p>۱۱۰ اکنون اگر چه چهره حسد را می گفتم اما اندر او را کس می نرسد که کی گفتم</p>	<p>۱۱۱ اکنون اگر چه چهره حسد را می گفتم اما اندر او را کس می نرسد که کی گفتم</p>
<p>۱۱۲ چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست</p>	<p>۱۱۳ چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست</p>	<p>۱۱۴ چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست چون که چنانچه که گویا با تو پاکست و نه با تو پاکست و نه با تو پاکست</p>
<p>۱۱۵ مظلوم تو نهی من کی می تیغ و زبان کی لاش نهی من دیت به عداوت هر که ان کی</p>	<p>۱۱۶ هر چند هر تیغ اسد را شد کشتن بر کیا کرین تا بر یک جیلان جب بود نظر من</p>	<p>۱۱۷ هم نام علی کو جو علی اسکے ندا کی آئی نشہ بیکس کو صدایا استا کی</p>

<p>۲۱۹</p> <p>گھوڑا تو چلا تھا شہر کیس کو لے کر چوہان خاں ایک آن سیدی عقل خاں نے آپ کا صحت چھوڑ کر گھوڑا لے کر چلے گئے گاؤں شان چلے گئے</p>	<p>۲۲۰</p> <p>نہ نہ کر کے چلا کر اکبر کے جان تس لڑائی باؤ تو تونیا غریبان زوال سے دوسرا ناکا نشانی وہ غریب تو نہ کچھ پیر خوال</p>	<p>۲۲۱</p> <p>آباد کیا تھے تو اب دادی کے گھر کو اک کون جو دیگا کفن و گور پد رکو</p>
<p>۲۲۲</p> <p>بھگوانو بدید تھی اک اکریہ زنیان نہ بعد سے گھر کو سنجالو گے مہجان سوچتے ہیں ہم اور بچے غول میں منظور تھا چھوڑ گیا چور و ہی سلاک</p>	<p>۲۲۳</p> <p>کچھ بات تو اب اس کا دل سے مہجان کسی بیچے ان گری گھوٹا مین زبان بھیلانے سے پون کوئے جو زبان کچھ بچے کی تعلیم کا بھی کو نہیں مہجان</p>	<p>۲۲۴</p> <p>حضرت کو بلا تارہ جلا جاتا تھارو میں نثار اکسید و دش نبوی اسکی جلو میں</p>
<p>۲۲۵</p> <p>نیزوں سے نہ لڑوں کو ڈرا کے سنگر بچوں کو لما بچہ نہ لگا سکے سنگر</p>	<p>۲۲۶</p> <p>کیا دہم ہو کیوں آکر نہیں کھڑے دیشا ہم رو تے ہیں تم ہمسے نہیں بولے دیشا</p>	<p>۲۲۷</p> <p>کتے تھے میں آیا مرہا سے علی اکبر آواز میں دیکھ سدا سے علی اکبر</p>
<p>۲۲۸</p> <p>مجاؤں چھٹے ہاؤ نہیں میں بچ و مرچ سے جہان ہوں کیوں جان کھاتی نہیں میں سے</p>	<p>۲۲۹</p> <p>بھٹن میں تو ہم پوچھتے تھے آپ کے آسوا اسو پوچھنا لازم ہو نہیں باپ کے آسوا</p>	<p>۲۳۰</p> <p>بالا سے دھت بھی نہ کمر کے اکبر رخصت کا غار میں لادو گے اکبر</p>

<p>۵۴۳</p> <p>یہ سبکے لطف خاک سے وہ کیا بن گیا چو پریش کے کہتی علیا پر و خور قادی لائے باری بلکہ وہ باجالتیغیر پیشی نظر آنی بھئی خون میں نہ صبر</p>	<p>۵۴۲</p> <p>نیشہ جو گلی بیٹے سیر دل پر غم ناوس مجھ میں باپو گیا ماتم باباؤ کے سرانے روتے تھے عالم باز کو بار کہ کما اومی ہدم</p>	<p>۵۴۱</p> <p>یہ کہتے چاند تھے روتے تھے دلگیر بہو بیٹہ زینب جو باجالتیغیر تھی باپو بھی ماپو بھی تھی کٹری صورت نیشہ کو دیکھا تو کیا اوزد و تقیر</p>
<p>چلائی کہ ایوسف ثانی علی اکبر دنیا سے سدا سے مرے جانی علی اکبر</p>	<p>میدان کو سدا رہا تھا جو دل بہارا اٹھ بیٹھو کہ آیا ہو وہ فرزند بھارا</p>	<p>یہ کون ہو خون میں سرشار ہر صاحب ہر غیر کوئی یا مراد دلدار ہر صاحب</p>
<p>۵۴۴</p> <p>کیا تو جو عالم تھے برباد گئے داری ز دل لے جانے غم جو دھن آئی تھاری پریش کے کہی بکروں گریہ داری ماں لے لے اٹھا روان سال بسا تھا باری</p>	<p>۵۴۳</p> <p>یجا بیٹے میدان کو ہم لائے اکبر آلودہ خون شکل بسیر کیمو بجل کہ پیشہ زار پوش تہائی جو وہ مضطر آہستہ گم آہ یہ کیا کہتے ہو سرور</p>	<p>۵۴۲</p> <p>میدان سے کس شخص کی لاش لائے یہ کون ہو تم جو بھجائی سے لگائے نہ نہ کہا ہر شکل تھی خون میں لائے لاش کی کھلا مضطرب ہم لگائے</p>
<p>گھر چھوڑ کے داخل ہو چھوڑے مکان میں ماں رہ گئی روتے کو میر بجان جہان میں</p>	<p>کیون بچیل ہو گھر سے مرے ماچہ بن کو کیا اکبر مظلوم گئے غلبہ برین کو</p>	<p>بگھونہ اسے غیرہ دلیر ہو بھارا تلوار دن سے بکڑے علی اکبر بھارا</p>
<p>۵۴۵</p> <p>طاعت ہوئے میدان لایوس دلیر ایساں کر دیکھ کہ یہ جو دورا در جیجی کا کسان غم کو زبان میں قائم سکلا کہ با بھون لائی جیجی کا باپ</p>	<p>۵۴۴</p> <p>میدان کے کما مانا تو تھے وہ کو بخت انہوں کے عین نہ آیا وہ سلاحت یہ جو بھانجا کو دی نہ اہل تھے سلاحت</p>	<p>۵۴۳</p> <p>نیشہ تھی تھی کما کے آج تھے مضطر لاش کو نہ نہا تو گھر سے لگا کر روئے لگے فرزند کو جہانی سے لگا کر نیشہ تھے کما کے عین علی اکبر</p>
<p>تھوکل ہو تو خاک سے کیسوی اے ہین تلوار سے سب چمکائے کے کئے ہین</p>	<p>رویا دم آخر جو یہ دیشان بھارا نشاہت سے مئے ہوئے تھا دھیان بھارا</p>	<p>اب ملن کشا ناہی ہین بھی کوئی دم میں ہم بھی نہیں جینے کے جوان بیٹے کے غم میں</p>

۱۰۰
 جزو زعمی و جملی چنانکه از خود بخوار
 سواران و تازیان و سواران و سواران
 جزو زعمی و جملی چنانکه از خود بخوار
 سواران و تازیان و سواران و سواران

۱۰۱
 کما صدقه شاکر است بجان علی اکبر
 بانو ترست از خون که دران علی اکبر

۱۰۲
 اگر کز نسب منم که از خود بخوار
 جان و سر و دست و پا و جان و سر و دست و پا
 از آن کی غفلت گویند از آنجا که جان و سر و دست و پا
 سب خلق و همه را خود و همه را جان و سر و دست و پا

۱۰۳
 یون جلد نه دنیا به گذرست علی اکبر
 به نهم نه گشت تو نه مرست علی اکبر

۱۰۴
 یکایک نام و جملی از دست خشت
 ادب و انو نه زیاری با عدم و سر
 گنجین و خاوندان و نیاست خیاست
 یکایک از دست و سر و سر و سر و سر

۱۰۵
 به روئے راه و روش و به راهی و به راهی
 از مواتش و نه سبیل و به راهی و به راهی

سلام
 سلامی خیر و سر و سر و سر و سر
 جزو زعمی و جملی چنانکه از خود بخوار
 سواران و تازیان و سواران و سواران
 جزو زعمی و جملی چنانکه از خود بخوار
 سواران و تازیان و سواران و سواران

۱۰۶
 بیک تفسیر خاوندان و سر و سر و سر
 بول و بول و بول و بول و بول و بول
 غم و غم و غم و غم و غم و غم
 بیشتر و بیشتر و بیشتر و بیشتر و بیشتر و بیشتر
 سر و سر و سر و سر و سر و سر
 نشاند و نشاند و نشاند و نشاند و نشاند و نشاند

۱۰۷
 علی کا نیا و مملکت جان و سر و سر
 قیام و قیام و قیام و قیام و قیام و قیام
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت

۱۰۸
 ستم و ستم و ستم و ستم و ستم و ستم
 ستم و ستم و ستم و ستم و ستم و ستم
 ستم و ستم و ستم و ستم و ستم و ستم
 ستم و ستم و ستم و ستم و ستم و ستم
 ستم و ستم و ستم و ستم و ستم و ستم
 ستم و ستم و ستم و ستم و ستم و ستم

۱۰۹
 بیک تفسیر خاوندان و سر و سر و سر
 بول و بول و بول و بول و بول و بول
 غم و غم و غم و غم و غم و غم
 بیشتر و بیشتر و بیشتر و بیشتر و بیشتر و بیشتر
 سر و سر و سر و سر و سر و سر
 نشاند و نشاند و نشاند و نشاند و نشاند و نشاند

۱۱۰
 علی کا نیا و مملکت جان و سر و سر
 قیام و قیام و قیام و قیام و قیام و قیام
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت
 بخت و بخت و بخت و بخت و بخت و بخت

<p>۵۱</p> <p>نہ مرثیہ لاش کبریٰ جو منتقل ہے آفتاب حسین نوجوان کو بیاں دل آفتاب حسین چار کو شام کے باج آفتاب حسین جان لب لبور جو چکل آفتاب حسین</p>	<p>۵۲</p> <p>۲۱۶</p> <p>ماں جو بیکار ہے جو بیکار علی اکبر کو حال کے کاندھے جو بیکار علی اکبر کو حال ماں جو بیکار ہے جو بیکار علی اکبر کو حال کے کاندھے جو بیکار علی اکبر کو حال</p>	<p>۵۳</p> <p>ماں لب لبور جو بیکار ہے جو بیکار علی اکبر کو حال کے کاندھے جو بیکار علی اکبر کو حال ماں لب لبور جو بیکار ہے جو بیکار علی اکبر کو حال کے کاندھے جو بیکار علی اکبر کو حال</p>
<p>۵۲</p> <p>دی صد لاشیں بستر کے لجا بانو چند گیارہویں سے اکبر کا کلیا بانو</p>	<p>۵۳</p> <p>مکڑے تیغوں سے بدن ہو گیا سارا ہری کون تھا جسے مرے شیر کو مارا ہری</p>	<p>۵۴</p> <p>اچلی سند کوئی اجل دی سے بچا دوسرا اب بچا کر اٹھیں شکل اپنی کھا دوسرا</p>
<p>۵۳</p> <p>بیکار تازی دیوار سے پست تازی ساتھ آگھوں کے یہ لفظ تازی اب کوئی دم میں لڑنے کو تازی منہ سے باہر زبان نشہ کو تازی</p>	<p>۵۴</p> <p>تین تین تین تین تین تین تین تین تین ساتھ بیکار سے تین تین تین تین تین یہ نہ ساقم تھا اس حال سے تین تین تین خون تین تین تین تین تین تین تین تین</p>	<p>۵۵</p> <p>تین تین تین تین تین تین تین تین تین ساتھ بیکار سے تین تین تین تین تین یہ نہ ساقم تھا اس حال سے تین تین تین خون تین تین تین تین تین تین تین تین</p>
<p>۵۴</p> <p>دم پر پہلے سین رکازم سے خون جاری ہو ارے بانو ترے گھر لٹنے کی تیاری ہو</p>	<p>۵۵</p> <p>جھک بیٹھے یہ کیا شان دکھائی لوگو لٹ گئی بانو تھے ناشاد و مائی لوگو</p>	<p>۵۶</p> <p>کتنی تھی دل پرستان ظلم کی کسائی بیٹھا اکھین کھو لو نہیں مرقی ہو یہ دانی بیٹھا</p>
<p>۵۵</p> <p>جو بچی نہیں جو حضرت کی ہے جو بچہ مطلب ہے کہ نہ کی ہو بچہ کما جلا کے سکنے سے کہ نہ کی ہو بچہ فقدوری جو بچہ کی ہے کہ نہ کی ہو بچہ</p>	<p>۵۶</p> <p>رکھ بانو سے یہ فیلہ گلے سرور دین منہ پر اپنی زندہ ہر مارا مہ جبین ساشنی تو جو دم کر دم با د بیدین سہج نکالے ہو دم بھی ان خونخوار دین</p>	<p>۵۷</p> <p>تین تین تین تین تین تین تین تین تین ساتھ بیکار سے تین تین تین تین تین یہ نہ ساقم تھا اس حال سے تین تین تین خون تین تین تین تین تین تین تین تین</p>
<p>۵۶</p> <p>سب چھپے اب نہ رہا کوئی بھرا بانو اس جوان بیٹے کے غم نے ہیرا بانو</p>	<p>۵۷</p> <p>نام پائی کا زبان رچی نہ لائے واری کھلے پہل رچی کا چیکے چلے آئے واری</p>	<p>۵۸</p> <p>تین تین تین تین تین تین تین تین تین ساتھ بیکار سے تین تین تین تین تین یہ نہ ساقم تھا اس حال سے تین تین تین خون تین تین تین تین تین تین تین تین</p>

<p>۱۰ بہارِ گلشنِ حیات سے لگا ہوا موسم راج آئے تین تھری ہی ہلاکت کو کم</p>	<p>۱۱ تیس دن کی آلودہ ہو کر ہو گیا دھوپ پہ پھولان کی تھی سر پہ لگا ہوا</p>	<p>۱۲ پیر یہ گمراہ کے اقبال سے دیکھا ہئے بہرِ تھیں انکے عجب حال سے دیکھا ہئے</p>
<p>۱۳ تیرہ تین تھیں کی جان نہ گھوڑی میں نہ سلامت ہو تو گھر کا بہت رو دکھی میں</p>	<p>۱۴ مڑکا تھا پھر سے بچا یا بھٹکا دوڑ کر باب نے گودی میں اٹھایا بھٹکا</p>	<p>۱۵ بال کوں کہیں کیوں نہ پڑے تھیں خاک کیوں نہ ہو جلی ہو پستیم نہ ہو</p>
<p>۱۶ ہادی کسلاؤنگی رتبہ مرا برتر ہو گا بہرِ فرزند بھی ہنسل پیمبر ہو گا</p>	<p>۱۷ جگو معلوم ہوا خلق سے جاسے ہو تم سیرے روئے کے لیے زخم جہاں ہو تم</p>	<p>۱۸ نکاح نہ کی نہ تنہا سے لگا لوانان میں تو جیتا ہوں کیجے کو سنبھالوانان</p>
<p>۱۹ بر میں ہو گیا کفن خاک پہ چہرا ہو گا نہ دھن ہو گی نہ اولاد نہ سہرا ہو گا</p>	<p>۲۰ ہر بدن جان چلی جاتی ہے اس سے دوسرے دودھ کی بو آتی ہے</p>	<p>۲۱ مرگ سے پہلے ہوا تھم نہ زبون ہوا لکان مرے پکڑوں تو عجب اس کا خون ہوا تکان</p>

<p>۵۱۹</p> <p>سزاک آہ صبری آہینے سے پھینک دیا کلک دوت نہ جا پا کر کرے قطع حیات بجاکر آئی تڑپ لگا دہ تیک صفات بھٹ گئے سینے سے در خونین بے پروا</p>	<p>۵۲۰</p> <p>پیراں لکھو سدا شاد بے کس کا بلے پس چپ چپ گزرتا ہے بھٹکولے نیری جھلی بے گنہ گم گم کے بلے خون کی لکیریں تھیں گزرتی زلفوں لے</p>	<p>۵۲۱</p> <p>روکے گئے گزرتے فقہ سے غفلت میں زلفوں میں نہیں لائق پیغام سلام پوچھا جو چھین کاٹو مودا کام تمام کھلے آہ افانہ نہ ہم سرا نام</p>
<p>۵۲۰</p> <p>بالو چلائی مگر دم نہ پسر میں دیکھا زخم سے چھائی کے سوانح بگڑیں دیکھا</p>	<p>۵۲۱</p> <p>نر لگی جھکوبلا جانہ سے اس سینے کی میں نہیں جیسے کی ای لال نہیں جیسے کی</p>	<p>۵۲۲</p> <p>حسرت نامہ دست نام کسے باقی ہو انتہا بکھو خط تھیں کی مستحق باقی ہو</p>
<p>۵۲۱</p> <p>درون بالون کے گل پھچھو ہونہ خاک پر گزرتے کیا اسے ہم واسطہ جگہ کے پھرتے زلف نہیں تان زولہ نہر اسطرح کا دران سے چھپا پاؤں</p>	<p>۵۲۲</p> <p>اومو سدا پھر زلف جوانی نہ ملا چین رہیں تیرا ای وقت نہ ملا ظہر آتے پھر ایک نشانی نہ ملا دور دور پہلی کے پچا دور نہیں باقی نہ ملا</p>	<p>۵۲۳</p> <p>قطعہ سدا آہ خط کے پھرتے نشان افانہ پر غم فضا نام سے بھی کے خط گئے گستاہا بار کے پھر نہ تھا خطا کھوں گستاہا بار</p>
<p>۵۲۲</p> <p>لال ہی جان کے جانے کا نہ ہو اس کیا میرے غم کھانے کا قربان گئی پس کیا</p>	<p>۵۲۳</p> <p>مر گئے جھکوبل میں بھی نہ دکھائی بیٹا خاک میں مل گئی بالو کی کمانی بیٹا</p>	<p>۵۲۴</p> <p>غم سے دیکھا ننگی بالو سے بے برکت آہ کی دیکھ کے لاش علی اکبر کی درت</p>
<p>۵۲۳</p> <p>یگانہ فانی بان شگ پوڑا گزرتا دو پہلے سے گزرتے ہیں بے پروا کاتھ اور پوچھیں کب کب گزرتے ہیں ہر نہ نہ تیرا دن تیرا دن تیرا دن تیرا دن</p>	<p>۵۲۴</p> <p>بیک بالو گستاہا میں کی شہید دشمن کا پس تیرے تیرے کب دہلا انہی تیرے کے قطعہ تیرے حضرت کا خط لکھتے تیرے اسوہ تیرا جی بے پروا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>پوچھا تیرے تیرے کب گزرتا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے نہ نہ تیرا تیرا تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۲۴</p> <p>باس بلو اس کے سکینہ کو بہت پیار کیا زخم کے در کو کاتھان سے نہ اٹھا رکھا</p>	<p>۵۲۵</p> <p>کھٹے دل ہونا پھر کبھی بے پروا کرنا آپ کو اور علی اکبر کو طلب کرتا ہوا</p>	<p>۵۲۶</p> <p>بھرتہ تقدیر نے دیدار دکھایا اسکا جبکہ دنیا سے چلے ہم تو خطایا اسکا</p>

<p>۵۳۱ جانی جان منہ بہر کم رطقت و طاق گوہر بر صلاقت سحر گلزار و دنا روز و شب و بزم ما و چین و مرقا</p>	<p>۵۳۰ جہنم جہنم جہنم جہنم جہنم جہنم موت گلیہ ہوس ہو چکے ہو جا آکر جلد میں قید حبیب سے چھڑا کر آکر</p>	<p>۵۲۹ حال نہ شکے ہوا را از دستان این شمشیر خواب بہ بیت بے سرو سے امان و دگر رکھنے خط سینہ اکبر پر یہ نصرت کے لگا</p>
<p>۵۳۲ خلق میں آجکا دم نامہ دسی سال سے گھر میں کبتک یہ میں مضطر الحال سے</p>	<p>۵۳۰ پھر جو آؤ گے تو تربت ہی بہ آنا ہوگا ہم نہیں ہوینگے اور سالہ زما نا ہوگا</p>	<p>۵۲۸ اٹھاری میں نقطہ ریت کے دم بھرتی ہے لو خبر جلد کہ میرا بہن مرنے ہے</p>
<p>۵۳۳ مکمل خان نظیر سے بجائے لیان گم ہونے سے غمت لیان کبتک کھونک بن لیان لیان لیان</p>	<p>۵۳۱ بہر چہ بجائے غم کے کرا گئے جلا نہ نہ کہ وہ جی شہادت اور گم ہو گیا بہر افکار وہ ہون بار بون و دام کی کیا</p>	<p>۵۳۲ نہو دینے کی موت کہ کیا بن گیا تیری ملاوی سے شوری کیکیں شورا نہ نہ کہ اس سے غم میں کراؤ لیان</p>
<p>۵۳۴ جھکو بھلا گئے ہر شمار کو لی تنہا ہو سچ یہ ہر صادق والا قرار کو لی تنہا ہو</p>	<p>۵۳۲ تھے آمان کو زیادہ نہیں بیا رکھوئی ایک ہم ہیں کہ نہیں آہ ہمارا کوئی</p>	<p>۵۳۰ جان بیان آن کے ہیست گئی اکبر کی اب قیامت پہ ملاقات گئی اکبر کی</p>
<p>۵۳۵ اچھے ملنے کی سرست میں تباہی ہون نہو ہا کہ نہ تھا ہو کسی سے سخن</p>	<p>۵۳۳ جھکو حلو آؤ غم سے نہیں کی کسان آنا ہو گیا زیارت کے لیے کیا کجاں</p>	<p>۵۳۴ آن آفت کا فلک ٹوٹ چلائی و زور نہو ہا کہ نہ تھا ہو کسی سے سخن</p>
<p>۵۳۶ کون واقف ہو کر تار و پود چھوچھو دل میں اندر منہ انہم داخل ہون</p>	<p>۵۳۵ میر لعلی سخت میں ایذا نہ اٹھانے دینگے آؤ گے بھی تو نہ بابا تمہیں نے دینگے</p>	<p>۵۳۵ کیا کروں ہاے مقدر سے ملاؤ ذکر میں لاش اکبر کو پتھر کفن دگور نہیں</p>

۴۱ کب سوزن از خوشترین جانین مطیع طبع کب از دل لسانین سایح نمین از جلوه حسنین تک سخن بر خاک اگر قدر دانین	۴۰ چو خنجر از تیغ بر جانین منصف این کرب و کربانین چو علم از جانین است برانین پائے صلح سخن کا یہ جلا بادانین	۳۹ بے اہل شوق تیزی تقریر هیچ بینا نمون تو جو ہر کشیدہ هیچ بے اہل شوق تیزی تقریر هیچ بینا نمون تو جو ہر کشیدہ هیچ
۴۲ گل کب نمود از می بازار بر دور یوسف کا حسن غیر خیر از گرد بے هیچ رنگ مہر تابان دور پان بلیکین نشان سے دور دور	۴۱ طرح از طلب بدین زمان دکھا از قریب تابی باغ جہان دکھا او ملک قتل نہ کون دکان دکھا از غم تیرا ایل غرا حق نشان دکھا	۴۰ بے گل ترانہ تجھی بلبل فضول بے سرو فاختہ کی صدایے ہول خشم بر باتر فلک لا جو رو خجہر جلیں دلون یہ وہ لفظوں میں دو
۴۳ بے منتی جہاں اعلیٰ قدر کیا کیا اصل کاشن تریکی کی قدر کیا بارہی نمود کہ سچا کی قدر کیا چونان غیر صورت بدلا کی قدر کیا	۴۲ سکھ اول شہو و طبیعت حسنی سکھ اول شہو و طبیعت حسنی سکھ اول شہو و طبیعت حسنی سکھ اول شہو و طبیعت حسنی	۴۱ جہاں سے کامچہ عرش معکے کو شوق شمس قمر یہ اب مرے ذر وں کو شوق جہاں سے کامچہ عرش معکے کو شوق شمس قمر یہ اب مرے ذر وں کو شوق
۴۴ عاشق ہو جب تو حسن صبر کا و قاری بے حد لیب گل چمنستان میں غار ہو کی طلب جو گلشن خیر شریعت جاؤنگی میں بھی رکنی بہشت میں	۴۳ نہاں تو فالون میں جل و جان فاطمہ دامن تلک ہو پاک گریبان فاطمہ نہاں تو فالون میں جل و جان فاطمہ دامن تلک ہو پاک گریبان فاطمہ	۴۲ چو گلشن خیر شریعت میں جاؤنگی میں بھی رکنی بہشت میں چو گلشن خیر شریعت میں جاؤنگی میں بھی رکنی بہشت میں

نور کووندہ در صحت پر خستہ شمعیت کی

<p>۱۱۱ کیونکہ محبت دین خیر و نیکو است چون این جویان را اندر نیاک بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>	<p>۱۱۲ و گاه خان قاطع و رقیق و دین چهره او در دوزخ بود و چون بدین سبب چون کسی که درین جایز نیست کسی که درین راه</p>	<p>۱۱۳ و گاه کسی که درین راه چون کسی که درین راه بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>
<p>۱۱۴ و اما قاطع می جو گل بر روی عبرت کا هر مقام که ده بکین زمین</p>	<p>۱۱۵ بله یار و به صاحب به نگار رو ناهو بهی که غریب الدیار</p>	<p>۱۱۶ نصفه چهر تو را بنی جان کیسه را بزدون میں شورج که کیسه</p>
<p>۱۱۷ و اما کلماتی اندر دین و در میان سواد مشرق و مغرب و عاشقان دل به نایاب نشین و کشتگان خوار و غم مخور</p>	<p>۱۱۸ و بدین سبب کسی که درین راه چون کسی که درین راه بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>	<p>۱۱۹ و بدین سبب کسی که درین راه چون کسی که درین راه بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>
<p>۱۲۰ بجز خون پست که درین راه مهرین زمین چو گل کبریا</p>	<p>۱۲۱ کیا صاحب مروت و دین مشی نه دی انجین که جو گل</p>	<p>۱۲۲ عزت دین با تو جیت گیا اکدم میں خاندہ ہوا ساری</p>
<p>۱۲۳ و بدین سبب کسی که درین راه چون کسی که درین راه بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>	<p>۱۲۴ و بدین سبب کسی که درین راه چون کسی که درین راه بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>	<p>۱۲۵ و بدین سبب کسی که درین راه چون کسی که درین راه بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>
<p>۱۲۶ چهره در پرده چو گل و اما این زخم مثل گریبان</p>	<p>۱۲۷ کرسمه چهره و خاک زخم میں گاه که دین</p>	<p>۱۲۸ و بدین سبب کسی که درین راه چون کسی که درین راه بدین سبب کسی که درین راه جایز نیست کسی که درین راه</p>

سلفان بزرگ
از دانش
و از دانش

و بدین سبب کسی که درین راه
چون کسی که درین راه
بدین سبب کسی که درین راه
جایز نیست کسی که درین راه

<p>۵۱۴ کشتی چون کجایک که پیروسته نهالان بیک کجای تو راه و کار و تپان آغوش تین کیست پیروسته کجایان یکین بوی گلے سے توف مویان</p>	<p>۵۱۵ آیین جی بر زمین مددگار ذات لب حسرت پر کر سکتے ہیں تیغ ظلم لب اسم دارا دن ترا جبر و عدول تبدیل نمانی آج سے کچھ برون لب</p>	<p>۵۱۶ دیں سنگ غم جگ بگ بگ پوسے گئے باردین رخ آنکھوں میں دھوئے پوسے گئے نصرت ہو لائیں تے پوسے پوسے گئے</p>
<p>کاپے نہ اٹھو بھی دل و جان بھول کے کھینچی سنان جگر سے شمیم لہ بھول کے</p>	<p>دل عامل تعب ہو جدا اور جگر جدا جگر کھینچے تن سے ہو بندے کا سر جدا</p>	<p>طاقت یہ کھٹ گئی تھی شہر نشہ کام کی طو کی جوتانی راہ تو منسل تمام کی</p>
<p>۵۱۷ بہر و دل سے داغ و تپیل کجایہ صبر پاؤں تین پیغام جو درخیا یہ صبر کستے دیا جو سولہ کستے دیا یہ صبر نہیں کو بر فضل سے سولہ لکھ صبر</p>	<p>۵۱۸ ماں کی غم کا کچھ بھی ہو خبر بار بیا بالیسی تھی آج جو خبر غیرت پرانی پونا جگر سے مرا جگر جب تیغ و زنگارین فیض بیک کجایہ خبر</p>	<p>۵۱۹ تو تھو است دیارین شوق خصال کستے شغف گیک کوئی دل کو کمال بیت نشن تے گیک نشن شبنال بیت نشن تے گیک نشن شبنال</p>
<p>ہوتی نہ پرورش اگر اس حسہ حال کی میں لاش دیکھتا علی اگر سے لال کی</p>	<p>کیا حال رکھا ہو دیگا اس از دھام میں یہ تو کبھی پھرے نہیں بلو اسے عام میں</p>	<p>جلوہ کوئی گھڑی رخ نور کا دیکھ لو ان سند پر تھپے کہ میں جی بھر کے دیکھ لو ان</p>
<p>۵۲۰ جو شکستہ کینہ سب تو سب کجایہ خبر سب تھی راہ میں تپوئے نوان از خبر پروان تے جو کجایہ خبر سب تھی راہ میں تپوئے نوان از خبر</p>	<p>۵۲۱ کشت لالان سجدوں کی تجھی کو خبر پیشیاں ہیں صاحب شہید کو خبر پیشیاں ہیں صاحب شہید کو خبر پیشیاں ہیں صاحب شہید کو خبر</p>	<p>۵۲۲ چکا کستہ سنگ پیچھے گئے خاک پیام نریا سو گوار سون کستہ ہو تمام جانی میں پر سون سون سون کستہ ہو تمام نریا سو گوار سون کستہ ہو تمام</p>
<p>بیٹے کی فکر کچھ نہ برادر کی رہ گئی شکل اب لیک گردن و خنجر کی رہ گئی</p>	<p>حافظ حشر میں ہی تو سفر میں رفیق رہی تو مادر پدر سے زیادہ شفیق رہی</p>	<p>ہو بند کوئی آن میں ہونا ہی خاک کا اب ہم میں اور گرم بھونا ہو خاک کا</p>

لے تپیل
لال آنکھ
لے حضور
بجی حضور
بجی حضور

۲۱۸
نیز یک سبکون چکر کو حلال
فاطمہ سے کہد و دل سے بجز
خوشی کی عین کی عین
کرتی بود و صد کہ بیکل بدر کو

۲۱۹
بوی چکا کہ سرورہ غم کی مبتلا
مخلو چلن کی چھپانے اور کرنا
عدت کا حق ہیں سے بچھو کا اور
بجائی عدت ہو آؤ الفت کا فاضل

۲۲۰
فاطمہ کی سال کی یک ایک بوسہ نہ ہم
پیارا کھینچا اتنا دل ہوا مرے نہ ہم
منظور حق ہی تھا کہ شہین و جہم
سب تم ہو اور فاطمہ بزم ابرہہ

۲۲۱
بیاں تہن گردیا سے بھر بھر کے روک لو
بیٹا پدر کے بانوں پہ گر کر کے روک لو

۲۲۲
ہو کر یہ سخت جان تھی اسی غم کو واسطے
جیتی رہی میں آپ کے ماتم کے واسطے

۲۲۳
دار و دنیا میں اٹک بہانے کو روک گئے
ہم سب کے دماغ دل پہ اٹھانے کو روک گئے

۲۲۴
میرد کے کلام کو بیکر اٹھانے شاہ
نیز یک سبکون چکر کو حلال
فاطمہ سے کہد و دل سے بجز
خوشی کی عین کی عین

۲۲۵
نور الایام میں صبر جا بے
جب دج بود نشہ و جہم جا بے
بجائی کو زلف دلی جن میں جا بے
جسد بندے کے گلین سن میں جا بے

۲۲۶
کیا چھو چھپائی کی زنجب کو چھپانے
نیز یک سبکون چکر کو حلال
فاطمہ سے کہد و دل سے بجز
خوشی کی عین کی عین

۲۲۷
ایک کا نام لب پہ جو آیا امام کے
یا کو گرین کیجے کو قانون سہام کے

۲۲۸
ہر دو کو میں یاد میر میرا حد کرد
امت کے غمناک میں تم بھی مدد کرد

۲۲۹
باز و کشا کے شیر بڑا ہی چھار میں
کیا اختیار صحت کرد گا میں

۲۳۰
نیز یک سبکون چکر کو حلال
فاطمہ سے کہد و دل سے بجز
خوشی کی عین کی عین

۲۳۱
پاکت کے زلف میں گنگا
روک کر گنگا میں غریبین گنگا
دو بیٹے کر بلا میں بوسہ نقل گنگا
باقی تعداد یہ سودہ کا خط میں گنگا

۲۳۲
نیز یک سبکون چکر کو حلال
فاطمہ سے کہد و دل سے بجز
خوشی کی عین کی عین

۲۳۳
یاد آئیگی حرمین کی الفت حسن کو
نہیں بھلا دی مان کی محبت حسین کو

۲۳۴
نور میں غریب باب کی تصویر بھر گئی
کیا جالان میں نہیں بڑا کی گھر گئی

۲۳۵
کچھ علاج جس کا یہ ایسا مرض نہیں
یہ کہ جان کو کو نہیں کچھ غرض نہیں

جلد سوم
نیز یک سبکون چکر کو حلال
فاطمہ سے کہد و دل سے بجز
خوشی کی عین کی عین

۵۳۴
 روزی بود سید کیسے بر تپتو خناب
 نکلادہ ہر جگہ زردہ ہر خناب
 تیار کیے لافون کو درین گل خناب
 حلیہ ہی ہوا سوارہ نہاد و فریب

۵۳۵
 خوشنماہ کا ہر زین آسان پر
 صد شہین بدل غلامہ گلگون گل پر
 بال تلمسان پر چلے گئے نشان پر
 ہر جگہ کلام خناب کی زبان پر

۵۳۶
 روزی نہایت ہو سکا ہر جگہ کلام
 بیاد لالہ ہر غزاسے ہر جگہ کلام
 کرتے تھے ہر جگہ کلام ہر جگہ کلام
 شہینوں کی زبان پر ہر جگہ کلام

۵۳۷
 تیرے پرست صاحب دل کی شان تھی
 سب دبدبہ وہی تھا ہر لائی ان تھی

۵۳۸
 سے آؤ زوہد اسد و الجلال کو
 غور سے دیکھیں دولہانے ایشیال کو

۵۳۹
 حرم کسی نے قبلہ دین کی دراندگی
 کعبہ گرا نے دالون نے کیا کیا جفائے کی

۵۴۰
 گویا جادو شہین پرست کی شان تھی
 ہوا وہ کوہ شہین پرست کی شان تھی
 بے نیاز تھی ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی
 بے نیاز تھی ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی

۵۴۱
 ہر جگہ جادو شہین پرست کی شان تھی
 دل سے کیا خیال تیرا ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی
 نادان کسان سے لایا گیا شہین پرست کی شان تھی
 کھنڈاؤ تو وہ دے کر شہین پرست کی شان تھی

۵۴۲
 تیرے پرست کی شان تھی ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی
 سب جادو شہین پرست کی شان تھی
 خیرات سنا گا شہین پرست کی شان تھی
 روزی نہایت ہو سکا ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی

۵۴۳
 تصویر غم گدا بھی سب بادشاہ بھی
 مجلس آئین راہ راہ بھی ہوا آہ بھی

۵۴۴
 ایک دہر عالم ارکان نہو گیا
 بیوہ کیون جہان کا پیشان نہو گیا

۵۴۵
 تصویر غم گدا بھی سب بادشاہ بھی
 مجلس آئین راہ راہ بھی ہوا آہ بھی

۵۴۶
 دوزخ رسول حق کا جو کب ہوا تو
 کسنا زمین پر نہ تو قدم ناگوار ہو
 کسنا سناج بالی ناہنگار ہو
 تنہا ہو سکا زبواہر نگار ہو

۵۴۷
 کھانہ کھینچ کر ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی
 توڑان کی لاج جب کھینچتے تھے شہین پرست کی شان تھی
 دیوان کا آئینہ تیرا سنان تھی
 ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی

۵۴۸
 دوزخ رسول حق کا جو کب ہوا تو
 کسنا زمین پر نہ تو قدم ناگوار ہو
 کسنا سناج بالی ناہنگار ہو
 تنہا ہو سکا زبواہر نگار ہو

۵۴۹
 گری ہوئے تو وہی تھا ہر لائی ان تھی
 ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی

۵۵۰
 دست گھون کہ ہر دست اہل خطا گھون
 خود سر یک دم ہر نامی قلم بیان کیا گھون

۵۵۱
 چہرہ ہر زو لاش ہر سریر نگاہ ہو
 پیش کی طرح آنکھوں میں عالم راہ ہو

۵۵۲
 ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی
 ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی
 ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی
 ہر جگہ شہین پرست کی شان تھی

<p>۵۵۵ وہیں سیاہ اور نہ رخ انور خضر روشنی کے لئے نور بن حسین نور اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۵۶ عبدالحق بن حسین بن علی بن ابی طالب شاہد اور شہسوار بن حسین دہ باغ و فیض پاک باغ سے چھان شہنشاہ جہان سے کئے گویا پان</p>	<p>۵۵۷ اور نور بن حسین بن علی بن ابی طالب شاہد اور شہسوار بن حسین دہ باغ و فیض پاک باغ سے چھان شہنشاہ جہان سے کئے گویا پان</p>
<p>۵۵۸ تیروں کے رخم پر گئے اس سے پاک پر وہ شمع گچھ کے رہ گئی منتقل کی خاک پر اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۵۹ ہمیاں سے کسی نے سلوک ایسے کم کیے احسان کیے حسین بن علی سے تم کیے اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۶۰ جلوہ یہ دیکھا ہو گا نہ یوسف نے خواب میں تاروں کا پیروں پر تریں آفتاب میں اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>
<p>۵۶۱ نور بن حسین بن علی بن ابی طالب شاہد اور شہسوار بن حسین دہ باغ و فیض پاک باغ سے چھان شہنشاہ جہان سے کئے گویا پان</p>	<p>۵۶۲ نور بن حسین بن علی بن ابی طالب شاہد اور شہسوار بن حسین دہ باغ و فیض پاک باغ سے چھان شہنشاہ جہان سے کئے گویا پان</p>	<p>۵۶۳ نور بن حسین بن علی بن ابی طالب شاہد اور شہسوار بن حسین دہ باغ و فیض پاک باغ سے چھان شہنشاہ جہان سے کئے گویا پان</p>
<p>۵۶۴ رہن میں ہوتی ہوئی شاہ فرین بنے وہ درویش بھر کے حقیق میں بنے اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۶۵ راؤ کو اسان لہن کا وہ جان چھان کسان سب سے زیادہ نور بن حسین نور دہ باغ و فیض پاک باغ سے چھان شہنشاہ جہان سے کئے گویا پان</p>	<p>۵۶۶ وہ ہم بھی تھی بنا وہ بھر و بر بھی تھی تھوڑا بھی حسین بن علی کی تھی اور پر بھی تھی اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>
<p>۵۶۷ باز گلاہ چہ گلی نازہ شہسوار بہت تھی چھوٹا گر بیان کی ناگوار اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۶۸ باز گلاہ چہ گلی نازہ شہسوار بہت تھی چھوٹا گر بیان کی ناگوار اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۶۹ باز گلاہ چہ گلی نازہ شہسوار بہت تھی چھوٹا گر بیان کی ناگوار اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>
<p>۵۷۰ میں یہ ایک گانی کوئی کیواسے یہاں حسین بن علی کے لئے کیواسے اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۷۱ میں یہ ایک گانی کوئی کیواسے یہاں حسین بن علی کے لئے کیواسے اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>	<p>۵۷۲ میں یہ ایک گانی کوئی کیواسے یہاں حسین بن علی کے لئے کیواسے اگر کسی کے لئے نور بن حسین نور سب سے زیادہ نور بن حسین نور</p>

۱۔ قاصد کو کہو
۲۔ کہہ کے بچا کو کہو
۳۔ کہہ کے نور بن حسین
۴۔ کہہ کے نور بن حسین
۵۔ کہہ کے نور بن حسین
۶۔ کہہ کے نور بن حسین
۷۔ کہہ کے نور بن حسین
۸۔ کہہ کے نور بن حسین
۹۔ کہہ کے نور بن حسین
۱۰۔ کہہ کے نور بن حسین

<p>۴۴۴</p> <p>سب سے پہلے نصف سے پہلے خیریت ہو</p> <p>دوایں کوئی خاص نہ ہو</p> <p>معدیہ کیا نہ ہو</p>	<p>۴۴۵</p> <p>پہلے آئندہ کا اسے ڈالا سنا</p> <p>گھبراہل نہ شکر عیت پسند</p> <p>نپا کر ہی کرک بل بال باند کو</p> <p>خیرا ہوا حال چند روز پہلے</p>	<p>۴۴۶</p> <p>میں در دل کو گنگناٹا سنا</p> <p>سوز بیاں کجا اسپہ سال پسند</p> <p>زمین پر خجل ہو چکا ہے غمزد</p> <p>پارا بھر اوروں کو بوز بند</p>
<p>ہاں میں ہر پر خیریت ہو</p> <p>سب سے پہلے ہاں میں ہاں</p>	<p>آوردہ چلے محکم کے ہاں</p> <p>کنا ہاں میں کالقب لے کے خوف میں</p>	<p>کرتا ہو سیر گنبد عیسیٰ رداق کی</p> <p>گھوڑا چڑھا ہوا ہو نظر بر براق کی</p>
<p>۴۴۷</p> <p>چھوٹی جی نہ ہو کر کی بولان ہو</p> <p>سرسبز کاٹ ڈالا اور جوت ہو</p> <p>درست ہو کر نہ ہو کر نہ ہو</p> <p>بال ملبہ کیا پیل توں کے ہو</p>	<p>۴۴۸</p> <p>پہلے آئندہ کا اسے ڈالا</p> <p>میں نے گنگناٹا سنا</p> <p>بوز بھونکے نہ ہو کر نہ ہو</p> <p>میں نے گنگناٹا سنا</p>	<p>۴۴۹</p> <p>مستونہ چھوٹا نکلتا فکرت</p> <p>پیشانی پر ہوا بولان کی کاند</p> <p>پیشانی پر ہوا بولان کی کاند</p> <p>پیشانی پر ہوا بولان کی کاند</p>
<p>آئے گا صف پہ صف کو یہاں</p> <p>کاٹھی سے ذوق فقار کے کھینچنے کی دیر</p>	<p>اس طرح صف کشی ہوئی</p> <p>ہوئی جسطرح ملی ہوئی</p>	<p>برایں ہوا پانگھوں کو قدموں پہ</p> <p>پیشانی پر ہوا بولان کی کاند</p>
<p>۴۴۸</p> <p>نہ ہو کر نہ ہو کر نہ ہو</p> <p>نہ ہو کر نہ ہو کر نہ ہو</p> <p>نہ ہو کر نہ ہو کر نہ ہو</p>	<p>۴۴۹</p> <p>کونکونے کوں کوں کوں</p> <p>کونکونے کوں کوں کوں</p> <p>کونکونے کوں کوں کوں</p>	<p>۴۵۰</p> <p>میں نے گنگناٹا سنا</p> <p>میں نے گنگناٹا سنا</p> <p>میں نے گنگناٹا سنا</p>
<p>سر کے دہان سے دیو کی</p> <p>بیراہم میں جہل کے ہاں</p>	<p>کشت مغول میں چھوٹے کی</p> <p>کشت مغول میں چھوٹے کی</p>	<p>کیونکہ نمونہ ہاں اس جہل کا</p> <p>ہو صد زہین بہ بخت جگر پتراہ کا</p>

مکتبہ امیر مومنان

<p>۴۲۹</p> <p>سب چنان بچیدان کی زاریان یار پر ساسد کی چوچن کلان تلوارین کتنے ہم ہنسن کی زبان علوان میں کھنکی بن باری زبان</p>	<p>۴۳۰</p> <p>غیرم کی کچھ بیکلا نادر کی رسی ناک لگا لگا بڑا دیت ہوئی رسی کچا کو کہ بندھ گئی معلول کی رسی کھانسی سے پیچ پیچ کر پھل رسی</p>	<p>۴۳۱</p> <p>جو گلاب جسم بیکلا نادر کے تلے سو بیاہا کہ کوہر انبار کے تلے دم سسکا کہ بنی شریا کے تلے سر باری جو بیچ گئی رتوار کے تلے</p>
<p>بس فتح تھی قدم جو بڑھا ہوا تراب کا دم میں ورق الٹ دیا پھر کے باب کا</p>	<p>غل بڑ گیا کہ خانہ لشکر کا اب ہوا نو ذوالفقار چرخ سے اتری غضب ہوا</p>	<p>شیر فلک از گیا حرب اسکو کہتے ہیں گاؤں میں بھی دگنی ضرب اسکو کہتے ہیں</p>
<p>۴۳۲</p> <p>سب سے سب کی ہوا نظر کیا پیدل ہمارے سائے کیا اور سو کیا منہ کو ہم جیکے تو سو کیا اور کیا تیری بھائی ایک پیر کا زار کیا</p>	<p>۴۳۳</p> <p>مٹی فتح سے صاف حاصل ہوئی فتح بولی فطرت جسم پر لیجان درج کشتی سے بولی سو گز دوری سے فتح شکار کہ جو بولک پیکھا نہیں فتح</p>	<p>۴۳۴</p> <p>جا بڑا کہ خوشی مٹی میں دھڑا دھڑا پیدل فتح سے جاکے بنے خوشی دھڑا بیسے فتح کھڑے کشتی میں دھڑا دھڑا شاخاؤں کی کشتی میں فتح دھڑا دھڑا</p>
<p>ہرگز دیر کا یہ نہیں دستور گو لڑیں دان ننگ ہر کہ ایک کیدان میں لڑیں</p>	<p>گو پشیمان سب باغین جیت سے کہتے ہیں گویا شب سیاہ میں تارے چمکتے ہیں</p>	<p>راغ شکست قلب پر ظاہر سوار فقرے کے گرم دونوں طرف دلفقار</p>
<p>۴۳۵</p> <p>جلائے جو شکر کی ہوا لب لبول رسل فتح نام کو دیا لب لبول نیا بیا خبر دہل سے ہر کیا حصول پیچ پیچ مارا قریب ہوئی بول</p>	<p>۴۳۶</p> <p>جلوہ کیا تو بیچ جناب میں پیر رکھا سپر کو جسے پیر کی شکر پیر جگہ لائی فتح تجھ کی تکیہ سے روز باصفوں کو تھپ تھپ پیر</p>	<p>۴۳۷</p> <p>کتنے جھگڑاں کی بیاں کی بیاں کیونکہ تو کچھ کی آتش کی بیاں نامل خلا کو کوں کی بیاں کی بیاں سو کھانا کر کے کی بیاں کی بیاں</p>
<p>دیکھا غضب میں برق بجلی مثال کو آیا جلال شب رات کی کے لال کو</p>	<p>ستاروں سے اٹھ کر کے سرزن سے کہتے پلج غضب ہوئی کہ بر سے سب است</p>	<p>پیدل میں بابت چھوڑوں گی دم سوار دود کو دنگی میں تھیں ایک کیدان میں</p>

دلفقار

<p>۵۱۸ آئی بدن کن تو زن نکل گئی بہوئی غافل پھر نہ دیکھ سکے میں نے نہ دیکھا کہ کس سے نکل گئی سہو پہاڑ سے جس سے نکل گئی</p>	<p>۵۱۹ کیا سوچا کہ آگے کوئی آتش کا دست خدا کی قرب کو کیا لگا کا منفرد کسی چوٹ کی کیا لگا کا انسان تو یہ ایک بھی لگا لگا کا</p>	<p>۵۲۰ بازو دھلم تھا صدر جس چور چور تھا سرتن سے مثل بگڑا خزان دیدہ و تھا</p>
<p>۵۱۷ یہ ران کی شست و خون ہوئی ششہ کا کلم پھر دم جو لوگی میں تو طور ارام کا</p>	<p>۵۲۱ تھرے آئے ہیں جن پہ بن یہ میل ہیں آج تک کسے ہوئے پر جبریل</p>	<p>۵۲۲ آگ تو خدا کا ہے کسی جگہ پائے سکون جالے صفت جو کئی لگا پائے سینہ پچا ہے ایک پوست دیا چا پچا تھیں ہی سوچا کہ کوئی چا پچا</p>
<p>۵۱۶ ہامو رہوں کہ در پہ خون عدد رہوں تم لوگ زور و در رہو میں سرور رہوں</p>	<p>۵۲۳ کہ کوئی نہ تھویر روکے بے جا در حجاب کی اس برق سے چھپ گئی کہ آفتاب کی</p>	<p>۵۲۴ آگ ہو کہ کھڑکی بستی کو کہیوں کہ وہ برق ہو کہ زمین ہستی کو کہیوں کہ</p>
<p>۵۱۵ مردن نکل لیتے تھے تھیں تھیں موتوں میں سرور نظر نہ تھیں تھیں موتوں میں شمع تھیں تھیں تھیں موتوں میں شمع تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۵۲۵ پیشی تھی خون آج دم رہے بدم جانی تھی خون ستر نہ رہے بدم خون ستر نہ رہے بدم خون ستر نہ رہے بدم</p>	<p>۵۲۶ نشان تھی تھیں تھیں تھیں تھیں نشان تھی تھیں تھیں تھیں تھیں نشان تھی تھیں تھیں تھیں تھیں نشان تھی تھیں تھیں تھیں تھیں</p>

۹۹۱
 بچوں تھی تیرے بچے کا جلال تھا
 مانتا تھا بچہ بچہ کا دل تھا
 بچوں میں ہوا رکھا بچہ کا حال تھا
 سو بچہ سام پر مچھلی وہ بال تھا

۹۹۲
 نگار ادرک کی نوج سے کتنی غنیمت
 نگار حلیہ ساز رضا باز پر دخل
 نگار کا موہا بچے کو مل بچہ کا حال
 چہاں چہاں کی بڑی غنیمت ہے اصل

۹۹۳
 لایا تیرے سب سے نیکان کو درخشاں
 چھپکی تھی کہ تمام کے بچے تیرے
 جلا سے سب کے بچے تیرے بچہ کا حال
 اور تیرے بچے کا بچہ تیرے بچہ کا حال

۹۹۴
 کیونکر تیرے چلی ہوئی سیفی کے سامنے
 نارون کی کیا بساط ہو چلی کے سامنے

۹۹۵
 نارون طرف صد اٹھی یہ بچوں شور میں
 نوجا ہل اپنے بالوں سے جاتا ہر گور میں

۹۹۶
 ہتھکڑی ہر کلائی یہ بچہ ہر شہر کا
 جیت رز کی ہر کلائی یہ بچہ ہر شہر کا

۹۹۷
 غنیمت تھی سواری تھی غنیمت تھی
 بچوں کا کوئی کوئی اس بچہ کوئی ہلاک
 جگہ تھی بچہ کا بچہ تھی بچہ کا بچہ
 نہاں تھا درمیں تھی بچہ کا بچہ

۹۹۸
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 غازی غازی باری بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ

۹۹۹
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ

۱۰۰۰
 آتش جو دھوبی کی تھی وہ اندر وہ ہو گئی
 لاشوں کا بوجھ تھا کہ زمین مر رہی ہو گئی

۱۰۰۱
 پہلے ملائے تھے تو بھر چکے تھے
 کیا سمجھ رہے تھے جو کوئی دودھ لڑا

۱۰۰۲
 صد سے کچ نہا دکا چہرہ آترب
 سیدھی کمان ہو گئی چلے آترب

۱۰۰۳
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ

۱۰۰۴
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ

۱۰۰۵
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ

۱۰۰۶
 جب تو گیا چمک گئے نل اسکے فوج پر
 نارون کے ساتھ چار تہہ لٹکے موج پر

۱۰۰۷
 گھوڑا ملا کے لڑ رہے ہیں غیور کے
 دوسرے لڑ رہے ہیں جلیون سے دوسرے

۱۰۰۸
 مہر لڑ رہے ہیں شہر خوف سے بے تاب ہو گئے
 دریا میں جلیون کے جگر آب ہو گئے

۹۹۱
 بچوں تھی تیرے بچے کا جلال تھا
 مانتا تھا بچہ بچہ کا دل تھا
 بچوں میں ہوا رکھا بچہ کا حال تھا
 سو بچہ سام پر مچھلی وہ بال تھا

<p>۱۹۱۰ جمع ہونا و پشیمان ہونا جنگل ہونا و پشیمان ہونا سجبان سے لال ہو گیا پسند کیلئے تو اس کی شکل کو تو اس کی</p>	<p>۱۹۱۱ سورہ زبان ہونا کہ لگی سر پہ پیشہ سنبھل کے تہلکہ کی جانب کھدی توفیق تو تیرے ہی ہونے</p>	<p>۱۹۱۲ اوس کان کے لیے کبکس کے کام اور ایل نینو اس سے سید پر باشندہ کے بلکہ کہ وہیں کی</p>
<p>و کھلا و میر خ شربار روک لو یہ بھی ہوا کہ تلوار روک لو</p>	<p>غل عرش پر ہوا کہ افکندگی یہ طاعت یہ ہی غارت یہ ہی بندگی یہ</p>	<p>تین تین تم کی ملی ہی ہو گئی سینہ سپر ہوا اپنے ہی کے واسے</p>
<p>۱۹۱۰ نارنگہ پیاسہ میں کی تھی شعلہ فام نیچے کو اس کے چوم کے بھو گیا کلام ہو گیا وہ اس واسطے کی شام پوتا تو قتل آپ بیلو تو زشت کام</p>	<p>۱۹۱۱ اب اس کا رتبہ نے کھڑا کیا جا کر تم میں دوسرے کی جگہ پر پیشہ ایک سان جو تکی چڑ گیا سید گھر سے نہ بولو جب بر جانا</p>	<p>۱۹۱۲ تو تیرے وہ حسین تو تیرے کام تین کا دلچسپی ہو دل تو شرم وہ فتح تو تیرا کیا اس کا رتبہ نیز یہ بھی کہ تیرے شہنشاہ کی</p>
<p>کیو بر روز خضر جناب آئین سید سر خوشی سے دیاتری راہ میں</p>	<p>کی دل سے آہ فاطمہ کے نور میں آگ میں تپ تپ کے پھراؤں حسین</p>	<p>بر باد ہو رہی ہو کالی ہول کی شہر گھر علی کا زمان رسول کی</p>
<p>۱۹۱۱ رکتہ تیغی دلبر شہر آئے گھر آئے آفتاب بادل سیاہ برائے تیرے خدا ورس بنایا وہاں پہلے خلیفہ رسالت پیاہ</p>	<p>۱۹۱۲ رکتہ تیغی دلبر شہر آئے گھر آئے آفتاب بادل سیاہ برائے تیرے خدا ورس بنایا وہاں پہلے خلیفہ رسالت پیاہ</p>	<p>۱۹۱۳ رکتہ تیغی دلبر شہر آئے گھر آئے آفتاب بادل سیاہ برائے تیرے خدا ورس بنایا وہاں پہلے خلیفہ رسالت پیاہ</p>
<p>وقت اخیر عرش میں جو پایا حسین شہرے کالہ کے گرا یا حسین</p>	<p>داسرنا آبرو کی بستی جہان کی لو کہ وہ دھڑلایں مرے بھائی جہان کی</p>	<p>لکھتے ہوئے علی کی کالی کو دیکھ لو بستر راہ دو کھین بھائی کو دیکھ لو</p>

طعن تیرے
نور محمد میر
علی اس واسطے
نیز یہ بھی کہ
کلام آیت ۱۰

<p>۱۰</p> <p>کونستان کرنا لے کوئی غلے ہون ختم شان شہر دکن کی بیفٹ نامے نہیں بودہ نابین معین نامے بہ گلبندی کے تھے عین یہ جانے</p>	<p>۱۱</p> <p>صورت ازان فصاحت بودہ کار خجک کی طرح تھے تبسم شہ فد علی کا تھا جاعت میں کی انو سنتے تھے یہ جاب جوبے کے کھون پیا</p>	<p>۱۲</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>
<p>۱۳</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>	<p>۱۴</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>	<p>۱۵</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>
<p>۱۶</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>	<p>۱۷</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>	<p>۱۸</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>
<p>۱۹</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>	<p>۲۰</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>	<p>۲۱</p> <p>یوں آئے مصلوں بہ وہ قبول شگفتہ جیسے ہوں دم صبح نے بھول شگفتہ حضرت کے فدا کبریا باز کے مددے آواز محمد ہر اس آواز کے مددے</p>

لے موت یعنی
آواز ہر ایک
منسوب بہ ہوش
ہفتاں اس کے
آرام جیلا ۱۲

<p>۱۹ عبداللہ بن ابی طالب کیا کہہ کر تازہ ہوئے و طرائی ہم ایک چھوٹے پیلے ہی رنگ کی زانی کی کہیں سے آئے ہیں کچھ پھیلانی</p>	<p>۲۲ پانی شربت بہت سے کچھ بنیں ایک مبارک شکر و ذریعہ شک پر آیا ہم حق پرینا بنا ہے دریا کہ آیا نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا</p>	<p>۲۵ تو اور کچھ نفعوں کو نہ جانوں کس بننا جو وہ جانتے جو نہیں جانتے سمجھا کے بدلا ایک تو یہ مصلحت غفلت کو مالا کے دو پر اس کیلین کا کھار اور اٹھا لو</p>
<p>۲۰ جھوٹ کبھی صاحب شمشیر نہیں ہیں بچہ چھین نہ لین نہ تو شمشیر نہیں ہیں</p>	<p>۲۳ روکے گا ہیں کیا کوئی میدان تم میں شیروں کا عمل نہ رہو جو جا بگام میں</p>	<p>۲۱ پانی وہ ہو ہو کہ ہم آغوش اہل سے تو سرد ہو کا فور سے شیریں ہر غسل سے</p>
<p>۲۲ کیا ہوگا تو جو بچوں کیلئے کہ بان پا بلی کی شمشیر سے تھک چکی آج کے ساتھ کو جو شعلہ ہو چکی ہر کھڑک میں ساحل کو دم شمشیر بان</p>	<p>۲۳ جیگر کھڑکوں کے ساتھ شمشیر بان روکا ہو اسے خیر و دنیا میں ہو جاری فرمان بن کر تیرے عداوت ہی جاری فرمان بن کر تیرے عداوت ہی جاری</p>	<p>۲۶ چھپ چھپ گئے اٹھ چھپ گئے ہو گئے روئے ہوئے ہو گئے ہو گئے ہو گئے جو کہ ہیں کچھ کچھ زاری کی ہیں تو کہہ دو کہ ہیں کچھ کچھ زاری کی ہیں</p>
<p>۲۱ تو کہہ دو کہ ہیں کچھ کچھ زاری کی ہیں تو کہہ دو کہ ہیں کچھ کچھ زاری کی ہیں</p>	<p>۲۳ جب شیر سے ڈرا میں گئے ہم فوج عدو میں پانی میں وہ ڈوبا تھا یہ تو میں گئے اہو میں</p>	<p>۲۱ سہل حرم متعدد نو صگری تھے تھم تھا کہ شیر چراغ سحری تھے</p>
<p>۲۱ نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا</p>	<p>۲۲ عبداللہ بن ابی طالب نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا</p>	<p>۲۲ نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا</p>
<p>۲۱ نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا</p>	<p>۲۲ نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا</p>	<p>۲۲ نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا نیکوئی میں ڈولنے کی جو گوان اٹھایا</p>

۲۶
حضرت نے وہ بل بوتے پر نیک نیک
فرمایا کہ جو درویشان ہو گا وہ پناہ
پہنچا کرے جب تک کہ اس کا چاک
سستی نہ ہو چاہے دل سست ہو یا

۲۷
فرمایا وہ سالانہ بین الکریمین
مجمع قضاغریزوں کا دیرگاہ
گھڑوں کوئی راہ تھا کوئی پوچھا تھا
تو نہیں یہ انو پر سے تھا

۲۸
فرمایا جسے عالم افتاد کر سنبھا
میتھی میں نہایت سبب ہو سنبھا
تجاوہ ہوش میں تھم کر سنبھا
میاہیگی پیاری مری از تر کو سنبھا

۲۹
مستوشام و سحر اشکوں سے دھونا تو چھو جا
ما تم میں حسن کے ایسی رونائیں چھو جا

۳۰
جز دروغی کوئی دلدار نہ ہو گا
ہندم کوئی جز خمر خو نخوا نہ ہو گا

۳۱
کر رحم کہ بیماری پر غریب افر باکی
یہ لاؤ کی بقی ہر شہ عقدہ کشا کی

۳۲
بجائے دل کی تھانی راستے
سستی تھی جسے سبب چھو دے
کیا کہ وہی خاک غز اس پر دے
ہر سال بھی غم کچھ ہے کہ یہ

۳۳
انسو کی برسات ہے ہم کہ یہ صبر
بڑھتی ہیں تو نو بیکار کوئی باس
تنبہ کی گئی تھی تم قتل حب و راس
رستہ نہ کر نہ اندازے نہ جہاں

۳۴
اس عین اندویش کی ترقی است
بجھو کہ عین حق گذری ہو جا
ناک پگلا اور سن دے صیبت
یار کبھی نہ چھو نہ بابت

۳۵
بجھائے حضرت پہ نہ چھو ہوئی ہی نہیں
بھائی کے لیے مان کی طرح روزی تھی تریش

۳۶
جھکتے تھے وہ جب خون اگلے کو رہے
میں بے آخی کیے بیٹا تھا حسن ہے

۳۷
دھیان اس کا سبب ہو گا وہاں ہر سبب
ایمانہ ہے ہو کہ دریاں ہر صاحب

۳۸
میں تھی کہ جو کچھ کہی ہو
وہ دیکھ کر کہیں نہ ہو
وہ نہ تھی کہ نہ کہیں نہ ہو
وہ نہ تھی کہ نہ کہیں نہ ہو

۳۹
میں تھی کہ جو کچھ کہی ہو
وہ دیکھ کر کہیں نہ ہو
وہ نہ تھی کہ نہ کہیں نہ ہو
وہ نہ تھی کہ نہ کہیں نہ ہو

۴۰
میں تھی کہ جو کچھ کہی ہو
وہ دیکھ کر کہیں نہ ہو
وہ نہ تھی کہ نہ کہیں نہ ہو
وہ نہ تھی کہ نہ کہیں نہ ہو

۴۱
خون جگاں میں سے گھٹا ہوا ہی نہ ہو
سامان وہی ہو کہ نہ کہیں نہ ہو

۴۲
خون جگاں میں سے گھٹا ہوا ہی نہ ہو
سامان وہی ہو کہ نہ کہیں نہ ہو

۴۳
خون جگاں میں سے گھٹا ہوا ہی نہ ہو
سامان وہی ہو کہ نہ کہیں نہ ہو

<p>۱۴۱ فرما کہ اگر کوئی شخص جو دنیا میں ملوکار بر حال میں کوئی اور دنیاوی شے چاہے گردن پہ چھینے کہ بر باد ہو سکے سوحت نہ کرے کیا خالص حبیبیہ کی</p>	<p>۱۴۲ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص دنیا میں نب سب سے کسی شے کو چاہے ہر قسم کی دنیاوی شے کو چاہے تیرا ہی است کہ کسی میں سے دلا</p>	<p>۱۴۳ دنیا میں کوئی شخص جو دنیا میں ہر قسم کی دنیاوی شے چاہے ہر قسم کی دنیاوی شے چاہے ہر قسم کی دنیاوی شے چاہے</p>
<p>۱۴۴ یہ مانتے ہیں کہ ہر ذات نہ جائے سر جائے تو جائے یہ مری بات نہ جائے</p>	<p>۱۴۵ مان ہمیں بہت نہ کہیں مار یو بیٹا دوم بر بھی بنے گرو نہ دوم مار یو بیٹا</p>	<p>۱۴۶ جتنا ہو سوا رنج و تعب اجر سوا ہی پیدل ہی مناسب ہے کہ یہ راہ خدا ہی</p>
<p>۱۴۷ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۴۸ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۴۹ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>
<p>۱۵۰ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۵۱ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۵۲ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>
<p>۱۵۳ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۵۴ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۵۵ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>
<p>۱۵۶ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۵۷ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>	<p>۱۵۸ کہتے ہیں کہ ہر شخص جو دنیا میں کیا پتی کو دنیا میں چاہے نہ کہ کوئی اور شے چاہے</p>

<p>۵۴۲ دوست کی زبان کو دوس فرزند نے بیکسائی چاک سے سیلان کی نیا نے پیشہ و پستی فریق با یون بہ مانے</p>	<p>۵۴۱ تافت کی صدارت کی فوج شجاع سب سے گلداس در دولت شجاع شہ سے کمالا فوس صاحب علاج جلدی کا ذخیرہ سوار کی کا ہون</p>	<p>۵۴۰ شفت میں کائنات میں غفلت نہ خوار نہ ہوئے کسی صدمہ کا آٹھا گداز صحت پر صیغیت کا زانا شکل نہ تھا نام اس کھینچے جانا</p>
<p>۵۴۳ شہر بڑھ کے ملا پا نو ق جلال نے اپنا فعلین پر سر رکھ دیا اقبال نے اپنا</p>	<p>۵۴۲ مقتل سے ہٹنے نہ کہیں جائیگے ہر ہکر نسرل پر ہم ترینگے اسی گھوڑے پر چڑھ کر</p>	<p>۵۴۱ سند جاؤں انھیں چوری قسمت میں الم ہرین جھالوں کو بیچوں کہ با یون بہ قدم ہرین</p>
<p>۵۴۴ دوست کی زبان کو دوس فرزند نے بیکسائی چاک سے سیلان کی نیا نے پیشہ و پستی فریق با یون بہ مانے</p>	<p>۵۴۳ گیارہ صدیہ نام ہرین عبدین آئے جوام جلاؤں میں عبدین آئے خوب ہو بلاں خوش عبدین آئے پولان کے پسے بھی ہرین عبدین آئے</p>	<p>۵۴۲ دوست کی زبان کو دوس فرزند نے بیکسائی چاک سے سیلان کی نیا نے پیشہ و پستی فریق با یون بہ مانے</p>
<p>۵۴۵ مخلاتون شاہ کو گستا بہا اٹھلا دورہ سا نکا ہوں میں چمکتا ہوا اٹھلا</p>	<p>۵۴۴ دوست کی زبان کو دوس فرزند نے بیکسائی چاک سے سیلان کی نیا نے پیشہ و پستی فریق با یون بہ مانے</p>	<p>۵۴۳ کیا ہوش رہے شہید درو جگر یاقی یاد پھر ہی فحاشی ہی پھر ہی قی</p>
<p>۵۴۶ پیشانی سے لکھتے نہیں کسی پیشانی سے لکھتے نہیں کسی</p>	<p>۵۴۵ پیشانی سے لکھتے نہیں کسی پیشانی سے لکھتے نہیں کسی</p>	<p>۵۴۴ پیشانی سے لکھتے نہیں کسی پیشانی سے لکھتے نہیں کسی</p>
<p>۵۴۷ پیشانی سے لکھتے نہیں کسی پیشانی سے لکھتے نہیں کسی</p>	<p>۵۴۶ پیشانی سے لکھتے نہیں کسی پیشانی سے لکھتے نہیں کسی</p>	<p>۵۴۵ پیشانی سے لکھتے نہیں کسی پیشانی سے لکھتے نہیں کسی</p>

۵۵۵	۵۵۴	۵۵۳
خدا رحمتی بر عطرشانی لعل ربابی گلزار رحمتی فیکر بوستان باد صبا بی پیشانی بر لب زلف نامزد سحرابی بنام رحمتی جان بین نامین شکرابی	صحنات تو کجاست سحرابی لعلی چلایم تو جان مانی بولی رابی روشنی تو دنیا کی دس سحرابی لعلی تو کجاست کجاست باری بولی رابی	من لعلی سحرابی و سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی سحرابی
لطف اسکا برین بے پروائی نہ ملیگا اس مطلع برجستہ کا شافی نہ ملیگا پوچھا جو عبا نے کہ راوہ ہو کہاں کا اگر اسکو وہ بولی چمنستان جہان کا	۵۵۶	۵۵۷
۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰
۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳
۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶
۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹
۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲
۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵
۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸
۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱
۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴
۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷
۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰
۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳
۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶
۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹
۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲
۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵
۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸
۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱
۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴
۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷
۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰
۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳
۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶
۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹
۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲
۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵
۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸
۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱
۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴
۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷
۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰
۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳
۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶
۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹
۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲
۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵
۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸
۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱
۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴
۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷
۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰
۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳
۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶
۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹
۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲
۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵
۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸
۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱
۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴
۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷
۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰
۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳
۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶
۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹
۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲
۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵
۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸
۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱
۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴
۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷
۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰
۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳
۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶
۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹
۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲
۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵
۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸
۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱
۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴
۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷
۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰
۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳
۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶
۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹
۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲
۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵
۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸
۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱
۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴
۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷
۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰

مختصر دیوان
جلد سوم
صفحہ ۲۲۵

<p>۲۴۳</p> <p>جانباز و فانی سپید آرد و جگر دار خونجی سبکی ساری بنی غفران سپیدار خونجی کا خونش بنی سپید و غفران خونجی کا خونش بنی سپید و غفران</p>	<p>۲۴۴</p> <p>صفت سے چلی صفحہ سے سارا تینوں کی ساقوں کی ایک ترقی تو بالا دن ہو گیا تھا شب کی طرح ڈھلوان کا کیا تھا زار مانہ پتہ نشانی والا</p>	<p>۲۴۵</p> <p>تا کا و چلنا ایک بیدار آدھرت آہو بخا و دھرتی آواز آدھرت نیز سب سے نکلے تم آج آدھرت نیز سب سے نکلے تم آج آدھرت</p>
<p>۲۴۶</p> <p>میر کے پیر زینت سنہ زور سے ہے تھے شکوہ کی سرسلا و شپہ چور سے ہے تھے میر کے پیر زینت سنہ زور سے ہے تھے شکوہ کی سرسلا و شپہ چور سے ہے تھے</p>	<p>۲۴۷</p> <p>کوئے سے حیدر مار یہ تک فوج کا دل تھا جو سو بھی نہ تھے آئینہ یہ سامانِ جہل تھا کوئے سے حیدر مار یہ تک فوج کا دل تھا جو سو بھی نہ تھے آئینہ یہ سامانِ جہل تھا</p>	<p>۲۴۸</p> <p>کیا سوچ کے حاکم کی اطاعت نہیں کرتے پیر کے آئینہ وہ جو بیعت نہیں کرتے کیا سوچ کے حاکم کی اطاعت نہیں کرتے پیر کے آئینہ وہ جو بیعت نہیں کرتے</p>
<p>۲۴۹</p> <p>چوچنی چوچنی آواز کی جگہ کی جگہ غل کر نہ لگاتے سرنگ کی جگہ نہیں جگہ کی جگہ کی جگہ کی جگہ آج کل کی جگہ کی جگہ کی جگہ</p>	<p>۲۵۰</p> <p>تو تپا چوچنی آواز کی جگہ کی جگہ وہ تمام کا و دھرتی کا و دھرتی چوچنی کا و دھرتی کا و دھرتی چوچنی کا و دھرتی کا و دھرتی</p>	<p>۲۵۱</p> <p>بسمِ پیر کی کوئیون کی کوئیون میر کے کما ساحت پیر کی کما مان میں خاص سب کی کوئیون نکلے وہ جگہ کی جگہ کی جگہ</p>
<p>۲۵۲</p> <p>سنگر تھیں تھیں سرخ ہون سرخ ہون نامر دھرتی تلوار دن سے ٹھہرے لکھن سنگر تھیں تھیں سرخ ہون سرخ ہون نامر دھرتی تلوار دن سے ٹھہرے لکھن</p>	<p>۲۵۳</p> <p>اسپر بھی تھی آتی قین نوچین شہر دین پر طائر نہ اتر سکتے تھے مہر کی زمین پر اسپر بھی تھی آتی قین نوچین شہر دین پر طائر نہ اتر سکتے تھے مہر کی زمین پر</p>	<p>۲۵۴</p> <p>مشتاق زبس تھا سحر قتل کا شہر سے شہر سے شہر پہلے نڈا ہو گیا سب سے مشتاق زبس تھا سحر قتل کا شہر سے شہر سے شہر پہلے نڈا ہو گیا سب سے</p>
<p>۲۵۵</p> <p>کرانہ تھیں تھیں سرخ ہون سرخ ہون اس کی جان جنگ سے تھیں تھیں پہلی تھیں تھیں سرخ ہون سرخ ہون پہلی تھیں تھیں سرخ ہون سرخ ہون</p>	<p>۲۵۶</p> <p>وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا</p>	<p>۲۵۷</p> <p>وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا وہ سرخ و دھرتی کا و دھرتی کا</p>

<p>۴۸۱</p> <p>مردان نہی کہ کوئی کفر کرے یا عجب کو سپرد دین کو کرے یا غیر کار بدین جان میں نہ پورے کرے یا چنگ میں بانی نہ مرنے نہ کرے یا</p>	<p>۴۸۲</p> <p>بدین سے برے کج گنجی ہاں بجائے پوسے شوق لائے پوسے جاں نقشے ملک کج کہیں سرخ کو بین کاں نقشہ دوزخ از کانون کو سنبھالے</p>	<p>۴۸۳</p> <p>کردن چنان را بھی موت کی ناکے اگر کفن دوزخ فکرت رہو ہے کا فو ہو دوزخ کلفت روئے ناکے توڑے تپ و زور سید لیا تیرے ناکے</p>
<p>ثابت نہ کوئی ران نہ سینہ کوئی چھوڑا بیر کوئی چھوڑا نہ سفینہ کوئی چھوڑا</p>	<p>چلون میں رنگ تیر ستم سامنے آکے سینے کو ہت کر دیا شاہ شہدا کے</p>	<p>ہنگ میں خاطر مری منظور پر رب کو چاہوں تو سچ کر دوزخ سب کو</p>
<p>۴۸۴</p> <p>اسلام کی یہ جلوہ خالی ہو چھی آئینہ ایمان کی خالی ہو چھی پداس گل شمع نے پائی ہو چھی نیت و نیت خاوند پائی ہو چھی</p>	<p>۴۸۵</p> <p>بچہ چرخ شمع آتش گیس بندلا دل نہ کہنا تا بچہ آتش بوندلا پیر اس صفا دل ہو چھوڑا کیا بوندلا سینوں میں جگہ لے دے دل فکری بوندلا</p>	<p>۴۸۶</p> <p>منظور ہو کر دوزخ کا تلخے جاں بختا دین ترستہ ہو کر کا جاں بیاری مالک ہوئی جو گوارا چرخ شمع جاگ رہا تلخے جاں</p>
<p>خون میں جہنم کفر اگر غرق ہو پھر یوں حق دبا بل میں کبھی فرق نہ ہو</p>	<p>شہد یزید آڑے سواروں کے پر دوزخ جالتے یہ کسان تیغ و دیکھ تھی سروں پر</p>	<p>چاہیں گے تو گھر بھی نزا تا راج ہوگا جس تک کہ جیسے گا کبھی محتاج ہوگا</p>
<p>۴۸۷</p> <p>جہنم کی کھینچ تھکے جان جہنم کی کھینچ تھکے جان جہنم کی کھینچ تھکے جان جہنم کی کھینچ تھکے جان</p>	<p>۴۸۸</p> <p>اگر صفت شکر گنجی شکر گنجی گورے گنجی شکر گنجی شکر گنجی کئی شکر گنجی شکر گنجی شکر گنجی شکر گنجی شکر گنجی شکر گنجی</p>	<p>۴۸۹</p> <p>خون کی دلت کی کھینچ تھکے جان بر ما میں کھینچ تھکے جان پاکے کھینچ تھکے جان خون کی دلت کی کھینچ تھکے جان</p>
<p>پھر نہ کہ کمالی ہوئی اپنی جگہ تک پھر نہ کہ کمالی ہوئی اپنی جگہ تک</p>	<p>جس کی طرح آج کو ہی جہنم غضب ہو زور کا قیامت پر ہی غضب ہو</p>	<p>سر کا وہ عین ہر تلخ شکر یان رہ گئے حضرت لیا کج چکر</p>

۴۸۱ میں نے
۴۸۲ میں نے
۴۸۳ میں نے
۴۸۴ میں نے
۴۸۵ میں نے
۴۸۶ میں نے
۴۸۷ میں نے
۴۸۸ میں نے
۴۸۹ میں نے

۹۱
چو چکروہ خضادم نہ چکازند سرکی
پسپا پوسے جب تک نہ چکازند سرکی
باسرینیشیشیرباب زند سرکی
جلی ز سرستی زردہ خوشوار زند سرکی

۹۲
حبیب نامہ شایعہ شوق گری بارین
کوندی جو اصرہ سر گری بارین
نوکچہ جی کونجی رنج گری بارین
خلی سے یہ علوم ہوش گری بارین

۹۳
جان بی جانے ہے جیسو جان کل کے
وہ بھی زانان پاتے تھے اتھو جان کل کے
سستی تھی تہیخ زور پانہ حق جان کل کے
سکون خبر سر چھپ گئے صوف جان کل کے

۹۴
مغفر سے کر میں گئی مرکب میں کر سے
بیج کہتے ہیں موت کے سرستی نہیں سر سے

۹۵
وہ خاک تھا جو مر کے جہان د گیارن میں
ہر لاش سے اکٹھا کئے دھواں د گیارن میں

۹۶
یادیں نہ بچو گئے تہی یارین جو کھری ہیں
انکھیں مرے جوہر کی نصین سے تو لڑی ہیں

۹۷
لواؤں کی تو بیچے گی شاگشتاں ساری
سرا کے قدم فتح شہم گشتاں ساری
خانت ہوا وہ خول میں صفت گشتاں ساری
ولاش گری خال خال صفت گشتاں ساری

۹۸
خجول میں بیچا تم خضاد یہ کو آئی
سچا کو خون تن سے بیا بیچا کو آئی
خجول میں باری گل گلابیچہ کو آئی
بیچا جانے ہیں بس وہ ہوا بیچہ کو آئی

۹۹
بین بایں ہوں دیندہ شکر انصاف میں
حضرت اچے بابا تھیں ہوں کے تارین
اکدم تھان بید ہوا ہوں کی قطارین
سینو کو مرے تو بیچہ ہیں خوں کی صلیارین

۱۰۰
ہولی اہل اب دیکھو د خاک جو مڑا ہی
سرکش ہو تو یہ خاک کے پتے کی مڑا ہی

۱۰۱
رنگ مڑا تھا دل مضطربیتا ہے سب کے
تھی آگ غضب کی کہ جگر اب تھے سب کے

۱۰۲
نرگین ہی دین لالو کل بیرونی ہوں
سہرا ہر مرے سر پہ کہ جنت کی بی ہوں

۱۰۳
کھو کے لکھ لکھ دندہ تلواریں کجلی
اس باجک جالی تھی میں ایک کجلی
رنگ سستی تھی کتب تیغ شریا کی کجلی
یہ بھی غضب صفت تھا کی کجلی

۱۰۴
آنت تھی آجھی کھو کے صفت شین
کھو کے غلجی کھو کے غلجی کھو کے غلجی
کھو کے غلجی کھو کے غلجی کھو کے غلجی
کھو کے غلجی کھو کے غلجی کھو کے غلجی

۱۰۵
خام صفت بیدار صافتا ہر دم
جاگ رہی کھو کے غلجی کھو کے غلجی
کھو کے غلجی کھو کے غلجی کھو کے غلجی
کھو کے غلجی کھو کے غلجی کھو کے غلجی

۱۰۶
جس سر گری تیغ میں اس دل کے گرا وہ
موت ہی مہدی ہوں یوں جل کے گرا وہ

۱۰۷
اسے دیکھ کر میں شیش دریاں وہ جھٹکا
اسے دیکھ کر میں شیش دریاں وہ جھٹکا

۱۰۸
تلوار کا منہ دیکھتا تھا کوئی نہ پھر کے
گیا ڈر تھا کہ سر دھار گئے تھے خاک پر کر کے

<p>۱۰۷ صاحب کو تیرے مینے قلمو نہ تھی یہی تھی کہ اصفیٰ کو کھوکھری سب نے تیرے جان کو دیا تھی بون جو پختہ ہو کر تے جلتے تھے</p>	<p>۱۰۸ آمارہ قتل نہ دیا اتنا زانا فوجوں کی گھڑیاں جالی تھی کا لانا سران میں برستے تھے راتھ زانا خوبن قی میں کو تو دیا لٹھ زانا</p>	<p>۱۰۹ کھینچ کر تھے دیا مثنوی کیلے تھی تیرے تیری کہو دیکھان کیلے رٹے کو جھپٹے کو نو تیرے کا پلے جسے تھے غم تھے پورے جلتے تھے</p>
<p>۱۰۸ سکتے تھے انھیں روپ و کھادینی کو جھلو تا بندہ ستارہ نظر آھا تا خداوند کو</p>	<p>۱۰۹ ارزان تھے فلک شبت ستم غرق بخون تھا لے گا کو تو تسکین تھی نہ ماہی کو سکون تھا</p>	<p>۱۱۰ شہباز سداؤ کر جو گزرتا تھا پروں سے گر پڑتے تھے ہاتھوں سے تیر خود سروں سے</p>
<p>۱۱۱ ہرست پہ چو تھے بیان بیانیام خان کا کہیں تھے نابینا لٹھری غم کتنی تھی تیرے نہشتا و خوش بیام میں پہنچائی ہوں بون بون کیلے کلام</p>	<p>۱۱۲ کیا چوڑی شاعت تھا نہ جن و نہ کو میں تھے نہ تھے کہیں تھے نہ کو تیرے میں رہیں کہ تھے نہ کو تیرے میں رہیں کہ تھے نہ کو</p>	<p>۱۱۳ ساتھ سے اگر کہیں تھے نہ کو نہ تھے کہیں تھے نہ کو کوڑے کا اگر نام بھی نہ تھے نہ کو نہ تھے کہیں تھے نہ کو</p>
<p>۱۱۳ خود جس سے کہ بہت ہو غذا وہ میں میری بکلی ہوں میں آتش پہ تو بہ نہیں میری</p>	<p>۱۱۴ جس غول میں آئے بجا ایک ہی سویر آگے ملک الموت تھاموٹ اسکی جلیوں</p>	<p>۱۱۵ تیرے تھے تو ہوا اس سے چلن تیر دی کا بیرو ہر شہباز تیرا ترقی نبوی کا</p>
<p>۱۱۴ تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۱۵ تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۱۶ تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تھے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۱۵ تھرکتے تھے سب قلعہ شکن شیر کے آگے تھے تھے شجاعت کے ہر شیر کے آگے</p>	<p>۱۱۶ غیرت سے ہم آہو سے غم میں چل گئے تھے آزجائے کو مرغان چین چل گئے تھے</p>	<p>۱۱۷ جس میں کو پا پا پارہ جلا تھیں لیل کے چھوڑا تھے ماٹا سے جلیوں سے کپل کے</p>

۱۱۱۱ کیا جو شے تو کیا کرے نہ غصہ آپا کرے عیب نہ کرے دلالم جو سر سقا کہ جسے جان کا اپنی نہیں کچھ رہا بے ہی اور سر شریف نہ دیکھ	۱۱۱۲ موجود ہے حال اس کا بہین نہ ہوسا بارگاہی اس طرح بجا و سر ترا میں نہ جلیج علی ناست مارا	۱۱۱۳ کیا ہو گنگا اسی بوسے کا بوسہ جس شے کہ ہم کاٹ چکے اسکا گھر اگر نہ مٹا نہ شریف نہ سدا نہ زار سے سے از قابل بچا کر کسی خوار
۱۱۱۴ ہم لیتی پر یہ کاٹ کے سر نہ مٹیں چھوڑی گی نہ نظر ترے خون گھین کا	۱۱۱۵ چکا تھا سقا کہ جو سلطان زمین نے کھائے تو ہمیں نے کیا اور بھالی حسن نے	۱۱۱۶ لاکھوں میں ہر سان نہیں گشتہ چگون اگر کا بوسہ تو ہر میں چیدہ کا بوسہ ہون
۱۱۱۷ یہ کیا کہ بچا کہ قابل ہوا مقدار سرس سر نہ مٹے لگا کر کے ہوا	۱۱۱۸ تا کہ تر شے کی ہی جنگ گانگ بیک یہ تقدیر ہر خود سر نہ مٹے	۱۱۱۹ سب عین خون پیراں لار تلوار کا عویں ہو کر داریاں جنگ
۱۱۲۰ جہاں نہ مٹے ہون بنی ہوا ہوا جہاں نہ مٹے ہون بنی ہوا ہوا	۱۱۲۱ رنگ اثر تا قلیون تیغ سر نہ مٹے جس طرح شفق بھاگتی ہر نہ رنگ سے	۱۱۲۲ کیسا ہی طلوار ہو بیان در نہیں ہوتا ادلا دعلی سے کوئی سر نہ نہیں ہوتا
۱۱۲۳ جہاں نہ مٹے ہون بنی ہوا ہوا جہاں نہ مٹے ہون بنی ہوا ہوا	۱۱۲۴ آگے تیغ بہت باتا تار تار تیرا تار تار تار تار تار تار	۱۱۲۵ بیکار کو گلی شے بیکار باری کیا در سکا تو بیکار باری
۱۱۲۶ جسے ہر مقابل ہر جگہ کیا ہر شکر آپا ہون عویں لیسے کو میں خون پیر کا	۱۱۲۷ دار اسے مکر تر کیے مجموعہ تن پر خط بھی نہ بڑا مصحف نالائق کے بدن پر	۱۱۲۸ مغنی نہیں مہرب کا ہو کچھ حال کیا تھا سر جھٹکا تھا یا آگے یا مال کیا تھا

مرثیہ پروان
جلد دوم
صفحہ ۲۵۲

<p>۱۲۳۳</p> <p>نبی اکبر اللہ کی بیکارادہ حضرت نیزہ خاتون کی بیکارادہ حضرت نہ کے خالق بن کی طرح کی قدرت لینے تو بازو میں لیل میں بیکارادہ</p>	<p>۱۲۳۰</p> <p>آغا خان کے غم کی بیکارادہ حضرت غنیہ کے ارادے کو نہ روا نہ جانا بیکارادہ دار بیکارادہ گمراہ جانا بازو سے غم کے توبہ نہ جانا</p>	<p>۱۲۳۱</p> <p>بیکارادہ جیسا جو کسی کی خوش جوان بیکارادہ کی خوش کی لڑائی سیریاں بیکارادہ کی خوش کی لڑائی سیریاں بیکارادہ کی خوش کی لڑائی سیریاں</p>
<p>جو شیر خفا وہ بھائی سفر گیا میرا اگر سا برابر کا پسر مر گیا میرا</p>	<p>چاروں طرف آیا گیا گھوڑے کو نسل کے سمجھا نہ کہ ہوں بچہ میں شہباز اہل کے</p>	<p>غل تھا کہ یہاں کبھی جلتے نہیں دیکھیں یوں ناگہیاں نہ ہر اگلے نہیں دیکھیں</p>
<p>۱۲۳۲</p> <p>قادر بنو ناما بنو کی بیکارادہ اسکا یہ کہ خفا کرتی صحت بیکارادہ اسکا یہ کہ خفا کرتی صحت بیکارادہ اسکا یہ کہ خفا کرتی صحت بیکارادہ</p>	<p>۱۲۳۱</p> <p>بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ</p>	<p>۱۲۳۱</p> <p>بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ</p>
<p>ادکلب یہ جو خوشی کی بیکارادہ میں ہم نکلتے سے بھی اس گھر کو کم جانتے ہیں ہم</p>	<p>موزی سے سر اس طرح دھنا غنا نہیں کہ اژدر بھی بل کھاتا ہر جسطح زمین پر</p>	<p>شہ کے کھلی بیکارادہ فضل خدا پر ہر عقدہ کشتا گیتھاکا تو ہو تو کیا ہر</p>
<p>۱۲۳۵</p> <p>عالم کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ</p>	<p>۱۲۳۶</p> <p>بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ</p>	<p>۱۲۳۶</p> <p>بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ</p>
<p>حضرت یہ بیکارادہ کی بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ</p>	<p>دعویٰ تھے اودو تو نہ ہی تھا باندھا تھا جسے گھوڑے وہ بدیہی تھا</p>	<p>قالو نہ رکاوٹ پر رہے بیکارادہ بیکارادہ کی بیکارادہ کی بیکارادہ</p>

۱۳۱۱
مردوں نے ان کو جین کی تضحیک کر
اور دینے لگا اب شریس پر
نفسیہ اللہ پیر آئی جو ایک
مقام نے پیر کو کی تضحیک

۱۳۱۲
تھیں جیل اور دیکھا کہ چھوٹے لنگر
بنائے تھے دین کے کہا یہ جیل
ان کا جو کیا بائو تھے تین سے ایک
مفسر سے جیل مال دوسرے کے چھوٹے لنگر

۱۳۱۳
تھیں جیل اور دیکھا کہ چھوٹے لنگر
بنائے تھے دین کے کہا یہ جیل
ان کا جو کیا بائو تھے تین سے ایک
مفسر سے جیل مال دوسرے کے چھوٹے لنگر

۱۳۱۴
صدر بڑش تیغ شہین و بستر کے
اک ماحولین دو ہو گئے پر کاسے ہر کے

۱۳۱۵
چکا آئے یہ کہ امام اری سے
ہوں دیکھ کر سے باپ کو مارنے علی نے

۱۳۱۶
ہوئی تھی فدا روج سکندر شہ دین پر
دوست تھا چار آئینوں کا فرشتہ میں پر

۱۳۱۷
گلان جو بوری بائو تھے خدا لہم دن کی
ران غشی غشی طرح تیرہ دروں کی
بیادوشی خانہ بخت کے سنوں کی
بھی سی ہی حالت کو تو اس کے دن کی

۱۳۱۸
بیلن پر دوسرے حضرات کا نام غور
جس طرح کہ تصویر کیلئے ہو چور
نزدیک تھا شتی کے بلے ہر ان جو دور
رسوں پر وار دن کی چلنے پر ہو دور

۱۳۱۹
اندرونی خادری جاننا زانو سن
نور کا تھا حضرت کے جوں کے تھے دشمن
پہلے پہلے جوں پہلی تھی تو دن کی
لڑا دین کے تھے ان کے ہر گار دن

۱۳۲۰
حضرت نے مددی بہت آیا تھا بکر کے
ابھی کہتے بکران کو شحات تیغ بکر کے

۱۳۲۱
جس تھا بن سعد و ہن بکر کے حضرت
چار آئے والوں میں بکر کے حضرت

۱۳۲۲
تھیں سے شکتا تھا عرق خون بدن سے
بیزا تھا حضرت پر تو آڑ جاتا تھا سب سے

۱۳۲۳
یہ کہتے بکران کو شحات تیغ بکر کے
ابھی کہتے بکران کو شحات تیغ بکر کے

۱۳۲۴
دیکھا کہ سندن کو ذرا بڑھائی تھی
خانہ کو بکران کو ذرا بڑھائی تھی

۱۳۲۵
یہ کہتے بکران کو شحات تیغ بکر کے
ابھی کہتے بکران کو شحات تیغ بکر کے

۱۳۲۶
گردن نہ آسن صاحب شمشیر کے پکر
پہنچے میں گریبان زبرد شمشیر کے پکر

۱۳۲۷
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

۱۳۲۸
جب دار کوئی دانی شکر کا تھا شہ پر
لکے شہ تھا کر دوسرے کا تھا شہ پر

۱۲۵
استغفار گویید و سید الکریم کا فرزند
اس راه میں ہم صبر و تحمل کے پانچ باب بند
راحت و شہادت ہیں گیارہ ضامنہ
میں ہونہ و زانی ہوئی کی بجائے سو گند

۱۲۶
برکت جفا کا لڑکے لالستان
چوں کہ سوا پڑتے تھے ہرست سے بھر
اک صدمہ بے غم تھا و سنان کی بے غم
کھا لے تھے تیس کورن و سیکورن بچ

۱۲۷
عش غم گدیا تھی کون لال سنگ
تھک لے لگا تا تو جبار نہ سکا
بچہ کی سنان بنائیں کھینچنے بچہ
مروت جہاں تو عین کھینچنے بچہ

کچھائے گلا سر کسی زہر سے بہ علم ہو
سب کچھ ہو مگر کھیت سے باہر قدم ہو

یہ کھیتے جو زخم دم کشمیر لگے تھے
بتیس تو سینے پہ نقط تیر لگے تھے

کی دست درازی غم لیس دشمن دین سے
حضرت کے گریبان پہ دکھایا لکھن

۱۲۸
نقل جہاں لے جوش ہو سدان تک
تھک کر ہم پنج میں ہو گئے نیک
معنا کا لایا کیون نہ لایا یک
بہشت پہ لگا تھو کھانقہ مبارک

۱۲۹
زنی کو سبیاں تک ہوا حال درگاہ
شعبہ گیا جسم سلمہ و تباخون
بدلی تو شہید کردہ بگدا دل غزون
وان کی بھی تین گویاں سب خون گلگون

۱۳۰
نوا لے لے کھول کے کھینچنے نہ دیا
واقعہ کر میں کان ہون کا لکھ گواہ
نوادہ جفا کا کہ آگاہ ہوں آگاہ
میرا سب سے آگاہ میں بہرین تھک لکھ

کھینچا جودہ پیکان تو کھلا زخم جبین کا
خورشید سحر ہو گیا چہرہ شہ دین کا

ارکون جو اس غم کو فراموش کر گیا
اب حشر کے دن پھر وہ ہو جوش کر گیا

لیکن ہم پھر سے نہ حیدر سے درون کا
سب رویشک یوں آپ کوین رخ کو دل کا

۱۳۱
واس کا سو پوچھ سب تھے شہید
ہو سنا اقدس پرسم آگاہ تیر
مکڑ سے پھینکا لایا لکھ پتیر
سب درخشاں کس سر پہ لکھ لکھ

۱۳۲
جان ستم گریہ و غم ہوں غدار
قتل شہید غم کے لب نہ بچا بچا
کھانکے کھانکے حق میں شہدار
و کس نام کے غم و غم پہ آبار

۱۳۳
جان ستم گریہ و غم ہوں غدار
قتل شہید غم کے لب نہ بچا بچا
کھانکے کھانکے حق میں شہدار
و کس نام کے غم و غم پہ آبار

تھک لے سو گم کے ہوشاک پر حضرت
مردہ سنان کے کھانکے چھڑا

نورت میں در اندر سے کی آتش کر
سیدہ ہرستان سیدہ کجاہ ہو بکر

ترشہ لک صدائی لکڑیاں کے صدے
یکس مرے بچہ میں تری لباس کے صدے

[illegible]

<p>۴۴</p> <p>درا سی جان چھوڑ گئے کیا ہو کر مرا حق دلاکھ خون بن بھر گیا ہو کر</p> <p>جہان سے صغیر تر نشتر چھو گیا ہو کر بلا و لا مر ابن دودھ مر گیا ہو کر</p>	<p>۴۵</p> <p>اشا سے کہے بلانے نہیں علی اصغر صدائیں اپنی سناتے نہیں علی اصغر</p> <p>بے نیغے بولتا اٹھاتے نہیں علی اصغر پیک کے کوہ میں آتے نہیں علی اصغر</p>	<p>۴۶</p> <p>پہن کے جو بیچ وہ بکس نہ کام غش آگیا اسے لادوں میں چھو گیا ہو</p> <p>اٹھا کے لاش بیکر لگے دام انکھلام بن آگے اب نہیں مونس چھو گیا ہو</p>
<p>خدا کرو مجھے ان کچھ چھو گاون یہ نثار ہاتھوں پر سہنے چھو بیلاون یہ</p>	<p>ابھی تھے زندہ ابھی مردہ ہو گئے داری گھٹا جو دودھ تو آرزو ہو گئے داری</p>	<p>جو ایل دل ہو معیت یسٹے رو گیا یہ غم وہ ہو کوتا حشر ختم ہو گیا</p>
<p>۴۷</p> <p>کہ نہیں تو زبان دیکھ کے اب لاؤ گی ٹٹا کے چھو بیلاون کے چھو بیلاؤ گی</p> <p>کہاں اب علی اصغر بن چھو بیلاؤ گی کہاں اب علی اصغر بن چھو بیلاؤ گی</p>	<p>۴۸</p> <p>پورا کی دست راست دیکھ کے اب لاؤ گی دراخت لکھے وہ چھو بیلاؤ گی</p> <p>چراغی چھاتی پائے دنوں میں چھو بیلاؤ گی بہرے شکر میں اب خاک کے تھے چھو بیلاؤ گی</p>	<p>۴۹</p> <p>جو خاک اور کبریاں اب لاؤ گی او جگر کی درد دینے اب لاؤ گی</p> <p>جو اراغ کا سوغا دی غم سے اب لاؤ گی یہ غم وہ ہو کوتا حشر ختم ہو گیا</p>
<p>جھے جیسے زمین پوخت آگنی بیٹ ان انکھڑوں کو نظر کسی کھا گئی بیٹ</p>	<p>کر گیا کون اچالا جو رو گئے بیٹ اندھیری قبر میں کھلے سو گئے بیٹ</p>	<p>یہ غم وہ ہو کوتا حشر ختم ہو گیا یہ غم وہ ہو کوتا حشر ختم ہو گیا</p>

۱۔
 کھیلنے کے لہذا دیکھو سر پہ پہاڑ
 ہنس نہیں کے پورا حلقہ کا
 کھٹکتے علی دستِ غلامِ امیر
 ہلکا ہر سر سے وزیرِ امیر
 ۲۔
 کھجاوین کھٹکتے باد آتے ہیں بابا
 جوان پہ پیچھے کئی فوج
 ۳۔
 کھٹکتے کھٹکتے جانی کے لئے اٹھا خاک
 بیجان اوسے عجائب لاو کر
 ۴۔
 بیہات اجماران کی طلب کرتے فطرت
 دولتِ اعلیٰ باغون کے بارہم
 ۵۔
 کھٹکتے کھٹکتے کیا جنگ بین جیت و ہر کی
 روح ابن کیلے کو پہاڑ
 ۶۔
 کھٹکتے کھٹکتے درخت پہاڑ
 بدو کے سب کھٹکتے درخت پہاڑ
 پانی نعین ہوگا بدلتا ہر

۱۔
 دل غم سے بھر آتا ہے جیٹا ہر
 کون حال ہے آئی ہاں
 ۲۔
 غمیدہ ازل سے ہوئیں کتنی تھی غیب
 ٹوٹے دردِ ندان ہر سر سے
 ۳۔
 حشر کی شہادت کا شمع
 اور بیلوسے مار رہا گردِ شمع
 ۴۔
 مکیاتے دل پر کے لئے یکے گن
 ملو سے زخمی ہو چکے شمع
 ۵۔
 بان آئی تو غمِ حاکم نے دیکھا
 نیند چو خیر سے کس سر پر
 ۶۔
 کھٹکتے کھٹکتے شمع نے فطرت
 دمِ فطرت سے بن خاک ایک پر
 ۷۔
 کھٹکتے کھٹکتے کھٹکتے کھٹکتے
 حشر بن رہے سارے کوڑے

۱۔
 قطعہ
 کھٹکتے کھٹکتے جابر آتے کی کھٹکتے
 سیون کو سیر کرتے ہیں یادِ سر
 ۲۔
 بن بیلودان میں جعفر طیار کے
 عباس میں ثبت ہیں اکبر
 ۳۔
 کھٹکتے کھٹکتے عباس کے پوچھتے دویا
 مان جنگ کوئے وہ دلاو سر
 ۴۔
 بے نہر جانیے نہ زکریا صفت
 بازو گئے اگر سید کندہ
 ۵۔
 جو جہا حاکم سے شہر کو دیکھتا
 سر دارود عالم کا یہ جو سر
 ۶۔
 آبا کھٹکتے کھٹکتے حاکم کے دیوا
 زینب کو کھٹکتے آکھٹے
 ۷۔
 جس میں لال سے درخت کا گارون
 دوش بن دارو کھٹکتے کھٹکتے

<p>۵۷</p> <p>جس کے دل میں کابل کا علم تھا وہاں سے کیا شائے پہنچا دنیائے جاگرتہ کیسے ہمارا میں سے کہہ دیا کہ جو تھا یہاں</p>	<p>۵۸</p> <p>یاد آئے دیاب کی کوئی سیفت تھی پلٹ چھوڑا نہ تھی ششہ دہانی مگر جی نہ ہو گیا یہ اللہ کا جانی جہنم تو اور اگر ہو کی جانی</p>	<p>۵۹</p> <p>جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا</p>
<p>۶۰</p> <p>ناکا سے ہرگز نہوا دخل خطا کا یاد دہی تو چھوڑا ہر نام دوسرا</p>	<p>۶۱</p> <p>مذہم کلمے میں بن نہ دو لون کلمے وہ برجھی سے مارے گئے تم ہر قسم سے</p>	<p>۶۲</p> <p>مٹھ کوئے تھے اور نہ تھا مسکا مٹھ پیکان جو گئے تھے تار پیکان میں گلا</p>
<p>۶۳</p> <p>کھانچا غور دیکھ کر کیسے کہی جا رہا آلودہ خون لہاؤں و خستہ کا رہا فولنے لگے روئے کی شب سب سے نہاں سے کرونگا ترخا فریاد سے</p>	<p>۶۴</p> <p>اگر مٹھ کے جانی علی صغیر اگر مٹھ کے جانی علی صغیر اگر مٹھ کے جانی علی صغیر اگر مٹھ کے جانی علی صغیر</p>	<p>۶۵</p> <p>سید سے کلمے کیسے کہی جا رہا لاشے کیسے کہی جا رہا سید سے کلمے کیسے کہی جا رہا لاشے کیسے کہی جا رہا</p>
<p>۶۶</p> <p>اصغر نے دیا ستر تک ساتھ ہمارا کل ہو گا گریبان تر ادا ہمارا</p>	<p>۶۷</p> <p>یانی نہ لافون میں تر ہو گئے بیٹا خیر آیا تو بابا کی ہر ہو گئے بیٹا</p>	<p>۶۸</p> <p>رفت ہوئی ضبط شہنشاہ زمین سے گروں سے لہو ہونے لگا دودھ وہن سے</p>
<p>۶۹</p> <p>جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا</p>	<p>۷۰</p> <p>یاد آئے دیاب کی کوئی سیفت تھی پلٹ چھوڑا نہ تھی ششہ دہانی مگر جی نہ ہو گیا یہ اللہ کا جانی جہنم تو اور اگر ہو کی جانی</p>	<p>۷۱</p> <p>جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا جس کا دل میں کابل کا علم تھا</p>
<p>۷۲</p> <p>کس تاؤ لقم سے چھو بیٹے یہ بلا تھا اس ترے لافن مرے بے کا گلا تھا</p>	<p>۷۳</p> <p>سرخ اب نہ آدھرا کرے گلفام کو تم بہلو میں ترے بھائی کے امام کو تم</p>	<p>۷۴</p> <p>دیکھیں میں ترے ظلم دم سے کہی جا رہا دم لڑنے کے اعتراف ہر دم سے کہی جا رہا</p>

۱۰
ایک چشم کے لئے نہایت کوشش کی
میں نے کیا ہے کہ اس کی جگہ پر
سب کا دل کھینچ لیا ہے
میں نے کیا ہے کہ اس کی جگہ پر
میں نے کیا ہے کہ اس کی جگہ پر

۱۱
ایسا کہ بے شمار دنیاوی فاقے
جس نے دنیا میں سے ہر شے
نہایت کا زور ہے
صاحب کے فاقے کے لئے

۱۲
ایسا کہ بے شمار دنیاوی فاقے
جس نے دنیا میں سے ہر شے
نہایت کا زور ہے
صاحب کے فاقے کے لئے

تو خوش ہو کہ دم صغیر نے شیر نے توڑا
یاں باخ کچھوں کو ترے ترے توڑا

زیب کمال آئے تو نہ کچھ رنج و الم ہو
ہوٹوں پہ ترانہ ہو مریں سے میں غم ہو

آرام سے رکھنا یہ امانت ہو ہر در کی
ایذا نہ کچھ لاش کو اس شہنشاہ کی

۱۳
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
جس نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا

۱۴
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
جس نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا

۱۵
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
جس نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا

۱۶
تجھ تری درگاہ کے لائق تو یہ یک ہو
ہر ایڑے مولامری عزت کا سبک ہو

مفسر نہ نہ خیر و خوار ہو شہیر
ہر حلقہ ہو طو تو سبکیار ہو شہیر

معلوم کو چھائی سے لگاؤ علی اکبر
دامان قبا اسکو اودھاؤ علی اکبر

۱۷
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
جس نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا

۱۸
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
جس نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا

۱۹
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
جس نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا
میں نے لگا لیکے یہ اللہ کا جاننا

۲۰
راہی ہوں میں جو کچھ صیت ہو
یارب ترے محبوب کی آہ کا یہ ہو

اس بالوے مہم کے دلہے خبر دار
اچان پر جو رہے برادر سے خبر دار

راتوں کو نہ فاقی کہیں ہو جان و مال
خوش کے جو یہ روئے تو ہوا میں مال

۱۹۱
اب در زمین مہج کوئی میں نہیں
سینے کو جانتے ہیں خطا فطرت
بیکے علیہ ان شہرہ شاہکار
ہو آیا نظر ادب پر

۱۹۲
خوش تو ظاہر کر کرشت سے بون کار
اور بے نیکی سے کسے بھی جہنم را زار
مرا آٹھ ہر پہلے رونے سے مگر
یہ ختم ہوا رخت کا ریا تیار

۱۹۳
اچھا کیا نہ رہیں کسی بدگلی
کے کتبے سے چھوٹی سے بدگلی
عروس نے بدگلی چھی سے بدگلی
بدگلی بون دین سے بدگلی

شکل شدین دیکھ کے دل کھلے آیا
جلد یاسے وہ ناتے کو بٹھا کر اتر آیا

آئے بھی تو بیکس تنہا نہ ملیں
اب قبر لیلیٰ تھیں صغرا نہ ملیں

آنے کی جو حضرت کے خبر ہوگی اوسے
میں وادی کے رونے پہ چلی جاؤ گی گلی

۱۹۴
آداب جلال کے پھر کر سنبھال
نکلنے کے سر سے صغرا بلبل زار
جہان سے دیا نہ صغرا بلبل زار
دین پہلے سے کچھ کچھ کچھ

۱۹۵
لکھا تو تیار نہ سونا ہوا آں کلام
میں کشتہ بون بھجے ان آں کلام
ہاں یہ خیال آتا ہے کہ کچھ کچھ کچھ
جاؤں تو بون بھجے ان آں کلام

۱۹۶
اگر خط کسے خط بھی کی بھجیا
پاپ صغرا کو دفع تھا نہ بابا
بہی علی ابھر کر کچھ کچھ کچھ
فست ہری بڑی بڑی کچھ کچھ کچھ

ہیارے لکھا تھا امام وہ جہان کو
پہ پہنے مری عرضی یہی جاسے زبان کو

پرسا کے دینے کیلئے آئیگا کوئی
بیکس کا جہادہ بھی نہ اٹھو آئیگا کوئی

میں لینے کو آؤ لگا بھجے لکھتے
کیا خوب مرے سر کا قسم لگا کے لکھتے

۱۹۷
کھانڈا کو دست دل سے لکھی
دن ات تو تیار بون دین سے لکھی

۱۹۸
ان کے لکھے گا صغرا کو تیار
کیونکہ اللہ کی تھے ترغیب جاری

۱۹۹
کیا جو نام آتا تو تیار نہ لکھا
بھون لکھا فاطمہ کی توبہ کا بابا

ہو مٹوں پر حرم کو کہ الم سر پہ گرا رہا
وہ مٹوں پر حرم کی جگہ کی جا رہا

ہاں سچ کہ اکبر کے لائق بھی نہیں
سب بیٹوں میں کی ناچیز ہیں زمین

کیا دین تجھے ہم بیکس مظلوم میں بھائی
دور در سے پانی سے بھی حرم میں بھائی

۱۰
 نہ کہتے تھے عباسؑ سے فرشتوں
 فرشتوں کے ہر اس پاسی کا تاج
 شک امتیں کتنی تھی کہ میں کتنی
 علم سنبھال رہا کہ وہاں میں ہوں
 طے کرنے تھے عباسؑ کے شہر نہ ہو
 خاندانِ پیر حضرت محمدؐ میں ہوں
 کیا ہو میں جو خانی شہر گور کی گلا
 تو ہر جان غلام شہرِ لائیں ہوں
 ۱۱
 نہ کہتے تھے نصیب مجھے نہ کہ تباہی ہوں
 تم کھا کہ وہاں بیکش تباہی ہوں
 ۱۲
 نہ کہتے تھے کھانا میرے کی ملکات میں
 خاندانِ پیر میں کھانا کھاتے ہیں
 ۱۳
 نہ کہتے تھے عالمیہ مجھ کو کتنی
 اسے جاہوں تو جلدوں دی جان

۱۴
 ابھی کہہ دوں تو کھلے زور بند ہوں
 اسد اللہ آتش کا دبا میں ہوں
 ۱۵
 شاہ لائیں یہ فوٹے تھے دو تھرا
 عالم گھنٹن فوٹس سلا میں ہوں
 ۱۶
 آواز قائم عباسؑ کی میں ہوں
 آوازِ آوازِ گرام کہ تباہی ہوں
 ۱۷
 شہرے قاتل سے کہا کہ کیوں نہ جے
 تو واقف ہو کہ احمد کا واس میں ہوں
 ۱۸
 شہرے سن تو ذرا کون یہ تباہی ہوں
 آتی تھی کہ کیا دار کہ تباہی ہوں
 ۱۹
 نہ کہتے تھے کہ ایک ایک کیل میں ہوں
 تو میرے کتنی تھکا گیا میں ہوں
 ۲۰
 شہرے کہی تھی مدد کہ غارت میں ہوں
 چھینو جاہ و نام فخر میرا میں ہوں

۲۱
 نہ کہتے تھے کہ گھوڑے کتنی تھی ہوں
 جھک کر تھکے نہ کلاوی بیاد میں ہوں
 ۲۲
 باغ فردوس میں میرا تھیں ہوں
 غلبہ میں حضرت میرا میں ہوں

۲۳
 رباعی
 تھان میں دیر میں کہ میں ہوں
 غنیمت غنیمت ہو کہ باہم میں ہوں
 ۲۴
 رباعی
 بیجا کر گلی کی گلی میں ہوں
 بان پیر کا بیل شل غنیمت میں ہوں
 ۲۵
 رباعی
 فانی ذکر خوش کے پائے میں ہوں
 کرنے ہیں پسند دروئے دل کو
 ۲۶
 رباعی
 منظر اگر کو نادراہ تھیں میں ہوں
 سب جھجکے دیبا اٹھنے میں ہوں

<p>۵۳</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>	<p>۵۴</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>	<p>۵۵</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>
<p>جانا نہیں پھر ملنے کا خیر کے تلے سے جی بھر کے لگا آئین سیکھ کر گلے سے</p>	<p>دراغ اپنا کیجیے ہر سے دھر کے تلے سے تم جیسے ہی جی فرج ہا میں کر کے گئے تیار</p>	<p>بلو سے میں گھلے سر توڑے شہر باغ و دین پھر سے ہر دھر سے لاکھ جلی جاوے دین</p>
<p>۵۶</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>	<p>۵۷</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>	<p>۵۸</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>
<p>ہر چار طرف سے تھے حسرت کی لہر سے ہر ایک دم آہ نکلتی تھی جگ سے</p>	<p>آئینہ میں سے کہیں نہ تھا چاند ساقی کو صدقہ گئی کس بات کا وقت قلق کو</p>	<p>کہتی تھی کہ وہ دوسری کے ترن جاوے دو گلی بابا تھیں اتوں کہیں جلے نہ دو گلی</p>
<p>۵۹</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>	<p>۶۰</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>	<p>۶۱</p> <p>جس کو دیکھ کر نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو نہ ہونے نہ رہنے کی خبر ہو</p>
<p>ہر ضعف بہت تھا موزا اب ہر جا کے مست ہر وہ جگہ کے جو مانتا ہر جا کے</p>	<p>مڑو ہونے دم فرج ہی لب پر دھار ہی آسان ہو چو شکل تو غایات خدا ہی</p>	<p>سوکھے ہوئے لب یکہ کے ہر شہر و دیار کے کہتے تھے میں قربان تری خشک زبان کے</p>

<p>۱۱۵ بانو سے جوینے میں تیری ہونٹ لالی اس کے کھیلے انھوں نے بہت کچھ لالی جلالی کی کہ اگر تیرے وہاں اپنا دیوانی اٹھارہ برس کی سرائی کی اگر کھائی</p>	<p>۱۱۶ دشک کی کہتی ہوئی اب کو نشانہ صاحب کے کہ کہیں اپنے بیدار حال اسکا آئینہ شخص کے کہنا بیدار انہوں نے تیرے ہونے میں دل اور جھکا لاد</p>	<p>۱۱۷ بھٹک کے تیرے تیرے سائے کی شہینا بہل تھی تیرے گاتی تیرے بیکو مالان راہ کو کہنا تیرے کہ اس کے گھبران کہ کہ کہ تیرے شاہ سدا سدا کہ کہ کہ</p>
<p>کس سے کہوں جو داغ کلیجے پر سے ہیں باقی ہیں اب صغر تو یہ دم توڑ سے ہیں</p>	<p>ظہر ہر جگہ دیکھے کہ آئینہ صغر ہوئی یہ قضا ہر کے نہ اب آئینہ صغر</p>	<p>اب شکستے تیرے بادیدہ تر جاتے تھے صغر ہر گام پر غیرت تھے جاتے تھے صغر</p>
<p>۱۱۸ آقا مجھے اب جا رہا ہے تیرا جلاو معدوم اس کی باتیں تیرا جلاو معلیٰ سے بانی کہیں تیرے تیرا جلاو اس کا سے لڑائی کیجے تیرے تیرا جلاو</p>	<p>۱۱۹ کہتی تھی کوئی اگر علی صغر سے داری بچو نہ غمان کو یہ ہر حکم داری کہتی تھی کوئی رائے تیرا کہ تیرا داری اشد کہ سے تم غریب تیرا داری</p>	<p>۱۲۰ آج سے کہنے کے تیرے تیرے تیرے خاتون میں اس شخص تیرا تیرے تیرے ماہو بچہ جو تیرے تیرے تیرے تیرے نہیں کہنے کے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>تیرے کہہ کر کہ نہ جان اس کی تلفت ہو صد سے گئی تم ساقی کو شکر کے تلفت ہو</p>	<p>شکل چھ میلے نہ کہیں گرم ہوا میں اب چیکے چلے جلتے ہر میدان وغا میں</p>	<p>لو بانی طلب کرنے کو بان کے میں غمیر سو گئی ہی کوئی شکر اٹھا لو میں غمیر</p>
<p>۱۲۱ بہتے ہی تیرے جی بڑا کہ جہنم روئے گئے دیکھا علی صغر بکرا کے غول تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۲ ایسا کہنے لگی تیرے تیرے تیرے بلا جی قوم پیکار تیرے تیرے تیرے کہنے کے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۲۳ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے بن آگ کہ تیرے تیرے تیرے تیرے کہتا ہی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>امرت عجب علی سے وہ شہر جگر تھا تحت جگر آنکھوں میں تھے وہاں میں تیرے</p>	<p>درد و غم میں جب تیرے تیرے تیرے پانی بکے کوئی تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>ہر جگہ کہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>

۵۱۰
 شہر نہ تھا نہ گھر نہ خانہ جو بانی کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 ہر کوئی جو نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 ہر کوئی جو نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

۵۱۱
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

۵۱۲
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

اب کچھ ہمیں دریا سے مرگ کا نہیں ہو
 اک نھاں پھر مرنے کے قرن ہو

اب قتل سے ہرگز اسے وقفہ نہ ملے گا
 اک جلو تو کیا پانی کا قطرہ نہ لے گا

ہر دم کی جا بھگوٹھل خانے دو یاں سے
 اس نام بھی پانی کا نہ ہو گھامیں باں سے

۵۱۳
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

۵۱۴
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

۵۱۵
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

دو دن سے جو پانی سے محروم رہی ہو
 دیکھو چھوہے کا وہ معصوم رہی ہو

ہل سے تڑپتے زمین پیچھے میں دیو کن
 ہو جائے یہ بچہ دت تیر میں دیو کن

بے سے سکان کے بے خار ملا کر
 تاکا علی اصغر کا گلا ہاتھ اٹھا کر

۵۱۶
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

۵۱۷
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

۵۱۸
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی
 رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

دو دن سے محروم تھیں ہر دم پڑی ہو
 کوئی نہ رہا یہ کوئی نہ رہا یہ کوئی

ہر دم ہوں میں زخمی ہو کر دھجکا ہو جا کر
 اس کا لہو بہہ مرا ہر دم دھجکا ہو جا کر

ہر دم سے بچوں پر بیدار ہو جا کر
 زہرا کا جگر حید گیا فریاد ہو جا کر

۵۳۸
ہرگز سے جانی کہ کیا کہے کیا کہے
ہوٹھیاں بچہ ہو کے اور کیا کہے
وان ہوئے نئے نئے جھلنے سے جھلنے
پیکان سے گلا جھبکیا نہ تھکے ہوئے

۵۳۹
مان گھڑی زبان سے نہ ہو گئے
قطرے اچھا کر کے چمکے نئے ہو گئے
ہرگز سے بنیادوں سے کہ نہ ہو گئے
صدے کئی دوروں کے نئے دودھ ہو گئے

۵۳۹
سو جان سے ترے چھوٹی سی ہرکے میں نہ ہاں
اس صبر کے جس اُس صبر کے میں قرآن

۵۳۹
خساروں نکالے نہیں انکا نکالوں سے ہلکے
جھوٹی سی زبان گئی ہو توں سے کل کر

۵۴۰
ای لال پرائی کے اب دودھ لال
ناؤ کو تھپک کر کے چالی پال
داغ اینکے سے نہ کہتے خلق میں
ہو کر جان گھڑیوں میں جلیں نہ پال

۵۴۰
پیک کے بیان خاک پر پھر پڑا
اور اس کو کچھ جانی کہ پیا کر پڑا
پسینے کے روبرو کے اک شو جیلا
شہیلے سے اس لاش کو نقل میں لایا

۵۴۰
جنت کو سدھارے مرا گھر جو رہے پڑا
کس کی سے مر گئے دم توڑ کے پڑا

۵۴۰
خاموش ہو موسیٰ کس ظلم شک نشان ہو
اب تیرے بکس کی شہادت کا بیان ہو

۵۴۱
کچھین داغ غم پر تیرا سبک کیا ہے
جسے زوال کردہ افتاب کیا ہے
کچھین وقت کا پیر چاہے کہ نہ پیر
وہ اس سوال کا اپنے جواب کیا ہے
تیرا مجلس شہین تو اب بویاں
جو بچے تویر سے تو توں کیا ہے
اچھے تویر سے تو توں کیا ہے
۵۴۲
مطلع دوم پر اضطراب کیا ہے
سو سے عدم دل پر اضطراب کیا ہے
۵۴۳
بین سے جان پر امرا کیا ہے
پچی ہوئی اسی جو دونوں طرے گزرا کیا ہے
۵۴۴
ہم اپنے ساتھ وہ فرج کیا ہے
۵۴۵
ایسے کہ لاکھ ہمارے ساتھ ہو
۵۴۶
جمع حسین کے غم کی تاب کیا ہے
۵۴۷
کے فرشتوں نے غنیمتوں میں کیا ہے
۵۴۸
ایسے بل سیدہ گلاب کیا ہے

لے
بستان بھی
اندا اور
سان کی رعایت
بغض ظاہر
۱۲

۱
بغیر رونے و رلانے کے نہ کہ اور دنیا
بنسائیں جبکہ فرشتے حساب کیے چلے
۲
سجایا شب تار کھ سادازند
وہ راہ کر چو آن آفتاب کیے چلے
۳
شیریں ملک سے کوئی شیر نہیں
کے سافر بار کباب کیے چلے
۴
کجارتی ہو کہ میں ہوں غائب نہیں
جانبہ گھر سے فرشتے کیے چلے
۵
شب بدل علی وہ آواز کیے چلے
قوم کو اپنے برون بچا کیے چلے
۶
کین حسین جواب و طالع کیے چلے
ملک بنشستے کوڑ کا آبا کیے چلے
۷
آٹھ لے سیرا گل اہتاب کا سر
زمان گم کر عود آفتاب کیے چلے

۱۵
ہار اک سے کتنی غم خوار کا روگا
کہ نامہ بر سے خاک کا آبا کیے چلے
۱۶
خود پرین علم سے کجائی کو کیا
اس آفتاب کو با آفتاب کیے چلے
۱۷
کندہ زہری جوشن لب آبا
قوائیم انھوں سے چلے
۱۸
خان میں غل قاضی آبا کیے چلے
کہ ہر قسم پر دوسے گلے کیے چلے
۱۹
قلعہ شبستان غنی میدان میں جب علی
نصاے جنگ دیو سے شتاب کیے چلے
۲۰
گلائی تیغ کے سببان رخ ہل
اگر دین پیش جا سب کیے چلے
۲۱
صحت سے تلوار کے بغا کیے چلے
علی بن ابی طالب آفتاب کیے چلے

۲۲
جاکر ایمان علی اگر کہیں نہ پون
توین ایک چین باب کیے چلے
۲۳
وہ خیمہ نندین جو لہن حسین
کہ درویش کی تاب کیے چلے
۲۴
لکھا اور روزگار اہل شام نقل سے
آجیب سات آفتاب کیے چلے
۲۵
عمار یون میں کیا باغی عودن کو پور
علی کی بیٹوں کو بے نقاب کیے چلے
۲۶
بشت خاک ٹھکانے کہیں کیے چلے
روایت سوسے درویش کیے چلے
۲۷
ریاضی بنی ہو ستم و
نہ نہ کہیں کا دل درویش کیے چلے
۲۸
اگر ایک کج معنی میں غلی
اور انک کے گل معنی میں غلی
۲۹
تا بہم غلام کا گویا

<p>۴۱ جنگ جہنم لڑا راجہ جان پیر اور اگر خاک پر وہ سر درویش میں خاکریز سے طاقتوران نہی پیش رفت بن فرادوخان</p>	<p>۴۲ یہ وہی خانہ تیرا کاو تھا جہاں یہ وہی گردن تھا جسکی پیا آج اس پیر کو کھدی نکال کوئی لاش نہیں خوش میں</p>	<p>۴۳ خج زبانی کہتی تھی بے پروا غل خانک میں اگر کسی کے ماتا خاک کوئی نہیں کہتی خج میں سپید غلام تھے اور گرد</p>
<p>۴۴ کیج کرتا رہی جہان سے مہ تابان میرا بشقیان بسی میں گھر و تار و دیران میرا</p>	<p>۴۵ کسے کا ندھے پیر جڑ تھا تھا جہاں کوئی ٹوٹے پیٹھ پر اور نہ اٹھائے کوئی</p>	<p>۴۶ ایک پیغام اہل پیر سے آئے تھے تبع جب پڑتی تھی مٹھ دیکھ کے ہر جانکے</p>
<p>۴۷ اسے گو کہم ہے پیر کو جس کا پیر یہ نہ غلام تھی نور کا چھو کیا پیر بلندی نیچا سے اٹھا کر ابھی گرسے کھوڑے سے تیرا چوڑا پا</p>	<p>۴۸ جان پیر میرے گو کہم ہے جہاں پیر خانہ دون میں ہے لیندہ سلطان چکر کا وقت برقیل کا سامان نما کو خانہ سادات کو دربان</p>	<p>۴۹ جھڑت کر لے تھے پانی کا شاور وہ یہ کتنا خانہ بودی را دار نیزو گنا خانہ کتے تھے کرنگار تبع پڑتی تھی لوجہ بن جھکا نیچے</p>
<p>۵۰ زخم جھٹ پھٹکے ہیں تیرے چہرہ کی رنگ جھڑو رہو لب خشک میں غشلا</p>	<p>۵۱ دل ملی ہوں مری آہوں نہیں گئے ہو کیوں چراغ لہجہ فاطمہ گل کرتے ہو</p>	<p>۵۲ زخم سے تیغوں کے ہلکے ذرا ملتی تھی جب تر پتے سے زعفران کی زمین پڑتی تھی</p>
<p>۵۳ سرسبز چہرہ تیرا زلف ہو گیا ہے خشک مایہ ناز نہ کہان کا کان نہم نہم پیشانی اور آہ جیسے</p>	<p>۵۴ تیرے چہرے پر تو ہے نصیب اسکے خون کا پیر میں ہے کسی کی ایک چھٹی پر کسی کی نہیں</p>	<p>۵۵ گل آئی تھی زبان پر کسی کی فلک تھکے تھے عبا بان گل خاک خاک تیرے تیرے موت پر وہ تھے کچھ بے خبر</p>
<p>۵۶ موت پر دیاں پڑنے پر تھی پیر میں جاتی کھانا پیر مرے لعل کی پیشانی</p>	<p>۵۷ تن سے سر کے براد کا آرا اسنے لکھا غزلہ جہان نیز سے مارا اسنے</p>	<p>۵۸ بال کو لے ہوئے رینگ کڑی جاتی تھی چوبیس سے چھ کے سر اور د کے ٹکرائی تھی</p>

کچھ مگر
کچھ مگر
کچھ مگر

<p>۵۲۷ رہن چہ سیر زبانی خندیدگار کمال آپ جانی ہو نہیں سکتا بیکر پال سرساں جا بیکار انا جو کجک پال لے خالق کجے کین کو تو نگاہی</p>	<p>۵۲۸ دیر کے چوبیسے بیغیہ گراہ ظلم ز دنیا پر نوناخا دارم کہ نہیں ہے میں ننگہ گراہ دے چن حکم تو پال کرین لاشیاء</p>	<p>۵۲۹ یہ جو سکا کسج جو کیا شکر کا کم ہو جو کج سے ہون غنائیہ افام بانی الگا کیا دافا کج کل اندام پونہ جز آب دم نیغ دیا بانی کا</p>
<p>بنت زہرا ہون بیگی ناکر ادمری عزس اعظم کو ملا دیو کی سر یاد مری</p>	<p>رسم ایساں سے تن اسن بے کار و ننگہ ہم بدرو ضعیفین کے کشنوں کا عوض لینا ہم</p>	<p>کس جوان دی سے پتیر کا سر کا ماری تین سے احمد و حمد رک جا کر کا ماری</p>
<p>۵۳۰ کھنچی تھی کارسی نا چھٹا ایسا چھٹا کے لاشے کو کو رو دا جاو باہلی وقت مدد کا ہو کر کم سے جاو ظلم کرنے سے بین سنگار و نہیں جاو</p>	<p>۵۳۱ چلنے لگنے گارن کی رو لاشیاء لاش باباں کو نہ توں سے کج پور چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا</p>	<p>۵۳۲ آیا نے تین تین تین تین تین سرخا اک باغ میں اک باغ تین تین کھا اب جا باہون میں سے پتیر کا موت کے بعد ملا دو لگا خیاں مری</p>
<p>کفن و سل بھی بیٹھے نہیں پایا رہی آپ کو قبر میں کھنچ سے چھین آیا رہی</p>	<p>ایسا صدمہ ہوا اس اردو خزن کے اوپر گرڑی ماسے اخی ککے زمین کے اوپر</p>	<p>بیٹیاں انہیں علی کی ہن بتاؤ لگا خین بلوہ عام بین سرنگ پھراؤ لگا خین</p>
<p>۵۳۳ بیان کی تھی بنالی بنو سے پور میں جس کے خفا کو کج پور جھپٹے جھپٹے کج پور سے پور ساقاؤن کر کج پور سے پور</p>	<p>۵۳۴ کج پور کی تھی بنالی بنو سے پور میں جس کے خفا کو کج پور جھپٹے جھپٹے کج پور سے پور ساقاؤن کر کج پور سے پور</p>	<p>۵۳۵ جب نظر آیا کج پور سے پور کج پور سے پور سے پور سے پور کج پور سے پور سے پور سے پور کج پور سے پور سے پور سے پور</p>
<p>لوٹ بیاں کتنی تھیں گوارا یا حلقہ مری مدد تہ ہو جا میں ہم ای بیکس مظلوم مری</p>	<p>کتنی تھی غش میں ہو گیا ہوش میں داری آپ کی لاش کو آفت سے بچاؤ داری</p>	<p>اکتا تھا جھگڑنا رک کج پور پاک ہوا شکر و خاتہ نہیں پاک ہوا</p>

۵۲۸
بہارِ طہارۃ کی تھی کہ خانِ دہلی
اسے صبا میں بھیجا چار دیواری
نہ خیر ہے ہوسے نرم چمک چمک
خاک پر گھونٹ کر دین لودہ جاری

۵۲۹
نکلتے وقت سے فیض گنجی بادشاہ
دی تالی میں یاد دہشتہ بادشاہ
لجے اور شہرِ شہر کی پالیسی
لاشوں کو زمین بل تھکان کی ساری

۵۳۰
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
ہوسے بیاضہ میں گنیا کباری
خاک آ کر آ بھرا تھقل میں تھکان کی ساری
سریا نگر کو زمین بل تھکان کی ساری

۵۳۱
فرقہ ظالم بہیمان نہیں ہوتا ہو
آپ کے دھن کا سامان نہیں ہوتا ہو
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۲
عم نے شہرِ شہر کے پر دہشتہ نکالا ہو
روزہ چھیند کر ار نے پالا ہو
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۳
سر پہ لکھا تھا کبھی اشک روان کرنا تھا
معدہ ہراک لاش پر رکھ رکھ کے فن کرنا تھا
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۴
رہبرِ حیدر صفر کو بھی جانتے ہیں
اسدِ امیر کو تو شیر بھی سب مانتے ہیں
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۵
روندہ بن کفارہ اس فانی کے جانی کو
چل محمد کے زور سے کی نگہبانی کو
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۶
ابنِ حیدر کے نہ لاش سے جدا ہو نہ تھا
ماہرِ دونوں فن سرور پر دہر رونما تھا
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۷
خون سے اب گھونٹوں میں لال کیا چاہتے ہیں
سر کٹی لاش کر با مال کیا چاہتے ہیں
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۸
پیرِ عجم پر دہان پرستم ہوئے ہیں
سر کوڑھ کے سرالان مرم رہتے ہیں
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۹
خاک و حیران پر تپا تھا نہاں تھا
بدو تھا دہر دہر کے بے مال تھا
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی
کھانہ خورے جو حال آ رہ دہلی

۵۳۷
 وہ پڑھتا ہے حضرت فریب نے چلکا
 اور گہبان سے غلام کے میں تھپتھپا
 نوک کے دنت میں کیس کی مد کو آیا
 پہلے اگر شیر خاند کے شیر خا

۵۳۸
 عمر سے بدینوں نے جا کر یہ کہا
 لاش سرور کی حالت کو پر کیا
 کوئی پالی کو لاشے کی نہیں جاسکتا
 بولا گھر کے وہ لازم نہیں کیا جیسا

سلام
 جبکہ شلے حرم خلق سے بیٹھا
 جوئی شوریات لب دیا بیٹھا
 جب اٹھنے لگے ثابت بد کو
 خود بخود آگے حیدر کا خاڑا بیٹھا
 رو کے حضرت نے کہا کھڑے ہو بیٹھا
 دانا بی اس شہرے
 بند زندان میں ہوئی منتظر بیٹھا
 منہ سے کچھ بے جا بول نہ بیٹھا

۵۳۹
 جب کی آہٹ نے کچھ قدر ماری جانی
 نہ دیا صبر و صبر کو بانی
 نبیوں سے غلطی کے لال کی جانی جانی
 دینج پاپا کیا خبر ہے کی جانی

۵۴۰
 آگے اب کیا کہوں بڑوں سے پوچھ کر
 سینہ کا غدا کا بیٹھا جاتا ہوتا جو علم
 نہیں اب حق سے دعا ہو گیا بدینہم
 خشتوں سے مرے راہ نشین شاہ مہم

۵۴۱
 اسے تھک بوا کی ہر سے بیٹھا
 گداست نہ پڑت شوالا بیٹھا
 لاش دھکا کا دلچسپ کو نظر آئی ہو
 عقد کی صبح کو نہ رہے جو ہر اچھا
 دل نہ دیکھو دلچسپ کوئی ہنگام
 جہ کے شک اکون کیسے سے عود

۵۴۲
 تھک ہو کر مذکورہ بلواتی میں
 اپنے مانجائے کے دھتے کو کمان پنی

۵۴۳
 ساتھ مولا کے ہو میر بھی گزرتہ میں
 کر بلا میں جوئے قبر تو گھر جنت میں

۱۰ خاکسارِ حیات ہے کہنے ہیں کہ چالیسویں
 ۱۱ دین میں نہ پڑاؤں گا لاشا اٹھا
 ۱۲ غیر قتل پہلے کیے کیا برسے سجاد
 ۱۳ برسے بیمار کے سر پہ سے سجا اٹھا
 ۱۴ وہ کہہ بشیر دلا درختا علیہ السلام
 ۱۵ کہ موت پہ بھی درانی سے لاشا اٹھا
 ۱۶ باب کے غم میں بیگینہ نے فضا کی آخر
 ۱۷ نفعی ہی جان سے نفرت کا وعدہ اٹھا
 ۱۸ علی ہوا اہل دم میں کہ سگینہ دے کر
 ۱۹ قہقہے سے جو خاسا خبا را اٹھا
 ۲۰ دیکھو اعجازِ قتل میں ہوائی دم
 ۲۱ مان کی تعلیم کہ پھر لاشا اٹھا
 ۲۲ دن کو دیکھا اسے خلعت نے کھلے اندر میں
 ۲۳ شب کو جس کی لابی کی امکا خبا را اٹھا

۱۵ قطعہ
 ۱۶ جڑ کر تیر کمان میں جو شقی نے مارا
 ۱۷ ملحق صخر کا چھل اسہم کے تھرا اٹھا
 ۱۸ پلے پلے کھینچے تو بچے کو لیے گورین
 ۱۹ پھر دین آجھین تو بچے کو لیے گورین
 ۲۰ خاک پہ پڑے گئے درود لایا اٹھا
 ۲۱ تھک پہ پڑے گئے درود لایا اٹھا
 ۲۲ مارتہ خاک میں سے قتل میں
 ۲۳ مارتہ خاک میں سے قتل میں
 ۲۴ جنج بھی کانپ گیا غم میں
 ۲۵ کتنا چلائی یہ کیا تار یار کی
 ۲۶ نہ کہ چلائی سے وہ نہیں ہر اٹھا
 ۲۷ نہ کہ چلائی سے وہ نہیں ہر اٹھا
 ۲۸ رشتہ پاشور کو قتل میں ہوا اٹھا
 ۲۹ ارباب کے کو شہید کا لاشا اٹھا
 ۳۰ باندہ صبح کو تھکے ڈھانچے کر کے اٹھا
 ۳۱ دودھ پینے کو نہری کو مرا چھا اٹھا
 ۳۲ دودھ پینے کو نہری کو مرا چھا اٹھا
 ۳۳ دودھ پینے کو نہری کو مرا چھا اٹھا
 ۳۴ دودھ پینے کو نہری کو مرا چھا اٹھا

رباعی
 ہر زاد دل جب کہ برباد جائے
 ایسا رود کہ آبِ شرب باجائے
 یاد گیا سرور کیون نہم جین
 ٹھنڈی آہن ہو کر مارا جائے

رباعی
 عریان سر خانوں زن و آہنگ
 ہوس پہ پایا دھن و آہنگ
 جہل کے ہیں دن خاکِ فل و بار
 پیچیدگی دہش بکین و آہنگ

۱۰۰
فرمانی شاه چہ بپاس
دو تھوڑا سا بانی کدبان کی ہر
جہاں کہ تھوڑا سا چہ بپاس

۱۰۱
یاد آ کر بپاس بپاس
تو بانی نگار کی یاد کا تھوڑا سا
تو بانی نگار کی یاد کا تھوڑا سا

۱۰۲
یاد آ کر بپاس بپاس
تو بانی نگار کی یاد کا تھوڑا سا
تو بانی نگار کی یاد کا تھوڑا سا

۱۰۳
اک جام بھی پانی کا اگر یاد نگار
میں نشانی حشر میں کام آؤنگا یاد

۱۰۴
فرمایا بی زادوں کا قاتل ہو یہ پانی
کیا پانی پیوں زہر پلاہل ہو یہ پانی

۱۰۵
تصور غم و درد چن و انس
ہر شہر میں دل دل ترس مجھ جس شہر

۱۰۶
گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے
گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے

۱۰۷
گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے
گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے

۱۰۸
گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے
گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے

۱۰۹
فرمایا کہ ہر شہر ہو آتا ہر شہر
رو کے تو کوئی نہ ہر شہر ہو آتا ہر شہر

۱۱۰
میں بھی فرس خاص شہر شہر میں
جوان ہوں یا شاہ پہلے ہر شہر میں

۱۱۱
یاد آئی ایک ایک کو مجھ شہر گلہ کی
سر پہنیکے سب دیکھ کے چھینٹوں گلہ کی

۱۱۲
یاد آ کر بپاس بپاس
تو بانی نگار کی یاد کا تھوڑا سا

۱۱۳
یاد آ کر بپاس بپاس
تو بانی نگار کی یاد کا تھوڑا سا

۱۱۴
یاد آ کر بپاس بپاس
تو بانی نگار کی یاد کا تھوڑا سا

۱۱۵
لاکھوں جوار کہ شہر خوشحال آئے
پانی کی لڑائی دیکھ کے شہر خوشحال آئے

۱۱۶
جسک کہ لکھتے میں مڑا ناہر شہر
ماتم میں رہے میرا بچا و قاتل رہے

۱۱۷
اور روز کی جب بپاس کی یاد کو لکھتے
شریت کے لکھتے میرا بچا و قاتل رہے

<p>۱۷۵ زبان سپردی اور سر زبان چون کی قدر نہیں کرتے ہیں نوعت خانیں میں سر کھانچا جہان بہار مٹھانکے اور ہونٹوں کے دروں کو</p>	<p>۱۷۶ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>	<p>۱۷۷ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>
<p>۱۷۸ سینوں میں لہلہ غلام سے جلنے کے روتے ہوئے آنکھیں جسے قد موہ لیتے</p>	<p>۱۷۹ غل تھا لیسر سید لولاک ہر چہرے زخمی ہر گزیر غصناک ہر چہرے</p>	<p>۱۸۰ اعداسے خوشی میں گلو کرتے ہیں بابا نودیکھو تو آدر سے کر کر کے میں بابا</p>
<p>۱۸۱ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>	<p>۱۸۲ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>	<p>۱۸۳ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>
<p>۱۸۴ رونگی کوئی رکھ کے جہنم میں لے لیکے بلا میں کوئی ترپے کی زمین پر</p>	<p>۱۸۵ دولاکھ کے ترے سے کہہ کر جانے لگا پس کراچی ابوہ میں مرا جانے لگا</p>	<p>۱۸۶ جلائی یہ قصہ کہ دلائی ہو خدا کی ہر دہر سے آقا سے لعینوں نے غلامی</p>
<p>۱۸۷ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>	<p>۱۸۸ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>	<p>۱۸۹ کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر کچھ جانچ کر اور کچھ جانچ کر</p>
<p>۱۹۰ زخمی ہیں درگاہ گراہ ہمارا ہم ساتھ ترا چوڑیں تو ساتھ ہمارا</p>	<p>۱۹۱ دو دیکھیں اور نہیں شاہ کے ہیں دریا بہا بھی سید راہ کے ہیں</p>	<p>۱۹۲ سب لوگ بڑے دوش محمد کے ہیں ہر دہر مرا شہزادہ تر باہر جو زمین پر</p>

<p>۵۲۲</p> <p>قال کو نچایا عیو سع نے خلعت یان خون بھری دیشاک مونی انشا کا تو</p> <p>بیابا سید انڈون نے شوریات رادھون کے ستارے کو کھیل ایل شغاف</p>	<p>۵۲۱</p> <p>جانی سے مسکے خدایت اچھا و زخمی کو نہ تلواریت تلواریت لگا و</p> <p>ہون تن سے تراجم کے دوست کا بھنا بند سری مان کو نہ تربیت بن را و</p>	<p>۵۲۰</p> <p>سکے خبر بیان کرنے لگین زاری زیت در غیب سے نکل کر پکاری</p> <p>آواز دو تیار بہن گوشتی داری سججا پت آتی نہیں نیکل نہاری</p>
<p>موتس ہر یہ ہنگام بکا اشک وہن کر اب غارت غیبی کا احوال بیان کر</p>	<p>خاؤن قیامت عداوت مذکور تم یہ ظلم یہ پیدا دیہ بدعت مذکور تم</p>	<p>صدقے ہو بہن دوسرے مانجائے برادر بہنوں کے جدا ہوتے ہو تم ہاے برادر</p>
<p>۵۲۱</p> <p>رابعی</p> <p>تعبیر کر خراب پونے کے لیے یاد ان پنج کم پر خبر کو کہے لیے</p> <p>ہر بین خطاب شمس کی پونی تری پہنچیں پنج بانق کی پونے کے لیے</p>	<p>۵۲۰</p> <p>پلائی تھی روم کے ادھر خیر شہید وان ملحق قاتل نے کچا کھینچا کھیم</p> <p>عش کھائے گری خاک شیر کی خواہر کے شوہر پران گمان سے ہر دور</p> <p>تو پا حیدر لبر زہرا تو لہو میں اور میل غریبے لگا جی حد میں</p>	<p>۵۱۹</p> <p>احاسے کہا بجائی لگا کر نے دو جیکو ان جانے کی بجائی سے لٹک جا دو جیکو</p> <p>عش میں پنج غلام بن جو پکارتے دو جیکو جوان کی جیسے میں تھا لالہ دو جیکو</p> <p>بیکس کی دھاد تو کیا خاک کو کی خون نمون کا چادر بہن پاک کر کی</p>

<p>۴۴ خاطمہ ہے جب بعد از خواندن از تاج رن میں جان نکسے فرزند سہن خاطمہ ہے خاطمہ ہے</p>	<p>۴۵ اب کون در قریب زانک کون بخت کون بخت کون بخت کون بخت کون بخت کون بخت</p>	<p>۴۶ آئی تھی فاطمہ کی صلاح ایک لالہ کی ایک لالہ کی ایک لالہ کی ایک لالہ کی ایک لالہ کی ایک لالہ کی</p>
<p>غل تعالیم سید سجاد ہو گیا لو خاندان فاطمہ بر یاد ہو گیا</p>	<p>مرقاہ جاز ہو گیا مجھ دل لول کا کوئی نہیں ہر فاطمہ خوان بے سول کا</p>	<p>میرا چرخ خلق میں خاموش ہو گیا ہیلو کا درد آج فراموش ہو گیا</p>
<p>۴۷ بیا ہوا فلک سے اور چھٹی لڑہ پوزین کو در اسکر کی پاہ آئی تھی طاہرین صلیہ خانہ تھا شہزاد بے بغینہ عالم بواہ</p>	<p>۴۸ آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں</p>	<p>۴۹ آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں آتش میں تھے علی لائیں</p>
<p>دریا کی موج سر لب ساحل لگی تھی بھلی ہر اک چھل کے زمین پر پڑ گئی تھی</p>	<p>تو کیا کیا میں ہے نہ کچھ بس طامرا کاٹاڑے گلے کے برابر کلا مرا</p>	<p>ای کو در کار فاطمہ فریاد آئی رہی بجزم میرے لالہ کو مارا دہائی رہی</p>
<p>۵۰ بلاتے تھے درویش پلکان زمین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین</p>	<p>۵۱ بلاتے تھے درویش پلکان زمین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین</p>	<p>۵۲ بلاتے تھے درویش پلکان زمین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین ناتارے شاہ پور کے نورین</p>
<p>زمنوں سے تیرے خون کی نہی اٹل گئی یسا ٹھہر کا ہمارے کیلے پیل گئی</p>	<p>ہر دو پہلے تیرے بن چاک چاک پر اب سو رہے ہو چپ کے اس جلتی خاک پر</p>	<p>یہ وہ ہے کرشمے تیغ سے جسکے سر ہوے یہ اسکا سر ہے جسکے حرم در بدر ہوے</p>

<p>۱۱۰ زور چھٹکا چادرین سب بولی حاشی ہر کوغزو زادیان مری اب لٹی جانیگی جابل کہن پہلے تاراجی نام قصہ بکریاں ہلے غلبہ کی توجہ</p>	<p>۱۱۱ کیا آئی آج ملکی تھی قبول کی رن میں آج نامہ بن کر حسین نے نظر کی آج بیلا کوئی رانا بیجا بیجا آج دولت جو کے پاس تھی وہ آج</p>	<p>۱۱۲ بابی کی بیٹی جو بڑی شہر کی نظر کا دل سے بد سے چھینے اسے دور کر خفا کرتا ہو گیا سارا لوہین جلائی روئی دور سے بار دہ دور کر</p>
<p>۱۱۳ زور چھٹکا چادرین سب بولی حاشی ہر کوغزو زادیان مری اب لٹی جانیگی جابل کہن پہلے تاراجی نام قصہ بکریاں ہلے غلبہ کی توجہ</p>	<p>۱۱۴ اب کچھ نہیں ہر دم کوہ اسکے حال لال اپنے صدے کر جی زہر کے لال اب کچھ نہیں ہر دم کوہ اسکے حال لال اپنے صدے کر جی زہر کے لال</p>	<p>۱۱۵ سیلی جو ماری شہر سے بس بلیلا لٹی مقتل میں لاش سبط نبی تھر تھر گئی سیلی جو ماری شہر سے بس بلیلا لٹی مقتل میں لاش سبط نبی تھر تھر گئی</p>
<p>۱۱۶ سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا</p>	<p>۱۱۷ سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا</p>	<p>۱۱۸ سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا</p>
<p>۱۱۹ سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا</p>	<p>۱۲۰ سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا</p>	<p>۱۲۱ سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا سب نوق بحر خم ہوین کاپ کا سپر گر گر پڑین داؤں سے سڑھا پڑھا</p>

<p>۲۸۴ بارگ ایہ بانگی زین بانی بردم لبتی قبرے اور چہین نہتے ہی پتے دن بھر زانی راون کو کھلے اسے حسنا بانی</p>	<p>۲۸۵ ہر کو لاون میں ان کہان میں جگو صلیب ہر کو لاون میں ہر کو لاون میں</p>	<p>۲۸۶ لاکڑی کے ساتھ مجھے علی سرگاہ اجھا لکڑی کے ساتھ کیا گیا جگو خیال تھا کہ زنی تھا راسیہ ہر کو لاون میں</p>
<p>۲۸۷ یا شاہ بخت جلتے مجھ دل نگار سورہتی پانچ گن میں تھا رے مزار</p>	<p>۲۸۸ افس خواہشہ عالی نہ مر گئی سب مر گئے یہ پتے والی نہ مر گئی</p>	<p>۲۸۹ بدلے دلہن کے ہاتھ غصہ تہ گئی اے میرے شیر تجھ کو نظر کسی کھا گئی</p>
<p>۲۹۰ گر یہ چٹا کوئی یہ جو کس کا وار دو دن ہو جودتی ہی اسے طے اس کی بان پر دود کے کسے چٹا وار لال دھن فاطمہ کا بوجہ وار</p>	<p>۲۹۱ جگو ہوئی ہیں شاہ دین بیاہ گر مجھ کو قدری نہ چلے کی بیاہ لاٹا تھا رقبہ میں چلے میں بیاہ دینا سا لباس لے میں بیاہ</p>	<p>۲۹۲ بیاہ لاون کی پیمبر کے واسطے ابو یہ ریش موت ہو کر کے واسطے بے پردہ میں ہوئی زور کے واسطے خدا جان کر کی کھی چاہے واسطے</p>
<p>۲۹۳ قویہ گمان نہ کچھ کہ اس کی عزتوں آقا یہ کچھ غریب کا یمن کی عزتوں</p>	<p>۲۹۴ بیا تھا راسا ساتھ یہ خواہ نہ چھوڑتی تھا میں قبر آپ کی دم بھر نہ چھوڑتی</p>	<p>۲۹۵ ہوس میں سنگ مرہون گریبان جاگ ہوں پردہ اسی میں ہر کہ میں ہر نہ خاک ہوں</p>
<p>۲۹۶ نہتے ہو کر چٹا کوئی یہ جو کس کا وار دو دن ہو جودتی ہی اسے طے اس کی بان پر دود کے کسے چٹا وار لال دھن فاطمہ کا بوجہ وار</p>	<p>۲۹۷ جگو ہوئی ہیں شاہ دین بیاہ گر مجھ کو قدری نہ چلے کی بیاہ لاٹا تھا رقبہ میں چلے میں بیاہ دینا سا لباس لے میں بیاہ</p>	<p>۲۹۸ ریش بیان نہ کی تھی پیمبر میں جانی تھا راسا ساتھ یہ خواہ نہ چھوڑتی تھا میں قبر آپ کی دم بھر نہ چھوڑتی</p>
<p>۲۹۹ سرفاطمہ کے لال کا زب سنان نیزے پہ آفتاب قیامت خان</p>	<p>۳۰۰ ہوئی نہ رات کہ کسی حاجت چراغ کی کافی تھی روشن دل زنی کے ذراغ کی</p>	<p>۳۰۱ فریاد حق سے کرتی تھی جانی قبول اسی ہنگوون نے کمان قبول کی</p>

۵۵

اونٹ اُسے قیدیوں کی سواری کیا
سنگے اہلیت محمد کو سواری
عابد باد پلچے تلے ہو ہمار
نچے گزیش چچانے شمشیر

۵۶

باد بیکاری نلے کو بر بھی نہ تھا
اصغر کو کر کے پتہ پتہ رہا
رہے ہو ہونے تلے ہی اب
کدو کدو آرا بر صدف کے

۵۷

راڈوں کی کیا سواری عالم کر دی کیا
ہو چھین لٹ اور اٹانگ کو کر دی کیا
سواروں کے پیروں کی کوں چوکیاں
اتارے آگے اونٹوں کے سجاواؤں

دیکھا شان پر سوشہ مشرقین کا
راڈوں میں ہر دیکھا ہر حسین کا

دو دن گارے پاس کے ہر دم ہلکتے تھے
ہو دھواری جھوٹ میں کیا سکے تھے

جان تھی ہون چلوں سے بانو کے جا کی
آئی تھی بیڑوں سے صدا کہاے کی

۵۸

کو ہرادی گمان کا بیان
نفس میں حبیب حسن کا بیان
پلائی کو شہر کے زینت کا بیان
از عابد چھین شمشیر کا بیان

۵۹

عابد سے تب کہنے لگے بانی شہر
بجلا ہوتا اونٹوں کو جلدی خاتم
چلے چلے بننے ہی کا پتہ نہ
نلے نہ پلے لاشہ پیکر سے حرم

۶۰

ان کی بکریوں پر پتہ پتہ جاتا تھا
ہو جاتے ان کو کتب کو کتب کا جاتا تھا
موت شمس کے ہاتھ سے کر دیا
ہو دی ہوا دوسری اب جلدی خوا

ہوتی ہوں دور لاش شہر کلائی
بلدی چٹھا وازت کہ لاش کلائی

بنین بکارین اور شہر مظلوم اللہ
آئی صدا کہ زینت کو کلام اللہ

ناکروں مل سے فاطمہ کے نورین
کر ہم ہرے حال چہرہ حسین

<p>۴۴ خداوند خدایه سرور و جلال نے عطا کیا ہے تو اربابین یہ کیا کرتے ہیں تو سزاؤں میں ہوا کرتے ہیں عدا کوئی وارث نہ رہا سزاؤں میں</p>	<p>۴۵ پودہ کو تنہا بن گئے گلاب جکے ہوا فدا گلاب کیا جوت و غدا کسی کو نہ کی شربت امداد کی عزت کس قدر تھکا کر گیا کی جوت و غدا</p>	<p>۴۶ پہلیاں کن غصہ کیا ہو کر شمع اور خانیہ چھوٹ گئے سب میں آج جبرائیل نے بھی پڑیں ہیں یوں مسافر بھی پڑیں ہیں</p>
<p>۴۷ اس کی کسی ہر کون آہ بجائے ہنکو ان جفا کاروں سے اسہر بجائے ہنکو</p>	<p>۴۸ گوشتواروں کے لیے خون میں بھرا کاؤن برخی نیزوں کی شاؤن کیا شاؤن</p>	<p>۴۹ آگ پر سو کی قناؤن میں لگا دی ہر سند احمد مختار جلاد دی ہر</p>
<p>۵۰ کسی کو پکاریں کسی کو پکارے گرمین درازہ عالی ہو کر عدا روئے دلے تو بارے گئے جبر کون سا ہر یون کی سوا</p>	<p>۵۱ کسی کی بی بی کی بی بی کی بی بی کسی کی بی بی کی بی بی کی بی بی کسی کی بی بی کی بی بی کی بی بی کسی کی بی بی کی بی بی کی بی بی</p>	<p>۵۲ نئی یا آئی بنی بنی بنی بنی انہی کے کوئی بنی بنی بنی بنی کلمہ بیان بنی بنی بنی بنی بیجیاں بنی بنی بنی بنی</p>
<p>۵۳ ہے ہم آج گرفتار ستم ہوئے ہیں جیسے پردہ عداہ قتل میں پرستو تیرے</p>	<p>۵۴ شمر کو تھکا کر دم اپنہ دکھائے کوئی ہاں خبردار نکھائے نہ پائے کوئی</p>	<p>۵۵ دوسرے سے من کسی بی بی کے سالار لو کھڑا کر کوئی بچہ پئے گر پڑتی تھی</p>
<p>۵۶ خون کھانے کا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>	<p>۵۷ کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>	<p>۵۸ کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا کس کا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>
<p>۵۹ پھر نہ محرموں کی دیکھا کٹ جا گیا بلکہ اس صاحب آزار کا بھٹ جا گیا</p>	<p>۶۰ دوسری اب کیا کہ ہوا قتل پس نظر کا سچو لکھ دے قتل میدا سے گھر ہر کا</p>	<p>۶۱ حرم شاہ میں اب آواز کیا باقی ہر سر پہ راندوں کے اب کیا کیا باقی</p>

<p>۱۰۰ غصہ لا کر دواؤں کو بھی لے چکا نہیں جا کر گنگا کے کنارے جہاں پر نہ رہا میں سو سو سال بے کجاوے کے جو ہوں نے</p>	<p>۱۰۱ چھوڑ دو گھر چادر کو سناں نہیں رہا میں سو سو سال کلہ تر پڑھے ہو چکا نہ میں نیکو نام کا خاں</p>	<p>۱۰۲ نیکو نام کے بڑے بھائی اور داد کا غضب لی لڑائی حق سے فریاد جو کی لگی وہ آج نقل سے یہ آواز نام ابر</p>
<p>۱۰۳ قتل و ارش ہو دشت ہمیں کی جتنا دور کے چلا میں سزا کی</p>	<p>۱۰۴ لوٹ کر دیو دروہر مجھے دکھ دیتے ہو اک رد اباتی ہو سکو بھی یہ لیتے ہو</p>	<p>۱۰۵ مجھ سے بولو اگر کجائی ہو آزماتا ہر خدا ہر نثار زینت</p>
<p>۱۰۶ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۰۷ نہیں ہوئی کچھ کچھ کچھ کچھ نہیں ہوئی کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۰۸ جانی زبان بولے میں تو جھٹلا خبر سے اشک کا دریا بہاؤ جھٹلا</p>
<p>۱۰۹ مثل نور شہید ہر اک اور سو کا بھی اسراف خاک پہ لاش شہرین کا بھی</p>	<p>۱۱۰ مالک جنت و دوزخ ہو وہ مجبور نہیں گرفیاست ابھی آجائے تو کچھ دہنیں</p>	<p>۱۱۱ قسمت آل ہمسر میں لکھا یمن ہو ابنا کی دوسری منظور خدا یمن ہو</p>
<p>۱۱۲ نہیں ہے وہ اپنے کے لیے کچھ نہیں ہے وہ اپنے کے لیے کچھ</p>	<p>۱۱۳ نہیں ہے وہ اپنے کے لیے کچھ نہیں ہے وہ اپنے کے لیے کچھ</p>	<p>۱۱۴ نہیں ہے وہ اپنے کے لیے کچھ نہیں ہے وہ اپنے کے لیے کچھ</p>
<p>۱۱۵ غضب حق سے کہان بکے کل ہمارے آہ ایک ایسی کرونگی میں کہ جلاؤ گے</p>	<p>۱۱۶ اسکی بھی کی رہا میں کے کیا ہو گے آج کے ظلم کی محشر میں سزا ہو گے</p>	<p>۱۱۷ ہو ستم ستم کو خالق نے بنا رکھا نہ رہا انکو میسر ہو دسا یا ہر گنا</p>

<p>۱۹۱ جس کے ہاتھ سے شمشیر آئی صیاد جس کے ہاتھ سے شمشیر آئی صیاد جس کے ہاتھ سے شمشیر آئی صیاد جس کے ہاتھ سے شمشیر آئی صیاد جس کے ہاتھ سے شمشیر آئی صیاد</p>	<p>۱۹۲ نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے</p>	<p>۱۹۳ نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے نقل سادات کے ہاتھ سے</p>
<p>۱۹۴ عم قریہ ہر جو درد چھینی نہ جاتی بھائی آپ کے لاشہ بے سریہ اڑھاتی بھائی آپ کے لاشہ بے سریہ اڑھاتی بھائی آپ کے لاشہ بے سریہ اڑھاتی بھائی آپ کے لاشہ بے سریہ اڑھاتی بھائی</p>	<p>۱۹۵ آپ مر جائیگا جلاک سے بیاری اور رحم کر رحم کر مظلوم اور آزاری اور رحم کر رحم کر مظلوم اور آزاری اور رحم کر رحم کر مظلوم اور آزاری اور رحم کر رحم کر مظلوم اور آزاری اور</p>	<p>۱۹۶ بھائی اس رحم کے اس سار فرماں ہو تم دعا مانگو کہ شکل مری آسان ہو تم دعا مانگو کہ شکل مری آسان ہو تم دعا مانگو کہ شکل مری آسان ہو تم دعا مانگو کہ شکل مری آسان ہو</p>
<p>۱۹۷ اچھی زبان کئی نہ تھی بیکر جو سنگاروں نے یہ شعر کہی تھے بیکر اچھی زبان کئی نہ تھی بیکر جو سنگاروں نے یہ شعر کہی تھے بیکر اچھی زبان کئی نہ تھی بیکر</p>	<p>۱۹۸ جو بیکر نے یہ شعر کہی تھے بیکر جو بیکر نے یہ شعر کہی تھے بیکر جو بیکر نے یہ شعر کہی تھے بیکر جو بیکر نے یہ شعر کہی تھے بیکر جو بیکر نے یہ شعر کہی تھے بیکر</p>	<p>۱۹۹ انہی میں کہنے لگا بڑے کے یہ شعر کہی تھے بیکر انہی میں کہنے لگا بڑے کے یہ شعر کہی تھے بیکر انہی میں کہنے لگا بڑے کے یہ شعر کہی تھے بیکر انہی میں کہنے لگا بڑے کے یہ شعر کہی تھے بیکر انہی میں کہنے لگا بڑے کے یہ شعر کہی تھے بیکر</p>
<p>۲۰۰ زادہ رہنے دین کہ بے رتے کرائیں ہم اے کے جو حق میں ہوا شاہد کالائیں ہم زادہ رہنے دین کہ بے رتے کرائیں ہم اے کے جو حق میں ہوا شاہد کالائیں ہم زادہ رہنے دین کہ بے رتے کرائیں ہم</p>	<p>۲۰۱ سفر شام ہر در میں بسر و کھین تازیاں زون کا بھی کچھ خون خوار و کھین سفر شام ہر در میں بسر و کھین تازیاں زون کا بھی کچھ خون خوار و کھین سفر شام ہر در میں بسر و کھین</p>	<p>۲۰۲ سفر شام ہر در میں بسر و کھین تازیاں زون کا بھی کچھ خون خوار و کھین سفر شام ہر در میں بسر و کھین تازیاں زون کا بھی کچھ خون خوار و کھین سفر شام ہر در میں بسر و کھین</p>
<p>۲۰۳ کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو اسی بستر پر کہ و قتل اس آزاری کو کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو اسی بستر پر کہ و قتل اس آزاری کو کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو</p>	<p>۲۰۴ کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو اسی بستر پر کہ و قتل اس آزاری کو کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو اسی بستر پر کہ و قتل اس آزاری کو کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو</p>	<p>۲۰۵ کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو اسی بستر پر کہ و قتل اس آزاری کو کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو اسی بستر پر کہ و قتل اس آزاری کو کون ہو اب کہ جو آدھکا مہکاری کو</p>

۵۲۸
خاک پر کیجی جو دانش شہر بگوش
یک یک چوٹ گئی ہاتھوں کی اونٹنیوں
جوش رفت سے لگا کانٹے پاکان
چور کر ہاتھ کی ہوش کرا کر شاہین

۵۲۹
آسے سید کرے بیکس سے بجائی آری
آپ کی شہر گئے رہائی آری
دانش خان بین غوغیل سنائی آری
آہنجائی کو صورت نظر آئی آری

۵۳۰
ساربان اسرار ہر سلام آیا
طوق پہنے یہ رس بستہ غلام آیا

۵۳۱
صدقے جاؤں تم شہر ہما جو دیکھو
کس کے باندھے میں رسین میں سے مار دو

۵۳۲
کھلے پہر کھینٹے قدم شاہ پیر
اڑ بجا کر نہ لگا لوہے کی پیر
جاڑی لاش پنا گاہ جو زینت کی نظر
حالت غش میں گئی و انٹ سے چوہ

۵۳۳
تنگے اس حال کیوں کر دین
جہاں کرنے کو نقل گئے ارجم
اب دعا پر قیام پیش خدایا
سر و سر شہر گئی سری خلیک ہر دم

۵۳۴
ہوش آبا تو پکاری کہ میں ارجمانی
سر بہ ہنہ میں آئی ہر چہاری بھائی

۵۳۵
نظر لطف شہنشاہ رحم کانی آری
دہت ابرو کر لیں ایک ہوشم کانی آری

۵۳۶
رباعی
کہہ دو صبا یہ کہ بلا والوں سے
کھنک رہوں ہند میں چو جاؤں
مولا جو طلب کر رہ تو رخصتے ابھی
مرو کہ جاؤں جگہ کے پکا لوں

۵۳۷
رباعی
اک دزد جان میں جان کھوٹا ہو گا
گھر چور کے زیر خاک ہوتا ہو گا
باش سے سر و کار نہ لے سے غوغی
انگو کہ چاہیے میں چوہ ہوتا ہو گا

<p>۴۸</p> <p>جگر قیدی در حاکم کے بارے میں غل ہوا اڈیوں پر ہونے پر کے ابوں جھپٹے کے ہونے پر پرے والے سے باز رہنے پر</p>	<p>۴۹</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۵۰</p> <p>باغ زہر کا عجیب رنگ سے گلہ تھا تھے تو باہم مگر ایک رنگ سے بیہ تھا</p>
<p>۵۱</p> <p>شکل دھن من خاک تماشہ کھین ایسے دیکھا رون کا ہم خاک تماشہ کھین</p>	<p>۵۲</p> <p>ستم اہل شقاوت سے چائے یارب ہم کو دربار کی آفت سے چائے یارب</p>	<p>۵۳</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>
<p>۵۴</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۵۵</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۵۶</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>
<p>۵۷</p> <p>سیر یہ سایہ بھی نہیں کچھ وطن آواروں کے پست اُدھر سے ہوئے ہیں چاند خاراں کے</p>	<p>۵۸</p> <p>اول شام کو وہ آخر شبہ فن ہو میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۵۹</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>
<p>۶۰</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۶۱</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۶۲</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>
<p>۶۳</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۶۴</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>	<p>۶۵</p> <p>کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں کے حاکم قیدی میں</p>

<p>۱۰۴ کیا کون خستہ و زاری کا تو نہ پوچھا اور کچھ نہ تو نہ پوچھا اور کچھ نہ تو نہ پوچھا اور کچھ نہ</p>	<p>۱۰۵ اب کی یاد دہش اور فغان زاری بھکھو جی نہ لڑائی نہیں تھی</p>	<p>۱۰۶ نیزہ دارون کو قید سے بکار و جلدی سرشیدوں کے سازوں سے آواز و جلدی</p>
<p>۱۰۷ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۰۸ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۰۹ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>
<p>۱۱۰ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۱۱ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۱۲ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>
<p>۱۱۳ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۱۴ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۱۵ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>

<p>۲۱۵ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>	<p>۲۱۶ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>	<p>۲۱۷ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>
<p>روئے تھے جلد چلنے کو کئی کتا تھا پتہ دیاں بھی تھیں تلووں کے لہو ہٹا</p>	<p>قدیم نام ندو پر دشمن ہوئے کا یہ نہیں ہونے کا ہرگز نہیں ہوئے کا</p>	<p>ہنے ناموس پیمبر کو کھلے سر دیکھا دھڑکھڑکے غدر کو کھلے سر دیکھا</p>
<p>۲۱۸ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>	<p>۲۱۹ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>	<p>۲۲۰ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>
<p>صفت حال یہ لہذا یاد کا تھا لو کہ لے میں ہر اک کام عصا آہ کا</p>	<p>کوفے تک وقت صیبت کے کھلے رازی یان تک کوفے سے بے مقصدہ جاؤ گی</p>	<p>ہری صغر اکو یہ صوفت خبر جاؤ گی چھ مینے کی وہ ہمارے ہر مر جاؤ گی</p>
<p>۲۲۱ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>	<p>۲۲۲ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>	<p>۲۲۳ کھنکھانے کی آواز سے گلوں کو ان میں رہا خاک پر خاک بوجھ کھنکھانے کی آواز سے</p>
<p>کبھی ان کے کبھی ان کے دھن دھن دھن دھن</p>	<p>رو سب سے ان رو سب سے جب جنوں کو نہ دیکھا وہ ان دیکھا</p>	<p>آگے لہو کہ مہ جاہ و شہ کو دیکھا یان توخت سر شاہ اہم کو دیکھا</p>

۴۹
کھینچ پیچھا و غول نے دین کی رین
گر تیری خاک کے اوپر نہ بنے دین
ہاں گئی خلقت میں خلوت کی رین
مصلحت سے روکے گئے کامیاب دین

۵۰
جان نہیں کیا جانی اپنے جھوٹے
بیٹے زبان کے دونوں جو کھینچ
نہا تحقیقت کو دیکر اس کو بھی
پیسے شکیار کے دن جان کھینچ

۵۱
نار دینے جو بچہ جھوٹے دین
اٹک کی فتنے صفت اپنے کھینچ
گیا کون سے بچے دین
گیا کون سے بچے دین

۵۲
شرع طیش میں آئے تھے نبی نے روکا
ہو کے راضی رضا ہاتھ علی نے روکا

۵۳
رن میں بھائی جو فوج کی گھسیٹ جانی
ہاں کوٹے ہو میدان میں جانی آئی تھی

۵۴
اتنا پروا کہ جب فتح کا غل ہوتا تھا
واہن وہ روتی تھی اور شاہ کا روتھا

۵۵
لے جتا ہے جو ہم اپنے خوف
سکڑا ہوا ہے بیکر بیکر
سینہ کو بھی کھینچا جانی ہو
پوچھا کیا پیرا ہی جانی ہو

۵۶
جی جانی تھی جانی زبان میں
کھینچ کر کے جانی اس میں
کھینچ کر کے جانی اس میں
کھینچ کر کے جانی اس میں

۵۷
پوچھا کیا پیرا ہی جانی ہو
پوچھا کیا پیرا ہی جانی ہو
پوچھا کیا پیرا ہی جانی ہو
پوچھا کیا پیرا ہی جانی ہو

۵۸
جھپٹے لٹی ہو بہت شاہ زمین کی صورت
کہیں چھپتی ہی نہیں بھائی بن کی صورت

۵۹
سر جھکائے ہو تلوار میں کیا و بھائی
اپنی چھائی سے لگاؤں تھیں او بھائی

۶۰
یوں تو لغت بھی اولاد سے تھی بھائی کی
کون سی لڑکی کی عباس سے تھی بھائی کی

۶۱
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ

۶۲
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ

۶۳
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ
خون و لاکھ خون و لاکھ

۶۴
بھائی نے ظلم میں بھائی کو چاہا ہوگا
بھائی نے ظلم میں بھائی کو چاہا ہوگا

۶۵
ابھی خیر مری گردن پر تیرا چھو جائے
روکے لے لاکھ گھر مری گردن پر تیرا چھو جائے

۶۶
شہر ہے تلواروں کی جب تم ہمت کھاتے
خون میں بہہ ہو جا کر اسے دیکھ آئے تھے

<p>۵۴۲ فوج کے سپہ سالار کی غیبت میں شہنشاہ نے اپنے بیٹے حسین کو قتل کرنے کا حکم دیا سلج باب کی قوت بن کر</p>	<p>۵۴۳ عاشق کا دل بھی گڑبگڑا حقیقت یہ ہے کہ کوہِ دنا میں حرکت ہوئی</p>	<p>۵۴۴ اوشنگا بھگتے نہ وطن سے بڑھنے لگا نہ دار سے پستے بڑھنے سے</p>
<p>۵۴۵ تن کج روح شہنشاہ دینہ چھوٹی حلق سے آئی صدا ہاے سیکھنے چھوٹی</p>	<p>۵۴۶ تھا ہی نظر فاطمہ کے پیاروں کو اپنا محکوم کوین کرنے کے سرداروں کو</p>	<p>۵۴۷ میں نے انداز سفر پہلے ہی بھانا تھا تری مجلس میں مجھے ہو کے ایشیرانا تھا</p>
<p>۵۴۸ گھر میں سے کسی ایک کو بھیج دیا چاہے کچھ بھی ہو</p>	<p>۵۴۹ غم میں آئے دیا حکم کہ اندر بان تلخ نری اکڑا</p>	<p>۵۵۰ کوہِ دنا پر سے جی کو غما چھوڑا کہ جی کر دے دے</p>
<p>۵۵۱ بہتر روح محمد کو گوارا ہو گا + غیر محمد بن ابی اصف ہمارا ہو گا</p>	<p>۵۵۲ باب کے مرتے ہی پہ ادبی کہنے کی حجت اللہ سے بیت طلبی کہنے کی</p>	<p>۵۵۳ حوت کہہ سٹے یہ نہیں منظور ہوتا در نہ ہو جائے دین قتل تو کچھ دور رہا</p>
<p>۵۵۴ کما کر نہ دے گا کوئی کہہ کر نہ دے گا کوئی</p>	<p>۵۵۵ خدا کو کہہ کر نہ دے گا کوئی کہہ کر نہ دے گا کوئی</p>	<p>۵۵۶ جی کی فرست بھی نہیں دے گا کوئی کہہ کر نہ دے گا کوئی</p>
<p>۵۵۷ کوئی نہ کہے کہ نہیں شہر ہو گا قتل مسلم کی خبر نہ کہے</p>	<p>۵۵۸ رہبروں پر جو فاسق نے یہ حکم کیا کہہ کر نہ دے گا کوئی</p>	<p>۵۵۹ کہہ کر نہ دے گا کوئی کہہ کر نہ دے گا کوئی</p>

۵۵
تو جو کہتا ہے عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۵۶
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۵۷
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۵۸
استیقا قانہ آئین لیل ہمار آئے خط
کوئے سے کہے تاک میں ہزار آئے خط

۵۹
تو تھا ظالم کا بانی تو نہ ہضات کیا
کیا کہ رت کھچ کر گھر فاطمہ کا من کیا

۶۰
اور کہا دفتر فیاض یہ کہلاتی رہی
اسکے ہاتھوں کو نہ بانہ حوب مجھے شرم آتی

۶۱
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۶۲
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۶۳
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۶۴
چہ تھاز عم و فاطمہ کے بانی تھکے
دوست سمجھے تھے جھینک نہیں جانی تھکے

۶۵
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۶۶
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۶۷
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۶۸
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۶۹
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۷۰
ہر کی راہ بھی کی از رو نادانی بند
ہم پر ہفتہ سے محرم کی ہوا بانی بند

۷۱
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۷۲
تو کہتا ہے کہ عداوت ایذا کا شوق
خفا طلب و کاف کے پوئے کج
پہلی دریں میں خفا ہے قیوم
اوجا ہے نہ کھلے تھے نام

۱۰۰
گمراہی سے بچنا اور غریبی سے بچنا
درد بھری آنکھوں سے گریہ کیا
کچھ دیر تک سوچا اور سوچا
پھر سوچا اور سوچا

۱۰۱
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۲
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۳
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۴
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۵
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۶
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۷
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۸
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰۹
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۱۰
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۱۱
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا
میں نے سوچا اور سوچا

۱۰
 گلیا جھین کے جب شام عالی
 انیا کے پیر پیتی پیتی جالی
 اُن کی تفت سے حکم تو نہ جالی
 میں کیا کوئی کا نہ ہوئی پالی

۱۱
 سے روئی ہوئی کوئی ہوئی نہ تبت
 گئی زندان میں سیکڑہ کو سبھا تبت

۱۲
 ایک تڑا یک غلام ایک پیرا یک بجالی
 چار پختی فتن عمر سے
 غصے میں با رنے کا جہنم قلم
 سر پیوں کا لپٹے پوسم
 گھبر گئے جب پاؤ تکیا سب غلام
 با علی اب علیا کردہ سے
 کہا کرتے ہیں کوئی دم اوچین
 جیل و جی کا کالج جیسے
 باز کوئی تھی خدا حافظ نام کر
 دار کا ان پلے پیل آن ہو کر
 کہتا مگر نے قصور دیا کیا کلام
 برقیں جان انا یہ تو زور سے
 کہتا میں کہنے کی ہے کی
 کہی ہو کوئی زور جی کہی ہو کوئی

۱۳
 غلام
 کئی تل غلام آہ جیسے
 عمر سر میں جو نہ پڑے
 اس کی آنکھ کے قطر میں نہ پڑے
 بیا اس کی سبیل کو آہ جیسے
 جو سبیل میں نہ پڑے
 ہر جہاں خاں حادث میں نہ پڑے
 کوٹ براہ خفی غلام نہ پڑے
 خاں خاں سے سبقت جیسے نہ پڑے
 اچھی کئی ہے جیسے نہ پڑے

۱۴
 کہتا میں نے اکبر سے کہا باز ہوئی جالی
 کہیں بابا ہو سکتی گھر سے نکلے

۱۵
 کہا اس زخمی نے کچھ باز ہے سب پیر
 آگے امان کے زون تیر جا پیر

۱۶
 ایکے قاصد سے بخون خط لکھ لکھ
 اشک فون چٹ پیر شہر جن کے

۱۷
 کہتے تھے تیر تجاؤ جیلا سب گم
 کیوں آہوں کا دھواں آگ لکھ لکھ

۱۸
 حکم حکم قاصد میر ہو گون کو
 خاں راہوں کا اس گز سے

۱۹
 کہا عابد نے کہ بنانے کا جب بن
 کئی پیکان تیر جسم جس

۲۰
 کہتا میں اس اجڑے زور میں
 کہی ہو کوئی اگر دوتا تو سے

۴۱
 بے جا جس کے لئے گنجائش نہیں
 نامحسوس میں گنجائش نہیں
 ہر ایک نے گنجائش کے بارے میں

۴۲
 غافلانہ انداز اور بال بے جا
 غافلانہ انداز اور بال بے جا
 غافلانہ انداز اور بال بے جا

۴۳
 غافلانہ انداز اور بال بے جا
 غافلانہ انداز اور بال بے جا
 غافلانہ انداز اور بال بے جا

۴۴
 فاقہ تھا کئی روز کا اور تشدد میں بھی
 باد میں بندھی تبتیرا لہر کے سر بھی

۴۵
 ہر دینہ ہر دن کے دو چلے گئے تھے
 ہنستے تھے یہ اعداد کہ کل گزرتے تھے

۴۶
 رخ نذر زبان پیاس سے تھی خشک نہیں
 فاقوں کے سبب صف سے رشتہ تھا بے

۴۷
 آتشیں غارت جو جانی
 ہوئی ہوئی تھی اس کا تھکا کر
 تارکاب جہان کا دیکھ کر

۴۸
 سلطان کا بیٹا تھا اس کا بابا
 سلطان کا بیٹا تھا اس کا بابا
 سلطان کا بیٹا تھا اس کا بابا

۴۹
 لڑائی ہوئی اور کچھ کچھ
 چھوٹے چھوٹے کچھ کچھ
 چھوٹے چھوٹے کچھ کچھ

۵۰
 دربار کو دیکھا نہ گیا آنکھ اٹھا کے
 خاموش کھڑی رہ گئی گردن کو جھکا کے

۵۱
 آگے بھی ہوئی قیدیہ عروج ہلکے تھی
 اس آخری مجموعی کی اسکو نہ خبر تھی

۵۲
 مان سے ہی کہتی تھی کس وقت میں تھی
 نامحسوس کے سامنے سر نہ گھڑی تھی

۵۳
 حاکم نے حاکم خوار
 حاکم نے حاکم خوار
 حاکم نے حاکم خوار

۵۴
 حاکم نے حاکم خوار
 حاکم نے حاکم خوار
 حاکم نے حاکم خوار

۵۵
 حاکم نے حاکم خوار
 حاکم نے حاکم خوار
 حاکم نے حاکم خوار

۵۶
 ہر باد کی کے کیا رخ عالم ہو گیا
 اس میں میں فانی نہ کرے رائد کسی کو

۵۷
 ہر باد کی کے کیا رخ عالم ہو گیا
 اس میں میں فانی نہ کرے رائد کسی کو

۵۸
 ہر باد کی کے کیا رخ عالم ہو گیا
 اس میں میں فانی نہ کرے رائد کسی کو

<p>۱۹۱ دینے لگا جاگم سے یہ کہ جو کچھ آسوت زیب نے کہا تو اسے جاتا نہیں دھالم بدین تار کفینہ جیگر کیا خون شہنشاہ دین</p>	<p>۱۹۲ کھنے لگا جاگم سے یہ کہ جو کچھ آسوت زیب نے کہا تو اسے جاتا نہیں دھالم بدین تار کفینہ جیگر کیا خون شہنشاہ دین</p>	<p>۱۹۳ دینے لگا جاگم سے یہ کہ جو کچھ آسوت زیب نے کہا تو اسے جاتا نہیں دھالم بدین تار کفینہ جیگر کیا خون شہنشاہ دین</p>
<p>ایسے کا گلا کاٹا ہی شمشیر جفا سے خلعت کے سوا ہر دے پر ہری طلا</p>	<p>ارٹیب نے کہا گو کہ قادر سن ہوں تہا جو ہزاروں کے لڑا اسکی بہن ہوں</p>	<p>اس فتح پازان ہو کیون فخر کی جاہ حیدر سے لڑا ہی تو میر سے لڑا کر</p>
<p>۱۹۴ ابان قحان شہنشاہ دھالم خبر سے دل دجان بنی کر کیا نیم قتل شہن قتل کبھی خبر دیا نیم شاہین فاطمہ حیدر دیا نیم</p>	<p>۱۹۵ چکر کی موت دھالم چکر کے شہنشاہ دھالم چکر کے شہنشاہ دھالم چکر کے شہنشاہ دھالم</p>	<p>۱۹۶ فاطمہ کی شہنشاہ دھالم فاطمہ کی شہنشاہ دھالم فاطمہ کی شہنشاہ دھالم فاطمہ کی شہنشاہ دھالم</p>
<p>گھوڑوں کے بندھن لسل طلا کو تو بجا کر ٹاپوں سے تن شاہ کو بال کیا ہر</p>	<p>سہرہ دیکھ کے فرزند رسول مدنی کا کوئی نہ کرے وصلہ پھر خندنی کا</p>	<p>لوٹے بھی گئے اسبہ بھی جوس ستم بہن ناموس محمد حسین کہتے ہیں ہم این</p>
<p>۱۹۷ حاجان خلد سے خلد کے گنگا بار سلطان سات کے زلے کو بار فاطمہ کے لال کان پر بار فتولک پو اشیر خدا کا تھا بار</p>	<p>۱۹۸ خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار</p>	<p>۱۹۹ خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار خاتم چاند سے خلد کے گنگا بار</p>
<p>اب قفسے میں دم و جنس شام رہیگا اس جنگ سے تاحشر زانام رہیگا</p>	<p>خواتین تھے عابدہ کبیرہ امیہ ہوا تھا چوہہ ہیران بیاسوں کو پانی نہ ملا تھا</p>	<p>دیکھا نہیں جی ہر کے برادر کے بھی کر دیکھا نہیں جی ہر کے برادر کے بھی کر</p>

۱۷۱
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

۱۷۲
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

۱۷۳
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

دکھلا کے سواروں نے شہ نشہ دمان کو
بیجان کیا ہر شکل پیر سے جو ان کو

کیون چھائی سے اگر نہیں لگجائے داری
کیا پائے والی سے الگ جلتے ہو داری

آنکھیں تیری ہوں کو ترے ہاتھ قلم ہوں
تو دیکھ لکھ کر ترے دربار میں ہم ہوں

۱۷۴
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

۱۷۵
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

۱۷۶
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

مان سے کہا داند کہید لی نے ہیں قاسم
تم ہر خدا کو خوار جو ہیں آئے ہیں قاسم

بازو کے گٹانے میں کوشش کی دو کو
رسی سے سرے ہاتھ بندھے اور نہ دکی

ہر شہر میں سرنگ پیر آیا مجھے بھائی
دافع جو نہ تھے انکو دکھایا مجھے بھائی

۱۷۷
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

۱۷۸
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

۱۷۹
تجی دیک کے قابل تے شک کی رنگ
کتنی بے بسی کی فتح تیری روانی
منہ پہنچا نہت جیسے کی روانی
پہچوں کی خلق تیرے کی روانی

پھر کام محبت کے بگڑ کر نہ بننے
قاسم جو خواہو گے تو کا یہ کو سننے

داند اسی گھڑ میں بان ی بھی جی
ان ہونٹوں کو چوسنا رسول علی

دہشت سے لہجہ کی روک تھام ہوں
ایکے جہ سے نہ سوکتی ہوں دم

<p>۱۰۰ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>	<p>۱۰۱ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>	<p>۱۰۲ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>
<p>۱۰۳ اعجاز دکھاو کہ اب گورہوں وادوا ظالم ہیں بردست میں کفر و ہون وادوا</p>	<p>۱۰۴ اس سر شہ کے بھی نکل آئے لگن میں لب کھول کے مٹی کی زبان لیلیٰ ہرین</p>	<p>۱۰۵ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>
<p>۱۰۶ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>	<p>۱۰۷ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>	<p>۱۰۸ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>
<p>۱۰۹ میں راضی ہوں خیر کی کن بھی چکا سر تو نہیں دینے کی اگر جان نکھڑے</p>	<p>۱۱۰ مدد چھڑو نہ اسے اب کے سرے بل لینے دو بھڑی ہوئی مٹی کو بد سے</p>	<p>۱۱۱ اب ہر حق کو کٹھ سے کٹھ لیتی ہوں میں بابا کو گلے جا کے دگا لیتی ہوں میں</p>
<p>۱۱۲ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>	<p>۱۱۳ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>	<p>۱۱۴ سوچنے میں آئے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری بیاہ جاتی تے کہ کتنی تھی دوسری</p>
<p>۱۱۵ بھٹاؤ گے پھر دور نہ بھڑے جہ کو اتنے میں کالی غلام سے پوتی کی ارد کو</p>	<p>۱۱۶ شمع سے بد مردہ کے شمع ہو سکتی مر جائیگی شمع کا سر چور ہو سکتی</p>	<p>۱۱۷ ناگاہ اسے آئی ہرک باپ کے سر کی ارد کی کشش عشق سے مشتاق ہوئی</p>

<p>رباعی دوش محبوب حق تعالیٰ کیجو شانِ قسم علیٰ علاء کیجو دوزن کے قدم پر ملے دوزن کیجو کنیفیت نشہ دوا بلا دیگو</p>	<p>۵۴۵ جگر نے کہا کیا کوئی درخیز لگے موجود تھا بنیج ہوا جب مراد لگے تباہی کے حکم مدد مالک تقدیر میں کیجئے دوزخ پہنچتی ہوئی شمشیر</p>	<p>۵۴۶ ججاو کے پکتے ہی آواز آئی بابے صد شیر آجی نے سائی پسینے کی گھٹنے تو بچان مائی اور مرنی چھوڑ کر ناچ چائی</p>
<p>رباعی فاشوی میں بان لنت گزائی ہو آنکھیں جہاں بندھیں سائی ہو نہایت کا جگر ہو نہ خشن کا خاں خوشی ہو گشتِ سنہائی ہو</p>	<p>۵۴۷ پشتے ہی حقیق کے صلہ پر گریباں غزنا ہوا گھر میں گیا جاکم ختم انہما کی گھٹنے نیو کی غمی ختم اور اندھ کی گھٹنے کی غمی ختم</p>	<p>۵۴۸ بھان کے آواز بندھتے تھے کھنکھی اس کے کھنکھے گھنکھے فردیں خلق ہو جلتے تھے کیونکہ چیت جلا جاتی کے جب حلق ختم دیو دھڑکی پکھڑے اہم نہک نشان تھے آپ اُس گھڑی یا حیلہ سدا رکھ تھے</p>

۱۵
جنگ فاطمہؑ کی یاد
خفا ہون میں بعد ازاں
میر کے چوتھے بیٹے کی نام

۱۶
ابو جعفر کے بیٹے کی یاد
جنگ فاطمہؑ کی یاد
خفا ہون میں بعد ازاں

۱۷
جنگ فاطمہؑ کی یاد
خفا ہون میں بعد ازاں
میر کے چوتھے بیٹے کی نام

۱۸
گلے لگانے کے بعد تو مشہور نہ ہوئی
وہ پہلے آئیں کہ بعد ازاں میں ہوئی

۱۹
خدا نے دود کی حد نہ دے دی
گئے ہیں ان کے تھک لوگ پیشوائی کو

۲۰
نبی کے رونے اندر پیاب میں جالی ہون
سازدن کو بسا ساتھ لیکے آئی ہون

۲۱
دل پر عجب عیاں ہے
خفا ہون کے بعد ازاں

۲۲
نبی کے چوتھے بیٹے کی یاد
جنگ فاطمہؑ کی یاد

۲۳
جنگ فاطمہؑ کی یاد
خفا ہون میں بعد ازاں

۲۴
عشرت ہر جان کو بے نیاز کرتی ہون
بس تو میں علیؑ کو بے نیاز کرتی ہون

۲۵
نہ کے کچھ ہوسے بال تو سزاوارم
یہ پہلے کہڑے تو صد کے گئی انا روتم

۲۶
بڑے شکوہ سے حمد رکھا دیو کا رآیا
علم یے ہوسے عیاں نامدار آیا

۲۷
جنگ فاطمہؑ کی یاد
خفا ہون میں بعد ازاں

۲۸
نبی کے چوتھے بیٹے کی یاد
جنگ فاطمہؑ کی یاد

۲۹
جنگ فاطمہؑ کی یاد
خفا ہون میں بعد ازاں

۳۰
وہ اولین پوچھ رہے تھے
حسینؑ نے میں سے کیا کیا

۳۱
یہ پہلے کہڑے تو صد کے گئی انا روتم
خدا نے دود کی حد نہ دے دی

۳۲
وہ اولین پوچھ رہے تھے
حسینؑ نے میں سے کیا کیا

۱۷۱
چرخش آسمانی و زمین و آبی
و آتش و خاک و کبریا و جلال
و کبریا و جلال و کبریا و جلال
و کبریا و جلال و کبریا و جلال

۱۷۲
سفر قاصد و سفر کرب و بلا
و سفر کرب و بلا و سفر کرب و بلا
و سفر کرب و بلا و سفر کرب و بلا
و سفر کرب و بلا و سفر کرب و بلا

۱۷۳
سفر قاصد و سفر کرب و بلا
و سفر کرب و بلا و سفر کرب و بلا
و سفر کرب و بلا و سفر کرب و بلا
و سفر کرب و بلا و سفر کرب و بلا

۱۷۴
برایک دست جوئے آید دھر کے رونا
وہ بادیا بھی دم سرد دھر کے رونا
وہ بادیا بھی دم سرد دھر کے رونا
وہ بادیا بھی دم سرد دھر کے رونا

۱۷۵
یہ ذوالجناح شہنشاہ خوشحال کا ہوا
یہ قاش زین یہ ابو قاطم کے لال کا ہوا
یہ قاش زین یہ ابو قاطم کے لال کا ہوا
یہ قاش زین یہ ابو قاطم کے لال کا ہوا

۱۷۶
یہ ذوالجناح شہنشاہ خوشحال کا ہوا
یہ قاش زین یہ ابو قاطم کے لال کا ہوا
یہ قاش زین یہ ابو قاطم کے لال کا ہوا
یہ قاش زین یہ ابو قاطم کے لال کا ہوا

۱۷۷
ہوئی جنتیں و دین و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ

۱۷۸
ہوئی جنتیں و دین و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ

۱۷۹
ہوئی جنتیں و دین و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ
و علم کا شاخ و علم کا شاخ و علم کا شاخ

۱۸۰
سلامت اسکا و راکت تھا و دین
چنانچہ آنا تھا کجی زبان انے دین
چنانچہ آنا تھا کجی زبان انے دین
چنانچہ آنا تھا کجی زبان انے دین

۱۸۱
شبیہ خاص ہمسر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا

۱۸۲
شبیہ خاص ہمسر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا

۱۸۳
بہشتی نور کے عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس

۱۸۴
بہشتی نور کے عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس

۱۸۵
بہشتی نور کے عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس
و عباس و عباس و عباس و عباس

۱۸۶
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا

۱۸۷
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا

۱۸۸
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا
نہا جن علی اکبر کی کیا گویا

۵۴۸
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا

۵۴۹
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا

۵۵۰
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا
 بولے جیسا کی ہر اک کجیا

ان اشترن پر شید کی رونے دیکھے
 عمار یون پر گھٹا روپ کالے کالے کھے

فقر ہو گئے ہم قتل بادشاہ ہوا
 دہم گواہ عسرم کی گھر تیار ہوا

نبی کے رونے جیدم وہ کاروان ہوا
 خان و آہ کا غل تا بہ آسمان ہوا

۵۵۱
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا

۵۵۲
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا

۵۵۳
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا
 کون تم کی سوا کی جا کی جا

عمار یون بن تو نام مخا بن ہوئے
 امام تائے پیر گون جھکائے ہوئے

سموکن یاسون کو تین دھاریان
 دھاس شیروان کو گناریان دین

ہول غریبون پر بیدار رسول
 حسین کے زیاد رسول

۵۵۴
 عمار یون بن تو نام مخا بن ہوئے
 امام تائے پیر گون جھکائے ہوئے
 عمار یون بن تو نام مخا بن ہوئے
 امام تائے پیر گون جھکائے ہوئے

۵۵۵
 عمار یون بن تو نام مخا بن ہوئے
 امام تائے پیر گون جھکائے ہوئے
 عمار یون بن تو نام مخا بن ہوئے
 امام تائے پیر گون جھکائے ہوئے

۵۵۶
 عمار یون بن تو نام مخا بن ہوئے
 امام تائے پیر گون جھکائے ہوئے
 عمار یون بن تو نام مخا بن ہوئے
 امام تائے پیر گون جھکائے ہوئے

ہر دن سے دلبر میرا کامر نام
 ہمارے پاپ کو فرج تم نے مار

ہمارا قلم کبیرا یون تو ہو گیا
 جہاں آل نبی کریم نور ہو گیا

ہم ہو گئے کامر نام تو ہو گیا
 ہمارے گھر کے وطن میں کامر نام ہو گیا

<p>۳۱۴ کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے</p>	<p>۳۱۵ کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے</p>	<p>۳۱۶ کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے کیا تم کو اس کا رسول بن کر جہنم کی آگ سے ڈرنا چاہیے</p>
<p>۳۱۷ دکھائی دیتا ہوں سب کو لوگو اے بدرمقام میں سے کیا ہوا لوگو دکھائی دیتا ہوں سب کو لوگو اے بدرمقام میں سے کیا ہوا لوگو</p>	<p>۳۱۸ ہم کو شافون پر کھٹے ہیں سخاں مانا یہ میرے یازو پر ہنسی کے ہیں نشان مانا ہم کو شافون پر کھٹے ہیں سخاں مانا یہ میرے یازو پر ہنسی کے ہیں نشان مانا</p>	<p>۳۱۹ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>
<p>۳۲۰ نشان حمد و تر کر کیوں نہیں آیا راہ میں بے باکیوں نہیں آیا نشان حمد و تر کر کیوں نہیں آیا راہ میں بے باکیوں نہیں آیا</p>	<p>۳۲۱ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>	<p>۳۲۲ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>
<p>۳۲۳ بناؤ مجھ کو کسی کس نہیں بھائی باپے بناؤ کوئی سستی بسائی باپا نے بناؤ مجھ کو کسی کس نہیں بھائی باپے بناؤ کوئی سستی بسائی باپا نے</p>	<p>۳۲۴ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>	<p>۳۲۵ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>
<p>۳۲۶ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>	<p>۳۲۷ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>	<p>۳۲۸ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>
<p>۳۲۹ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>	<p>۳۳۰ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>	<p>۳۳۱ نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو نہ دن کو بھی ہمیں نہ چین اتوں کو جو رو دیا تھا رس ہمارے ہاتھوں کو</p>

<p>۵۳۶</p> <p>چاندنی کوٹ کے چھاتی باندھنا گجنہ ناس اور بنی جین کی دودھ</p> <p>۵۳۷</p> <p>بہن اہل چوٹی نہ ہر گھر کا گھوڑا یاد راندہ کنبہ بن باقی کوئی بھڑا</p>	<p>۵۳۸</p> <p>مٹھ اپنا کر کے چکر پاد چلی بس تاج مٹھی بابا یا آپ کی جانی</p> <p>۵۳۹</p> <p>جناب نقل ہو اوجھے نیوٹائی سجی دھرم دھرم سے کمان پائی</p>	<p>۵۴۰</p> <p>کب پناہ کا است سے کچھ اب کر تا با رہی محکم کیسے سب کر</p> <p>۵۴۱</p> <p>علی کے مال پیہلیم جو غنیمت یاد چوٹی نیک کی اور بر گل سب یاد</p>
<p>عجب حادثہ ہیر گزریا صغرا پسر بھی مرگے وارث بھی گری صغرا</p>	<p>ہزار جیٹ کو من قافلے سے چوٹ گئی امید قطع ہوئی دل کی آس لے گئی</p>	<p>دل ستم زدہ فریاد کر کے روتا ہر کچھ آب کی غوث پہ کھڑے ہوتا ہر</p>
<p>۵۴۲</p> <p>نہاں کوئی گنہ جان کبریا بعد از خاک سے غنایا</p> <p>۵۴۳</p> <p>یکے سر پہ چھینے لگنی وہ نور پیشہ کے کوئی بیت و پیر</p>	<p>۵۴۴</p> <p>عجب اچھائی خاں سے پین بابا زبان سے کچھ نہ کہا اسے سخن بابا</p> <p>۵۴۵</p> <p>کئی چھری سے گل اسے نشتر بابا سفن چھن نہ لاسے کین بابا</p>	<p>۵۴۶</p> <p>یکے سر پہ چھینے لگنی وہ نور پیشہ کے کوئی بیت و پیر</p> <p>۵۴۷</p> <p>نور خاں نے تیرا یکے کے نبوت چھین جلد و کھنکھاتا ہوا آئین</p>
<p>دن شام تک لگے سرگرمیابی سکینہ قید میں گھٹ لگے سرگرمیابی</p>	<p>خدا کے قریب غنی نہ کچھ ٹھائی نہ ہر سرور نہ کچھ حوائی</p>	<p>پھر شہرین مونس سے تیرا اگر مونس نہ کچھ تیرا</p>

سلام
فیض خاموشی نے ذکرِ خوش میانی کر دیا
ہر سو کو زبان بے زبان کر دیا
دوست کیا نہیں کو چھ خوش بیانی کر دیا
دوست کیا نہیں کو چھ خوش بیانی کر دیا
سین داؤد دے گئے چھ خوش بیانی کر دیا
تیسری کو حاس آل عباد مغل کر دیا
خالدوں نے ساویج بند بانی کر دیا
ملا لکھنے ساویج بند بانی کر دیا
پورے بدو کی بھانجی بیچ بن لفظان کر دیا
پورے بدو کی بھانجی بیچ بن لفظان کر دیا
آتش دوزخ کو پیٹنے کے پانی کر دیا
آتش دوزخ کو پیٹنے کے پانی کر دیا
احمد و حیدر تھے دو دون ایک صانع نے کر دیا
احمد و حیدر تھے دو دون ایک صانع نے کر دیا
نقش اول امکو ایک نقش تالی کر دیا
نقش اول امکو ایک نقش تالی کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا

شنگ کا حال شنگ شکر رو دیا کر دیا
شنگ کا حال شنگ شکر رو دیا کر دیا
بکری نے شاہ کی چھوڑ کر دیا کر دیا
بکری نے شاہ کی چھوڑ کر دیا کر دیا
دکھین دیکھ کے آخری عمر کر دیا کر دیا
دکھین دیکھ کے آخری عمر کر دیا کر دیا
واسے کس دن کو مر کر دیا کر دیا
واسے کس دن کو مر کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا

شنگ کا حال شنگ شکر رو دیا کر دیا
شنگ کا حال شنگ شکر رو دیا کر دیا
بکری نے شاہ کی چھوڑ کر دیا کر دیا
بکری نے شاہ کی چھوڑ کر دیا کر دیا
دکھین دیکھ کے آخری عمر کر دیا کر دیا
دکھین دیکھ کے آخری عمر کر دیا کر دیا
واسے کس دن کو مر کر دیا کر دیا
واسے کس دن کو مر کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا

بکری نے شاہ کی چھوڑ کر دیا کر دیا
بکری نے شاہ کی چھوڑ کر دیا کر دیا
دکھین دیکھ کے آخری عمر کر دیا کر دیا
دکھین دیکھ کے آخری عمر کر دیا کر دیا
واسے کس دن کو مر کر دیا کر دیا
واسے کس دن کو مر کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا کر دیا
سکندر چرند و دار پر کس طرح کر دیا کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
موتنے کے مہم کن کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
سب باہام ہیں کس کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا
فہرست جو کس کو فانی کر دیا کر دیا

و ترسے روئے ز کور را با لای کر دیا

کتنے عجب اس دنیا کی سیاحت میں
 لبس پہنچے کور سے پہلے پاؤں کر دیا
 بعد از کرب و غم و جہم شاہ دلا میں
 مصف نے رنگ مبارک و غفرانی کر دیا
 تیرا شہر کو بنایا حق نے قرآن مجید
 ابروؤں کو سطر لغوں کو سحافی کر دیا
 آئینوں کی جابجا با نقطہ خالی بہ
 بیٹی اقدس کو قرآن کی نشانی کر دیا
 عجب صبح شاہ دلا میں کھنکھنایا
 اس زمین کو تو نے نہیں سہلی کر دیا
 سلام اور افغان میں یکجا خاندان آفتاب
 اس کھنکھار سے روئے تھیل آفتاب
 غنیمت ہے کہ دیکھ رہے ہیں غنیمت
 ماہ و پھر اس کی بجائے یہ گنیمت

کاش تپا کلے شفق سے کیوں غنیمت آفتاب
 دیکھتا ہوں روز و شب شہر کا غنیمت آفتاب
 ہر گاہ شاہ کی گرد آوری کا حکم ہو
 نینچ کھینچے اس لیے کور و کور آفتاب
 کر کے اوجھان لب نہیں فریدام
 روز شریع میں دینا ہر شکر آفتاب
 زرد خار علی سے خبر کی آفتاب
 ایسے سوچ کچھ کھار آفتاب
 گر بھر کر دھندلے ہر گاہ کلے شفق
 ایسے عالم کو آج کا روز آفتاب
 چھین چھید کا خون کے گلاب آفتاب
 تیرم کن ہو ماہ و ذکا غنیمت آفتاب
 خاک راں اس دیکھتے ہیں غنیمت
 کسے کی غنیمت سادہ بہ آفتاب

بار بار اسے زمین کی بین زمین
 ہم سخن اپنے ہو پردن کو آفتاب
 لوگ کہتے تھے شان پر یکجا حضرت کام
 بے قیامت آگیا نیچے کور آفتاب
 ایک دردوں میں نہیں پاتا علی کے جانک
 دھو دھوا ہوا ت بھرتاں آفتاب
 بعد دن شاہ کہتے تھے کلے شفق
 چپ گیا غلامت میں کس آفتاب
 گر او دھوا جے میں رہا عالم کا حکم
 جج خاک میں کیونکہ کوکر آفتاب
 جو غنیمت ہے غنیمت و ماہ و پھر
 چپ گیا ہر یک کی جگہ آفتاب
 آئی بارون میں پسیدی کا جہاں غنیمت
 اس آفتاب کی آفتاب

گو کہ حج فصاحت ہر سہر بلاغت اعنی تقریر دلپذیر از سماج طبع عالم اویس ماہر ارباب
 نقاد و دودمان رسول انقلین مولوی سید تصدق حسین لکھنوی ملازم مطبع اودھیا
 ایہا الغافل عن الکوث والفتاؤ لم یثیر ولم یؤنس بالذنیۃ الغانیۃ الغافل از مرگ و فنا خوش نہو مسامت
 دنیایے اور اُس سے مانوس نہو غریبہ کہ وہ تجسہ یوفائی کرے کہ ہمیشہ تجھے حسرت و مذمت رہے کہ ان
 میں وہ لوگ جنھوں نے مکانات وسیع بنائے تھے اور سریر سلطنت پر شکن تھے کیونکہ اپنا جاہ و چشم چھوڑ کر
 بے اختیار تن تنہا بے موس و یار خانہ تنگ و تاریک حید میں ساکن ہوئے جاسے عبرت اور محل غور ہو کہ بھی کچھ
 عرصہ گزرا کہ کیسے کیسے ہنردان پیشانی اور عالمان باکمال مثل جناب مرزا دبیر اور جناب میر انیس اور
 جناب میر موس اعلیٰ اللہ درجہ اتم فی اعلیٰ علیین و حشر ہم مع الائمة المعصومین جنسے اس شہر لکھنؤ کو
 رونق تازہ اور زیب زینت بے اندازہ تھی بقید حیات تھے اور آج سوائے نام کے ان صاحبو مکاناں نہیں
 ملنا مگر بقائے نام کے واسطے بھی ضرور ہو کہ اُس شخص سے کوئی چیز بطور اقیات و العاصحات کے اذقیل
 تعین و تالیف وغیرہما کے صفحہ روزگار پر یادگار رہے ورنہ کیسا ہی باکمال ہو جتنا کہ وہ زندہ ہو کچھ لوگ
 اُسکے شناسا ہیں مگر بعد مائت تھوڑی ہی مدت میں اُسکا ذکر تک باقی نہیں رہتا دیکھو فردوسی علیہ الرحمۃ
 رستم سے نامور کے حق میں فرمائے ہیں سے کش کردہ ام رستم داستان و و گرنیلے بود درستان
 اسی لیے جو صاحبان عاقبت اندیش اور آخوین ہیں وہ اپنی تصانیف کو بقید حیات بصر زور کثیر خود
 طبع کر دیتے ہیں تاکہ اُنکے کلام کی اشاعت کو عرصہ بعید اور زمان مدید تک پائیداری رہے اور یہ رسم
 طبع مرۃ بعد اخریٰ الہامی مطالع میں جاری رہے اور اگر کوئی اہل کمال اپنی زندگی میں باقی و حیات
 اس دور اندیشی سے محروم رہا اور بعد وفات اُسکے کوئی اہل ہمت اس امر کا باعث ہوا تو دل انسان
 یقین کر سکتا ہو کہ روح اُس باکمال کی اس بانی خیر سے شاد ہوتی ہوگی فی الحقیقت اگر غور کیا جائے
 و مطبع اودھ اخبار پر ایسے امور کا انحصار ہے الکتبہ نظر معرفت و درکار جو چنانچہ ان ہر سہ کلام سے
 اور بلغائے عصر سابق الادب کا کلام باخار شتی بصر زور کثیر خود جعفر رحمان ہو سکا جمع کیا تھی کہ
 جناب مرزا دبیر و مرزا کلام دو جلدوں میں اور جناب میر انیس مغفور کا کلام چار جلدوں میں اور
 جناب میردشاد خان کا کلام تین جلدوں میں طبع کیا زمانے کو نادر کا ناچاہیے کہ یہ عجیب فیض اس
 طبع سے جاری ہو رہا ہے جسے سوائے یادگار اور باقیات و العاصحات رہنے ان مغفورین کے شائقین

کم مایہ کو بھی یہ دُرِ شاہوار کوڑیوں کے مول لے سکتا ہو دُرِ شاہوار کی کیا حقیقت جو عرقِ سبزی اور
 جا نکا ہی علاوہ صرقت زر کثیر کے مطیع موصوف نے اس کلام بلاغت نغام کی فراہمی میں کی ہو مطیع اپنی
 محنت و مشقت پر خود نازان ہو بلکہ بروقت ہجوم شائقان اور کثرتِ خریات ان یہ شعہ بر زبان ہو
 نچتے بردار دل گذر دہر کہ پیشم + من قاش فروش دل صد پارہ خوشم + آب واضح ہو کہ حبیط جناب
 میر انیس مغفور کے کلام کا ایک زمانہ مشتاق ہو اسی طرح جناب میر تونس مرحوم کا کلام بھی شہرۂ آفاق ہو
 حقا کہ یہ شاعر گمانہ نزدیکی زمانہ آغنی جناب میر نواب صاحب مرحوم التخلص بہ موتس بھی
 عجب طبع کا ستھور کیا اور کامل بنے ہنگذر راہی جکا نظیر کیا ب ہو تمامی کلیات کا ہر شعر انتخاب ہو
 فصاحت کے ساتھ بلاغت بھی مستزاد ہو محاورے کا کیا ذکر وہ تو موردی شاہ زاد ہو جس ملازمے کی دلسن
 لہر آئی سیل متوج کا سمان دکھا دیا ہر طرف مضامین نو کا دریا بہا دیار نگینی کلام پر بلبلیوں کی جان جاتی ہو
 بیان رزم پرستم و اسفندیار کی روح تھراتی ہو افسوس اور ہزار افسوس کہ یہ وحید عصر یادگار دہر ۱۲۹۶
 میں بعبارتہ و جع انقوا در اہی خلد برین ہوئے تمامی اہل عالم اس غنم جانکاہ میں منوم و مویج ہوئے
 و احسرتا شکار اجل شیر ہو گیا + مجاہد کی شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا + تیس باہم سے مالک مطیع موصوف
 فشی سید رضا حسین صاحب مرحوم و لہر بندہ حسن صاحب مرحوم نے اس عمدہ جلیل یعنی ذخیرۂ
 کلام کا انضام اپنے ذمے لیا اور کیا خوب اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا تیس ازان یہ حقیر تقریر قصیر غلام
 فاتح بدر و حنین سید تصدق حسین رضوی کہ مدت دراز سے وابستہ بسلسلہ مصححان لازم مطیع موصوف
 ہو صحت کا پی و پروت پر آؤں مرتبہ مقرر ہوا چنانچہ اس گزرتی نے حتی الوسع کوئی دقیقہ وفاق
 سے اٹھا نہیں رکھا اگر اختلافات نقول یا قصور فہم سے کسی جا لغزش ہوئی ہو تو درباب کم اور اصحابِ نعم
 علم اصلاح سے دریغ نہ فرما کر زبانِ طعن اس ناکام کے حق میں کام فرما نہ فرمائیں کیونکہ یہ جو حالت ہے
 لہا التیام + ولا یتنام ماجرج اللسان + تیس اکھ متدر علی احسان کہ یہ جلد سوم مرثیہ میر تونس
 باصرار شائقان بار چارم مطیع فشی نول کشور واقع ملکھو میں بجائی بمتی آفے نامدار جناب
 فشی بر آگ نرائین صاحب دہم اقبال مالک مطیع موصوف بلکہ جولائی ۱۲۹۶ء مطابق ۱۲۹۶ء
 شہرہ مطیع سے آراستہ دہر سے ہو کہ مقبول اقام اور مالک کے خاص و عام ہوئی